ھذا کتابنا ینطق علیکم بالحق

کتاب مستطاب ہدایت نصاب مونس

شیخ و شاب مدلل بدلائل سنت و کتاب

المسمیٰ بہ

کلیدِ مُناظرہ معہ اضافہ

مصنفہ

سید برکت علی شاہ (گوشہ نشین)

پبلشر

منیجر کُتب خانہ حسینیہ

محلہ شیعاں

لاہور

جملہ حقوق محفوظ ہیں

۷۶۸

اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِیْنَ مُنْتَقِمُوْنَ

کتاب مستطاب ہدایت نصاب مونس

شیخ و شاب مملو بدلائل سنت و کتاب

المسمّٰی بہ

کلیدِ مناظرہ

معہ اضافہ

مؤلفہ

مولانا مولوی سید برکت علی شاہ صاحب (گوشہ نشین) وزیرآبادی پنجاب

مصححہ

مولانا مولوی ابو الصفا حاجی مرزا احمد علی صاحب عبا رئیس المناظرین

الامرتسری الکربلائی

حسب فرمائش

منیجر کتب خانہ حسینیہ حلقہ نمبر ۵۲ محلہ شیعاں لاہور

۱۹۵۶ء

تنبیہ الناصبین بجواب تنزیہ الحائرین

انا من المجرمین منتقمون

مصنفہ رئیس المناظرین مولانا مولوی الحاج محمد اعجاز حسن صاحب قبلہ سابق بدایونی مرحوم

مولوی عبدالشکور کا ایک رسالہ تنزیہ الحائرین بڑے دم خم سے تحدی کے ساتھ شائع ہوا۔ یہ وہی مجموعہ مکفریات وخرافات ہے جس کے متعلق شکوری بانگ بے ہنگام چند سال جند ہوتی رہی کہ اس کا جواب کل شیعہ متفق قوت سے بھی نہیں دے سکتے ہیں۔ آج وہی تنزیہ الحائرین ہے جس کے بخیے صرف اعجازی طاقت نے سوزن تحقیق سے اور اللہ کی دی ہوئی طاقت سے ڈھیلے کر دئے۔

کہاں ہیں فدایان عبدالشکور جو صد ہا دسے منتظر تھے کہ تنزیہ الحائرین کی تحدی کون مٹائیگا۔ اور اسکا جواب کب شائع ہوگا۔ کہاں ہیں وہ غیرت مند شیعہ جنکے دلوں میں نواصب نے سب و شتم نفس نبی کا ارتکاب کرکے گہرے زخم ڈالے تھے۔ اور وہ مرہم شفا کے طالب تھے۔ کہاں ہیں میدان مناظرہ کے جوانمرد سپاہی جو اقلیم ناصبیت کی زیر و زبر کرنے والی مشینیں گن کے جویاں تھے۔ کہاں ہیں وہ علما کرام کہ انعام نواصب جو تنزیہ الحائرین کو مذہب شیعہ کے لئے زہر ہلاہل اور سم قاتل سمجھ کے مثل مجانین بغلیں بجاتے تھے کہاں ہیں مولوی عبدالشکور صاحب مدیر النجم جو تنزیہ الحائرین کے جواب سے علما شیعہ کی مصلحت آمیز خاموشی کو ان کی عاجزی پر محمول کرکے نقارہ تحدی پیٹتے تھے۔ دیکھئے یہ کتاب تنبیہ الناصبین بجواب تنزیہ الحائرین حاضر ہے جو زخم دل دوز کیلئے مرہم شفا۔ نواصب کی خواستیں کیلئے قہر خدا۔ مناظر کے لئے دلیل محکم۔ بدلگام کے لئے اعجازی درہ۔ گمراہ کیلئے ہادی۔ طالب نصرت کے لئے خدائی مددگار۔ مدیر النجم کیلئے لجام خاموشی ہے۔ جسمیں دلائل قاہرہ سے ثابت کیا گیا ہے۔ کہ نواصب کے پاس انکے مذہب سے قرآن نہیں ہے اور نہ ہو سکتا تھا۔ وہ نازل ہی نہیں ہوا اور نہ ہو سکتا تھا جو کتاب انکے پاس ہے جسے یہ لوگ کتاب اللہ کہتے ہیں ان کے مذہب سے یہ مصحف عثمانی ہے۔ انکے مذہب سے اسمیں غلطیاں بھی ہیں۔ اسکی ترتیب بھی بعض جگہ بے ربط ہے رسول اللہ نے جو متفرق چیزوں میں اور کچھ حافظ صحابہ میں جو سورتیں غیر مرتب چھوڑی تھیں جتنی آیتیں اپنے صحابہ کو نزولی ترتیب پر تعلیم فرمائی تھیں وہ سب کی سب اس مصحف عثمانی میں موجود نہیں ہیں۔ بلکہ مصحف عثمانی شکوری مذہب سے بھی ناقص ہے اور محرف بھی ہے دنیا میں جتنے نواصب ہیں انکے پاس نہ قرآن ہے۔ کہ مومنین بالقرآن کہلا سکیں اور نہ مصحف عثمانی کامل و غیر محرف ہے جس کا یہ باطل اور مہمل دعوی کرتے ہیں تنبیہ الناصبین کا پہلا باب ہے جس کی قیمت مجلد دو روپیہ آٹھ آنہ ہے

ملنے کا پتہ

منیجر کتب خانہ حسینیہ حلقہ نمبر ۵۲ محلہ شیعیاں۔ لاہور

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضمون	صفحہ	نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱	تقاریظ	۲	۲۶	علم و اخلاق حضرت ابوبکر صاحب	۱۱۰
۲	قبلہ گوشہ نشین	۹	۲۷	موضوعات در شان جناب ابوبکر صاحب	۱۱۷
۳	برگ سبز	۱۵	۲۸	حالات ہجرت	۱۱۹
۴	رسول اللہ اور حضرت علی ہاشمی ہیں	۱۷	۲۹	ابلاغ سورہ برات	۱۲۲
۵	حضرت ابو طالب	۱۸	۳۰	امامت حضرت ابوبکر صاحب	۱۲۴
۶	حضرت فاطمہ بنت اسد والدہ حضرت علیؑ	۲۲	۳۱	خلافت حضرت ابوبکر صاحب	۱۲۷
۷	ولادت جناب امیر علیہ السلام	۲۳	۳۲	فدک	۱۳۱
۸	حلیہ جناب امیر علیہ السلام	۲۴	۳۳	ہبہ فدک	۱۴۲
۹	جناب امیرؑ کی سبقت اسلامی	۲۶	۳۴	دعوے ہبہ فدک	۱۴۳
۱۰	تزویج جناب امیر علیہ السلام	۲۷	۳۵	میراث حضرت رسول اللہ صلعم	۱۴۸
۱۱	علم جناب امیر علیہ السلام	۲۸	۳۶	خمس	۱۵۸
۱۲	مناقب فضائل جناب امیر علیہ السلام	۳۰	۳۷	مصائب جناب سیدہ معصومہؑ	۱۵۹
۱۳	حدیث ثقلین	۳۵	۳۸	خلافت حضرت ابوبکر کے کارنامے	۱۶۳
۱۴	آیات قرآنی در شان جناب امیرؑ	۳۷	۳۹	خاتمہ حضرت ابوبکر	۱۶۴
۱۵	واقعہ غدیر خم	۴۵	۴۰	متفرقات	۱۷۵
۱۶	کلمہ	۴۸	۴۱	حالات حضرت عمر صاحب و دیگر کیفیات	۱۸۰
۱۷	فضائل شیعیان جناب امیرؑ	۷۱	۴۲	فضائل حضرت عمر صاحب	۱۸۹
۱۸	فضائل اہلبیت علیہم السلام	۷۴	۴۳	شجاعت عمریہ	۲۰۰
۱۹	دوازدہ امام علیہم السلام	۹۱	۴۴	تجہیز و تکفین حضرت رسول اللہ صلعم	۲۱۳
۲۰	فضائل جناب سیدہؑ	۹۴	۴۵	حضرت عمر صاحب عہد حضرت رسول اللہ صلعم	۲۱۷
۲۱	امام مہدی علیہ السلام	۹۸	۴۶	خلفائے ثلاثہ	۲۱۹
۲۲	مباہلہ نجران	۱۰۴	۴۷	مقابلہ فتوحات عمریہ و علویہ	۲۱۹
۲۳	مودۃ القربیٰ	۱۰۷	۴۸	خلافت عمریہ	۲۲۳
۲۴	مختصر حالات حضرت ابوبکر صاحب	۱۰۸	۴۹	حضرت عمر صاحب کے کارنامے	۲۲۷
۲۵	حلیہ حضرت ابوبکر صاحب	۱۰۹	۵۰	صلح حدیبیہ	۲۳۳

نمبر شمار	مضمون	صفحہ	نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۵۱	احراق کتب و خانہ جناب سیدہ	۲۳۸	۷۸	صفات خدا	۳۹۳
۵۲	قصہ قرطاس	۲۴۴	۷۹	دیدار خدا	۳۹۶
۵۳	شراب	۲۴۹	۸۰	حافظ قرآن	۳۹۸
۵۴	طہارت	۲۵۱	۸۱	سنیوں کی تحریف قرآن	۳۹۹
۵۵	متعہ	۲۵۴	۸۲	اعتقاد شیعہ متعلق عدم تحریف قرآن	۴۰۰
۵۶	اقوال عمر	۲۶۱	۸۳	ترجیح مذہب اہلبیت از علماء سنی	۴۰۱
۵۷	ولدیت زنا	۲۶۲	۸۴	قاتلین معصومین علیہم السلام	۴۱۶
۵۸	خالد بن ولید	۲۶۳	۸۵	اصحاب اخیار	۴۱۷
۵۹	انجام عمر	۲۶۵	۸۶	بسم اللہ اور نماز	۴۱۸
۶۰	قرضہ عمر	۲۶۸	۸۷	وضو	۴۱۹
۶۱	حالات حضرت عثمان صاحب	۲۶۹	۸۸	غسل میت	۴۲۱
۶۲	خلافت حضرت عثمان صاحب	۲۷۲	۸۹	نماز جنازہ	۴۲۱
۶۳	حضرت عثمان صاحب کے کارنامے	۲۷۳	۹۰	عاشورہ	۴۲۱
۶۴	مروان	۳۰۱	۹۱	گریہ و بکا	۴۲۳
۶۵	قتل حضرت عثمان صاحب	۳۰۱	۹۲	بحث تقیہ	۴۲۵
۶۶	حضرت عائشہ و حفصہ امہات المومنین	۳۰۵	۹۳	حدیث سازی	۴۵۸
۶۷	حالات حضرت معاویہ	۳۲۷	۹۴	عقائد سنیہ متعلق عصمت انبیاء	۴۵۹
۶۸	بدعات معاویہ	۳۳۴	۹۵	ابوہریرہ	۴۶۶
۶۹	معاویہ کے کارنامے اور یزید	۳۳۵	۹۶	ترجمہ حسن بصری	۴۶۹
۷۰	جنگ صفین	۳۶۱	۹۷	بخاری	۴۷۰
۷۱	فضائل و شہادت عمار یاسر	۳۶۳	۹۸	عبدالوہاب نجدی	۴۸۱
۷۲	حالات ابو حنیفہ	۳۶۴	۹۹	تبرا	۴۸۳
۷۳	مذہب ابو حنیفہ	۳۶۵	۱۰۰	نجاست مشرکین	۴۸۹
۷۴	اقوال ابو حنیفہ	۳۶۶	۱۰۱	بندریا کا قصہ	۴۹۷
۷۵	فقہ ابو حنیفہ	۳۶۸	۱۰۲	ترجیح علمائے مذہب اہلسنت	۴۹۷
۷۶	سوانح شیخ عبدالقادر صاحب گیلانی	۳۸۰	۱۰۳	اعلان	۴۹۹
۷۷	متفرقات	۳۹۴		اشتہارات	۵۰۰

مولف - مولوی سید برکت علی شاہ وزیر ابادی 1935

تقریظ صدر آحفیظ

از عالیجناب رئیس الشیعہ مدار الشریعہ حجۃ الاسلام والمسلمین محی الملت والدین
سید المفسرین ناشر حضرت حکیم الامت الناجیہ مرکز شریعت الاد شمس العلما قبلہ و کعبہ
علامہ السید علی الحائری مجتہد العصر والزمان مدظلہ العالی

باسمہ سبحانہ

الحمد للہ علی نوالہ والصلوٰۃ والسلام علی خواص رجالہ معادن افضالہ والسنۃ
نوالہ ومفاتیح نعمالہ واسطے مسئلہ اصل الوجود واسرار السجود محمد وآلہ امابعد
…ں تو علم مناظرہ میں کتابیں بکثرت طبع اور شائع ہوئی ہیں۔ مگر ماشاء اللہ کتاب ہدایت نصاب
…سمے **بکلید مناظرہ** مؤلفہ فضیلت مآب عمادہ نصاب محمد المناظرین مرغم انف المخالفین جناب
مولوی السید **برکت علی شاہ** صاحب مناظر وزیر آبادی دام مجدہم کتب و رسائل مناظرہ میں
… بہترین کتاب ہے میں نے کثرت مشاغل شرعیہ خصوصاً ترتیب اجزاء تفسیر **لوامع التنزیل**
کے باوجود اس مبسوط کتاب کے بعض مقامات کو ملاحظہ کیا ہے۔ مؤلف کی تہذیب مضامین
… ترتیب۔ اور دلائل و براہین کی ترتیب سے محظوظ ہوا ہوں فی الواقع کہ مولف نے احقاق
… اور ابطال باطل میں براہین و دلائل سے سعی بلیغ کی ہے۔ ہر محقق اس کتاب کے مطالعہ سے
…ب سلیم صراط مستقیم آسانی حاصل کر سکتا ہے۔ فللہ درہ وعلیہ اجرہ وھو متولی العصمۃ الصالحین

سادات گنج وسن پورہ لاہور

نمقہ خادم الشریعۃ المطہرۃ

علی الحائری

لا الہ الا اللہ …
عبدہ سید …
ابن ابوالقاسم الرضوی

تقریظ

ازعالی جناب فضائل مآب فاضل جلیل محقق بے عدیل کاسر اعناق الملحدین
مرغم انافِ الشیاطین استاذ المناظرین مولانا مولوی حکیم میرزا احمد علی صاحب کربلائی امرتسری

باسمہٖ سبحانہٗ

الحمد للہ العلیم الخبیر الذی لیس لہ شریک ولا مثل ولا نظیر والصلوٰۃ والسلام
علی السراج المنیر محمد ن البشیر والنذیر وعلی اہلبیتہ الذین نزلت فی حقہم آیۃ التطہیر
بلا ریب ولا نکیر مادامت الافلاک فی الدوران والمدبر فی التدبیر

اما بعد میں نے کتاب ہذا انتساب مرغوب شیخ و شاب یعنے **کلید مناظرہ** مؤلفہ مولانا
مولوی السید **برکت علی شاہ صاحب** گوشہ نشین و دنیا بادی کو شروع سے آخر تک دیکھا یہ کتاب
ذخیرہ معارف دینیہ و خزینہ معلومات شرعیہ حلال مشکلات و مفتاح مغلقات و ہادی راہ نجات ہے مولف
کتاب مذکور خدا ان کی توفیقات کو زیادہ کرے اور ان کے فیوض سے مومنین کو متمتع کرے نے نہایت
عرق ریزی سے مضامین مختلفہ اور حوالجات متفرقہ کو مختلف رسائل و کتب سے نقل کر کے ایک
ہی مضمون کے متعلق مختلف حوالجات کو یکجا جمع کر دیا ہے۔ اس لئے یہ کتاب ہر خاص و عام
کیلئے یکساں مفید ہے۔ اگر یہ طالبان حق کے لئے مفید ہے تو عام مناظرین کے لئے یہ بھی ایک زبردست
حربہ ہے اس لئے پنجاب کا کوئی گھر اس سے خالی نہ رہنا چاہئے میں نے حتی الامکان اس کی اصلاح
کر دی ہے۔ ترتیب مضامین کو بھی درست کیا ہے۔ جناب شیخ **غلام علی** صاحب شہیدیہ
نے زر کثیر خرچ کر کے اس کتاب نایاب کو طبع کرایا ہے۔ اب مومنین پر لازم ہے کہ اس گوہر
یکتا کو بہت جلد خریدیں اور مولف و ناشر کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔ وفقنا اللہ وایاکم لمتممۃ الدین

مرزا احمد علی الامرتسری الکربلائی

تقریظ

از علامہ جناب عمدۃ المتکلمین و فخر الواعظین سید نا و مولانا سید محسن علی شاہ صاحب قبلہ سبزواری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت السمیع العلیم و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ الطاہرین

کتاب مستطاب مسمی بہ کلید مناظرہ مؤلفہ سید برکت علی شاہ صاحب گوشہ نشین کے بعض مقامات میری نظر سے گذرے۔ ایک کشکول ہے جس میں الوان الوان کی روحانی نعمتیں اور رنگا رنگ کی چاشنیاں موجود ہیں۔ اس میں نسب ہے۔ تاریخ ہے۔ سیر ہے۔ فضائل ہیں۔ مناقب ہیں۔ مطاعن ہیں۔ مناظرہ ہے۔ حضرت گوشہ نشین نے غواصی کر کے گوناگوں جواہرات جمع کیے ہیں۔ اور عالم مراقبہ میں مختلف چمنستانوں کی سیر کر کے رنگا رنگ کے پھولوں کا ایک گلدستہ تیار کیا ہے۔ ہر ایک صاحب ذوق کے لیے یہ کتاب لطف بخش ہو گی۔ اس میں ہر ایک قسم کا مذاق ہے۔ چھاپنے والوں نے اس کتاب کو پورے شوق سے طبع کرایا ہے۔ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ ہے۔ خداوند عالم بحق معصومین علیہم السلام مؤلف کو جزائے خیر اور کتاب کو قبولیت عام کا شرف عنایت فرمادے

الاحقر

محسن علی

موعظہ حسنہ الملقب اظہار حقیقت بجواب رسالہ اظہار حقیقت

یہ وہ پانچ گھنٹہ کی معرکۃ الآرا تقریر جو ۱۳ر اکتوبر ۱۹۳۱ء بموقع بازار لاہور کی انجمن دائرۃ الاصلاح کے معرکۃ الآراء جلسہ کے سات سوالوں کا جواب دیتے ہوئے حجۃ الاسلام علامہ حائری صاحب قبلہ شمس العلماء مجتہد العصر نے مختلف المذاہب دس ہزار کے مجمع کثیر میں ۴۰ معتبر کتب اہلسنت کی عبارتیں پڑھ کر سنائیں اور کسی مخالف کو انکار کرنے کی جرأت نہ ہو سکی بلکہ علمائے اہلسنت کو اس کے بعد اپنے مواعظ میں تو مجبوراً ان مسائل کا اعتراف کرنا پڑا۔ اب یہ رسالہ پانچویں بار بہت اضافہ کے ساتھ شائع کیا گیا ہے قیمت ۱۲ر

موعظہ مباہلہ

یہ وہی معرکۃ الآراء موعظہ مباہلہ ہے جو ۲۴ ذی الحجہ ۱۳۵۰ھ کو حضرت علامہ حائری مجتہد العصر دام اقبالہ نے موضوع مباہلہ پر جامع نکات عجیبہ بیان فرماتے ہوئے ضمناً مخالفین کی رگ حیات کو کس طرح کاٹ ڈالا ہے۔ قیمت ۴ر

موعظہ تحریف القرآن

جس کو علامہ ممدوح نے پانچ ہزار کے مجمع میں کتب مخالفین سے ثابت کر دیا ہے کہ تحریف قرآن مجید کا قائل عامل اور ناقل فرقہ اہلسنت و الجماعت ہے نہ کہ فرقہ شیعہ۔ قیمت ۴ر

موعظہ تقیہ

جس میں موعظہ تقیہ کے متعلق مکمل تقریر بحوالہ کتب اہلسنت مندرج ہے۔ یہ وہی موعظہ تقیہ ہے جس سے تین سنی حضرات نے متاثر ہو کر مجمع عام میں اپنے شیعہ ہونے کا اعلان کیا۔ قیمت ۴ر

خلافت قرآنی

یہ ایک قابل دید لاجواب کتاب بہ نظم میں سب سے زیادہ مفید سادہ رنگ میں مستند تمام اقتباسات کے بعد اصرار پر دوبارہ شائع کیا ہے جس میں خلیفہ حق کیلئے قرآن شریف سے مقابلہ کیا گیا ہے

قیمت ۲ر

موعظہ غدیریہ

یہ وہی تین گھنٹہ کی معرکۃ الآراء موعظہ غدیریہ ہے جو ۱۸ ذی الحجہ ۱۳۵۰ھ کو جناب قبلہ و کعبہ علامہ حائری مجتہد العصر دام ظلہ نے تقریباً دس ہزار کے مجمع عام میں حدیث غدیر کی تحریف اور معتبر و مستند کتب اہلسنت کی عبارتیں پڑھ کر سنائیں اور تبلیغ رسالت غدیر خم کا نقشہ دکھا کر قلوب مخالفین میں ہمیشہ کیلئے نقش دوام ثبت کر دیا۔ ۴ر

ملنے کا پتہ: منیجر کتب خانہ حسینیہ جلیعہ نمبر ۵۲ موچی گیٹ لاہور

قبلہ گوشہ نشین

مولانا سید برکت علی شاہ صاحب گوشہ نشین وزیر آباد کے قلم گوہر بار نے جو احسان عظیم شیعہ پبلک پر کیا ہے۔ محتاج بیان نہیں ہے۔ اگرچہ آپ کی ہر ایک تصنیف شیعہ قوم کے لئے سرمایہ ناز ہے۔ تاہم کلید مناظرہ لکھ کر مولانا گوشہ نشین صاحب نے شیعی دنیا پر وہ کرم گستری فرمائی جسکا عوض خداوند عالم کی ذات پاک ہی سے ہو سکتی ہے۔

آپ نے یکم جنوری ۱۸۸۰ء کو اس دنیائے فانی میں قدم رکھا کچھ عرصہ لیا ہے مدرسی کی نوکری اور کچھ عرصہ آستانہ ملازمت پر ناصیہ فرسائی کی آخر سلطان ازل کے حکم کے آگے سر تسلیم خم کر کے ۱۹۰۵ء میں یعنی پچیس سال کی عمر میں گوشہ عزلت اختیار کیا۔ عالم تنہائی میں آپکے خامہ معجز رقم سے چودہ گرانبہا کتابیں معرض شہود میں آئیں گویا نسبت تعداد کے لحاظ سے مولانا موصوف نے چودہ تصانیف کی نظر چودہ معصوم کی خدمت اطہر میں پیش کیں۔

آپ کی عمر ابھی مشکل سے ایک دو سال ہوگی کہ آپ کے مکان کی چھت گر پڑی پانچ چھ انچ مٹی کے انبار کے نیچے دب گئے۔ دن کا وقت تھا۔ آپ کی والدہ محترمہ ایک دوسرے کمرے میں تھیں۔ آپ کے ماموں سید چراغ علی شاہ صاحب خود سخت خطرناک طریقہ میں مضروب ہوئے اور چھ ماہ تک ہسپتال میں زیر علاج رہ کر صحتیاب ہوئے۔ مگر قدرت خدا پہ قربان جائیں گوشہ نشین صاحب کے بدن کو خراش تک نہ پہنچی جب آپکو مٹی کھود کر باہر نکالا گیا۔ تو دیکھا گیا کہ آپ ایک چارپائی پر سر مست خواب ہیں۔ اور چارپائی کے اوپر چھت کے تیر دیوار کے ساتھ زینوں کی طرح کھڑے ہو گئے ہیں۔ اور تمام چھت کے بوجھ کو اٹھائے ہوئے ہیں۔

قبلہ گوشہ نشین صاحب مشن ہائی سکول وزیر آباد کی جماعت نہم میں تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ کہ مولوی محمد دین صاحب ہیڈ اورینٹل ٹیچر مشن ہائی سکول وزیر آباد نے جماعت نہم اور جماعت دہم کو ایک آزمائشی امتحان میں اردو اور فارسی کے ایک ہی پرچے دیئے۔ ان دونوں پرچوں میں گوشہ نشین صاحب اول رہے۔

جماعت نہم سے کامیاب ہو کر گوشہ نشین صاحب مشن ہائی سکول کو چھوڑ کر وکٹوریہ ڈائمنڈ جوبلی ہائی سکول وزیر آباد میں چلے گئے۔ یہاں ہیڈ ماسٹر نے ایک دفعہ جماعت دہم کے طلباء کو حکم دیا کہ وہ شراب خوری کے خطرات پر بسیط مضمون لکھیں اور جو طالب علم اول رہیگا اسے پہلا انعام۔ اور جو دوم رہیگا اسے دوسرا انعام دیا جائیگا۔ مرزا احسان اللہ خان صاحب (افسر مال ملتان) نے پانچ صفحے اور گوشہ نشین صاحب نے بارہ صفحے مضمون لکھا۔ مرزا صاحب موصوف نے دس میں سے ساڑھے نو اور گوشہ نشین صاحب نے نو نمبر حاصل کئے۔ اس لئے مرزا صاحب کو پہلا انعام اور گوشہ نشین صاحب کو دوسرا انعام ملا۔ گوشہ نشین صاحب کے تمام مضمون کو ہیڈ ماسٹر صاحب نے جماعت دہم کے طلباء کو پڑھ کر سنایا اور فرمایا کہ اس مضمون کو آدھا نمبر اس لئے کم دیا گیا ہے کہ اس کے الفاظ مشکل اور طرز بیان دقیق ہے۔ بہ خلاف اس کے مرزا صاحب کا مضمون سہل اور عام فہم ہے۔

آپ کی عمر ابھی پچیس سال ہوگی۔ کہ ایک دفعہ دریائے چناب میں غیر معمولی طوفان آیا۔ کسانوں کے بیل بہہ گئے۔ بھینسیں سطح آب پر بہہ رہی تھیں حیوانوں کو ڈوبنے سے بچانے کی کسی کو ہمت نہ پڑتی تھی۔ گوشہ نشین صاحب نے دریا میں چھلانگ لگا دی۔ مگر موجوں کے تھپیڑوں کی تاب نہ لا کر ساحل کی طرف پلٹ آنے کی کوشش کارگر نہ ہوئی۔ اور آپ آٹھ دس فرلانگ تک پانی میں بہتے چلے گئے۔ آخر قدرت نے مساعدت کی اور آپ خدا خدا کر کے ساحل دریا پر پہنچے۔ بازوؤں سے کنارے کو پکڑنے کی اور ٹانگوں سے کھڑا ہونے کی طاقت مفقود تھی۔ عجیب لطف خیز اور عبرت انگیز نظارہ تھا۔

آپ کی طبیعت سیر و تفریح پر فطرتاً مائل ہے اور یہی وجہ ہے کہ آپ اس وقت بھی جبکہ آپ کی عمر پچاس سال سے چند مہینے زیادہ ہے پچیس سالہ نوجوان معلوم ہوتے ہیں۔ آپ کا قد متوسط، رنگ گورا۔ اور جسم بہت قوی ہے۔

آپ متواضع اور خلیق ہیں۔ مسلم اور غیر مسلم پبلک آپ کو احترام اور عزت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ آپ اپنی خطا کو تسلیم کر کے معافی مانگنے پر تیار رہتے ہیں اور دوسروں کی لغزشوں پر پردہ ڈالنا آپ کی عادت میں داخل ہے۔ آپ کا چہرہ ہر وقت متبسم رہتا ہے۔ آپ کی ہم نشینی میں دل محظوظ ہوتا ہے۔ شائستہ اور مہذب ظرافت آپ کا معمول اور وطیرہ ہے۔

چونکہ آپ کے آباد اجداد ہمیشہ شاہی افواج میں اعلیٰ عہدوں پر ممتاز رہے ہیں پیری اور مریدی سے ان کو جبلی نفرت رہی ہے اور انہوں نے کبھی بھی تقیہ سے کام نہیں لیا اس لئے شیعہ گری میں ان تمام بزرگوں کا مرتبہ امتیازی حیثیت رکھتا ہے۔

اس وقت بھی سرکار برطانیہ خلد اللہ سلطنتہ کے زیر سایہ قبلہ گوشہ نشین صاحب کے اقربا اعلیٰ عہدوں پر سرفراز ہیں۔ اور اپنی شخصی وجاہت اور علمی قابلیت کی مدد سے سپہگری میں نمایاں اور قابل تعریف کام کر رہے ہیں۔

آپ کی عمر امن پسندی، صلح جوئی، درس و تدریس اور تالیف و تصنیف میں بسر ہو رہی ہے آپ صحیح معنوں میں گوشہ نشین ہیں۔ یعنی نہ تو آپ شہر کی عام پارٹی بندیوں سے تعلق رکھتے ہیں اور نہ ہی ذاتی جھگڑوں سے سروکار۔ آپ اس قسم کے بیہودہ اور بے نتیجہ جھگڑوں سے الگ تھلگ رہ کر نہایت خوشگوار طریقہ سے زندگی کے دن کاٹ رہے ہیں۔

وعدہ کی پابندی آپ کی فطرت کا حصہ ہے۔ مکر و فریب سے آپ کو دلی کراہت ہے راست گوئی اور صاف گوئی کے دلدادہ ہیں۔ آپ کی خوراک اور لباس سادگی کا نمونہ ہے۔ سلام کرنے میں آپ ہمیشہ سبقت کرتے ہیں۔

آپ کی والدہ محترمہ مرحومہ صبح کی قرآن خوانی۔ نماز تہجد کی پابندی اور صوم و صلوٰۃ کی نگہداشت میں خاص عزت کی مالک تھیں۔ آپ کو تمام قبیلہ تعظیم اور ادب کی نگاہوں سے دیکھتا تھا۔

مولانا مذکور کے والد بزرگوار قبلہ سید غلام علی شاہ صاحب مرحوم و مغفور علم و فضل اور زہد و اتقا میں مشہور زمانہ تھے۔ آپ ہی نے وزیر آباد میں مراسم عزاداری کا سنگ بنیاد رکھا۔ اور قریباً پچاس سال تک اس پاک زمین کو امیرانہ شان اور رئیسانہ ٹھاٹھ سے اعزاز بخشا آپ ہی نے یہاں مسجد شیعہ بنوائی۔ جو خوبصورتی میں ارفع درجہ رکھتی ہے۔ اور آپ ہی نے یہاں عید غدیر کا جلوس تزک و احتشام سے سر بازار نکالا۔ آپ قریباً اسی (۸۰) سال کی عمر میں عالم عقبیٰ کو تشریف لے گئے۔

چونکہ قبلہ گوشہ نشین صاحب اپنے خیالات، جذبات اور حسب نسب کے متعلق اپنی تصنیف حیات گوشہ نشین مع ضمیمہ میں اختصار کے طور پر خود اپنے قلم سے لکھ چکے ہیں اس لئے ہم بھی یہاں ان اشعار کو درج کر کے ان کے سوانح حیات کا آئینہ پیش کرتے ہیں۔

انچہ حسب ونسب کے متعلق ارشاد ہوتا ہے :-

ب صاحب عرفاں سے کہا بیٹے کے لئے پیر — ہے گوشہ نشیں کون ذرا کیجئے تقریر
شاد کیا یکتا ہوں میں اس سے تعارف — بے لوث و غرض کھینچتا ہوں اسکی میں تصویر
ید ہے بخاری ہے گل باغ نقوی ہے — آزاد ہے خوش باش ہے خوددار ہے جوں پیر
حکام شریعت کو سمجھتا ہے بخوبی — تدبیر کا شیدا ہے نہیں منکر تقدیر
تا ہے عمل اس پہ جو کہتا ہے زباں سے — ہے راست گر ایمان و عمل کی ہے وہ تصویر
اس پہ نظر لطف و کرم بھی ہے خدا کے — ہرگز نہ مساعی میں نہیں کرتا ہے تقصیر!
ریب تلامیذ میں معروف ہے دن بھر — ہے رات کو شغل اس کا مگر نالۂ شب گیر
ت ہو مخالف تو وہ ہٹ جاتا ہے پیچھے — اس صورت حالت میں یہی اسکی ہے تدبیر
سے پرسش اعمال کے اندیشے سے لرزاں — چہرے پہ ہیں آثار الم رنگ ہے تغیر
بلبل دل کے ہے ترنم کا فدائی — آواز حق ہے اسے ربط کا بم و زیر
ہے حیلہ و حجت ہے گرفتار عقائد — بھولے سے نہیں منزل وسواس کا راہ گیر
نظور کریں خدمت دیں شاہ ود عالم — اس شوق میں بیتاب ہے بے چین ہے دلگیر
ے اس کا سخن بزم جہاں کیلئے زینت — خشاں پئے تانیث ہے طرہ ہے تذکیر
ے برق صفت اس کا ہر اک شعر اثر میں — دلسوز کہیں نالۂ بلبل سے ہے تقریر
ے مکر و ریا اس کے بسر ہوتے ہیں ایام — جوں مکڑی نہیں گوشۂ خانہ میں مگس گیر

سید امداد حسین بی۔ اے کاظمی
(گجرات)

مؤدبانہ تبادلۂ خیالات

(۱)

اشعار ہیں سب میرے مرے قلب کی آواز ۔۔۔ شہدی ضمیر اپنا ہے سرگرم تگ و تاز
ترمیم روایات ثقہ سے ہے مجھے منظور ۔۔۔ یہ محض تخیل کی نہیں رفعتِ پرواز

(۲)

تو عشرہ کے دن بغلیں مسرت سے بجائے ۔۔۔ تو اپنے بزرگوں کو مطاعن سے بچائے
اس روز تو ہو مجھ کو الم بعدِ پیمبر ۔۔۔ تو جامِ طرب اپنے مریدوں کو پلائے

(۳)

اے قادیاں کے پیر ترا قول نرالا ۔۔۔ گردن میں تری جھوٹ اور مکر کی مالا
مہدی تو بنا۔ عیسیٰ بنا، پیغمبر عرب بھی ۔۔۔ بہروپ عجب جانِ جہاں۔ تو نے نکالا

(۴)

منبر پہ مسلماں نہ کریں ذکرِ شہادت ۔۔۔ اس فتویٰ میں پوشیدہ ہے مفتی کی ذہانت
ڈرتا ہے کہ چھڑ جائیگی یاروں کی کہانی ۔۔۔ گر جائیگی پیران کی محبت کی عمارت

(۵)

اوصاف یزید اس طرح سب کرتے ہیں اتمام ۔۔۔ سرمستِ مئے کفر تھا۔ بیگانۂ اسلام
تھا باپ کا اسلام فروشی میں نمونہ ۔۔۔ مردودِ عدوِ آلِ عبا۔ دشمنِ اسلام

(۶)

کیا بکتا ہے تھے سبطِ نبی خارجی و غدار ۔۔۔ تھی شمر کی تیغ آپ کے نانا ہی کی تلوار
یہ دین یہ ایماں۔ یہ اسلام۔ صد افسوس ۔۔۔ ہیں اہلِ خرد اس ترے ہذیاں سے بیزار

(۷)

پھر کہتا ہوں میں تجھ سے ذرا سوچ خدارا ۔۔۔ سفیان کا پوتا بھی پیمبر تھا تمہارا
محشر میں تمہیں اس کی شفاعت ہو مبارک ۔۔۔ ہے ہم کو تو بس آل کا اس روز سہارا

(۸)

اصحابِ نبیؐ پہ میں دل و جاں سے فدا ہوں — دلدادۂ ایثار ہوں۔ پابندِ وفا ہوں
اصحاب جو تا عمر رہے دین پہ قائم — میں ایسے خوش انجاموں کی خاکِ کفِ پا ہوں

(۹)

تھا تیرا زر و مال سے معمور خزانہ — کیوں تجھ کو پسند آیا تھا زہراؑ کا ستانا
بس تھوڑی سی پونجی پہ تری نظرِ ہوس خیز — کاش اس پہ کرے غور موجودہ زمانہ

(۱۰)

کیا خوب بنا بعدِ نبیؐ قصرِ خلافت — محروم تھی بنیاد سے ہی جسکی عمارت
میدانِ سقیفہ میں اُتر آئے جب اصحاب — حیدرؑ کو نہ دی نعشِ پیمبرؐ نے اجازت

(۱۱)

پہلے کو فقط تُو نے خلافت پہ بٹھایا — اور امرِ حکومت میں اُسے خوب بنایا
لکھوائی پھر اپنے ہی لئے اُس سے وصیت — پھر تیسرے کو موردِ الطاف بنایا

(۱۲)

کی تُو نے بہت قتلِ شہِ دیں کی تدبیر — کام آ نہ سکی تیرے مگر کوئی بھی تزویر
پھر خانۂ زہراؑ کے جلانے کا کیا عزم — ہے کیسی حسیں تیرے خیالات کی تصویر

(۱۳)

اک ہوتا نہ تُو۔ ہوتی نہ تطہیر کی تذلیل — بجھ سکتی نہ تھی آل کے اکرام کی قندیل
ہابیل صفت قتل ہوئے سبطِ پیمبرؐ — تُو دیدۂ مومن میں ہے قابیل کی تمثیل

(۱۴)

انجامِ عمل نے تجھے صد بار رُلایا! — مُنہ تیرا ندامت کے پسینے نے دُھلایا
تعریف سنی جاتی ہے اِس تیرے عمل کی — فرمائیے کیوں حکمِ پیمبرؐ کو بھلایا!

"سید گوشہ نشین"
(وزیرآبادی)

برگ سبز

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وآلہ الطیبین
ولعنۃ اللہ علی اعدائہم اجمعین من یومنا ھذا الی یوم الدین ۰

خدائے برتر کو سب تعریف ہے۔ جو تمام مخلوقات کا خالق ہے سب سے بڑا بے عیب۔ بے ہمتا۔ قادر۔ غالب۔ ازلی اور ابدی ہے۔ احد۔ بے نیاز۔ عادل اور صادق الوعدہ ہے۔ دیدار۔ ترکیب۔ اعضا۔ جسم۔ جہت۔ مکان۔ حلول۔ صورت۔ تغیر اور مجبوری سے پاک ہے۔ اور اس کی صفات اس کی ذات سے علیحدہ نہیں ہیں رحیم۔ رحمان۔ محسن اور شفیق ہے۔ اپنے نظام قدرت میں جو تبدیلی چاہے کرے۔ صاحب اختیار ہے۔ نیک کو نیک اور بد کو بد کا بدلہ دیگا۔ وہ جبراً کسی کو نیکی یا بدی کی طرف نہیں لیجاتا۔ اس کی جزا اور سزا کا کچھ حصہ اس دنیا میں بھی جاری وساری ہے۔ اور جن امور کا کرنا اس پر واجب ہے۔ وہ ان کو ضرور کرتا ہے۔

انسانوں کی ہدایت اور راہنمائی کے لئے اس پر انبیا اور اوصیا کا بھیجنا واجب ہے چنانچہ اس نے بے شمار انبیا اور اوصیا بھیجے۔ لیکن جن پر تمام کمالات اور فضائل کا خاتمہ ہوا۔ وہ چہاردہ معصوم علیہم السلام کی ذوات مبارکہ ہیں۔ یہ چودہ انوار تخلیق موجودات سے ہزارہا سال پہلے خداوند عالم کی تسبیح و تقدیس میں مشغول تھے۔ اور آفرینش کائنات کا باعث یہی چودہ انوار ہیں۔ آدم سے عیسیٰ تک ہر ایک نبی اور وصی نے انہی کے توسل سے طلب حاجت کی اور ان کے مصائب و آلام کا ازالہ انہی کے صدقہ طفیل ہوا ہے۔ ان کے اسمائے مبارکہ ساق عرش پر ثبت ہیں اور انکے انوار قدسی آثار زیارت گاہ ملائکہ ہیں۔

یہ چودہ انوار نورانیت کے لحاظ سے آپس میں ذرہ بھر کمی و بیشی نہیں رکھتے ہیں جو جو معجزات تمام انبیا میں بحالت انفرادی موجود تھے۔ ان میں سے ہر ایک میں مجموعی حالت میں موجود ہیں۔ ان پر ارضی و سماوی حالات اس طرح ظاہر ہیں جس طرح انکے اپنے ہاتھ کی ہتھیلی۔ عرش و فرش کو انہی کی طفیل سے قیام ہے۔ خداوند عالم کو اپنے ذکر و اذکار سے انکا ذکر زیادہ محبوب ہے۔ یہ دنیا میں نعمات دنیا تقسیم کرنے والے اور آخرت میں بہشت و دوزخ

کے بانٹنے والے ہیں۔ ان سے بحالتِ بیداری یا بحالتِ خواب بھول چوک تک کا سرزد ہونا ناممکن ہے۔ یہ اول روزِ پیدائش سے آخر روزِ انتقال تک طیب و طاہر و معصوم ہیں یہ ماں کے پیٹ میں ہی اتنے عالم اور عارف تھے۔ جتنے ملوعنت ہیں۔ یہ ہر جگہ ہر آن واحد میں بفضلہ حاضر و ناظر ہو سکتے ہیں۔ اور ہم کو ہر وقت دیکھتے اور ہماری ہر بات کو سنتے ہیں۔ قضا و قدر، لوح و قلم اور حیات و ممات پر بہ حکمِ خدا مختار ہیں۔ گذشتہ و حال و مستقبل سے بفضلِ خدا آگاہ ہیں۔ ان پر کسی کو فضیلت دینا شرک اور کسی کو ان کے برابر خیال کرنا کفر ہے۔ ان سے ذرہ بھر بغض رکھنے والے یا ان کے دشمنوں سے رائی بھر الفت رکھنے والے پر دوزخ واجب ہے

میں نے حضرات اہلسنت کے اعتراضوں کے جواب انہیں کی معتبرہ کتب سے بحوالہ صفحات و سطور و مطابع و اسماء مصنفین دیئے ہیں۔ میں بہت ناشکر گذار ہوں گا۔ اگر یہاں اس امر کا اظہار نہ کروں۔ کہ اعلیٰحضرت حجۃ الاسلام صدر المفسرین رئیس الشیعہ مدار الشریعہ سرکار شریعتمدار شمس العلماء قبلہ و کعبہ جناب علامہ السید **علی الحائری** مجتہد العصر والزمان دام برکاتہ کی تصنیفات جلیلہ خصوصاً مواعظ خمسہ یعنے موعظہ حسنہ۔ موعظہ غدیریہ۔ موعظہ مباہلہ موعظہ تحریفِ قرآن موعظہ تقیہ سے بھی اس مجموعہ میں اقتباس کیا ہے۔ اس محنت اور زحمت کا میں کوئی صلہ ناظرین سے اس کے سوائے نہیں چاہتا۔ کہ میرے حق میں دعائے خیر کریں۔ اور اس ناچیز ہدیہ کو شرف قبولیت عطا فرما دیں ۔ والسلام

(گوشہ نشین)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمد رسول اللہ اور حضرت علی ہاشمی ہیں

خاندان قریش میں سے حضرت رسول اللہ صلعم کے باپ حضرت عبداللہ اور ماں حضرت آمنہ بنت وہب ہیں۔ حضرت علیؑ کے باپ حضرت ابو طالبؑ اور ماں حضرت فاطمہ بنت اسد ہیں۔ حضرت عبداللہ اور حضرت ابو طالب آپس میں حقیقی بھائی تھے انکے باپ حضرت عبدالمطلب بن ہاشم ہیں۔ حضرت رسول اللہ دو ماہ کے تھے کہ آپ کے والد حضرت عبداللہ فوت ہو گئے اور رسول اللہؐ حضرت عبدالمطلب کے سپرد ہوئے۔ جب رسول اکرمؐ چھ برس کے ہوئے تو آپ کی والدہ بزرگوار حضرت آمنہ بھی انتقال فرما گئیں۔ اور حضرت فاطمہ بنت اسد نے رسول کریم کو اپنے زیر سایہ لیا۔ رسول صلعم کی ستائیس سال کی عمر میں حضرت علی پیدا ہوئے اور رسول اللہ حضرت علی کی تعلیم و تربیت فرماتے رہے۔ چالیس سال کی عمر میں رسول خدا نے نبوت کا اظہار فرمایا۔ اور حضرت علی نے تیرہ سال کی عمر میں سب سے پہلے لوگوں کے سامنے رسالتمآب کی نبوت کی تصدیق کی۔ اس لئے حضرت علی کو صدیق کہا جاتا ہے۔ حضرت ابو طالب کو عبد مناف اور عمران بھی کہا جاتا ہے آپ بہت فیاض اور سخی تھے۔ اور اوصیائے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے تھے آپکے دل میں رسول اللہ کی اس درجہ الفت اور محبت تھی کہ آپ حضرت کا منام خواب ہر رات بخوف اللہ بدلتے تھے۔ اور چونکہ آنحضرت نے ثوبیہ لونڈی کا دودھ بھی چند روز پیا تھا جس کا دودھ حضرت حمزہ نے بھی پیا تھا اس لئے حضرت حمزہ آنحضرت کے رضاعی بھائی بھی تھے اور چچا بھی۔

علمائے اہلسنت کے عقیدہ کے مطابق حضرت عبداللہ اور حضرت آمنہ آنحضرت کے والدین مومن نہ تھے۔ اس کی وجہ معلوم کرنا چنداں مشکل نہیں ہے۔ چونکہ ثلاثہ کے والدین باتفاق مورخین اور بعقیدہ علمائے اسلام کافر تھے۔ اس لئے علمائے اہلسنت کو ضرورت پڑی کہ ثلاثہ کی حمایت میں آنحضرت کے والدین کو بھی کافر ٹھہرائیں۔ اس شوخی اور کذب میں خواہ ایمان کی دولت ان کے خانۂ دل سے ہمیشہ کیلئے رخصت ہو جائے۔ علمائے اہلسنت کی شوخیاں صرف مندرجہ بالا شوخی تک محدود نہیں رہیں۔ بلکہ انہوں نے ثلاثہ کی حمایت میں وہ دوست درازیاں کی ہیں جن کی وجہ سے اسلام اعتراضات کے تیروں کا نشانہ بنا ہوا ہے ایک مذہب جعفری کے صدقے سے اسلام کی شان قائم ہے جو مخالفین کو منہ کھولنے نہیں دیتا۔

اگر اسلام کا مدار اہلسنت پر ہوتا تو تمام زمین پر آج ایک مسلمان نظر نہ آتا۔ علمائے اہلسنت کی ستم ظریفی آنحضرت کے والدین کو کافر ٹھیرانے تک ہی محدود نہیں رہی۔ ان کا یہ بھی عقیدہ ہے۔ کہ حضرت علیؑ کے والدین حضرت ابو طالب اور حضرت فاطمہ بنت اسد بھی مومن نہ تھے۔ یہ ہے حمایت ثلاثہ کا ادنیٰ کرشمہ پھر یہاں تک ہی اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ حضرت ابراہیمؑ کے والد بزرگوار (تارخ) کو بت پرست بنا دیا۔ دوسرے انبیاؑ کی خطائیں ثابت کیں۔ اور آنحضرت کی طرف بھی کئی بشری لغزشیں منسوب کر دیں۔ ان خرافات کا نتیجہ یہ ہوا کہ کئی مذہب مہدی اور نبی جھوٹے پیدا ہو گئے جنہوں نے اسلام کی بیخ کنی میں بھرپور کوشش کی اور اصول اور فروع دین میں چند در چند ایسی بدعات رائج کیں۔ اور دین مبین کے پاک چہرہ کو ایسا مسخ کیا۔ کہ اسلام کو دوسرے مذاہب کی طعن و تشنیع کا ہدف بنایا۔ اس لئے ہم لوگ ان سے بیزار ہیں۔

حضرت ابو طالبؑ

علامہ ابو الکرام عبدالسلام لکھتا ہے۔ حضرت ابو طالب کے مومن ہونے پہ تمام اہلبیت متفق ہیں اور جو شخص اہلبیت کے اتفاق کے مخالف ہو۔ اس کا قول معتبر نہیں۔ اور جامع الاصول میں ہے۔ کہ اہلبیت کے قول کے مطابق ابو طالب مسلمان تھے۔ اور اسلام پر فوت ہوئے اور یہی قول عبدالحق محدث دہلوی کا ہے تاریخ کامل میں ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ جب تک (حضرت) ابوطالب زندہ رہے قریش نے مجھ سے کوئی مکروہ امر پہنچانے کی جرأت نہ کی۔ حضرت ابو طالب کی وفات کے بعد لوگ آنحضرت پہ گرد اور کیچڑ ڈال دیتے۔ جب آنحضرت نماز میں مصروف ہوتے تو لوگ حضرت کے بدن مبارک پہ بکری کی بچہ دانی (اوجھڑی) گرا دیتے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے مدارج النبوۃ جلد دوم صفحہ ۲۲۵ مطبوعہ نولکشور کان پور میں لکھا ہے۔ مدح سرور عالم میں بہت سے اشعار کہے ہیں منجملہ ان کے یہ ہیں ؎

وشق لہ من اسمہ لیجلہ … فذو العرش محمود و ہذا محمد

وابیض یستسقی الغمام بوجہہ … ثمال الیتامی عصمۃ للارامل

محمد بن اسحاق مورخ نے اس قصیدہ کے اس سے زیادہ ابیات لکھے ہیں۔ اور یہ اب نے تب کہے جب کفار قریش نے آں حضرت کے برخلاف اجتماع کیا۔ اور لوگوں کو آپ سے متنفر کیا۔ اس قصیدہ میں آپ نے عداوت قریش کی مذمت کی ہے۔ اور لوگوں کو آنحضرت کی اطاعت کی ترغیب دی ہے ابن التین نے کہا ہے کہ ان ابیات میں دلالت ہے اس پر کہ ابوطالب آنحضرت کی نبوت کو بعثت سے پہلے جانتے تھے۔ اور شیخ ابن حجر عسقلانی نے کہا ہے کہ ابوطالب نے یہ شعر بعثت سے بعد کہا اور بہت سی خبروں میں آیا ہے کہ ابوطالب کو آنحضرت کی نبوت کی معرفت تھی۔ اور اسی سے شیعہ نے تمسک کیا ہے۔ اس کے اسلام پر شیخ نے یہ بھی کہا ہے کہ میں نے علی بن حمزہ بصری کی ایک کتاب دیکھی جس میں اس نے اشعار ابوطالب کو جمع کیا ہے اور خیال کیا ہے کہ وہ مسلمان تھا اور اسلام پر ہی فوت ہوا ہے اور زعم کیا ہے کہ وہ کافر مرا اور استدلال کیا ہے ایسی چیز سے جس میں دلالت نہیں۔ زابوالفدا

تاریخ ابوالفدا میں ہے کہ جب آنحضرت حضرت ابوطالب کے جنازہ کے ہمراہ جا رہے تھے۔ تو آنحضرت نے فرمایا اے ابوطالب خدا تجھ کو بخش دے اور تجھ پر رحم کرے۔ تو نے صلہ رحم ادا کیا۔ اور میری امداد میں کچھ تقصیر نہ کی۔

حضرت ابوطالب کا نقش نگین یہ تھا۔ رضیت باللہ ربا وبابن اخی نبیا وبابنی علی وصیا۔ یعنی میں اللہ کے رب ہونے پر اور اپنے بھتیجے حضرت محمد کے نبی ہونے پر۔ اور اپنے بیٹے حضرت علی کے وصی ہونے پر راضی ہوا۔

فتح الباری کتاب المغازی میں ہے کہ جب لوگ حنین کے دن بھاگ گئے تو رسول اللہ ان کو کہتے تھے میں نبی ہوں اور میں جھوٹا نہیں ہوں اور میں ابن عبدالمطلب ہوں مگر چار آدمیوں کے سوائے حضرت کے پاس کوئی نہ رہا۔ یعنی انا ابن عبدالمطلب ہونا صادق القول ہونے کی دلیل فرمایا پس عبدالمطلب صادق ہوئے۔

خصائص کبریٰ میں ہے کہ ایک روز ابولہب اور ابوطالب میں کشتی ہوئی۔ ابولہب نے ابوطالب کو گرا دیا۔ آنحضرت نے ابولہب کو بالوں سے پکڑ لیا۔ اور جھٹکا حالانکہ حضرت اس وقت بہت کمسن تھے۔

حاشیہ شفاء قاضی عیاض پر امام احمد بن حسین حنفی موصلی اور علمائے جمہوری اور تلمسانی سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت ابو طالب سے بغض رکھنا کفر ہے کیونکہ انہوں نے آنحضرت کی نصرت و حمایت و تربیت فرمائی پس ان کی مذمت و ایذا آنحضرت کی مذمت و ایذا ہے۔ اور ایسا شخص کافر واجب القتل ہے۔ مالکیوں کے نزدیک ایسا شخص بعد توبہ بھی واجب القتل ہے۔

اسنی المطالب مطبوعہ مصر صفحہ ۳ پر ہے کہ حضرت ابو طالب نے جب کہ رسول اللہ نے ابھی دعوے نبوت کا اظہار بھی نہ فرمایا تھا۔ آنحضرت کے نکاح خدیجہؓ کے وقت اپنے خطبہ کا آغاز ان الفاظ سے فرمایا۔ الحمد للہ الذی جعلنا من ذریۃ ابراہیم وزرع اسمٰعیل وعنصر مضر وجعلنا حفظۃ بیتہ وسواس حرمہ۔ یعنی اس خدا کا شکر ہے جس نے ہم کو ابراہیم کی ذریت اور اسمٰعیل کی نسل اور اصل معدن کا مضر سے قرار دیا۔ اور اپنے گھر کا نگہبان اور اپنے حرم کا منتظم بنایا۔

حضرت ابو طالب کے اپنے اشعار ملاحظہ ہوں۔

واللہ لن یصلوا الیک بجمعھم — حتی اوسد فی التراب دفینا

وشق لہ من اسمہ لیجلہ — فذو العرش محمود وھذا محمد

ترجمہ:۔ خدا کی قسم اے محمدؐ یہ لوگ (کفار قریش) ہرگز تم تک نہیں پہنچ سکتے۔ جب تک میں زمین میں دفن نہ کر دیا جاؤں یعنی جب آپ کی محافظت میں میری جان آپ پر قربان کرنے کو ہر وقت تیار ہوں۔ خدا نے اپنے نام سے محمد کا نام مشتق کیا ہے پس وہ صاحب عرش محمود ہے اور یہ محمد ہے (اقرار خدا ہینت ہے)۔

"الم تعلموا انا وجدنا محمداً — رسولاً کموسیٰ خط فی اول الکتب"

ترجمہ:۔ اے قریش تم کو معلوم نہیں ہے کہ ہم نے محمد کو ایسا رسول پایا ہے جو مثل موسیٰ کے ہے اور یہ بات اگلی کتابوں میں سب سے پہلی کتاب میں مذکور ہے (اسنی المطالب صفحہ ۱)

وقد علموا ان ابننا لا مکذب — لدینا ولا یعزی لقول الاباطل

ودعوتنی وعلمت انک صادق — ولقد صدقت وکنت ثم امینا

ترجمہ:۔ ہمارا بیٹا محمدؐ جھوٹا نہیں ہے اور نہ وہ باطل قول کی طرف منسوب ہے اے محمدؐ تم نے مجھے دعوت اسلام دی اور مجھے یقین ہے کہ تم سچے ہو اور بیشک تم نے سچ کہا ہے اور تم امین ہو۔

ولقد علمت بان دین محمد — من خیر ادیان البریۃ دینا

ترجمہ:۔ مجھے علم ہے کہ محمدؐ کا دین تمام خلقت کے دینوں سے بہتر ہے (اسنی المطالب صفحہ ۱۰)

کتاب درج منیفہ فی آباء شریفہ میں علامہ سیوطی سے ہے کہ میں نے نقل کیا ہے اس مجموعہ سے جو بخط شیخ کمال الدین شمنی پدر امام شیخ تقی الدین ہے۔ کہ کسی نے قاضی ابوبکر بن عربی سے سوال کیا۔ کہ اس شخص کے بارہ میں آپ کا کیا حکم ہے جو کہتا ہے کہ آنحضرت کے آباء دوزخی ہیں۔ قاضی نے جواب دیا۔ کہ وہ شخص ملعون ہے کیونکہ خدا کہتا ہے۔ کہ جو لوگ خدا اور اس کے رسول کو ایذا دیتے ہیں۔ ان پر دنیا و آخرت میں لعنت ہے اور ان کے لیے سخت عذاب تیار کیا گیا ہے میں اس سے بڑھ کر کوئی امر نہیں جانتا کہ کسی کے باپ کے حق میں کہا جائے کہ وہ دوزخی ہے

تفسیر کبیر [illegible] پر ہے۔ کہ خداوند عالم نے رسول اللہ کو حضرت ابوطالب کی تربیت کی وجہ سے غنی کر دیا یعنی آپ کی تربیت احسن طریقہ پر کی گئی۔

جس شخص کے پاک دل میں آنحضرت کی خیرخواہی اور ہمدردی کا جذبہ اپنی اولاد سے زیادہ ہو۔ جو رشتہ داروں اور احباب سے محبت رسول کی وجہ سے بگاڑ پیدا کر لے جس کے سر پر محبت رسول کی وجہ سے مصائب کا آسمان ٹوٹ پڑے جو خود قتل ہو جانا قبول کرے۔ مگر آنحضرت کا بال تک بیکا نہ ہونے دے۔ اور جس کے ایمان کی شہادت خود آنحضرت اپنی زبان سے دیں اس کو کافر کہنا اہلسنت ہی کا حصہ ہے۔

اگر ثلاثہ کے والدین کافر نہ ہوتے تو نہ تو آنحضرت کے والدین پر تہمت کفر لگائی جاتی اور حضرت علی کے والدین کو دائرہ ایمان سے خارج کیا جاتا۔ اور نہ ہی انبیاء کو خطا کار ٹھہرایا جاتا۔ خدا برا کرے حمایت ثلاثہ کا جو تمام برائیوں کی جڑ ہے۔ اور جس کی وجہ سے اسلام دوسرے مذاہب کی نظر میں حقیر ہے۔ فقہ اہلسنت نے بالخصوص اسلام کو ذلیل کرنے میں کمال کر دکھایا ہے ❖

مجھے یہاں ایک ذی عزت غیر مسلم کا واقعہ یاد آگیا ہے جو مجھے ہمیشہ احترام کی نگاہ سے دیکھتا تھا۔ اور جس کی عزت میری نظر میں بھی حد درجہ تھی۔ تبادلہ خیال کے دوران میں وہ اسلام کے محاسن کا دلدادہ ہو گیا تھا۔ مگر جب اس کی گہری نگاہ اور عمیق بصارت نے اسلام کی فرقہ بندیوں کو پرکھا۔ تو قبول اسلام کو تعویق میں ڈال دیا۔ اور کھلے الفاظ میں کہہ دیا۔ کہ اسلام کی صورت دست درازیوں کی وجہ سے بہت حد تک بگڑ چکی ہے۔ مگر اس میں کچھ بھی شک نہیں شیعہ حضرات کا دم قدم اسلام کے قیام میں از بس غنیمت ہے۔

حضرت فاطمہؓ بنتِ اسد والدہ ماجدہ حضرت علی علیہ السلام

ازالۃ الخلفاء ص۱۵۱ پر ہے کہ حضرت رسول ﷺ فرمایا کرتے تھے۔ کہ فاطمہؓ بنت اسد ہماری ماں تھی۔ بعد اس ماں کے کہ جس سے ہم پیدا ہوئے جب حضرت ابی طالب ہم لوگوں کو جمع کر کے اپنے ساتھ کھانا کھلاتے تو فاطمہ بنتِ اسد اس کھانے میں سے کچھ بچا رکھتیں۔ جو ہم دوبارہ آ کر کھاتے ۔

ارجح المطالب ص۲۳۵ پر بحوالہ اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ والدہ ماجدہ جناب امیر علیہ السلام کی تعریف سے متعلق ایک طویل حدیث لکھی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ رسول اللہ آپ کے جنازہ پر تشریف لے گئے اور فرمایا۔ اے میری ماں خدا تجھ پر رحم کرے۔ تو میری ماں کے بعد میری ماں تھی۔ تو خود بھوکی رہتی۔ اور مجھ کو کھلایا کرتی۔ تو آپ ننگی رہتی۔ اور مجھ کو پہنایا کرتی۔ تو اپنی جان کو اچھے کھانے سے باز رکھتی۔ اور مجھے کھلاتی۔ تو خاص خدا کے لئے اور آخرت کے گھر کے لیے ایسا حسن سلوک مجھ سے کیا کرتی۔ آنحضرتؐ نے اپنا پیراہن ان کے کفن کے لئے دیا۔ کچھ قبر آنحضرتؐ نے خود کھود دی۔ اور مٹی بھی نکالی پھر خود اس میں لیٹ گئے۔ اس پر صحابہ نے کہا۔ یا حضرت۔ آپ نے اس کے ساتھ وہ معاملہ کیا ہے۔ جو آج تک کسی سے نہیں کیا۔ حضور نے فرمایا۔ کہ ابوطالب کے بعد اس سے زیادہ کوئی شخص میرے ساتھ نیکی کرنے والا نہیں تھا۔ یہی روایت بہ اختلاف الفاظ مدارج النبوۃ جلد ۲ ص ۲۰ پر بھی درج ہے۔

جس پاک گود میں آنحضرتؐ نے آرام فرمایا ہو۔ جن مقدس ہاتھوں پر آنحضرت اٹھائے گئے ہوں۔ جو پاک سینہ آنحضورؐ کے نورانی سینے سے چمٹا رہا ہو جو پاک ہونٹ آنحضرت کے پاک ہونٹوں کے بوسے لیتے ہوں اور جو پاک آنکھیں آنحضرتؐ کے چہرے پر ہر وقت کھلی ہی ہوں ان کے ایمان میں رخنہ اندازی کرنا کہاں کا اسلام اور کہاں کی انسانیت ہے۔ یہ شوخی اور گستاخی اہلسنت کو مبارک ہو۔ شیعہ اثنا عشری تو اس عقیدہ پر چار حرف بھیجتے ہیں۔

آنحضرتؐ تو ارشاد فرمائیں اور بار بار ارشاد فرمائیں کہ حضرت فاطمہؓ بنت اسد میری ماں ہیں۔ وہ واجب الاحترام ہیں اور میری محسنہ ہیں مگر علمائے اہلسنت باایں ہمہ ان کو مومن نہ سمجھیں اس سے بڑھ کر بے انصافی اور ضمیر فروشی کیا ہو سکتی ہے۔

محبت تلاثہ وہ گلا سڑا اور بدبودار پھل ہے جو اس قابل نہیں کہ اسے دوسرے پاکیزہ اور صحیح سالم پھلوں میں رکھا جائے۔ اس عذر کا ازالہ صرف اسی بات میں ہے۔ کہ اس کو دوسرے پھلوں

سے علیحدہ کر کے کہیں دور دراز مقام پر پھینک دیا جائے۔ جہاں سے جانور کھا جائیں اور خلق خدا اس کی تعفن اور سڑاند سے محفوظ رہے۔

دنیا میں کوئی ایسا مسلمان نہیں ہو سکتا جو کہ اپنے اعمال سے خائف نہ ہو۔ اور جسے خوشنودی خدا کی ضرورت نہ ہو۔ اگر ثلاثہ کے دل میں ذرہ بھر بھی محبت رسول یا الفت آل رسول ہوتی تو ہم لوگوں کو کیا پڑی تھی کہ خواہ مخواہ ان کو برا سمجھتے۔ قرآن مجید کی ورق گردانی کریں۔ تفاسیر کا مطالعہ کریں۔ احادیث پر نگاہ غور ڈالیں۔ یا تاریخ کو پڑھیں کوئی بات حضرات ثلاثہ کی حمایت نہیں نکلتی ان کی ہر ایک حرکت سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ان کا اسلام صدق اور خلوص سے معرا تھا اور یہ لوگ ابتداء سے تاک میں رہے کہ کب آنحضرت رحلت فرمائیں۔ اور وہ آپ کی تمناؤں پر کھلے بندوں پانی پھیر کر دکھاویں۔ ان کے دل پر آفتاب ایمان نے کسی وقت بھی نور افشانی نہ کی تھی۔ وہ کفر میں پیدا ہوئے۔ کفر میں پرورش پائی۔ اور کفر میں فوت ہوئے۔

ولادت جناب امیرؑ

امام حاصمی نے کتاب زین الفتی تفسیر سورۂ ہل اتیٰ میں حدیث نور کو بروایت انس بن مالک لکھا کہ فرمایا رسول اللہ نے کہ میں اور علی ایک ہی نور سے پیدا ہوئے ہیں۔ اور ہم دونوں اس وقت عرش کی دائیں جانب خدا کی یاد میں مصروف تھے جب کہ ابھی کچھ مخلوق نہ ہوا تھا۔ حدیث نور یہ ہے:۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خلقت انا و علی بن ابی طالب من نور واحد نسبح اللہ عز وجل فی یمنة العرش قبل خلق الدنیا۔

ابن مغازلی شافعی نے حضرت ابوذر سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے کہ میں اور علی ایک نور تھے جو عرش کی داہنی طرف خدا کے سامنے تسبیح و تقدیس کرتے تھے جبکہ ابھی آدمؑ کے پیدا ہونے میں چودہ ہزار برس باقی تھے پس یہ نور اصلاب میں منتقل ہوتا ہوا عبدالمطلب کی صلب میں مقیم ہوا۔ جہاں اس کے دو ٹکڑے ہوئے۔ ایک ٹکڑے سے میں اور دوسرے سے علیؑ پیدا ہوا۔

فصول المہمہ ابن صباغ مالکی میں ہے کہ سوائے حضرت علیؑ کے کوئی شخص خانہ کعبہ میں پیدا نہیں ہوا۔ یہ وہ فضیلت ہے کہ حضرت علیؑ سے مخصوص ہے تاکہ حضرت کا علو رتبت اور جلالت قدر ظاہر ہو۔

محمد بن محمود قزوینی شافعی لکھتا ہے کہ جب حضرت علیؑ پیدا ہوئے اور رسول اللہ ان کو دیکھنے آئے تو حضرت علی بیٹھے اور کہا السلام علیک یا رسول اللہ و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ اور پھر رسول اللہ کی طرف

متوجہ ہو کر قرآن پڑھنا شروع کیا حالانکہ ابھی قرآن نازل ہونا شروع بھی نہ ہوا تھا اور سورۂ مومنون کو شروع سے خالدون تک پڑھا۔ رسول اللہ نے فرمایا اے علی تمہاری وجہ سے ان مومنین نے رستگاری پائی۔ سورۂ مومنون آیۂ مبرزل قد افلح المومنون تا خالدون ملاحظہ ہو۔ ناظرین۔ احادیث کثیرہ و معتبرہ شاہد ہیں کہ جب کبھی رسول اللہ باہر سے گھر میں آتے۔ تو حضرت علیؑ کی ماں حضرت فاطمہ بنت اسد سروقد کھڑی ہو جاتیں۔ اور فرماتیں کہ میرے پیٹ کا بچہ رسول اللہ کی تعظیم کو کھڑا ہوتا ہے لہذا مجھے کھڑا ہونے پر مجبور کرتا ہے۔ جب حضرت علیؑ پیدا ہوئے۔ آپ نے آنکھیں بند کی ہوئی تھیں رسول اللہ نے آپ کو گود میں اٹھایا۔ تو آنکھیں کھول دیں۔ اور آنحضرتؐ کا لعاب دہن سیر ہو کر چوسا۔ اور پھر دو زانو ہو کر تمام توریت اور زبور اور انجیل کو از بر پڑھ دیا۔ سچ پوچھئے تو آپ کے واقعات ہی ایسے حیرت انگیز ہیں کہ آپ پر بعض کوتاہ اندیشوں نے الوہیت کا گمان کیا۔ امام شافعی کا قول زبان زد عام ہے کہ شافعی اس سوچ اور تردد میں مر گیا کہ آیا علی اس کا خدا ہے یا اللہ اس کا خدا ہے۔

ارجح المطالب ص۳۰۲ پر بحوالہ مطالب السئول مصنفہ محمد بن طلحہ شافعی لکھا ہے۔ کہ مولدہ بالکعبۃ البیت المطہر۔ یعنی حضرت علی کعبہ میں پیدا ہوئے۔

سوانح عمری ص۲۳ا بروایت مغازلی فصول المہمہ علامہ ابن صباغ مالکی کفایۃ الطالب علامہ محمد بن یوسف شافعی مطبوعہ مصر ص۲۹۱ کتاب المناقب علامہ ابن شہر آشوب مطبوعہ بمبئی جلد دوم ص۱۷۲ پر ہے کہ حضرت علی کی والدہ محترمہ طواف خانہ کعبہ کر رہی تھیں۔ کہ ان کو درد زہ پیدا ہوا بحکم خدا دیوار کعبہ پھٹ گئی۔ اور حضرت فاطمہ بنت اسد کو کعبہ کے اندر داخل ہونے کا حکم ہوا۔ چنانچہ حضرت علی کعبہ کے اندر پیدا ہوئے۔ اور حضرت فاطمہ وہاں تین دن تک رہیں۔ اور میوہ ہائے بہشتی آپ کی خوراک تھی۔

ازالۃ الخفا مقصد دوم ص۲۵۱ پر ہے کہ امام حاکم کہتا ہے کہ اس بارہ میں متواتر احادیث وارد ہوئی ہیں کہ حضرت علی خانہ کعبہ میں پیدا ہوئے۔ ناظرین ایک لطیفہ لکھتا ہوں۔ جو اہلسنت نے محض حضرت علیؑ کی کسر شان کی غرض سے وضع کیا ہوا ہے۔ استیعاب جلد اول ص۱۳۲ پر ہے کہ حکیم بن حزام خانہ کعبہ میں پیدا ہوا۔ اس کی ماں چند عورتوں کے ساتھ داخل کعبہ ہوئیں تو ان کو درد زہ پیدا ہوا۔ ایک چمڑا لا کر رکھا گیا۔ جس پر وہ پیدا ہوا۔

ازالۃ الخفا ص۲۵۱ پر ہے کہ امام حاکم ترجمہ حکیم بن حزام میں لکھا ہے کہ مصعب کہتا ہے کہ

حکیم بن حزام سے نہ کوئی پہلے اور نہ کوئی بعد خانہ کعبہ میں پیدا ہوا۔ مگر مصعب کا یہ غلط وہم ہے۔ کیونکہ احادیث متواترہ سے ثابت ہے۔ کہ حضرت علی خانہ کعبہ میں پیدا ہوئے۔

میزان الاعتدال جلد اول صفحہ ۳۳۳ پر ہے۔ کہ احمد بن علی سلیمانی کہتا ہے۔ کہ زبیر بن بکار وضاع الحدیث و منکر الحدیث ہے۔ اسد الغابہ جلد سوم صفحہ ۵ پر ہے کہ حکیم بن حزام جس کی ولادت خانہ کعبہ میں بتلائی جاتی ہے حضرت خدیجہ اور زبیر بن عوام کا بھتیجا ہے۔ وہی وجہ ہے۔ کہ زبیر بن بکار نے جو اس خاندان سے ہے۔ یہ حدیث وضع کی۔ ناظرین زبیر کا باپ وہ شخص ہے جو حضرت یحییٰ بن عبداللہ بن حسن کے قتل کا باعث ہوا۔ پس زبیر کے دشمن اہلبیت ہونے میں کیا شک ہو سکتا ہے۔

با اتفاق مورخین اور باتفاق احادیث حضرت علی علیہ السلام کعبہ میں پیدا ہوئے اس حقیقت سے انکار تو محال تھا۔ مگر عداوت علی کو بھی آخر نبھانا تھا۔ علمائے اہلسنت نے لکھ دیا کہ حکیم بن حزام بھی کعبہ میں پیدا ہوا تھا۔

حضرت علی آنحضرت پر تمام مسلمانوں سے کئی سال پہلے ایمان لائے۔ اور سابق الایمان کہلائے مگر یہ فضیلت ابوبکر بن قحافہ کو خواہ مخواہ اور زبردستی دے دی گئی۔

حضرت علی کی ذوالفقار نے اسلام کی حمایت میں اہل آسمان تک سے جوہر مردانگی کی داد لی۔ مگر یہ فریگی خالد جیسے دشمن اہلبیت کو دے دی گئی۔

حضرت علی بحالت سجدہ مسجد میں عبدالرحمن بن ملجم کے ناپاک ہاتھ سے شہید کر دیئے گئے۔ مگر یہی مرتبہ بلا دلیل و بلا ثبوت عمر بن خطاب کو دے دیا گیا۔

غرض علمائے اہلسنت کے بڑوں نے تو حقوق اہلبیتؑ کو غصب کیا۔ یہ ان کے مراتب اور فضائل کے غصب کرنے میں ماہر اور کامل ہیں۔

ناظرین جناب ہی غور کریں۔ اہلسنت کو آل محمدؐ کے احترام سے کچھ غرض نہیں۔ ابھی تھوڑے عرصے کا واقعہ ہے۔ کہ دہلی کے ایک دشمن اہلبیت اور اہلسنت مسمی مرزا حیرت دہلوی نے ایڑی سے چوٹی تک کا زور لگایا۔ کہ شہادت حسینی فرضی واقعہ ہے وجہ یہ ہے کہ اسے علم تھا کہ شہادت حسینؑ صرف خلافت یزید ہی کی تکذیب نہیں کرتی ہے۔ بلکہ خلافت ثلاثہ کو بھی صریحاً باطل کرتی ہے مگر اس کی ایمان فروشی نے اس کی کچھ دستگیری نہ کی۔ نہ اس کے تمام ارادے نامرادی کی خاک میں دفن ہو گئے۔

حلیہ جناب امیرؑ

نصر بن مزاحم مورخ صفین لکھتا ہے۔ کہ حضرت علی کا قد نہ لمبا اور نہ چھوٹا۔ جسم گوشت سے بھرا ہوا تھا۔ آنکھیں کشادہ اور سیاہ تھیں سینہ پُر زور اور بازو نہایت قوی تھے ڈاڑھی گھنی اور مقطع تھی۔ گردن صراحی دار، اور ہاتھ مضبوط تھے۔ سنگ بلیغ اور پنڈلی باریک اور ماتھا کشادہ تھا۔ چہرے سے شاہانہ رعب و داب ٹپکتا تھا۔ کبھی کبھی لطیف مذاق فرمایا کرتے تھے۔

تاریخ خمیس ص۲۸۶ پر ہے۔ کہ حضرت علی کا چہرہ مبارک چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا تھا۔ اللہ اللہ ایک طرف تو وہ نورانی چہرے رونق افروز بزم عالم ہیں۔ کہ ان کی ضیاء کے سامنے آفتاب عالم تاب کی روشنی مات ہے۔ دوسری طرف وہ مکروہ صورت، ورنا گفتہ بہ ہستیاں ہیں۔ جن میں سے کسی کی شکل وشباہت اونٹ کے بچے سے ملتی جلتی ہے۔ کوئی اتنا طویل القامت اور بد اندام ہے۔ کہ خدا کی پناہ۔ کوئی نعثل کہلاتا ہے۔ اور کسی کا قد بہت چھوٹا اور پیٹ رانوں پر پڑتا ہے۔ حق تو یہ ہے کہ شکل وصورت کی دلفریبی بھی خدا داد عطیہ ہے۔

جناب امیرؑ کی سبقت اسلامی

خصائص نسائی مطبوعہ مصر ص۳ اور تاریخ طبری جلد دوم ص۲۱۲ پر ہے۔ کہ عفیف کہتا ہے۔ کہ ہم بغرض خریداری مال مکہ میں گئے اور حضرت عباسؓ کے ہاں ٹھیرے۔ دیکھا کہ خانہ کعبہ میں ایک جوان آیا۔ اور اس کے بعد ایک لڑکا اور ایک عورت آئی۔ اور سب نے آکر نماز پڑھی۔ ہم نے عباس سے پوچھا۔ کہ یہ کون ہیں۔ اور کیا کرتے ہیں۔ کہا۔ یہ نوجوان محمدؐ ہے جو میرا بھتیجا ہے۔ اور یہ لڑکا علیؑ ہے اور یہ عورت خدیجہ محمدؐ کی زوجہ ہے۔ ان کا گمان ہے کہ خدا نے ان کو ایسا حکم دیا ہے۔ خدا کی قسم اس وقت دنیا پر میں اس دین پر سوائے ان تینوں کے کوئی اور نہیں دیکھتا۔ اور عباد بن عبد اللہ سے روایت ہے۔ کہ جناب امیرؑ نے فرمایا کہ میں ہوں بندہ خدا اور برادر رسول اور صدیق اکبر میرے بعد جو اس کا دعویٰ کرے وہ کاذب ہے۔ کیونکہ میں نے سات برس لوگوں سے پہلے ایمان کا اعلان کیا۔

فتاویٰ عزیزی شاہ عبد العزیز دہلوی مطبوعہ مجتبائی دہلی جلد دوم ص۸۳ پر ہے کہ احادیث صحیحہ میں ہے کہ جناب امیرؑ کی کنیت ابو تراب اور ابو الریحانتین تھی اور لقب ذی القرنین و یعسوب الدین و صدیق و

فاروق و سابق و یعسوب الامۃ و یعسوب المومنین و یعسوب قریش و بیضۃ البلد و امین و شریف و ہادی و مہدی تھا۔

تاریخ طبری جلد دوم ص۲۱۲ پر ہے۔ کہ آنحضرت نے بروز دوشنبہ اعلان نبوت کیا اور حضرت علیؑ نے ان کے پیچھے سہ شنبہ کو نماز پڑھی اور سب سے پہلے ایمان لائے ازالۃ الخفا ص۲ پر ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا۔ کہ قرآن صامت ہے اور ہم قرآن ناطق ہیں۔

احمد القرطبی نے کتاب عقد میں ابن خلکان نے اپنی تاریخ میں ذہبی نے کتاب العبر میں اور علی ہمدانی نے بغیۃ الوعاۃ میں لکھا ہے۔ کہ خلیفہ مامون رشید نے یحییٰ ابن اکثم شیخ البخاری اور اسحاق فقیہ بغدادی سے پوچھا کہ آیہ قرآنی "السابقون اولئک هم المقربین" کے مطابق جو شخص سب سے پہلے آنحضرت پر ایمان لائے وہ آپ کی رائے میں کیسا ہے۔ دونوں علماء نے کہا کہ ایسے شخص سے افضل کوئی نہیں ہو سکتا۔ مامون نے کہا کہ شیعہ و سنی متفق ہیں کہ وہ شخص علیؑ ابن ابیطالب ہیں علماء نے کہا کہ یہ درست ہے۔ مگر اس وقت حضرت علیؑ کی عمر بہت چھوٹی تھی۔ (ناظرین اس وقت حضرت علیؑ کی عمر تیرہ سال تھی، اس عمر کا ایمان قابل اعتبار نہیں) مامون نے کہا۔ کہ حضرت علیؑ کے لڑکپن میں ایمان لانے سے تین باتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ اول یہ کہ جو نکہ حضرت علیؑ نے کم سنی میں توحید خدا اور رسالت رسول کی تصدیق کی اس لئے عقل و فہم کے لحاظ سے تمام انسانوں سے افضل تھا دوسرے یہ کہ چونکہ رسول اللہ نے خود بلا کر ایک کمسن لڑکے کو ایمان کی تکلیف دی۔ اس لئے آنحضرتؐ کو اس کی فہم و عقل سے لطیف ہونے کا یقین کامل ہوگا۔ تیسرے یہ کہ اگر حضرت علیؑ کو بذریعہ الہام ایمان لانے کا حکم ہوا تھا۔ تو یہ بات سب سے بڑھ کر لطیف ہے۔

اہلبیت علیہم السلام کی کوئی ایسی فضیلت نظر نہیں آتی جسے غصب کر کے حضرات ثلاثہ اور یاران ثلاثہ کو نہ دیدی گئی ہو حضرت علیؑ کے سابق الایمان ہونے کا واقعہ ایسا بدیہی اور روشن تھا جس سے انکار نا ممکن تھا۔ لیکن علمائے اہلسنت کی خدا آمیز ہمت پہ تعریف آمیز ہزار آفرین ہے جن کی دستبرد اور غصب سے یہ فضیلت بھی محفوظ نہ رہ سکی۔ اور ابوبکر بن ابی قحافہ کو بلا دلیل و برہان سابق الایمان لکھدیا۔

تزویج جناب امیرؑ

شرح مشکوٰۃ ص۵۶۸ پر ہے کہ ہم لوگ آنحضرت کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت علیؑ باہر سے نکلے آنحضرت نے تبسم فرما کر کہا۔ اے علی خدا نے ہم کو حکم دیا ہے۔ کہ فاطمہ کو تم سے تزویج کردیں۔ یہ تزویج چار سو مثقال چاندی پر ہوگی۔ اگر تم راضی ہو۔

پیشتر اس کے کہ حضرت فاطمۃ الزہراؑ کا نکاح جناب امیرؑ سے ہوتا۔ ابوبکر بن قحافہ عمر بن خطاب و عثمان بن عفان۔

آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اس نکاح کی درخواست کر چکے تھے اور آنحضرت نے ان کی درخواست کو شرف قبولیت عطا نہیں فرمایا تھا۔

جناب فاطمہؑ کا جناب امیرؑ کے نکاح میں آجانا ہی ایک ایسی عظیم الشان فضیلت تھی جو دراصل حق خلافت رسول تھا۔ اقوال رسولؐ، علم خدا، علو شجاعت، معجزات وغیرہ مزید حقوق خلافت تھے۔ لیکن افسوس حرص دنیا انصاف پر غالب آئی۔ اور حقدار کو حق سے محروم کر دیا گیا۔

علم جناب امیر علیہ السلام

ینابیع المودۃ امام شیخ سلیمان قندوزی حنفی مطبوعہ قسطنطنیہ ص۱۰۳ سطر ۵ پر بروایت امام صادقؑ لکھا ہے۔ کہ قرآن کا مکمل علم ہم اہلبیت کے پاس ہے سلیمان کے وزیر (آصف برخیا) کو صرف ایک حرف اسم اعظم اور ایک حصہ کتاب کا علم ملا تھا جس سے وہ تخت بلقیس کو آنکھ کی پلک میں حاضر کر سکا تھا۔ موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو بھی کچھ علم ملا تھا مگر حضرت علیؑ کے بارہ میں ہے۔ ومن عندہ علم الکتاب یعنی حضرت علی علیہ السلام کو تمام کتاب خدا کا علم عطا ہوا تھا۔ قرآن خود مدعی ہے کہ کل رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین۔

ینابیع المودۃ ص۷۰ سطر ۹ پر بروایت ابن عباس لکھا ہے۔ کہ آنحضرت کو خدا سے علم ملا۔ اور حضرت علی علیہ السلام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور مجھ کو حضرت علی علیہ السلام سے میرا اور تمام صحابہ رسولؐ کا مجموعی علم بمقابلہ حضرت علی علیہ السلام کے علم کے گویا ایک قطرہ ہے سات دریاؤں کے سامنے۔

ینابیع المودۃ ص۷۴ سطر ۲ پر بروایت ابن سعد لکھا ہے۔ فرمایا جناب امیر علیہ السلام نے کہ خدا کی قسم [illegible] کوئی ایسی آیت نہیں مگر میں جانتا ہوں کہ کس جگہ اور کس کے بارے میں نازل ہوئی خدا نے مجھے سمجھدار دل اور ناطق زبان عطا کی ہے۔

محمد بن علی الحکیم الترمذی کتاب شرح رسالۃ فتح مبین میں بروایت ابن عباس لکھا ہے کہ دنیا کے کل علم کے [illegible] حصوں میں تقسیم ہوا۔ نو حصے مخصوص ہیں حضرت علی علیہ السلام کو اور باقی ایک حصہ کا دسواں حصہ تمام دنیا پر تقسیم ہوا۔ اور اس دسویں حصہ میں بھی حضرت علی علیہ السلام سب لوگوں سے زیادہ [illegible] یعنی حصہ دار ہیں۔

علامہ [illegible] نے اپنی تفسیر میں ابن عباس سے روایت کی ہے کہ خدا نے آنحضرت کو علم دیا آنحضرت نے حضرت علی علیہ السلام کو اور حضرت علی علیہ السلام نے مجھ کو علم عطا کیا میرا اور جملہ صحابہ رسول اللہ کا علم جناب امیر علیہ السلام کے علم کے مقابلہ میں ایسا ہے جیسا کہ سات سمندروں کے مقابلہ میں ایک قطرہ ہو۔

حاشیہ بخاری پارہ بیسواں کتاب فضائل القرآن ص۷۴۸ سطر ۱۴ ہے کہ حضرت علیؑ کا جمع کردہ قرآن ترتیب

نزول کے موافق تھا۔ تاریخ [illegible] زمیندار پریس صفحہ ۹۹ اور یہ بات فاتحہ ترجمہ صواعق محرقہ میں ہے
کہ ابن حجر کہتا ہے کہ اگر حضرت علی علیہ السلام کا جمع کردہ قرآن ہم تک پہنچتا تو وہ درحقیقت بڑا ذخیرہ
ہوتا۔ اس کی ترتیب موافق نزول تھی بخاری پارہ بیسواں صفحہ ۱۲۲ پر ہے کہ عبداللہ بن مسعود کا قرآن عثمان
کے قرآن کی ترتیب پر نہ تھا صفحہ ۱۲۳ پر ہے کہ ابن مسعود نے کہا کہ میں عثمان کے کہنے پر عمل نہیں کر سکتا کہ
اپنا قرآن جلا ڈالوں اور اس کے جمع کردہ قرآن کی ترتیب کے موافق پڑھا کروں صفحہ ۱۲۴ پر ہے کہ عثمان
کے جمع کردہ قرآن کی ترتیب تنزیل کے مطابق نہیں ہے اور نہ ہی ترتیب کا لحاظ ضروری امر ہے۔

اس حقیقت سے ہر ایک خواندہ شخص جانتا ہے کہ قرآن کی موجودہ ترتیب جس کا مرتب عثمان
بن عفان ہے ترتیب نزول کے مطابق نہیں ہے۔ موجودہ قرآن میں بموجب عقیدہ اہلسنت کئی آیات کی
کمی ہے۔ ان [illegible] میں ایک آیہ کو تو عائشہ بنت ابوبکر کے سرہانے سے بکری کھا گئی تھی۔

[illegible] تو ان لوگوں سے جو آگ [illegible] کے مارے دلوں اور ہاتھوں [illegible] رسول سے حق
[illegible] تھے۔ وہ تمام [illegible] ترتیب نزول سے کس طرح آگاہ ہو سکتے ہیں۔ اور نیز جو لوگ چالیس
سال [illegible] کی عمر میں [illegible] وہ ان آیات قرآنی کے شان نزول سے کس طرح آگاہ ہو
سکتے [illegible] اگر جناب امیر کا جمع کردہ قرآن مملکت میں
[illegible] اور وجود [illegible] موجودہ [illegible] کا موقع بھی نہ مل سکتا
تھا [illegible] کا محشر بھی [illegible] محافظت پاس جناب امیر کا جمع کردہ قرآن لیکر
[illegible] کی ترتیب تنزیل کے مطابق ہے
[illegible] گو ہر علم [illegible] سخت تھا اس
[illegible] ایک قسمت [illegible] غلطی سے محروم کر دیا۔

[illegible] سدی کی مہربانی سے علوم رشتی وصادق سے
آگاہ [illegible] نسبت حاصل ہے جو کچھ
[illegible] ہے۔

[illegible] کہ کوئی خلیفہ [illegible] اعتراضوں سے سر
[illegible] خلیفہ کو بارہ سال [illegible] قرآن بھی حفظ نہیں
[illegible] قرآن کا احترام اتنا بھی نہیں کہ اس کی عظمت کی قسم اٹھا کر اس پر
[illegible]

مناقب و فضائل جناب امیر علیہ السلام

مدارج النبوۃ جلد دوم ص۳۸۵ پر لکھا ہے کہ جناب امیر علیہ السلام بحکم محبوب ذوالجلال آنحضرت صلعم کے کندھوں پر چڑھے اور بتوں کو دیوار کعبہ سے گرا دیا۔ اس حالت میں آنحضرت صلعم نے حضرت علی علیہ السلام سے پوچھا کہ تو اپنے آپ کو کیا پاتا ہے جناب امیر علیہ السلام نے عرض کی یا حضرت میں ایسا دیکھتا ہوں کہ پردے کھل گئے ہیں گویا میرا سر ساق عرش تک پہنچ گیا ہے۔ اور جس چیز پر ہاتھ دراز کرتا ہوں میرے ہاتھ میں آتی ہے حضرت رسول اکرم نے فرمایا کہ خوش وقت تیرا کہ کار حق کرتا ہے۔ اور خوش حال میرا کہ بار حق اٹھاتا ہوں۔ میں یہاں ایک لطیفہ سناتا ہوں۔ صاحب مدارج النبوۃ نے اسی مقام پر لکھا ہے کہ رسول اللہ نے خود بت اس لیے نہ توڑے کہ اگر آپ کے ہاتھ ہبل سے مس ہو جاتے تو وہ جنتی ہو جاتے حالانکہ خدا نے جن کو حصب جہنم فرمایا ہے العجب ثم العجب یہ تو وہ ایک خاص بات کے لیے بنا لیا گیا ہے ورنہ اگر محض مس ہی سے کوئی چیز واجب الجنت ہو جاتی ہے تو سنی لوگ اور خاص کر ابو حنیفہ اور ان کے مقلد والدہ جناب رسول اکرم کو کیوں کافرہ اور جہنم کی مستحقہ کہتے ہیں حالانکہ رسول اکرم آپ کے شکم مطہر سے پیدا ہوئے اور یہاں مس سے کہیں زیادہ مرتبہ حاصل ہے والد حضرت ابو طالب علیہ السلام کو کیوں کافر کہتے ہیں جنہوں نے کئی دفعہ جسم رسول کو مس کیا

منا الوقی معجم کبیر طبرانی جلد اول ص۶۹ پر ہے کہ جابر بن سمرہ راوی ہے کہ اہل قبا نے جب حضرت سے سوال کیا کہ ایک مسجد لوگوں کے لیے بنائی جائے تو حضرت نے فرمایا کہ کوئی تم میں سے ناقہ پر سوار ہو ابوبکر اٹھا اور سوار ہوا۔ مگر اونٹ نے قدم نہ اٹھایا تو وہ اتر کر چلا آیا اور بیٹھ گیا۔ تب عمر سوار ہوا مگر ناقہ نے قدم نہ اٹھایا۔ یہ بھی اتر کر چلا آیا۔ سعد بیٹھ گیا۔ تب حضرت نے فرمایا کوئی سوار ہو اس پر جناب امیر علیہ السلام اٹھے جب حضرت سوار ہوئے اور پائے مبارک رکاب میں رکھا تو ناقہ چلنے لگا۔ حضرت نے فرمایا مہار اس کی چھوڑ دو اور اس مسجد کے مدار پر مسجد بناؤ کہ یہ ناقہ مامور ہے۔

مصابیح میں ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ میری امت میں حضرت علی قاضی القضاۃ ہیں۔ ازالۃ الخفا صواعق محرقہ، ترمذی، نسائی اور مشکوۃ میں ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں۔ ینابیع موفق بن احمد حموینی میں ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ علی کا گوشت اور خون میرا گوشت اور خون ہے۔ ترمذی، حاکم، صواعق محرقہ، ازالۃ الخفا اور تاریخ سیوطی میں ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔

ترجمہ ازالۃ الخفا جلد سوئم ص۳۲ پر ہے کہ فرمایا آنحضرت نے علی تو سب میں سے اچھا قاضی ہے۔

تاریخ اسلام مطبوعہ لندن صفحہ ۲۹۶ پر ہے کہ ابوبکر و عمر شرعی تنبیہوں اور فتووں میں حضرت علیؑ علیہ السلام سے ہدایت پاتے رہے۔

تفسیر درِ منثور مطبوعہ مصر جلد ششم صفحہ ۱۲۲ و مشکوٰۃ مطبوعہ نولکشور لکھنؤ صفحہ ۲۹۶ سطر ۱۵ معہ شرح مظاہر الحق اور توضیح الدلائل صفحہ ۳ ترجیح الفضائل اور کتاب لمناقب علامہ ابوالحسن المغازلی میں ہے کہ آنحضرتؐ نے بحکم خدا تمام اصحاب کے دروازے جو مسجد نبوی کی طرف کھلتے تھے بند کر دیئے گئے مگر حضرت علی علیہ السلام کے گھر کا دروازہ بند نہ کیا اور فرمایا کہ علی بحالت جنب داخل مسجد ہو سکتے ہیں۔

تفسیر کبیر جلد دوم صفحہ ۲۸۳ و تفسیر ثعلبی اور احیاء العلوم امام غزالی میں ہے کہ جب حضرت علی علیہ السلام شب ہجرت کو بستر رسول اللہ پر سوئے تو خداوند عالم نے جبرائیل اور میکائیل سے پوچھا کہ میں نے تم دونوں میں بھائی چارہ قرار دیا تم میں سے کوئی ہے جو اپنی عمر دوسرے کو دیدے۔ جب دونوں نے انکار کیا، تو خدا نے فرمایا کہ میں نے علیؑ ولی اور محمدؐ نبی میں بھائی چارہ قرار دیا۔ دیکھو علیؑ نے اپنے بھائی محمدؐ پر اپنی جان کس طرح قربان کی ہے۔ پس جبرائیل حضرت علی علیہ السلام کے سرہانے اور میکائیل آپ کے پاؤں کے مقابل میں بیٹھے۔ جبرائیل نے کہا۔ مبارک ہو مبارک ہو اے علی علیہ السلام کہ خود خداوند عالم تمہارے سبب سے فرشتوں پر فخر کرتا ہے پس تمہارا مثل کون ہو سکتا ہے۔

امام شافعی کہتا ہے کہ میں کب تک اور کہاں تک حضرت علی علیہ السلام کی دوستی میں ملامت کیا جاؤں گا کیا فاطمہ جیسی زوجہ کسی اور کو ملی ہے اور کیا ہل اتی کسی اور کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ اس کے متعلق فریدالدین عطار کہتا ہے ؎

ازثنا نش لافتے آمد بدید   واز سر ثنائش ہل اتی آمد بدید

توضیح الحق مطبوعہ مجتبائی صفحہ ۱۲۲ پر ہے کہ امام احمد حنبل کہتا ہے کہ کسی صحابی رسولؐ کے حق میں اس قدر فضیلتیں وارد نہیں ہوئیں جس قدر حضرت علی علیہ السلام کے حق میں وارد ہوئی ہیں۔ اسی کتاب کے صفحہ ۱۲۷ پر ہے کہ طبرانی اور حاکم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ قرآن میں جہاں جہاں یا ایھا الذین آمنوا آیا ہے حضرت علی علیہ السلام اس کے امیر اور شریف ہیں۔ ابن عساکر نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ حضرت علی علیہ السلام کی شان میں تین سو آیات قرآن میں ہیں۔

مولوی عبید اللہ صاحب امرتسری نے ارجح المطالب مطبوعہ امرتسر صفحہ ۸ پر لکھا ہے کہ آنحضرت صلعم نے حضرت علی علیہ السلام کو مومنوں کا امیر اور مسلمانوں کا سردار بنایا ہے۔ ابن مردویہ لکھتا ہے کہ مومنوں کا امیر اور عرب کا سردار اور وصیوں سے برگزیدہ اور مخلوقات سے بہتر فرمایا۔ ابن مردویہ و دیلمی لکھتا ہے۔ کہ

امیر المومنین و سید المسلمین و امام المتقین فرمایا۔ دیلمی نے فردوس الاخبار میں لکھا ہے کہ امام المتقین فرمایا۔ دیلمی نے لکھا ہے کہ مسلمانوں کا سردار اور مومنوں کا بادشاہ اور اہل جنت کا پیشوا فرمایا حاکم اور ابن مردویہ اور ابو نعیم اور ابن قانع نے لکھا ہے کہ مسلمانوں کا سردار اور مومنوں کا بادشاہ اور اہل جنت کا پیشوا فرمایا۔ سبط ابن جوزی نے تذکرہ خواص الائمہ میں لکھا ہے کہ سید الصادقین فرمایا۔ ابو نعیم نے حلیۃ الابرار میں اور محب طبری نے ریاض النضرہ میں اور طبرانی نے کبیر میں لکھا ہے کہ سید العرب فرمایا طبرانی اور دیلمی نے لکھا ہے کہ صدیق اکبر اور فاروق اعظم اور یعسوب الامت فرمایا۔ احمد نے مناقب میں اور نسائی نے خصائص میں اور حاکم نے مستدرک میں اور ابن ابی شیبہ نے سنن میں اور ابن عاصم نے سنن میں اور ابو نعیم نے حلیہ میں لکھا ہے۔ کہ خدا کا بندہ اور رسول کا بھائی اور صدیق اکبر فرمایا۔ ابن قتیبہ نے المعارف میں اور ابن النجار نے تفسیر میں لکھا ہے۔ کہ صدیق اکبر اور اپنا رفیق فرمایا۔ خوارزمی اور دیلمی نے لکھا ہے کہ سب سے پہلے مجھ پر ایمان لانے والا اور صدیق اکبر اور فاروق اعظم اور یعسوب المومنین، اور منافقوں کی پہچان فرمایا۔ دیلمی نے لکھا ہے کہ خاتم الوصیین فرمایا۔ دیلمی اور ابن مردویہ نے لکھا ہے کہ خیر الوصیین فرمایا۔ حضری اور ابن مردویہ اور بغوی اور دیلمی نے لکھا ہے کہ اپنا وزیر اور وصی اور وارث اور افضل الناس فرمایا۔ خوارزمی اور دار قطنی نے لکھا ہے۔ کہ تمام اوصیا سے بہتر فرمایا۔

مفتاح النجاح میں، امام دیلمی سے بروایت امام حسین علیہ السلام لکھا ہے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ اگر کوئی شخص اتنی مدت تک عبادت کرے جتنی مدت نوحؑ نے اقامت کی ہے اپنی قوم میں۔ اور کوہ احد کے برابر سونا خیرات میں دے۔ اور اس کی عمر لمبی کر دی جائے۔ کہ ہزار حج پاپیادہ کرے۔ اور پھر صفا و مروہ کے درمیان مظلوم مارا جائے۔ لیکن اے علیؑ وہ تجھے دوست نہ رکھے۔ تو وہ جنت کی بو تک نہیں سونگھ سکے گا۔

تفسیر درمنثور و تفسیر کبیر رازی۔ کنز العمال ملا علی متقی باب الفضائل جلد ششم ص۱۵۲ ینابیع المودۃ مطبوعہ مصر ص۱۸۵ ارجح المطالب ص۲۲ پر کئی مستند روایات منقول ہیں۔ کہ صدیق صرف تین ہیں۔ حزقیل مومن آل فرعون حبیب نجار مومن آل یاسین علی ابن ابی طالب علیہ السلام۔ اخطب خوارزم نے کتاب مناقب ص۲۶ پر لکھا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام کے چہرہ کے نور سے ملائکہ کو پیدا کیا گیا۔

ینابیع المودۃ مطبوعہ مصر ص۹ پر ہے کہ ابن مغازلی شافعی نے بروایت ابو ہریرہ لکھا ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے کہ علی علیہ السلام کا چہرہ دیکھنا عبادت ہے۔ اور ینابیع ص۸۳ پر ہے۔ کہ حضرت علی علیہ السلام بہشت اور دوزخ کا بانٹنے والا ہے۔

خطیب خوارزمی نے کتاب مناقب میں لکھا ہے۔ کہ معراج کی رات خداوند عالم نے آنحضرتؐ سے حضرت علی علیہ السلام کے لہجہ میں گفتگو کی۔ علامہ کمال الدین نے مطالب السئول میں علامہ زمخشری نے کشاف میں علامہ سیوطی نے در منثور میں، فضل بن روزبہان نے ابطال الباطل میں لکھا ہے۔ کہ جب آنحضرتؐ نے صحابہ کو آپس میں بھائی بھائی بنایا۔ تو ابوبکر کو عمر کا بھائی عثمان کو عبدالرحمان بن عوف کا بھائی طلحہ کو زبیر کا بھائی۔ ابوذر کو مقداد کا بھائی۔ معاویہ کو عمرو عاص کا بھائی اور حضرت علیؑ کو اپنا بھائی بنایا۔

قاضی عیاض نے کتاب شفا میں لکھا ہے کہ آنحضرتؐ کا سر مبارک جناب امیر علیہ السلام کی گود میں تھا اور وحی کا نزول ہو رہا تھا۔ اتنے میں آفتاب غروب ہو گیا۔ حالانکہ جناب امیر نے ابھی تک نماز عصر نہ پڑھی تھی۔ وحی کے اختتام پر آنحضرتؐ نے فرمایا۔ علیؑ تم نے نماز عصر پڑھ لی ہے۔ حضرت علی علیہ السلام نے عرض کیا۔ یا حضرت نہیں پڑھی تب حضرتؐ نے دعا کی خداوندا علیؑ تیرے رسولؐ کی اطاعت میں تھا۔ تو آفتاب کو پھر طلوع کر اسما کہتی ہے کہ ہم نے دیکھا کہ آفتاب غروب ہو چکا تھا۔ پھر طلوع ہوا۔ اور اس کی روشنی پہاڑوں اور زمین پر پڑی۔ یہ واقعہ مقام صہبا کا ہے جو خیبر میں ہے یہ حضرت علی علیہ السلام کے لئے زبردست معجزہ ہوا۔ اور اسے رد شمس کہتے ہیں۔ یعنی سورج کا غروب ہونے کے بعد لوٹ آنا۔ مدارج النبوت اور براہین قاطعہ میں بھی اس معجزہ کا ذکر ہے۔

صواعق محرقہ ذکر فضائل جناب امیر علیہ السلام اور کنز العمال کتاب الفضائل باب فضائل علیؑ برحاشیہ مسند احمد حنبل میں ہے۔ کہ ابن عباس نے کہا کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ علی (علیہ السلام) ایمان میں حطے کا دروازہ ہے۔ پس جو کوئی اس دروازہ میں داخل ہو۔ وہ مومن ہو گیا۔ اور جو اس دروازہ سے باہر ہو گیا وہ کافر ہو گیا۔

علامہ شمس الدین محمد عبد الرؤف المعروف مناوی شافعی مذکورہ حدیث (علی علیہ السلام باب حطہ ہے) کی شرح میں لکھتا ہے کہ جیسا خدا نے بنی اسرائیل کے لئے دروازہ میں عجز و انکسار سے داخل ہونا بخشش اور مغفرت کا ذریعہ بنایا تھا۔ ایسا ہی اس امت کے لئے حضرت علی علیہ السلام کی ہدایت پر چلنے کو اس امت کی مغفرت کا سبب بنایا۔ اور یہ اعلیٰ درجہ کی فضیلت ہے۔

ازالۃ الخفاء وی السنۃ میں ہے۔ کہ حاکم نے ابوذر کی حدیث برآمد کی ہے۔ کہ رسول اللہؐ نے فرمایا اے علی علیہ السلام جس نے تجھ سے جدائی کی۔ اس نے خدا سے جدائی کی۔

طبرانی نے معجم کبیر میں اور مرزا محمد بدخشی نے مفتاح النجا میں بروایت ابن عمر لکھا ہے۔ کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ جس نے علی (علیہ السلام) سے جدائی کی اس نے مجھ سے جدائی کی۔

کتاب الاکتفا ابراہیم بن عبداللہ یمنی شافعی میں بروایت حضرت علی علیہ السلام لکھا ہے کہ فرمایا۔

آنحضرت نے کہا اے علیؑ اگر میں تیری پوری تعریف کروں۔ تو ڈرتا ہوں۔ کہ تم کو لوگ وہ نہ خیال کریں جو عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں خیال کرتے ہیں۔ میرے نزدیک تمہارا وہی مرتبہ ہے۔ جو موسیٰ کے نزدیک ہارون کا تھا۔ تیرا دشمن میرا دشمن اور تیرا دوست میرا دوست ہے۔ اگر میرے بعد نبوت ہوتی تو تم کو ملتی۔

صواعق محرقہ میں بروایت بریدہ لکھا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے مال خمس سے ایک لونڈی خریدی اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس امر کی شکایت کرنی چاہی۔ تب آنحضرت نے فرمایا ان لوگوں کا کیا حشر ہوگا۔ جو علی علیہ السلام سے عداوت رکھتے ہیں۔ یاد رکھو جس نے علیؑ سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا۔ اور جس نے علیؑ سے جدائی کی اس نے مجھ سے جدائی کی۔ علیؑ مجھ سے ہے اور میں علیؑ سے ہوں۔ علیؑ میری مٹی سے پیدا ہوا ہے۔ اور میں ابراہیمؑ کی مٹی سے لیکن میں ابراہیم سے افضل ہوں۔

ازالۃ الخفا میں ہے کہ جو شخص حضرت علی سے بغض رکھے منافق ہے۔

مراۃ سوی سید محمود شیخانی قادری اور مسلم میں ہے۔ کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ میرے اہلبیت نوحؑ کی کشتی کی مانند ہیں جو ان کا مطیع ہوا۔ وہ سلامت رہا اور جو نافرمان ہوا وہ غرق ہو گیا۔

ترمذی اور نسائی میں ہے۔ کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ اے علی علیہ السلام تم کو دوست نہیں رکھتا مگر مومن۔ اور تم کو دشمن نہیں رکھتا مگر منافق۔ اور معاشر انصار منافقین کو بغض حضرت علی علیہ السلام سے پہچانتے یعنی اگر کوئی حضرت علی علیہ السلام سے بغض رکھتا تو اسے منافق جانتے۔ شرح اکبر میں لکھا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام کی افضلیت پر اعتقاد رکھنا واجب ہے جن کی شان میں متواتر احادیث وارد ہیں۔ یہ احادیث حضرت علی علیہ السلام کے مناقب و فضائل پر دال ہیں جن سے حضرت کے کمالات اور بزرگیاں ظاہر ہیں۔

استیعاب ابن عبدالبر میں مفصلہ ذیل صحابہ اور تابعین اور سلف صالحین کے نام مذکور ہیں جو جناب امیر علیہ السلام کو افضل صحابہ مانتے تھے۔ چونکہ خلیفہ افضل ہوا کرتا ہے نہ کہ مفضول اس لئے یہ لوگ جناب امیر علیہ السلام کی خلافت بلافصل کے قائل تھے۔

مقداد بن اسود۔ زید بن ارقم۔ سلمان فارسی۔ ابوذر غفاری۔ خباب بن ارت۔ جابر بن عبداللہ انصاری۔ ابوسعید خدری۔ عمار بن یاسر۔ ابی بن کعب۔ حذیفہ۔ بریدہ۔ ابو ایوب۔ سہل بن حنیف۔ عثمان بن حنیف۔ عبداللہ بن مسعود۔ ابوالہیثم بن تیہان۔ خزیمہ بن ثابت۔ ابوالطفیل عامر بن واثلہ۔ عباس بن عبدالمطلب۔ عبداللہ بن عباس۔ خواجہ اویس قرنی۔ زید بن صوحان۔ جندب الخیر۔ عطیہ عوفی۔ عبیدہ سلمانی۔ خالد بن سعید بن عاص۔ عمر

بن عبدالعزیز، عبدالرزاق، احمد، نسائی، حاکم وغیرہ۔

مذکورہ بالا روایات و احادیث سے بالبداہت پایا جاتا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام کی منقبت حیطۂ تقریر و تحریر سے باہر ہے اور آپ کا مثل سوائے آنحضرت کی ذات جامع الاوصاف کے اور کوئی نہیں ہوسکتا۔

علم پر ناز ہے تو خود علم کو آپ کی ذات پر ناز و افتخار ہے۔ تقویٰ کو دیکھیں تو عصمت آپ کی میزان حسنات سے ہے۔ قرب و قبولیت پروردگار کی یہ حالت کہ دو جہان عرش و فرش ورطۂ حیرت میں غرق ہیں۔

آپ کا کسی امر کو ترجیح دینا اپنے عملی کی دلیل ہے۔ اور کسی کو آپ کا ہم پلہ نہ جاننا خود جہالت کا ثبوت ہے اگر کوئی منتقص آپ سے علم و فضل و زہد و عرفان میں بڑھ جائے تو وہ رسول صلعم ہیں۔ اور اگر کوئی دو جہان میں آپ کا ہم مرتبہ ہے تو وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

آپ کے حالات پڑھ کر معلوم ہوتا ہے کہ آپ کا قلزم علم طول و عرض و عمق سے بے نیاز ہے۔ آپ کے کلام بلاغت نظام کا حرف حرف معانی کا بحر بے ساحل ہے۔ علوم ارضی و سماوی پر آپ کو کمال حق دسترس حاصل ہے۔ کون و مکان کے تمام موجودات سے آپ بلطف خدا آگاہ ہیں۔ رسول پاک کے سوائے تمام دنیا اور ملائکہ آپ کے آستانۂ علم کے ادنیٰ غلام ہیں۔

حیران ہوں کہ کس پاک ذات پر عداوت و بغض و عناد کی تلوار اس منہ سے ترجیح دی جاتی ہے کیا یہ لوگ مسلمان نہیں ہیں۔ کیا انہیں بعد از وفات رسول اللہ کے روبرو نہیں جانا ہے۔ اور کیا ان کا اعتقاد بہشت اور دوزخ پر نہیں ہے۔ اگر یہ اسلام کے مدعی ہیں۔ تو خدا کے لئے آنکھیں کھول کر دیکھیں کہ وہ شاہراہ ایمان سے کس قدر بھٹکے ہوئے ہیں۔

حدیث ثقلین

کنزالعمال میں ہے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ میں تم سے پہلے حوض پر جاؤں گا پس تم دیکھتے رہو کہ تم میرے بعد ثقلین سے کیا سلوک کرتے ہو۔ آنحضرتؐ سے پوچھا گیا ثقلین کون کون ہیں۔ فرمایا قرآن اور میرے اہلبیت۔ دونوں چیزیں جدا نہ ہوں گی یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر تک آئیں۔ میں نے اپنے رب سے ان دونوں کے حق میں دعا مانگی ہے پس تم ان دونوں چیزوں پر مقدم نہ ہو۔ ورنہ ان دونوں کو تعلیم دو۔ کیونکہ یہ دونوں تم سے زیادہ عالم ہیں۔

جواہر العقدین سید نور الدین سمہودی نے حدیث ثقلین بیان کرنے کے بعد مستدرک سے نقل کیا ہے۔ کہ ان دونوں پر مقدم اختیار نہ کرو ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔ نہ ان کا ساتھ چھوڑو گے ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔ اور

ان کو تعلیم دو۔ یہ دونوں تم سے عالم ہیں۔ کتاب موالات ابن عقدہ میں بھی یہی عبارت بالا درج ہے۔
تفسیر کبیر امام فخرالدین رازی مطبوعہ مصر جلد سوم صفحہ ۱۸ سطر ۹ پر بروایت ابی سعید خدری تفسیر در منثور امام سیوطی مطبوعہ مصر جلد دوم صفحہ ۶ سطر ۹ پر بروایت زید بن ثابت اور مشکوٰۃ مطبوعہ احمدی پریس لاہور جلد ششم صفحہ ۱۳۲ پر لکھا ہے۔ کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ میں اپنے بعد تمہارے درمیان دو بزرگ چیزیں چھوڑے جاتا ہوں۔ ایک قرآن اور دوسری میری عترت۔ یہ دونوں آپس سے جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر پہنچ جاویں۔ تحفہ شاہ عبدالعزیز مطبوعہ مصطفائی دہلی صفحہ ۲۳۲ پر ہے کہ جو شخص حدیث ثقلین کو نہ مانے وہ دین سے خارج ہے۔

یہی قاطعہ ترجمہ صواعق محرقہ صفحہ ۲۵ ینابیع المودۃ صفحہ ۳۱ رسالہ الفاروق مولوی محمد سرور صفحہ ۲۹ پر لکھا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ قرآن اور اہلبیت ہمیشہ ایک ساتھ رہیں گے۔ یہاں تک کہ یہ دونوں میرے پاس حوض کوثر پر جمع ہوں۔

حدیث ثقلین کے مستند اور معتبر ہونے میں کسی ذی عقل آدمی کو کلام نہیں ہو سکتا۔ آنحضرتؐ نے اپنے بعد امت کے لیے دو واجب الاحترام اور واجب الاطاعت چیزیں چھوڑیں۔ ایک تو اپنی عترت (اہلبیت علیہم السلام) اور دوسرا قرآن پاک۔

قرآن پاک سے تو امت نے یہ سلوک کیا۔ کہ آیہ بلغ کے حکم سے انکار کر دیا گیا۔ آیہ تطہیر کو پس پشت ڈال دیا گیا۔ آیات کی غیر معقول اور خود غرضانہ تاویلات کو آلہ کار بنایا گیا۔ درست ترتیب کردہ قرآن کو رائج نہ ہونے دیا۔ بے شمار قرآنوں کو نذر آتش کیا گیا۔ قرآن پاک کو تیروں کا نشانہ بنایا گیا۔ اور اس کے احکام سے کامل طور پر سرتابی کی گئی۔ مرزا قادیانی نے یہاں تک اظہار شہادت کیا کہ اپنی بیہودہ تصنیف براہین احمدیہ کو قرآن پاک کہہ دیا۔ عترت رسولؐ سے یہ برتاؤ کیا۔ کہ ان کے حقوق غصب کر لیے گئے۔ ان کو بیکس کر دیا گیا۔ ان کی تذلیل اور تحقیر میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی گئی۔ ان کے کاشانۂ فلک آستانہ کو جلا دینے کا اہتمام کیا گیا۔ محسن کو بطن مادر ہی میں شہید کر دیا گیا۔ ان کو آسیائے جور و ستم میں یہاں تک پیسا گیا۔ کہ انہیں آہ و زاری کے لئے دارالحزن جانا پڑا۔ ان کے منہ سے لقمۂ معاش چھین کر کہہ دیا گیا کہ پیغمبر اپنے بعد کوئی میراث نہیں چھوڑتے ان کے جنازے پر تیروں کی بارش کی گئی۔ اور پھر ان تمام خاندان کے چمن زار پر ظلم کی وہ آندھی چلائی کہ کربلا کا ذرہ ذرہ اور کوفہ و شام کے کوچہ و بازار سے صدائے الاماں بپا ہو گئی۔

آیاتِ قرآنی در شانِ جنابِ امیر علیہ السلام

مرزا محمد بدخشانی نے مفتاح النجا میں مسند ابو یعلیٰ مختارہ ضیا مقدسی معجم کبیر طبرانی معجم اوسط طبرانی حلیہ ابو نعیم مناقب ابن مردویہ وغیرہ سے اور شیخ عبد الحق نے رجال المشکوٰۃ میں مستدرک حاکم معجم طبرانی کامل ابن عدی جمع الجوامع سیوطی وغیرہ سے نقل کیا ہے۔ کہ آنحضرت نے فرمایا۔ کہ حق اور قرآن علیؑ کے ساتھ ہیں۔

امام فخر الدین رازی نے تفسیر کبیر جلد اول تفسیر بسم اللہ میں لکھا ہے۔ کہ جس نے اپنے دین میں حضرت علی علیہ السلام کی پیروی کی۔ وہ ضرور ہدایت پا گیا۔ اور اس نے حق کو پا لیا۔ اس پہ دلیل آنحضرت کا ارشاد ہے۔ کہ بار خدایا۔ حق کو اس طرف پھیر جس طرف علیؑ پھرے۔

طیبی شارح مشکوٰۃ لکھتے ہیں کہ یہ جو فرمایا آنحضرت نے کہ اے علی (علیہ السلام) بہ تحقیق اللہ تیرے دل کو ہدایت دیگا۔ اور تیری زبان کو ثابت کریگا۔ اس حدیث کا مطلب یہ ہے۔ کہ خدا تجھ کو اس صحیح نتیجہ نکالنے کا رستہ بتائے گا جس کا محل تیرا دل ہے یعنی تیرے دل کو کھولیگا۔ اور تیری زبان کو ثابت کریگا یعنی تو سوائے حق کے حکم نہیں کریگا۔ یہی مذکورہ مضمون مسند احمد حنبل جلد اول صفحہ ۸۳ و صفحہ ۱۱۱ و صفحہ ۱۳۶ پر بھی ہے۔
شیخ نور الدین علی ہرابلیسی کہتا ہے۔ کہ حدیث بالا کا یہ مطلب ہے کہ خداوند علی (علیہ السلام) کی زبان کو حق کے سبب سے گفتگو کرنے میں دائم اور مستقر کردے یعنی جو بات حضرت علی علیہ السلام کہیں وہ حق ہو۔
رجال مشکوٰۃ شیخ عبد الحق دہلوی جو سنی محقق کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے میں لکھا ہے کہ احادیث کثیرہ حضرت علی علیہ السلام کی حقانیت اور حضرت کے قطعاً حق سے جدائی نہ کرنے میں وارد ہوئی ہیں۔

تفسیر کبیر رازی باب رابع مدرسائل فقہ مستنبط از سورہ فاتحہ تفسیر فاتحہ اور شرح ابن ابی الحدید در فضائل صحابہ فردوس الاخبار دیلمی اور مناقب ابن مردویہ اور مسند ابو یعلیٰ اور مختارہ ضیا مقدسی اور مناقب خوارزمی میں ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ خدایا حق کو ادھر پھیر جدھر علی پھرے۔

تفہیمات الہیہ ولی اللہ میں ہے کہ رسول اللہ نے جب کہ خدا سے دعا کی۔ کہ خدایا تو حق کو علیؑ کے ساتھ پھیر۔ دعا یہ نہیں کہا کہ علی کو حق کے ساتھ پھیرا۔ پس حضرت علیؑ عین حق ہو گئے۔

ترمذی اور ابن مردویہ اور ازالۃ الخفا میں ہے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ حق علی (علیہ السلام) کے ساتھ ہے اور علی (علیہ السلام) حق کے ساتھ ہے بار الہا۔ حق کو اسی طرف پھیرا جدھر علیؑ پھرے۔

تفسیر در منثور جلد سوم صفحہ ۲۱۹ سطر اول پر ہے۔ کہ عباس اور طلحہ بن شیبہ نے ایک دوسرے پر فخر کیا تب

نے کہا کہ میں حاجیوں کو پانی پلاتا ہوں ۔ اس لئے تم سے افضل ہوں طلحہ نے کہا میں کعبہ کا کنجی بردار ہوں ۔ اس لئے تم سے افضل ہوں ۔ حضرت علی وہاں تشریف لائے تو فرمایا میں تم دونوں سے افضل ہوں کیونکہ میں نے تمام لوگوں سے پہلے رسول اللہ کے ساتھ نماز پڑھی اور ایمان لایا اور جہاد کیا ۔ پس یہ تینوں شخص رسول اللہ کے پاس آئے اس وقت سورہ توبہ کی آیت ۱۹ ، ۲۰ اجعلتم سقایۃ الحاج وعمارۃ المسجد الحرام کمن آمن باللہ والیوم الآخر وجاھدوا فی سبیل اللہ لا یستوون عند اللہ کا نزول حق جناب امیر ہوا ۔

تفسیر در منثور مطبوعہ مصر جلد سوم صفحہ ۲۹۰ سطر اول پر ہے کہ ابن مردویہ نے ابن عباس سے اور ابن عساکر نے امام باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ سورہ توبہ آیہ نمبر ۱۱۹ وکونوا مع الصادقین " میں صادقین سے مراد حضرت علی ہیں ۔ حافظ ابن مردویہ نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت کی ہے کہ سورہ یونس آیہ نمبر ۲ وبشر الذین آمنوا ان لھم قدم صدق عند ربھم سے حضرت علی کی ولایت مراد ہے ۔ علامہ ابن مردویہ نے روایت کی ہے کہ سورہ ہود آیہ نمبر ۳ ۔ ویؤت کل ذی فضل فضلہ " میں ذی فضل سے مراد حضرت علی علیہ السلام ہیں ۔

تفسیر در منثور مطبوعہ مصر جلد سوم صفحہ ۳۲۴ سطر ۱۰ پر ہے کہ ابن ابی حاتم اور ابو نعیم اور ۔۔۔ ابن مردویہ نے کئی طریقوں سے روایت کی ہے کہ جناب امیر نے فرمایا سورہ ہود آیہ نمبر ۱۷ ۔ افمن کان علی بینۃ من ربہ ویتلوہ شاھد منہ میں بینہ سے مراد رسول اللہ ہیں اور شاہد سے مراد میں ہوں ۔ علاوہ ازیں تفسیر ثعلبی میں ابوہریرہ سے اور کتاب نقاوات میں منہال سے بھی روایت کچھ زیادتی کے ساتھ مروی ہے اور نیز حلیۃ الاولیاء حافظ ابو نعیم میں یہ روایت لکھی ہے ۔

تفسیر ثعلبی میں بروایت جابر بن عبد اللہ لکھا ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ سورہ رعد آیہ نمبر ۴ ۔ وجنت من اعناب وزرع ونخیل صنوان ۔۔۔ میں اور علی مراد ہیں کیونکہ ہم ایک ہی درخت کی دو شاخیں ہیں ۔ نیز حضرت کا ارشاد ہے ۔ انا و علی من نور واحد یعنی رسول پاک اور علی ایک ہی نور سے ہیں ۔

تفسیر در منثور مطبوعہ مصر جلد پنجم صفحہ ۲۹۵ سطر ۱۰ پر سورہ طٰہٰ آیہ نمبر ۲۵ قال رب اشرح لی صدری کی تفسیر میں لکھا ہے کہ ابن مردویہ اور خطیب اور ابن عساکر نے بروایت اسماء بنت عمیس لکھا ہے ۔ کہ میں نے حضرت کو بیشتر مکہ کے پہاڑ کا نام ہے ، کے مقابل میں کھڑے ہوئے دیکھا کہ آپ فرماتے تھے کہ خداوندا میں بھی تجھ سے وہی سوال کرتا ہوں جو میرے بھائی موسیٰ نے کیا تھا ۔ کہ میرے سینہ کو کشادہ کر دے میرا کام میرے لئے آسان کر اور میری زبان کی گرہ کھول دے تاکہ لوگ میری بات اچھی طرح سمجھیں ۔ اور میرے اہلبیت میں سے میرے بھائی علی علیہ السلام کو میرا وزیر بنا اور اس کے ذریعے میری پشت مضبوط کر اور میرے

کام میں اس کو میرا شریک بنا تاکہ ہم دونوں کثرت سے تیری تسبیح کریں اور کثرت سے تیری یاد کریں اور تو ہماری حالت کو دیکھ ہی رہا ہے۔

کتاب ابن مردویہ میں ہے کہ جنگ احد کے بعد آنحضرت نے بحکم خدا زخمی اصحاب کو ہمراہ لیا اور دشمنوں سے لڑنے کے لیے مقام حمراء الاسد پر قیام فرمایا اور لشکر ابوسفیان مقام روحا میں مقیم تھا۔ اس وقت ابوسفیان نے نعیم بن مسعود اشجعی کو کہا کہ اگر تو لشکر محمد میں جا کر یہ کہہ دے کہ لشکر ابوسفیان بہت بھاری تعداد میں ہے تو میں تم کو دس اونٹ کا بار خرما اور سوکھے انگور انعام دونگا چنانچہ جب اس نے ایسا ہی کہا تو حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا حسبنا اللہ ونعم الوکیل خداوند عالم نے خوش ہو کر سورہ آل عمران آیہ نمبر ۱۷۳ وقالوا حسبنا اللہ ونعم الوکیل نازل کی۔

شواہد التنزیل حاکم ابو القاسم میں بروایت سلیم بن قیس لکھا ہے کہ فرمایا حضرت علی علیہ السلام نے کہ امت عادل اور لوگوں پر گواہ ہم ہیں اور وہ معصوم ہیں اور خاص ہم اس سے مقصود خدا ہیں۔ اور رسول اللہ ہم پر گواہ ہیں۔ اور ہم خدا کی مخلوق پر گواہ ہیں۔ اور اس کی حجت ہیں زمین پر اور ہم ہی وہ ہیں جن کے بارے میں خدا نے کذلک جعلناکم امۃ وسطاً فرمایا ہے۔

تفسیر در منثور مطبوعہ مصر جلد دوم صفحہ ۶ پر بروایت انس بن مالک لکھا ہے کہ سورہ آل عمران آیہ نمبر ۷ وما یعلم تاویلہ الا اللہ والراسخون فی العلم "یا الراسخون فی العلم" کے بارے میں آنحضرت سے پوچھا گیا کہ وہ کون حضرات ہیں حضور نے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جن کے ہاتھ سچے اپنے وعدے، زبان سچی اور دل مستقیم ہوں اور جو حرام پیٹ اور فرج سے محفوظ ہوں۔ یعنی یہ وہ معصوم علیہ السلام۔

تفسیر در منثور مطبوعہ مصر جلد چہارم صفحہ ۳۲۹ و تفسیر کشاف مطبوعہ مصر جلد دوم صفحہ ۴۳۳ پر سورہ انبیاء آیہ نمبر ۱۰۱ ان الذین سبقت لھم منا الحسنیٰ اولئک عنھا مبعدون کے بارہ میں ہے کہ ابن ابی حاتم اور ابن عدی اور ابن مردویہ نے نعمان بن بشیر سے روایت کی ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے یہ آیہ تلاوت فرمائی اور کہا: انا منھم یعنی میں انہیں لوگوں میں سے ہوں۔

حافظ ابن محمد شیرازی نے تفسیر اثنا عشری میں انس بن مالک سے سورہ حج آیہ نمبر ۸ "ولا ھدی ولا کتاب منیر" کی تفسیر میں ایک طویل روایت لکھی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ آنحضرت سے عرض کیا گیا کہ فلاں شخص بڑا نمازی اور روزہ دار اور زکوٰۃ دینے والا ہے۔ آنحضرت نے ابوبکر کو اس آدمی کے قتل کر دینے کا حکم دیا۔ اور فرمایا یہ شخص شیطان کے گروہ کا پہلا شخص ہے۔ ابوبکر اس شخص کو قتل کرنے مسجد میں گیا تو دیکھا کہ وہ شخص رکوع میں ہے۔ ابوبکر بغیر اس کو قتل کئے واپس آگیا۔ پھر عمر بن خطاب کو بھیجا گیا۔

عمر نے دیکھا کہ وہ شخص سجدہ میں ہے عمر بھی بغیر اس کو قتل کئے واپس چلا آیا۔ تب آنحضرت نے فرمایا۔ کہ اس شخص کو علی قتل کریگا۔ چنانچہ یہی شخص جنگ صفین میں حضرت علی علیہ السلام کے ہاتھ سے قتل ہوا ناظرین ثابت ہوا کہ زہد و عبادت ہرگز مفید آخرت نہیں ہو سکتی جب تک انجام بخیر نہ ہو۔

ینابیع المودۃ ص۱۳۳ پر ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ سورہ یٰسین آیہ نمبر ۱۲ "وکل شیء احصیناہ فی امام مبین" سے مراد میں ہوں۔

تفسیر در منثور مطبوعہ مصر ص۱۵۴ جلد ششم اور تفسیر کبیر امام فخر الدین رازی میں سورۂ واقعہ آیہ نمبر ۱۰ "والسابقون السابقون" کی تفسیر میں لکھا ہے کہ ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ یوشع بن نون نے سبقت کی موسیٰؑ کی طرف، اور مومن آل یٰسین نے عیسیٰؑ کی طرف۔ اور علی بن ابیطالب نے رسول اللہؐ کی طرف۔

تفسیر کشاف جلد سوم ص۱۴۱ اور مدارک زاہدی اور مشکوۃ میں سورہ مجادلہ آیہ نمبر ۱۲ "نجوٰیٰ" کی تفسیر میں لکھا ہے کہ اس آیہ پر صرف حضرت علی نے عمل کیا۔ کہ جب آنحضرتؐ سے سرگوشی کرنا مطلوب ہو تو پہلے کچھ صدقہ دیدیا کرے اور کسی نے بھی اس آیہ پر عمل نہ کیا۔ حضرت علی علیہ السلام فخریہ فرمایا کرتے کہ قرآن میں ایک آیت ایسی ہے جس پر فقط میں نے عمل کیا۔ اور نہ میرے قبل اس پر کسی نے عمل کیا۔ اور نہ میرے بعد اس پر کوئی عمل کریگا۔ اور ان دس دنوں میں رسول اللہ کے پاس بھی اصحاب رسول میں سے کوئی نہ آیا

ابن ابی حاتم نے حضرت علی علیہ السلام سے اور ابن مردویہ نے اسماء بنت عمیس سے اور ابن مردویہ اور ابن عساکر نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ سورہ تحریم آیہ نمبر ۴ میں صالح المومنین سے مراد حضرت علی علیہ السلام ہیں۔ ملاحظہ ہو تفسیر در منثور مطبوعہ مصر جلد ششم ص۲۴۴ سطر ۴ اور تفسیر ثعلبی اور شواہد التنزیل اور حلیۃ اولیاء اور نیز کلبی اور مجاہد اور ابو صالح نے بھی اس روایت کو لکھا ہے۔

تفسیر در منثور مطبوعہ مصر جلد ششم ص۲۶۰ سطر ۱۱ پر سورہ حاقہ آیہ نمبر ۱۲ "وتعیہا اذن واعیۃ" کی تفسیر میں لکھا ہے کہ سعید بن منصور اور ابن جریر اور ابن منذر اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے مکحول سے روایت کی ہے۔ کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو آنحضرت نے فرمایا کہ میں نے خدا سے دعا کی تھی۔ کہ اس کو کان علی کے بنا دے ارجح المطالب ص۳۹ پر بھی بحوالہ دیلمی اسی طرح کا مضمون ہے اسی وجہ سے حضرت علی علیہ السلام خود فرمایا کرتے تھے۔ کہ جو بات میں نے رسول اللہ سے سنی کبھی نہ بھولا۔ ابن جریر اور ابن ابی حاتم اور واحدی اور ابن مردویہ اور ابن عساکر اور ابن نجار نے بریدہ سے روایت کی ہے۔ کہ آنحضرت نے فرمایا کہ مجھے خدا نے حکم دیا ہے۔ کہ میں تم کو اپنے قریب کروں اور دور نہ ہونے دوں۔ اور تم کو تعلیم

کروں اور تم یاد رکھو۔ ابو نعیم سے حلیۃ الاولیاء میں بروایت حضرت علی علیہ السلام لکھا ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا یا علی (علیہ السلام) خدا نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ میں تم کو اپنے قریب کروں اور تعلیم کروں۔ تا کہ تم یاد رکھو۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ تو آنحضرت نے فرمایا یا علی (علیہ السلام) تو میرے علم کا یاد رکھنے والا ہے۔

امام سدی نے حدیث سند سے روایت کی ہے کہ سورۂ نبا میں جو وارد ہے عم یتساءلون عن النبا العظیم میں نبا العظیم یعنی بڑی خبر سے مراد ہے کہ کوئی مردہ شرق و غرب اور خشکی و تری میں ایسا نہ ہوگا جس سے منکرین ولایت علی کا سوال نہ کریں گے۔

مودۃ القربیٰ سید علی ہمدانی شافعی میں ہے کہ سورۂ والشمس میں شمس سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و قمر سے مراد حضرت علی علیہ السلام ہیں۔

کتاب کفایت الطالب فی مناقب علی ابن ابیطالب علیہ السلام۔ شیخ حافظ محمد بن یوسف بن محمد الکنجی الشافعی باب اکسٹھ۔ کتاب المناقب شیخ حافظ امام ابوالحسن علی بن محمد معروف بہ ابن مغازلی کتاب تذکرہ خواص الامۃ حافظ سبط ابن جوزی حنفی۔ کتاب المناقب شمس الاسلام صدر الائمہ ابو المؤید موفق بن احمد مکی خوارزمی معروف بہ اخطب خوارزمی۔ کتاب الاربعین سید جمال الدین محدث۔ اربعین فی فضائل المصطفیٰ والمرتضیٰ والبتول والسبطین علامہ محمد بن یوسف بن محمود بن الحسن الزرندی المدنی الانصاری تفسیر ثعلبی تفسیر نیشاپوری برحاشیہ تفسیر طبری جلد [illegible] تفسیر بیضاوی تفسیر معالم التنزیل مطبوعہ بمبئی صفحہ ۲۹۶ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ملا علی قاری تفسیر کشاف جلد اول صفحہ ۲۲۲ ذخائر العقبیٰ مودۃ ذوی القربیٰ علامہ محب الدین طبری باب ذکر صدقۃ علی کتاب فصول المہمہ فی معرفۃ الائمہ محمد بن صباغ مالکی فصل منتخب کنز العمال علامہ ہاشمی کتاب مراۃ المومنین شاہ ولی اللہ ذکر حدیث منزلت تفسیر مدارک ملا ابوالبرکات مطبوعہ بمبئی صفحہ ۱۶۷ سطر اول تفسیر حسینی کتاب اربعین ملا سعد بن الواحد کتاب [illegible] مولوی رشید احمد خان۔ ریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ۔ مطالب السئول علامہ ابن طلحہ شافعی فصل [illegible] کتاب ہدایۃ السعداء ملک العلماء شہاب الدین دولت آبادی کتاب [illegible] علامہ ابو الحجاج یوسف بن محمد [illegible] ذکر امیر المومنین۔ نہایۃ العقول امام رازی۔ شرح تجرید علامہ قوشجی۔ کتاب ذخیرۃ المآل۔ کتاب تمہید علامہ ابو شکور محمد بن عبد السعید حنفی۔ تفسیر اسباب النزول سیوطی بر حاشیہ جلالین صفحہ ۹۶ تفسیر طبری جلد ششم صفحہ ۱۶۵ تفسیر واحدی جلد اول صفحہ ۱۹۵ تفسیر خازن جلد اول صفحہ ۴۶۵ تفسیر مدارک برحاشیہ تفسیر خازن جلد اول صفحہ ۴۹۶ تفسیر ابو سعود صفحہ ۱۲ تفسیر کبیر امام رازی جلد سوم صفحہ ۴۳۱ وغیرہ میں ہے کہ جب بحالت رکوع حضرت علی علیہ السلام نے اپنی انگوٹھی سائل کو دی تو آیہ انما ولیکم اللہ کا نزول ہوا۔

ابن مردویہ کہتا ہے کہ سورہ اعراف آیہ نمبر ۴۴ "فاذن موذن بینھم ان لعنۃ اللہ علی الظالمین"

مومنوں سے مراد حضرت علی علیہ السلام ہیں اور فالمین سے مراد حضرت کو ایذا دینے والے ہیں ۔
صواعق محرقہ اور تفسیر ثعلبی میں بروایت ابن عباس لکھا ہے کہ اعراف پر عباس، حمزہ اور علی ابن ابیطالب علیہ السلام کھڑے ہوں گے اور اپنے دوستوں کو ان کے چہرے کی نورانیت اور اپنے دشمنوں کو ان کے چہروں کی سیاہی سے پہچان لیں گے چنانچہ سورۂ اعراف آیہ نمبر ۴۶ "وبینھما حجاب و علے الاعراف رجال یعرفون کلا بسیمٰھم" کا یہی مطلب ہے ۔

تفسیر کشاف جلد دوم صفحہ ۲۳۳ سطر ۲ پر سورہ احزاب آیہ نمبر ۵۸ "والذین یوذون المؤمنین" کی تفسیر میں لکھا ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں۔ جو حضرت علی علیہ السلام کو ایذا دیتے ہیں ۔

ارجح المطالب صفحہ ۸۵ پر ہے کہ مقاتل بن سلیمان نے کہا کہ یہ آیت جناب امیر علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی کیونکہ منافقین میں سے چند آدمی آپ کو ایذا دیا کرتے اور جھٹلایا کرتے تھے ۔

علامہ حافظ ابن مردویہ نے سورہ الزمر آیہ ۳۲ "فمن اظلم ممن کذب علے اللہ وکذب بالصدق اذجاءہ" سے مراد وہ شخص ہے جو آنحضرت کو حضرت علی کے بارہ میں جھٹلائے ۔

علامہ دیلمی نے فردوس الاخبار میں بروایت بریدہ اسلمی لکھا ہے۔ کہ فرمایا آنحضرت نے کہ جس نے علی کی شان میں کمی کی اس نے میری شان میں کمی کی ۔

علامہ ابن مردویہ نے سورہ شعرا آیہ نمبر ۸۴ "واجعل لی لسان صدق فی الاخرین" کے بارے میں لکھا ہے کہ لسان صدق سے مراد حضرت علی علیہ السلام ہیں کیونکہ جب آپ کی ولایت ابراہیم کے سامنے پیش کی گئی تو حضرت ابراہیم نے عرض کی کہ خدایا اس شخص کو میری اولاد سے قرار دے اور خدا نے یہ دعا قبول کی ۔

تفسیر درمنثور مطبوعہ مصر جلد پنجم ص ۳۲۸ سطر ۹ پر سورہ الزمر آیہ نمبر ۳۳ "والذی جاء بالصدق وصدق بہ اولٰئک ھم المتقون" کی تفسیر میں لکھا ہے کہ حافظ ابن مردویہ نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ سچ لانے والے سے مراد میں ہوں اور تصدیق کرنے والا علی ابن ابیطالب علیہ السلام ہے۔ اسی تفسیر میں اس روایت سے پہلے ایک روایت حضرت علی علیہ السلام کی طرف منسوب کی گئی ہے کہ آپ نے فرمایا۔ والذی جاء بالحق محمد وصدق بہ ابوبکر۔ لیکن یہ روایت خود اہلسنت کے اصول کے مطابق قابل قبول نہیں کیونکہ اصل آیت میں "والذی جاء بالصدق" ہے اور اس میں والذی جاء بالحق بنا دیا گیا ہے۔ نیز درایت سے بھی اس کی موضوعیت ثابت ہوتی ہے۔ کیونکہ سب سے پہلے حضرت علی علیہ السلام نے رسول اللہ کی تصدیق کی نہ کہ ابوبکر نے علاوہ بریں بروایت تاریخ الخلفاء سیوطی صواعق محرقہ ص ۱۲۳ پر بحوالہ بخاری لکھا ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ صدیق تین ہیں۔ حزقیل مومن آل فرعون حبیب نجار صاحب آل یاسین اور علی ابیطالب ۔

تفسیر درمنثور مطبوعہ مصر جلد چہارم ص۴۵ سطر ۱۲ پر ہے کہ ابن مردویہ اور ابن جریر اور ابو نعیم نے معرفہ میں اور دیلمی نے اور ابن عساکر اور نجار نے روایت کی ہے کہ جب سورہ رعد آیہ نمبر ۷ "انما انت منذر ولکل قوم ھاد" کا نزول ہوا تو رسول اللہ نے اپنے ہاتھ کو اپنے سینہ پر رکھا اور فرمایا انا منذر یعنی وہ ڈرانے والا میں ہوں اور پھر اپنے ہاتھ سے حضرت علی علیہ السلام کے شانہ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا انت الھادی یا علی بک یھتدی المھتدون بعدی یعنی اے علی تم ہی ہدایت کرنے والے ہو اور میرے بعد تمہارے ہی ذریعہ سے لوگ ہدایت یافتہ ہونگے۔ یہی روایت کو باختلاف لفظ ابن مردویہ نے ابو برزہ اسلمی سے اور ابن مردویہ اور ضیاء فی المختارہ نے ابن عباس سے اور عبداللہ بن احمد نے زوائد مسند میں اور ابن ابی حاتم نے اور طبرانی نے اوسط میں اور حاکم نے روایت کی ہے اور تصحیح بھی کی ہے۔ اور ابن مردویہ اور ابن عساکر نے حضرت علی علیہ السلام سے بھی روایت کی ہے۔ قرآن مقدس "لکل قوم ھاد" کا یہ حکم خدا و رسول حضرت علیؑ کے حق میں ثابت کرتا ہے کہ علیؑ اور اولاد علی ہادی اور خلیفہ بلافصل ہیں۔

علامہ ابن مردویہ لکھتا ہے کہ سورہ رعد آیہ نمبر ۱۹ "افمن یعلم انما انزل الیک من ربک الحق" سے مراد حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

درمنثور مطبوعہ مصر جلد چہارم ص۶۹ سطر ۲ پر سورہ رعد آیہ نمبر ۴۳ یعنی آخری آیت "ومن عندہ علم الکتاب" کے بارہ میں اکثر مفسرین قائل ہیں کہ اس سے مراد حضرت علی علیہ السلام ہیں۔ چنانچہ ثعلبی نے زین الفتیٰ میں اور ثعلبی نے عبداللہ بن عطا سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن سلام کہتا ہے کہ "من عندہ علم الکتاب" سے مراد حضرت علی علیہ السلام ہیں اس وجہ آپ اکثر فرمایا کرتے تھے "سلونی قبل ان تفقدونی" ورنہ ترمذی وغیرہ میں ہے کہ یہ آیت عبداللہ بن سلام کی شان میں ہے۔ مگر یہ خیال غلط ہے۔ کیونکہ سعید بن منصور نے اور ابن جریر نے اور ابن منذر نے اور ابن ابی حاتم نے اور نحاس نے اپنی کتاب ناسخ میں سعید بن جبیر سے روایت کی ہے کہ جب ان سے پوچھا گیا کہ آیہ "من عندہ علم الکتاب" سے مراد عبداللہ بن سلام ہے تو اس نے جواب دیا کہ یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا اور عبداللہ بن سلام مدینہ میں اسلام لایا۔ نیز ابن منذر نے شعبی سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن سلام کے حق میں کوئی آیہ قرآنی نازل ہی نہیں ہوئی۔

مناقب خوارزمی میں ہے کہ سورہ حجر آیہ نمبر ۴۱ "صراط علی مستقیم" کا یہ مطلب ہے کہ علی ابن ابیطالب علیہ السلام کی راہ سیدھی ہے اور اس کا دین سیدھا ہے۔ اسی کی پیروی کرو۔ اور اسی کو مضبوط رکھو کیونکہ اس کی راہ میں کوئی کجی نہیں ہے۔

حافظ ابو بکر ابن مردویہ نے سورہ فتح آیہ نمبر ۱۳ ان الذین کفروا و صدوا عن سبیل اللہ کے بارہ میں لکھا ہے کہ یہ آیت ان لوگوں کے بارہ میں ہے جو علی ابن ابیطالب کی خلافت کے بارہ میں رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی مخالفت کرتے تھے۔

حاکم ابو القاسم نے شواہد التنزیل میں سورہ فتح آیہ آخری "وعد اللہ الذین آمنوا" کی تفسیر میں ابن عباس سے روایت کی ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ قیامت کے دن سید المومنین علی (علیہ السلام) ایک نور کا علم لئے ہوئے کھڑے ہونگے جس کے نیچے کل مومنین جمع ہو جائیں گے پھر علی علیہ السلام ایک نور کے منبر پر قدم رنجہ فرمائیں گے اور سب لوگ ایک ایک کر کے حضرت کے حضور میں پیش کئے جائیں گے اور اپنا اپنا اجر پائیں گے۔ اور علی (علیہ السلام) کی ولایت کے حق کی وجہ سے لوگ جنت یا جہنم کے مستحق ہونگے۔ اور علی (علیہ السلام) کا یہ حق سارے جہان پر واجب ہے۔

مناقب ملا ابو الحسن بن مغازلی شافعی اور سنن مصطفےٰ ابو حامد شافعی میں سورہ نجم آیہ "قول والنجم اذا ھوی" کے بارہ میں بروایت ابن عباس لکھا ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ جو ستارہ ٹوٹتا ہے۔ جس کے گھر میں گرے گا وہی میرا وصی ہوگا چنانچہ وہ حضرت علی علیہ السلام کے گھر میں گرا۔

یہاں ایک سچا واقعہ لکھنا بیجا نہ ہوگا۔ میرا ایک سنی آشنا تھا جو حافظ قرآن بھی تھا۔ اور اردو میں بھی سیدھا سادا بھی لکھ پڑھ سکتا تھا۔ مگر تاریخ سے اتنا ہی واقف تھا جتنے بالعموم سنی لوگ ہوا کرتے ہیں۔ میں نے اس سے کہا اے دوست حضرت علی کو اچھا خیال کرتے ہو یا برا۔ جواب دیا۔ ہم حضرت علی کو خدا کا برگزیدہ سمجھتے ہیں۔ میں نے کہا جو حضرت علی علیہ السلام کو برا کہے اسے کیا سمجھتے ہو۔ کہا وہ خدا کی قسم ملعون ہے۔ میں نے کہا۔ معاویہ ابن ابوسفیان کو کیسا خیال کرتے ہو۔ کہا وہ بہت اچھا آدمی تھا۔ میں نے کہا یہی وہ شخص ہے جو حضرت علی کو بالاعلان برا کہا کرتا تھا اور دوسروں کو بھی مجبور کرتا تھا۔ کہ حضرت علی کو برا کہیں۔ جواب دیا کہ اگر یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ جائے تو میں معاویہ سے بیزاری اختیار کرونگا۔

چنانچہ ہم دونوں ایک سنی ملا اور محدث کے پاس گئے اور تمام ماجرا بے کم و کاست کہہ دیا پہلے تو وہ سنی عالم گھبرایا اور ہم سے پیچھا چھڑانا چاہا لیکن ہمارے عزم نے یہ قلعہ تسخیر کر لیا۔ اور اس نے صاف کہہ دیا۔ ہاں معاویہ حضرت علی علیہ السلام کو برا بھلا کہا کرتا تھا۔

واپسی پر راہ میں اپنے آشنا سے میں نے کہا۔ دوست! اب معاویہ کے بارہ میں کیا رائے قائم کی ہے۔ جواب دیا۔ معاویہ جو چاہے حضرت علی کو کہے۔ میرا اس بات سے کوئی تعلق نہیں۔ میں تو معاویہ کو برا نہیں کہہ سکتا۔ چہ خوب۔

میرا اپنا بارہا تجربہ ہے کہ کئی لوگ حضرات محمد و آل محمد کی حمایت میں قرآن شریف۔ احادیث اور تاریخ کی پرواہ نہیں کرتے۔ انسان سنی اس وقت تک رہ سکتا ہے جب تک واقعات اور حقائق سے ناواقف ہو۔ گویا سنیت اور جہالت ہم معنی الفاظ ہیں۔

واقعہ غدیر خم

واقعہ غدیر کو ذرا تفصیل سے لکھتا ہوں جس کے لفظ لفظ میں نور ایمان اور سوز عمل موجود ہے ہجرت سے سنہ ۱۰ ذی الحجہ ۱۸ کو آنحضرتؐ مکہ سے مدینہ کو قریباً دو لاکھ حاجیوں کے ہمراہ واپس تشریف لے جا رہے تھے کہ جبرئیل سورۃ مائدہ کی آیہ مبارکہ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ (اے رسول پہنچا دے لوگوں کو وہ چیز جو تم پر نازل کی گئی ہے۔ تیرے رب کی طرف سے اور اگر تم نے یہ حکم نہ پہنچایا۔ تو میں جانوں گا کہ تو نے میرا کوئی حکم (تمام دوران رسالت میں) نہیں پہنچایا اور اس حکم کے پہنچانے میں تو کسی سے نہ ڈر) لے کر نازل ہوا۔ یہ خدا کا تاکیدی حکم سن کر آنحضرتؐ نے جبرئیلؑ سے فرمایا کہ مجھے حضرت علی علیہ السلام کی جانشینی کے اظہار کرنے میں تو کچھ عذر نہیں لیکن خیال ہے کہ لوگ علیؑ کے بارہ میں میری تصدیق کو پس و پیش کریں گے جبرئیلؑ چلا گیا۔ اور پھر نازل ہو کر عرض کیا واللہ یعصمک من الناس۔ اس پر آنحضرتؐ نے مقام غدیر پر ایک خاردار درخت کے نیچے آرام فرمایا اور تمام حاجیوں کو جو ابھی متفرق نہ ہوئے تھے کیونکہ کچھ فاصلہ آگے چل کر مختلف مقامات کو مختلف راستے جاتے تھے۔ جمع ہونے کے لئے منادی کرائی۔ گرمیوں کا موسم اور دوپہر کا وقت اور عرب کا ریگستان اور اس پر مسافرت کی کلفت کی وجہ سے حاجیوں کی حالت کا نقشہ چشم تصور ہی صحیح طور پر کھینچ سکتی ہے۔ اس آتش بار اور آہن گداز ریگستان میں تمام حجاج ایک گروہ میں جمع ہو گئے۔ آنحضرتؐ نے پالان شتر کا ایک منبر بنایا جس پر چڑھ کر ایک فصیح و بلیغ خطبہ فرمایا جو تمام واقعہ غدیر کی جان ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ خدا کا شکر کرتا ہوں جس نے مجھے تمام مخلوقات سے برگزیدہ بنایا۔ عنقریب میری طرف جھوٹی باتیں منسوب کی جائیں گی حالانکہ میری زبان سے سوائے امر حق کچھ نہیں نکلتا ہے۔ میری عترت کو تمام مخلوقات پر سبقت حاصل ہے۔ وہ میری پیغمبری کا علم لینے والے اور تمام کو گمراہی سے نکالنے والے اور نیکی کی طرف چلانے والے ہیں یہی اہل حق اور معدن صدق اور حامل کتاب و سنت ہیں ان کو ترک کر کے جہلا کی طرف رجوع نہ کرنا۔ میں اور میری عترت ایک طینت سے پیدا ہوئے۔ ہمارے نور سے ہر ایک تاریکی روشن ہوئی۔ میری عترت حامل علم اور خازن اسرار اور سرور ارض و سما ہے۔ نہ ان کو

کبھی شک ہوتا ہے اور نہ عیب واقع ہوتا ہے۔ اے خدا میں گواہ ہوں کہ میرے فرزند ہادی اور ائمہ راشدین ہیں
ان کی ولایت اور اطاعت تم پر فرض ہے۔ وغیرہ وغیرہ دوران خطبہ میں حضرت سلمان فارسی نے عرض کیا،
یا حضرت (من کنت مولاہ فعلی مولاہ) میں ولائے علی سے کیا مراد ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا جس کی جان پر
میں اولیٰ بتصرف ہوں۔ اس کی جان پر علیؑ بھی اولیٰ بتصرف ہے اور اس طرح علیؑ کے اوصیا بھی۔ پھر حضرت
میں کسی نے عرض کیا اوصیا کے نام فرمایئے۔ حضور نے علیؑ سے لے کر حضرت امام مہدی علیہ السلام تک
تمام نام بتلا گئے اور فرمایا۔ یہ پاک فرزند قرآن کے ساتھ اور قرآن ان کے ساتھ ہمیشہ رہیگا۔ پھر
آنحضرتؐ نے حضرت علی علیہ السلام کو اتنا بلند اٹھایا۔ کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی ظاہر ہو گئی یعنی اس
حکم کی فوراً ہی تعمیل کر دی۔ اور فرمایا من کنت مولاہ فعلی مولاہ یعنی جس کا میں مولا اور سردار اور
حاکم ہوں اس کا علیؑ بھی مولا اور سردار اور حاکم ہے۔ آنحضرت نے اپنے دست مبارک سے حضرت علی علیہ السلام کے
سر پر پگڑی باندھ کر رسم دستار بندی بھی ادا فرمائی۔ اس کے بعد الیوم اکملت لکم دینکم واتممت
علیکم نعمتی کا نزول ہوا اور آنحضرت سجدہ شکر میں گر پڑے۔ اور فرمایا خدا کا شکر ہے جس نے دین اسلام
کو کامل کر دیا۔ اور نعمتوں کو پورا کر دیا۔ اور میری رسالت اور علیؑ کی ولایت و خلافت پر راضی ہوا۔
حافظ ابو نعیم نے کتاب ما نزل من القرآن فی علی میں یہ آیہ اکمال دین کا نزول بواقعہ غدیر ہی لکھا ہے۔ پس
سب سے پہلے عمر ابن خطاب نے کہا اے حضرت علی علیہ السلام مبارک ہو مبارک ہو تو آج سے میرا اور ہر مومن
مومنہ کا مولا ہو گیا ہے۔ عمر کے بعد اور لوگوں نے بھی مبارکباد کہی۔ پھر حسان شاعر نے فی البدیہہ قصیدۂ
تہنیت نظم کر کے بلند آواز سے پڑھا۔ اور آنحضرت نے اس کے حق میں دعائے مغفرت کی۔ بعد
ازاں آنحضرت نے ایک خیمہ نصب کرایا جس میں حضرت علی علیہ السلام تشریف فرما تھے۔ اور اصحاب
رسولؐ بہ حکم رسولؐ خیمہ کے اندر جاتے اور حضرت علی علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کرتے۔ مدینہ میں پہنچ کر
آنحضرتؐ نے اپنی تمام ازواج کو حکم دیا۔ کہ یکے بعد دیگرے خانۂ حضرت فاطمہؑ صدیقہ میں جا کر علیؑ کو خلافت
اور نیابت رسولؐ کی مبارکباد دیں۔ دوسرے دن کی صبح کو ایک صحابی حارث بن نعمان فہری
خدمت رسولؐ میں آیا اور کہا یا حضرت ہم نے آپ کے ارشاد پر اپنے آبائی دین کو چھوڑا۔ اپنے اقربا
کو قتل کیا اور اسلام کے تمام احکام کی تعمیل کی۔ ارشاد فرمایئے کہ آیا یہ حکم خدا کی طرف سے ہے۔ یا محبت
علیؑ کی وجہ سے اپنے دل سے بنا لیا ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا۔ درحقیقت یہ حکم خدا کی طرف سے ہے۔ پس
حارث پیٹھ پھیر کر چل پڑا اور کہا اے خداوندا اگر اس امر میں تیرا رسول صادق ہے۔ تو مجھ پر فوری عذاب بھیج۔ فوراً
اس پر آسمانی پتھر گرا۔ جو اس کی مقعد سے نکل گیا۔ وہ جہنم واصل ہوا۔ جو شخص خدا کے اس تاکیدی

ابو الخیر مکی شافعی۔ محمد محبوب عالم بن صفی الدین جعفری بدر عالم۔ محمد صدر عالم سبط الشیخ ابو الرضا۔ محمد بن
اسماعیل بن صلاح الامیر۔ احمد بن عبد القادر بن بکری عجیلی شافعی۔ سید مومن حسن شبلنجی وغیرہ ۔

تفسیر درمنثور امام جلال الدین سیوطی مطبوعہ مصر جلد دوم صفحہ ۲۹۸ سطر ۷ و صفحہ ۲۹۸ سطر ۱ پر ابن ابی حاتم اور
ابن مردویہ اور ابن عساکر نے ابو سعید خدری سے و در تفسیر فتح البیان نواب صدیق حسن خان بھوپالی مطبوعہ
مطبع بولاق مصر صفحہ ۸۹ پر ابو سعید خدری اور ابن مسعود نے روایت کی ہے کہ آیہ یا ایہا الرسول آنحضرت پر
روز غدیر خم علی ابن ابیطالب علیہ السلام کے حق میں نازل ہوئی۔

تفسیر درمنثور صفحہ ۲۹۸ پر ابن مسعود سے یہ بھی منقول ہے کہ ہم عہد رسول اللہ صلعم میں اسے یوں پڑھتے تھے
یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ان علیا مولی المومنین وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ
واللہ یعصمک من الناس یعنی اے رسول پہنچا دے جو کچھ تجھ پر نازل ہوا کہ علی مومنوں کا مولی ہے الخ

تفسیر کبیر جلد سوم مطبوعہ مصر صفحہ ۶۳۶ سطر ۳ پر ابن عباس و براء بن عازب اور محمد بن علی سے اور تفسیر
غرائب القرآن نظام نیشاپوری جلد دوم صفحہ ۳۳ سطر ۹ پر ابی سعید خدری سے اور ینابیع المودۃ علامہ شیخ سلیمان
قندوزی حنفی مطبوعہ قسطنطنیہ صفحہ ۱۲۰ سطر اول پر بسند ثعلبی و فرائد السمطین علامہ حموینی میں ابوہریرہ سے اور
فصول المہمہ مالکی میں ابو سعید خدری سے اور اسباب النزول امام ابوالحسن واحدی اور کفایۃ الطالب حافظ
ابو عبد اللہ اور کتاب نزول من القرآن فی علی مصنفہ حافظ ابو نعیم میں ابو سعید خدری سے اور اور ترجمہ خصائص
نسائی مطبوعہ مطبع محمدی لاہور صفحہ ۸۹ و در مسند امام حنبل مطبوعہ مصر جلد اول صفحہ ۱۶۶ سطر اول۔ و در تفسیر ثعلبی
میں ابن عباس سے و در خصائص الائمہ سبط ابن حسن جوزی صفحہ ۱۸ سطر ۲۲ پر باتفاق علمائے سیر و توضیح الدلائل
سید شہاب الدین میں اور مودۃ القربیٰ میر سید علی ہمدانی صفحہ ۳۳ سطر ۲ پر اور ینابیع المودۃ صفحہ ۱۱۵ سطر ۲ پر
لکھا ہے کہ آنحضرت نے بعد یا ایہا الرسول بلغ کے نزول پر ایک لاکھ بیس ہزار صحابہ کی موجودگی میں حضرت
علی علیہ السلام کے حق میں "من کنت مولاہ فعلی مولاہ" فرمایا۔ اور اپنی عترت کی اطاعت اور محبت
کا حکم دیا۔ نیز شیخ محی الدین نووی اور محمد بن یوسف گنجی شافعی نے اس کو صحیح لکھا ہے۔

مودۃ القربیٰ امام سید علی ہمدانی صفحہ ۳۲ سطر ۲ پر ہے کہ عمر بن خطاب نے کہا کہ جب آنحضرت صلعم نے
حضرت علی علیہ السلام کو روز غدیر خم خلیفہ کیا اور من کنت مولاہ فعلی مولاہ فرمایا۔ اس وقت میرے
پہلو میں ایک خوبصورت نوجوان کھڑا تھا جس نے مجھے کہا کہ اے عمر آج رسول اللہ نے ایسی گرہ لگا دی ہے جسکو سوائے
منافق کے کوئی کھول نہیں سکیگا پس اسکے کھولنے سے ڈرتے رہنا عمر کہتا ہے کہ جب یہ بات میں نے آنحضرت سے
عرض کی تو آپ نے فرمایا وہ جبرئیل تھا جو تم کو حضرت علی علیہ السلام کی ولایت و خلافت کی تاکید کر رہا تھا

مسند امام حنبل مطبوعہ بمبئی ص ۱۱۹ سطر ۹ ، اور شواہد النبوت ملا جامی مطبوعہ مطبع فتح الکریم بمبئی ص ۲۰۸
پہ ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے مقام رحبہ میں فرمایا جس نے بروز غدیر آنحضرت سے من کنت مولاہ
کی حدیث سنی ہو وہ بیان کرے ۔ بارہ آدمیوں نے کھڑے ہو کر اس حدیث کی تصدیق کی جو نہ کھڑے ہوئے
انکو طرح طرح کا عذاب ہوا ۔ امام نسائی نے ان مخصوصوں میں سے انس بن مالک ۔ زید بن ارقم ۔ جریر
بن عمیر ۔ اشعث اور براء ابن عازب کے نام لکھے ہیں جو معذب ہوئے ؛

سرالعالمین امام غزالی ص ۹ اور مودۃ القربیٰ سید علی ہمدانی ص ۳۲ سطر ۱۱ پہ غدیر خم میں عمر کی مبارکباد
دینے سے صاف ثابت ہے کہ یوم غدیر عید کا دن ہے ۔

توضیح الدلائل سید شہاب الدین میں وہ خطبہ لکھا ہے ۔ جو آنحضرتؐ نے روز غدیر فرمایا ۔ اور جس کا
خلاصہ لکھتا ہوں ۔ بعد حمد خدا فرمایا کہ میری عترت پر میری وفات کے بعد مصائب و آلام وارد ہونگے
میری طرف جھوٹی حدیثیں منسوب ہونگی ۔ حالانکہ میں صرف امر حق بتاتا ہوں ۔ ظالموں کی بازگشت
بری جگہ ہے عبادہ بن صامت نے پوچھا کہ یہ کب ہوگا ۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جب میری جان حلق مبارک
کی طرف اشارہ کیا یہاں تک پہنچیگی ۔ عبادہ نے عرض کیا ۔ اس وقت ہم کس کی پیروی کریں ۔
فرمایا میری عترت کی پیروی کرنا جو تمام مخلوقات ارضی و سماوی پر سبقت رکھنے والے اور میرے دین میری
کے لینے والے اور تم لوگوں کو گمراہی سے نکالنے والے اور نیکی کی طرف بلانے والے ہیں ۔ یہی اہل
حق اور معدن صدق اور محافظ کتاب و سنت ہیں ۔ انکی اطاعت سے تم کو نجات ملیگی ۔ کسی باطل کی
طرف میلان نہ کرنا ۔ میں اور میری اہلبیت ایک طینت سے خلق ہوئے ہیں ۔ اس میں غیر کو کوئی حصہ نہیں
ہم تمام مخلوقات ارضی سماوی سے پہلے خلق کئے گئے ۔ پھر ہمارے نور سے تمام تاریکیاں روشن کی گئیں میری
عترت میرے علم کی حامل اور خازن اسرار اور تمام مخلوقات کی سردار ہے ۔ انکو نہ کبھی شک ہوتا ہے
اور نہ وہ راہ خدا سے وہ فرار کرتے ہیں ۔ اور نہ کبھی انہوں نے خدا کے کسی عہد کو توڑا ہے ۔ ہادی و مرشد
اور ہدایت یافتہ ہیں ۔ انکی عداوت گمراہی اور ان کی محبت ایمان اور ان سے بغض نفاق ہے ان کی اطاعت
اور مودۃ تم پر فرض ہے ۔ طیب و طاہر اور راستگو اور عالم اور اعلم اور محافظ شریعت ہیں حلم و علم
نبوت و شرافت و سخاوت و شجاعت و صداقت و طہارت رفعت و فضا کے صاحب ہیں ۔ خدا کی مضبوط
رسی اور کلمہ تقویٰ اور وسیلۂ ہدایت اور حجت عظمےٰ اور عروۃ الوثقیٰ ہیں ۔ اب میں بموجب حکم خدا من کنت
مولاہ فعلی مولاہ کہتا ہوں ۔ خدا دوست رکھ اس کو جو میری عترت کو دوست رکھے اور دشمن جان اس کو
جو انکو دشمن جانے ۔ اور مدد کر اس کی جو ان کی مدد کرے اور خوار کر اس کو جو ان کو خوار کرے میں نے وہ امر پہنچا

کر دیا ہے جس کی تبلیغ کا (آج) مجھے حکم ہوا تھا اور اب میں اپنی عترت کو خدا کے سپرد کرتا ہوں اور اللہ سے اپنے اور تمہارے لئے طالب مغفرت ہوں۔

ینابیع المودۃ ص۱۱۵ سطر ۱۲ پر واقعۂ غدیر اور خطبۂ حضرت درج ہونے کے علاوہ یہ بھی مرقوم ہے کہ حضرت کے دوران خطبہ میں سلمان فارسی نے عرض کیا کہ ولائے حضرت علی علیہ السلام سے کیا مراد ہے فرمایا کہ علی علیہ السلام کی ولایت بعینہ میری ولایت ہے جس طرح میں لوگوں کی جانوں پر اولیٰ بتصرف ہوں اسی طرح علیؑ تم تمام کی جانوں پر اولیٰ بتصرف ہے۔ پھر فرمایا یہ آیت یعنی آیہ تبلیغ اور الیوم اکملت وغیرہ علی علیہ السلام اور اوصیائے حضرت علی علیہ السلام کے حق میں نازل ہوئی ہیں۔ اور پھر آنحضور نے اوصیا کے نام حضرت علی علیہ السلام سے مہدی تک شمار فرمائے اور فرمایا۔ قرآن ان کے ساتھ ہے اور یہ قرآن کے ساتھ ہمیشہ رہیں گے۔

روضۃ الصفا مطبوعہ نولکشور جلد اول ص۱۸ اور تاریخ کامل مطبوعہ ذات التحریر مصر جلد اول ص۱۸ اور تاریخ ابن الوردی مطبوعہ وہبیہ مصر ص۹ پر ہے کہ حضرت آدمؑ نے اپنا جانشین شیث ہبۃ اللہ کو کیا۔ اور تاریخ کامل مطبوعہ مصر جلد اول ص۱۹ اور روضۃ الصفا مطبوعہ نولکشور جلد اول ص۱۵ پر ہے کہ شیث نے اپنا جانشین انوش کو کیا۔ اور تاریخ کامل مطبوعہ مصر جلد اول ص۲۰ اور روضۃ الصفا مطبوعہ نولکشور جلد اول ص۱۸ پر ہے کہ قینان نے اپنا جانشین مہلائیل کو کیا۔ اور تاریخ کامل مطبوعہ مصر جلد اول ص۲۰ پر ہے کہ مہلائیل نے اپنا جانشین یرد کو کیا اور تاریخ کامل مطبوعہ مصر جلد اول ص۲۰ پر ہے کہ یرد نے اپنا جانشین ادریس کو بنایا اور تاریخ کامل مطبوعہ مصر جلد اول ص۲۰ و ص۲۲ پر ہے کہ ادریس نے اپنا جانشین متوشلخ کو کیا۔ اور تاریخ کامل مطبوعہ مصر جلد اول ص۲۲ پر ہے کہ متوشلخ نے اپنا جانشین لمک کو کیا۔ اور تاریخ کامل مطبوعہ مصر جلد اول ص۲۶ اور روضۃ الصفا مطبوعہ نولکشور جلد اول ص۲۲ پر ہے کہ نوحؑ نے اپنا جانشین سام کو کیا اور روضۃ الصفا مطبوعہ نولکشور جلد اول ص۴۲ پر ہے کہ ابراہیم نے اپنا جانشین اسحاق کو کیا اور روضۃ الصفا مطبوعہ نولکشور جلد اول ص۴۳ پر ہے کہ اسمٰعیل نے اپنا جانشین قیدار کو کیا۔ اور روضۃ الصفا مطبوعہ نولکشور جلد اول ص۴۵ پر ہے کہ اسحاق نے اپنا جانشین یعقوب کو کیا اور روضۃ الصفا مطبوعہ نولکشور جلد اول ص۶۵ پر ہے کہ یعقوب نے اپنا جانشین یوسفؑ کو کیا۔ اور تاریخ کامل مطبوعہ مصر جلد اول ص۵۲ اور روضۃ الصفا مطبوعہ نولکشور جلد اول ص۸۰ پر ہے کہ یوسف نے اپنا جانشین [illegible] کو کیا۔ اور روضۃ الصفا مطبوعہ نولکشور جلد اول ص۸۶ و ص۹۰ پر ہے کہ موسیٰ نے اپنا جانشین ہارون کو کیا۔ اور پھر ہارون کی موت پر اپنا جانشین یوشع کو بنایا۔ اور روضۃ الصفا مطبوعہ نولکشور جلد اول ص۹۵ پر ہے کہ کالب بن

یوشعؑ نے اپنا جانشین یوساموس کو کیا ۔ در روضۃ الصفا مطبوعہ نولکشور جلد اول صفحہ [illegible] ہے کہ الیاسؑ نے
اپنا جانشین الیسعؑ کو کیا ۔ در روضۃ الصفا مطبوعہ نولکشور جلد اول صفحہ [illegible] ہے [illegible] نے اپنا جانشین ذوالکفل
کو کیا ۔ در روضۃ الصفا جلد اول صفحہ ۱۳۰ ہے کہ عیسیٰؑ نے اپنا جانشین شمعون کو کیا اور قرآن میں ہے
حضرت سلیمانؑ داؤدؑ کی بنا پر داؤد نے اپنا جانشین سلیمانؑ کو بحکم خدا مقرر فرمایا ۔ ناظرین معلوم ہو کہ
جانشینی صرف خدا کی مرضی پر منحصر ہے ۔ جیسا کہ آپ نے چند مثالوں سے یقین کر لیا ۔ اور پھر قرآنی حکم
کہ سنت اللہ میں تبدیلی نہیں ہو سکتی اس کو اور مضبوط کرتا ہے ۔ مگر افسوس کہ بقول سنیاں آنحضرت
جیسے بزرگ اتنا اہم کام کو امت کے سپرد فرما گئے اور قیامت تک تفریق اور فساد کا بیج بو گئے خدا ہم کو بچائے

ناظرین واقعہ غدیر میں چند امور ملحوظ خاطر رکھنے سے مولا کے معنے صرف حاکم اور مالک ہو سکتے ہیں
محبت وغیرہ کے معنی کسی طرح چسپاں ہی نہیں ہو سکتے ۔ آنحضرتؐ کا آخری حج ہے اس حکم کی عدم تبلیغ
میں تمام رسالت اکارت ہوتی ہے ، خدا آنحضرتؐ کی حفاظت کا وعدہ فرماتا ہے ۔ ایک لاکھ بیس ہزار حاجی
کو اس وقت جمع کیا جاتا ہے جبکہ وہ کچھ دن بعد اپنی اپنی راہوں پر متفرق ہو جانے والے تھے موسم گرما اور دوپہر
کا وقت اور لق و دق میدان ۔ بلکہ ہے ۔ آنحضرتؐ حضرت علی علیہ السلام کو بلند اٹھا کر فعلاً اور عملاً بھی اعلان
حکم خدا کرتے ہیں ۔ رسم دستار بندی ادا ہوتی ہے ۔ ہر طرف سے مبارکباد کا شور بپا ہوتا ہے ۔ ۔ ایک علیحدہ خیمہ میں
بیعت لی جاتی ہے ۔ قصیدہ تہنیت پڑھا جاتا ہے ۔ رسم ازواج نبی کو مبارکباد وصول کرنے کا تاکیدی حکم
ہوتا ہے ۔ رسم حج [illegible] ادا کی جاتی ہے ۔ منکر پر آسمانی پتھر گرتا ہے ۔ مزید برآں حضرت علی علیہ السلام
جناب فاطمہ علیہا السلام واقعہ غدیر سے ابوبکر و عمر کے سامنے احتجاج فرماتے ہیں اور اس دن کو بقول عمر بن
خطاب و ابوہریرہ عید قرار دیا جاتا ہے ۔ اور حضرت جبرئیل خصوصاً عمر بن خطاب کو اس حکم کی پابندی کا حکم دیتے ہیں

کتاب سنی المطالب علامہ جزری میں ہے کہ جناب فاطمہ علیہا السلام نے صحابہ سے فرمایا کہ تم لوگ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول کو بھول گئے ہو جب آنحضرتؐ نے بروز غدیر فرمایا جس
کنت مولاہ فعلی مولاہ ۔ انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ ۔

مروج الذہب مسعودی برحاشیہ تاریخ کامل مطبوعہ مصر جلد پنجم صفحہ [illegible] میں ہے کہ جب ابوبکر کی بیعت سقیفہ
کے دن ہو چکی اور پھر دوسرے روز شنبہ کو عوام پر اس کی تجدید کی گئی ۔ تو حضرت علی علیہ السلام نے ابوبکر
سے فرمایا کہ تو نے ہمارے امور کو فاسد کر دیا ۔ اور ہم سے مشورہ نہ لیا اور نہ ہمارے حقوق کی رعایت کی ۔
ابوبکر نے کہا ہاں ایسا ہی ہے مگر میں فتنہ سے ڈرا ۔ تاریخ کامل جلد دوم صفحہ ۱۲۳ میں ہے کہ سب انصار نے
یا ان میں سے بعض نے کہا کہ ہم سوائے حضرت علی علیہ السلام کے کسی کی بیعت نہیں کرتے ۔

تفسیر ابن مردویہ۔ کتاب ما نزل من القرآن فی علی حافظ ابو نعیم اصفہانی۔ مناقب ابو الحسن بن محمد بن خطیب۔ کتاب مناقب خطیب خوارزم۔ خصائص ابو الفتح محمد بن علی بن ابراہیم۔ توضیح الدلائل شہاب الدین احمد۔ مفتاح النجا میرزا محمد بن معتمد خان۔ تاریخ ابن واضح کاتب عباسی معروف بہ یعقوبی میں لکھا ہے کہ جب آنحضرت صلعم نے بروز خم غدیر "من کنت مولاہ فعلی مولاہ" فرمایا تو آیہ مبارکہ "الیوم اکملت لکم دینکم" کا نزول ہوا۔

مشکوٰۃ باب مناقب علی جلد آخری صفحہ ۲۹۶ پر ہے کہ براء بن عازب اور زید بن ارقم سے روایت ہے کہ جب آنحضرت صلعم غدیر خم کے مقام پر اترے تو آنحضرت صلعم نے حضرت علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا کہ تم لوگ جانتے ہو کہ میں تمہاری جانوں سے اولیٰ ہوں۔ صحابہ نے عرض کیا کہ ہاں یا رسول اللہ پھر حضرت نے فرمایا کیا میں ہر مومن کی جان سے اولیٰ نہیں ہوں عرض کیا کہ ہاں۔ پھر فرمایا کہ بار خدایا جس کا میں مولا ہوں اس کا علی بھی مولا ہے۔ یا الٰہی دوست رکھ تو اس کو جو علی کو دوست رکھے اور دشمن رکھ تو اس کو جو علی کو دشمن جانے۔ اس کے بعد عمر نے حضرت علی علیہ السلام کو کہا کہ اے ابن ابی طالب تم کو مبارک ہو کہ تو ہر مومن مرد اور ہر مومن عورت کا مولا ہو گیا۔

عجب در معنی من کنت مولا میروی ہر سو	علی مولا بہ آں معنی کہ پیغمبر بود مولا

جب کمیت شاعر نے یہ شعر تصنیف کیا۔ ویوم الدوح دوح غدیر خم۔ ابان لہ الولایۃ لو اطیعا تو اسی رات جناب امیر کمیت شاعر کو خواب میں ملے اور فرمایا کہ اپنے شعر کے آگے یہ شعر بڑھا لے۔ ولم ار مثل ذاک الیوم یوما۔ ولم ار مثلہ حقا اضیعا۔ یعنی اس دن جیسا متبرک دن کوئی نہیں دیکھا اور نیز اس دن جیسا حق ضائع ہوتے کبھی نہیں دیکھا۔

معارج النبوۃ ملا معین کاشفی مطبع کریمی بمبئی رکن چہارم باب سیزدہم صفحہ ۳۲ سطر ۵ پر ہے کہ چوں حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از مناسک حج فارغ گشت چند روز دیگر اقامت فرمود بعد ازاں عزیمت بجانب مدینہ مکرمہ معطوف گردانید بعد قطع مسافت بغدیر خم کہ از نواحی جحفہ است رسید ودراں منزل نزول فرمودہ نماز پیشین بگذاردہ روی باصحاب آوردہ فرمود الست اولی بالمومنین من انفسہم [illegible] اولیٰ بمومنان از نفسہائے ایشاں وانگاہ فرمود کہ گویا مرا بعالم بقا خوانند ومن اجابت نمودم ومعلوم شما باد کہ درمیان شما دو امر عظیم میگذارم کہ یکے از دیگرے اعظم است قرآن واہلبیت من ببینید کہ بعد از من چگونہ بچہ کیفیت با ایں دو امر سلوک خواہید کرد و رعایت حقوق ایں دو امر چگونہ بجا خواہید آورد و ایں دو امر از ہم متفرق نخواہند گشت تا در کنار حوض کوثر بمن رسند بعد ازاں بزبان معجز بیان گذرانید کہ بدرستیکہ خدائے

عزوجل ہوا ہے کہ سب [illegible] ہوئے جمع ہوئے تم [illegible] امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیعت [illegible]
کہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ واخذل من خذلہ وانصر من نصرہ وادر
الحق معہ حیث کان۔ [illegible] تذکرہ [illegible] ابجد [illegible] رضی اللہ عنہن [illegible] امیر المومنین
علی رضی اللہ عنہ [illegible] امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے علی با مداد کردی
[illegible] کا مطلب پہلے بیان ہو چکا ہے۔

روضۃ [illegible] بن صلاح الامیر [illegible] ہے کہ [illegible] آنحضرت کے انہیں دو
[illegible] شرح کریں جو آنحضرت [illegible] رسول علی سے محبت۔ کہتے ہیں وہ علی
اللہ اور رسول سے محبت رکھتا ہے [illegible] یہ دونوں کیسے ہیں جو
[illegible] ہیں یہ کہ حضرت علی [illegible] مصنف ہیں [illegible] سے طاہر و پاک
ہیں حضرت علی علیہ السلام کے ہے دو اشعار کا فارسی ترجمہ یوں کیا گیا ہے

از علی جب [illegible] پیش بست — [illegible]
چون کہ [illegible] گبرو [illegible] — [illegible]

صراط سوی [illegible] لکھا
ہے کہ [illegible] کوئی شخص [illegible] جب [illegible] کے پاس حضرت علی علیہ السلام
کا پروانہ نہ ہوگا۔ [illegible] ابن عباس سے پوچھا گیا۔ کہ حضرت علی علیہ السلام کی کنیت ابو تراب
کیوں ہے ابن عباس نے کہا۔ [illegible] کہ حضرت علی علیہ السلام صاحب ارض ہیں اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد [illegible] حجت خدا ہیں۔ اور حضرت علی علیہ السلام کے وجود سے دنیا
کی بقا ہے اور حضرت [illegible] باعث ہیں۔

بعد از نبی بزرگ علی کا مقام ہے — روح الامین حضور کا، [illegible] غلام ہے
جاری ہے حکم رب کا سب کائنات پر — [illegible] نام علی سے قیام ہے

کتاب مناقب ابن مردویہ [illegible] بروایت [illegible] انس [illegible] و
معاویہ بن ثعلبہ سے روایت ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ علی (علیہ السلام) کو امیر المومنین کہہ کر سلام کیا کرو
کتاب مناقب ابن مردویہ میں بروایت سالم لکھا ہے کہ جب [illegible] زمین میں تھا
جب کہ وہ کاشتکاری کرتے تھے ابوبکر و عمر جب ملتے تھے تو سلام علیک یا امیر المومنین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
کہہ کر سلام کیا۔ ان سے پوچھا گیا [illegible] کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ [illegible] زندگی میں بھی اس

طرح کیا کرتے تھے عمر نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ کو یہ حکم دیا تھا [illegible] ہے [illegible] وقت حذیفہ بن یمان [illegible] حضرت عمر [illegible] کرے تھے [illegible] معلوم ہونا کہ کب سے حضرت علیؑ کا نام امیر المومنین [illegible] ہے [illegible] حضرت علیؑ کا نام [illegible] وقت سے امیر المومنین رکھا گیا ہے [illegible] کے جسم میں روح پھونکی [illegible] اس وقت پروردگار نے روح کو خطاب کر [illegible] محمدؐ تمہارا نبی ہے اور علیؑ تمہارا امیر ہے۔

[illegible] حضرت علی علیہ السلام [illegible]

[illegible] حدیث [illegible]

ینابیع المودة [illegible] حضرت علی علیہ السلام [illegible] ترمذی [illegible] من کنت مولاہ فعلی مولاہ [illegible] علیؑ [illegible] ہارون بمنزلہ موسیٰ سے مراد حضرت علی علیہ السلام کی خلافت [illegible] عبداللہ بن احمد بن حنبل [illegible] ہیں کہ آنحضرت نے فرمایا کہ مجھ سے [illegible] ولی [illegible] [illegible] علی علیہ السلام [illegible] یعنی جگہ ہے یہاں [illegible] عبدالمطلب [illegible] علیؑ [illegible] خلافت ہے مودة القربیٰ [illegible] ینابیع المودة [illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے [illegible] علی [illegible] علی علیہ السلام [illegible] ینابیع المودة [illegible] خدا نے [illegible] علی [illegible] ہے۔

بخاری [illegible] اور مسلم [illegible] ہے کہ [illegible] آنحضرت تبوک کو نکلے [illegible] حضرت علی علیہ السلام نے کہا کہ آپ مجھ کو لڑکوں اور عورتوں میں چھوڑے جاتے ہیں آنحضرت صلعم نے فرمایا کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تم کو مجھ سے وہ نسبت ہو جو ہارون کو موسیٰ سے تھی [illegible]

[illegible] ہے [illegible] ہوتا [illegible] میں سے کسی طرح خلافت [illegible] انسان کی [illegible] ہے۔

ازالۃ الخفا مقصد دوم صفحہ ۵۰ [illegible] آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اے گروہ قریش ، خدا کی قسم ، بیشک خدا
عالم محمد پر تم میں سے ایک مرد کو بھیجے گا [illegible] کریگا [illegible] حدیث بیان ہو کر [illegible]
اور وہ شخص [illegible] قتل کریگا تو [illegible] کہا وہ شخص میں ہوں
حضرت نے فرمایا نہیں عمر [illegible] حضرت [illegible] آنحضرت نے فرمایا نہیں پھر
فرمایا وہ شخص وہ ہے جو [illegible] حضرت علیؑ آنحضرت کی [illegible] کو سی رہے تھے۔

تحفۂ اثنا عشریہ جلد ۲ صفحہ [illegible] وہ چیز ہے کہ جس سے زمین اور آسمان قائم ہوئے اور
خلیفہ خدا کے نزدیک [illegible] انبیاء سے افضل ہے۔

مسند احمد بن حنبل مطبوعہ مصر جلد [illegible] صفحہ ۱۵۹ [illegible] معالم التنزیل بغوی اور تفسیر طبری ، [illegible] تاریخ
طبری اور ازالۃ الخفا اور خصائص [illegible] اور کنز العمال میں [illegible] ابن اسحاق و ابن جریر طبری و ابن ابی
حاتم و ابن مردویہ و ابو نعیم و [illegible] بیہقی و دلائل النبوۃ [illegible] مقدسی و تاریخ کامل میں واقعہ ضیافت تمام
وکمال درج ہے جس میں حضرت نے قبیلہ قریش کو بلایا اور دعوت اسلام دی [illegible] یا علیؑ میرے
خلیفہ اور وزیر اور وصی ہے۔ [illegible] احمد بن حنبل وہ شخص ہے جو بخاری اور مسلم سے بلند تر مرتبہ رکھتے ہیں

سورہ طٰہٰ میں خداوند عالم کا ارشاد ہے کہ اے موسیٰ فرعون کے پاس جا۔ کیونکہ وہ سرکش ہوگیا
ہے [illegible] میرا سینہ [illegible] اور میرے امر کو آسان کر۔ میری زبان کی گرہ کھول دے۔
تاکہ وہ میری بات کو سمجھیں اور میرے اہل سے [illegible] وزیر بنا [illegible] وزیر کے لغوی معنی بوجھ اٹھانے
والا ہے وزیر کے معنی بوجھ [illegible] میرے بھائی ہارون کو [illegible] اس سے میری پشت کو مضبوط کر دے اس کو میرے
امر میں شریک کر تاکہ ہم [illegible] تیری تسبیح کریں۔ اور ذکر زیادہ [illegible] ہمارے حال سے واقف ہے
خدا نے کہا اے موسیٰ تیری دعا میں نے قبول کی [illegible] مطلب [illegible] ہوتے [illegible]
یہ حبیب خدا کی [illegible] بجعل سوالی [illegible] سورہ الم نشرح
[illegible] فرماتا ہے اے رسول کیا ہم نے تیرا سینہ [illegible] نہیں کر دیا (یعنی فراخ کر دیا تو [illegible]) اور کیا
ہم نے تیرے [illegible] بوجھ [illegible] کی تحتی۔
آنحضرت کا ان الفاظ سے دعا مانگنا [illegible]
فصول المہمہ ابن صباغ اور تفسیر کبیر [illegible]
دعائے رسول حضور کے سینہ کو علوم [illegible] منور کر [illegible]
وزیر خلیفہ وصی قبول دعائے رسولؐ [illegible]

شرح مقاصد صفحہ ۲۹۳ پر ہے کہ ... میں تشبیہات عشری کی بنا یہ ہے کہ حضرت نے صرف جناب امیر
علیہ السلام پر نص کی کیونکہ حضرت نے ایک حدیث میں فرمایا ہے کہ حضرت کو امیر المومنین کہہ کر سلام کرو دوسری
حدیث یہ ہے کہ حضرت نے جناب امیر علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر روز غدیر فرمایا یہ میرا خلیفہ ہے تمہارے میں
بعد پس اس کی سنو اور اس کی اطاعت کرو۔ تیسری حدیث میں ہے کہ اے علی تو میرے بعد
میرا خلیفہ ہے جب آنحضرت نے حضرت علی کو مدینہ میں چھوڑا تھا چوتھی حدیث میں ہے کہ آنحضرت نے
تمام اولاد ابو طالب کو جمع کر کے فرمایا (یعنی خطبہ دعوت کے دن) یہ میرا بھائی۔ وصی اور خلیفہ ہے میرے بعد
ان چاروں احادیث کی صحت کو تسلیم کر کے شارح مقاصد کہتا ہے کہ اگر یہ امر ایسا ہی ہے تو صحابہ سے
کیوں غلطی ہوئی ... کیونکر ممکن ہے ... مخفی نص ... روشن طرح ظاہر ہے چنانچہ غزالی نے
سر العالمین صفحہ ۹ پر لکھا ہے کہ انہوں نے محبت ریاست و حکومت کی وجہ سے فرمان رسول صلعم ابد مثال کو پس پشت ڈالا
کتاب احکام سلطانیہ ابو الحسن ماوردی میں ہے کہ ابن اسحاق سے روایت ہے کہ جب عمر زخمی ہوا تو
لوگوں نے کہا عثمان بن عفان کو خلیفہ بنا دو۔ کہا عثمان مال و دولت کو بہت دوست رکھ سکتا ہے
یعنی مال کی محبت بہشت سے دور رکھتی ہے۔ دولت کی محبت مال کی ... سے دور رکھتی ہے۔
گویا مال اور ریاست دونوں کی محبت کا ایک دل میں جمع ہونا محال ہے پس وہ لوگ چلے گئے دوسرا گروہ
آیا انہوں نے کہا حضرت علی کو خلیفہ بنا دو کہا البتہ وہ شخص تم لوگوں کو راہ حق پر چلائیگا ابن عمر کہتا ہے کہ
یہ سنکر ہم تمام عمر کے پاؤں پر گر پڑے اور کہا تو پھر آپ کو حضرت علی کے خلیفہ بنانے میں کون چیز مانع ہے
عمر نے کہا نہ میں نے کیا زندگی اور موت میں ہم دونوں مرے کے متحمل ہو سکتے ہیں۔

ازالۃ الخفا صفحہ ۱۹۵ پر ہے ابن عباس سے روایت ہے کہ ... حضرت عمر خاموش ... پھر کہا ...
کا دل ہے گر وہ چاہے تو ... صاحب خلیفہ کے ذریعے چلا
... کیونکہ اگر ... تو وہ ضرور ... کو ... صراط مستقیم پر چلائیں گے۔

استیعاب ابن عبد البر جلد دوم صفحہ ۴۹۵ مستدرک امام حاکم کنز العمال ... ریاض النضرة طبقات ابن سعد
فتح الباری وغیرہ میں روایت ... باختلاف عبارت و مضمون واحد موجود ہے۔

سورہ اعراف آیہ نمبر ۱۴۲ قال موسیٰ لاخیہ هارون اخلفنی فی قومی یعنے موسیٰ نے اپنے بھائی
ہارون سے کہا کہ تم میری قوم میں میرے جانشین اور خلیفہ رہو۔ ناظرین۔ خداوند عالم صرف چالیس
دن کے وقفہ کے لیے قوم کو بے خلیفہ نہیں رہنے دیتا۔ تو وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد قوم
کس طرح ہمیشہ کے لئے بلا خلیفہ ہو سکتی ہے۔

تاریخ ابوالفدا جلد اول صفحہ ۱۱۶ و تاریخ طبری جلد دوم صفحہ ۲۱۷ و تاریخ خمیس و فتح الباری و تفسیر درمنثور جلد ۵ صفحہ ۹۷ اور مسند احمد بن حنبل و ریاض النضرہ و تاریخ کامل جلد ۲ صفحہ ۲۲ و معالم التنزیل صفحہ ۶۶۳ میں سورہ شعرا آیہ ۲۱۴ وانذر عشیرتک الاقربین کی تفسیر میں لکھا ہے کہ تفسیر معالم التنزیل میں روایت ان الفاظ میں ہے۔ حضرت نے اولاد عبدالمطلب میں سے عباس حمزہ اور ابولہب جیسے چالیس آدمیوں کو دعوت کے لئے بلا بھیجا۔ جب وہ کھانا کھا چکے تو آنحضرت نے فرمایا اے فرزندان عبدمناف میں تمہارے پاس دنیا و آخرت کی نیکی لیکر آیا ہوں اور ایسی خبر لایا ہوں کہ اس سے پہلے کوئی ایسی خبر نہیں لایا اور مجھے خدا نے تم کو اس کی طرف دعوت دینے کا حکم دیا ہے پس تم میں سے کون ہے جو میرا وزیر و بوجھ اٹھانے والا بنے اور میرے کام رسالت میں میری مدد کرے تاکہ وہ میرا بھائی اور میرا وصی اور خلیفہ تمہارے درمیان ہو تب تمام خاموش ہو گئے تو حضرت علی علیہ السلام نے (اس وقت علی کی عمر صرف تیرہ سال ہے) فرمایا یا حضرت میں آپ کے کار رسالت میں ہر طرح سے حامی و مددگار ہوں۔ تب آنحضرت نے فرمایا تو ہی میرا وزیر میرا وصی اور بھائی اور خلیفہ ہے ... حجۃ الوداع سے واپسی پر اعلان خلافت بحکم خدا غدیر خم میں کیا۔ دوران زندگی میں اعلان صداقت مزید براں ہیں مگر اب یہ بھی وہی ہوا جو آپ جانتے ہیں۔

صواعق محرقہ امام ابن حجر کی مطبوعہ مصر صفحہ ۱۲۳ سطر ۲ میں ہے کہ روز شوریٰ حضرت علی علیہ السلام نے ان الفاظ سے احتجاج کیا کہ میں تم لوگوں کو خدا کی قسم دیتا ہوں بتلاؤ کہ تم میں کوئی شخص بھی ایسا ہے جو مجھ سے زیادہ پیغمبر سے قرابت رکھتا ہو۔ اور جس کو پیغمبر صلعم نے اپنا نفس قرار دیا ہو اور اس کے بیٹوں کو اپنے بیٹے اور اس کی نساء کو اپنی نساء قرار دیا ہو سب نے کہا اے حضرت علی علیہ السلام آپ کے سوا ہم میں سے کسی ایک کو بھی یہ فخر حاصل نہیں ہے۔

تاریخ الخلفاء امام سیوطی مطبوعہ سرکاری لاہور صفحہ ۱۹۶ سطر - و ینابیع المودۃ مطبوعہ قسطنطنیہ جلد اول باب نہم صفحہ ۵۵ سطر ۱۳ و خواص الائمہ علامہ سبط ابن جوزی صفحہ ۱۴ - اور مطالب السئول شیخ محمد بن طلحہ صفحہ ۱۶ سطر ۲۳ اور مشکوٰۃ و ترمذی اور مسند و مناقب امام احمد حنبل و معجم کبیر طبرانی اور استیعاب عبد البر وغیرہ میں ہے کہ آنحضرت نے عقد مواخات کے دن حضرت علی علیہ السلام کو اپنا بھائی بنایا اور فرمایا تم میرے بھائی اور میرے وارث ہو۔

نہج البلاغہ جو حضرت علی علیہ السلام کے خطبوں کا مجموعہ ہے۔ اس کا شارح ابن ابی الحدید ایک خطبہ کا ترجمہ یوں کرتا ہے۔

ان لوگوں (مخالفین علی) نے فسق و فجور کی تخم ریزی کی پھر اس کو غفلت اور غرور کے پانی سے سینچا

اور میں محسوس [illegible] وہ خوش [illegible] آنحضرت [illegible] سے کھڑے ہوئے تھے [illegible] سب سے حق رکھتا خلافت
[illegible] طرف [illegible] خدا کی قسم ابوبکر نے پیراہن خلافت کو ناحق پہن لیا یہ وہ جانتے
[illegible] سے زیادہ حقدار [illegible] اس وقت میری آنکھوں میں غبار تھا اور حلق
[illegible] رنج و غصہ کی ہچکیوں سے پیچھے پڑے جاتے تھے اور میری میراث تاراج
[illegible] صبر و رضا سے کام لیا حتیٰ کہ غاصب اول خلافت کے ڈول کو لیے شخص ثانی
کی طرف چلتا گیا جو غلیظ الطبع تند خو ناہموار اور ناسمجھ تھا۔ اور جس نے احکام شریعت کو پاؤں تلے روند ڈالا
[illegible] اسلام کی خلاف [illegible] بہت [illegible] آخر غاصب دوم کی فریب آمیز وصیت
نے مجھے [illegible] سے محروم رکھا اور تخت خلافت پر ایسا شخص [illegible] جس نے اپنے معدے
[illegible] کے قبیلے والے بیت المال کے [illegible] کے
اونٹوں کی طرح [illegible] کی بدفعلیاں [illegible] ہلاکت کا باعث ہوئیں تو اصحاب رسول صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم [illegible] مجھے [illegible] میں نے ان کی درخواست کو قبول کر کے تخت خلافت
پر قدم رکھا اور خلافت باطلہ کی جگہ خلافت حقہ قائم کی۔

خدا کی قسم مجھے منصب [illegible] اور مجھے علم تھا کہ میں
[illegible] ہونگا [illegible] جب میں نے چاروں طرف نظر کی اور سوائے اہلبیت کے
کسی کو اپنا [illegible] مددگار نہ پایا [illegible] ان کے قتل ہو جانے پر راضی نہ ہوا

مناقب [illegible] طبرانی میں بروایت ابن مسعود لکھا ہے کہ ایک دن آنحضرت گھر سے تشریف
لے [illegible] میں نے کہا آپ [illegible] حضرت نے فرمایا اے ابن مسعود ہم کو
[illegible] ابوبکر کو [illegible] میں سے پھر عمر کا نام
[illegible] پھر حضرت علی [illegible] نے فرمایا خدا کی قسم اگر تم
نے علی کی [illegible] بہشت [illegible]

[illegible] مودۃ [illegible] صفحہ ۲۹۶ سطر [illegible] ہے کہ حضرت علی علیہ السلام
نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible] ایک شخص [illegible] آپ
نے [illegible] السلام [illegible] الخلفا [illegible] چوتھے
[illegible] اسلام ہو [illegible] چلا گیا [illegible] سب سے پہلا خلیفہ حضرت آدم
دوسرا داؤد [illegible] ہارون [illegible] اور چوتھے [illegible] علی [illegible] خلیفہ ہوں [illegible]

نے درست کیا ہے حضرت علی سے پوچھا وہ شخص کون تھا۔ فرمایا وہ [illegible] ہے۔

ینابیع المودة صفحہ ۳۶۹ پر ہے کہ نعثل یہودی نے آنحضرت سے پوچھا [illegible] کہ آپ کا وصی کون ہے حضرت نے فرمایا میرا وصی علی ابن ابی طالب ہے اور [illegible] حسن اور حسین [illegible] تو امام حسین [illegible] سے ہوں گے۔ نعثل نے کہا [illegible] ان کے نام بتایئے [illegible] آنحضرت نے [illegible] نام بتائے

[illegible] جلد دوم صفحہ [illegible] پر ہے [illegible] لوگ قرآن کی طرف دیکھتے ہیں [illegible] حضرت علی اور فریق اپنی مصلحتوں پر نظر رکھتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ اگر خلافت [illegible] ہاتھ کوئی [illegible] پوچھا [illegible] سے [illegible] ہے گی [illegible] گھونٹ بھرتی رہتی [illegible]

مدارج النبوة [illegible] جلد [illegible] صفحہ [illegible] پر ہے کہ ابو مروان فزاری نے حسن بصری سے [illegible] حضرت علی علیہ السلام میں مخصوص [illegible] جمع تھے جو کسی [illegible] نہ تھے [illegible] آنحضرت نے [illegible] وہ [illegible] حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا انت منی بمنزلة هارون من موسى الا انه لا نبی بعدی فرمایا (۳) آنحضرت نے فرمایا السلطان [illegible] (۴) آنحضرت نے حضرت علی علیہ السلام کو کسی کے ماتحت نہیں کیا۔ پھر حسن بصری کہتا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام قرآن علم و حکمت فقہ و [illegible] زہد و قضا وغیرہ میں جامع تھے۔ خدا ان پر صلوات بھیجے [illegible] حضرت علی علیہ السلام ہی وہ مقدس ہستی ہیں کہ جن پر شرک اور شرب خمر کا نام کبھی بھی [illegible] نہیں [illegible] پیغمبر [illegible] نفس ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھائی ہیں۔

[illegible] مودة ہشتم میں ہے کہ ابو موسی سعدی کہتا ہے کہ میں قبرستان بقیع [illegible] آنحضرت کے پاس تھا۔ [illegible] ابوبکر و عمر و عثمان و حضرت علی علیہ السلام اور دیگر کئی صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی آنحضرت کے ہمراہ تھے۔ آنحضرت نے ابوبکر کی طرف مخاطب ہو کر [illegible] ابوبکر یہ شخص علی ابن ابیطالب ہے جس کو تو دیکھ رہا ہے یہ آسمانوں اور زمینوں میں [illegible] اگر تو چاہتا ہے کہ تو خدا سے اس حالت میں ملاقات کرے کہ وہ تجھ سے راضی ہو۔ تو علی کی رضا [illegible] کیونکہ اس کی رضامندی خدا کی رضا ہے اور اس کا رنج خدا کا رنج ہے۔

واقعات سے انکار کر دینا اہلسنت کا بائیں ہاتھ کا کرتب ہے [illegible] مگر محبت علی ان کے دل میں ضرور رہتی تھی [illegible]

ہمیں کہا جاتا ہے کہ رسول اللہ کا غدیر کے مقام پر اس قدر اہتمام [illegible] کتاب [illegible] صفحہ ۵۸۳ کا [illegible] فرمانا صرف اس غرض سے تھا کہ سب کو [illegible]

تھی۔ یہ دلیل تو [illegible] اور پہلے پتھر کی مصداق ہے [illegible] دلیل [illegible] خود [illegible]
[illegible] میں [illegible] گئیں۔

[illegible] حضرت [illegible] کرتے ہیں
اگر [illegible] تھا کہ [illegible]
[illegible] شکایت کرنیوالوں کو کسی اونچی جگہ پر کھڑا [illegible] صورت [illegible]
روشناس کرتے ہیں [illegible] حضرت علی [illegible] شکایت کو [illegible]
پیش ہوتے ہیں [illegible] حضرت علی کی طرف سے [illegible]
فریق [illegible] دونوں [illegible] کی طرح [illegible]
ہو کر [illegible] کدورت کا [illegible] ثبوت [illegible]
نہیں رکھ سکتا

[illegible] معلوم ہوتا ہے کہ [illegible] کو پہلے [illegible] کی گئی ہے
[illegible] میں مصالحت بھی کرا دی [illegible] کا ذمہ خود [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] حضرت [illegible] ہو سکتا تھا۔

[illegible] حضرت [illegible] میں [illegible]
[illegible] حضرت علی [illegible] حضرت علی [illegible]
قرآن [illegible] حضرت [illegible]
مخلوق [illegible] حضرت [illegible] مخلوق [illegible] حضرت علی [illegible]
[illegible] حضرت علی [illegible] حضرت علی [illegible] نہیں
[illegible] آنحضرت کے احکام کو واجب [illegible] سمجھتے تھے۔ یعنی [illegible]
خیال کے مطابق تو آنحضرت [illegible] تھے [illegible] کی جانب سے تھے۔ بلکہ
وہ محض خود غرض [illegible] طلب [illegible] تھے۔

یہ ہو سکتا ہے کہ فریقین کی مصالحت پر لوگ انہیں مبارکباد دیں۔ [illegible] مبارک [illegible] مبارکباد
[illegible] ہو گی [illegible] کہا جائیگا کہ اے فلاں، [illegible] مبارک ہو کہ [illegible] بھائی

بھائی بن گئے ہو۔ مگر اس موقعہ کی مبارکباد کا ننگ و نشان ہی دور ہے۔ جو خلافت اور ولیعہدی کا پیش خیمہ ہے۔

آیۂ بلغ کے اعلان کے بعد آیۂ اکملت کا نزول ہوا اور اس واقعہ سے قریباً تین مہینوں کے بعد آنحضرت نے وصال فرمایا۔ یہ واقعہ ذی آپ کی آخری وصیت تھی۔ جو معرض وجود میں آئی سب سے آخری وصیت کو تو عمر بن خطاب کی جرأت نے عمل میں نہ آنے دیا۔ یعنی حسبنا کتاب اللہ کہہ کر احادیث کی ضرورت سے انکار کر دیا اور اہانت ہذیان لگا کر گستاخی کی حد کر دی۔

یہ درست ہے کہ قرآن مجید میں آیۂ بلغ اور آیۂ اکملت میں کچھ فاصلہ ہے اور یہ اکملت جو بعد تنزیل آیۂ بلغ کے عین بعد نہیں ہے اس ترکیب کا قصوروار حضرت عثمان بن عفان ہے۔ جس نے آیۂ اکملت کو دوسری جگہ رکھ دیا ہے جہاں اس کا بے محل ہونا بھی اور بدیہی ہے۔ عقل سلیم کا فتویٰ ہے کہ آیۂ اکملت قرآن پاک کی آخری آیت ہے اور آیۂ بلغ اور آیۂ اکملت کا فاصلہ قرآن شریف کے آخری آیہ ہیں۔

اس جامع القرآن نے صرف یہی ایک شوخی نہیں کی بلکہ آیۂ تطہیر کو بھی عمداً ناموزوں اور غلط مقام پر لکھا ہے۔ سچ پوچھئے تو عثمان نے فضائل اہلبیت کی منقصت میں چوٹی سے بڑی تک کا زور لگا دیا ہے۔ اور پھر اس کے دوسرے رفقاء نے اہلبیت کو حقیر کرنے میں کمی نہیں کی۔ کیا کوئی شخص اس حقیقت سے انکار کرنے کی جسارت کر سکتا ہے کہ قرآن پاک کی ترتیب اس کی تنزیل کے مطابق نہیں ہے۔ کیا آپ نہیں دیکھتے کہ سورۃ اقرأ باسم جو باتفاق علمائے اسلام آنحضرت پر سب سے پہلے نازل ہوا۔ قرآن پاک کے آخری پارہ میں مندرج ہے۔ کیا یہ بات قرآن پاک کی بے ترتیبی کی شہادت نہیں۔

مولا کا لفظ صرف یہی ثابت نہیں کرتا کہ حضرت علی آنحضرت کی طرح جملہ مخلوقات کے آقا ہیں۔ بلکہ اس لفظ سے بصراحت ظاہر ہے کہ حضرت علی آنحضرت کے بلافصل خلیفہ، وصی، وزیر اور نائب ہیں۔ خلیفہ، وصی، وزیر اور نائب جیسے الفاظ میں جن تمام پر مولا کا لفظ حاوی ہے۔ آنحضرت کو پسند نہ تھا کہ حضرت علی جیسے صاحب مرتبہ کے حق میں ایسے الفاظ استعمال فرماتے جن سے بالاتر کوئی اور لفظ دنیا کی لغت میں مل سکتا۔ آپ نے مولا کا لفظ استعمال کر کے فصاحت و وضاحت میں جان ڈال دی ہے۔ اگر کوئی عقل کا اندھا اس لفظ کی شان کو نہ سمجھے تو اس سے نہ لفظ کی عظمت میں فرق آ سکتا ہے نہ ہی معنے میں الجھن ظاہر ہو سکتی ہے۔ یہ اس کی اپنی سمجھ کا قصور ہے۔ خدا اور اس کے رسول نے صراحتاً ولیعہدی کا تقرر کر دیا ہے۔ اور حجت تمام کر دی ہے۔ اس سے زیادہ صراحت اور وضاحت ناممکن ہے۔

دنیا کے دستور کی طرف دیکھیں کہ اگر ایک ہیڈ ماسٹر ایک دو دن کی رخصت پر جاتا ہے تو سکنڈ
ماسٹر کو چارج قائم مقام بنا جاتا ہے کبھی نہیں ہوا کہ وہ بغیر قائم مقام بنائے رخصت پر چلا گیا ہو۔ اور اگر کوئی
ہیڈ ماسٹر مبارک ہے تو وہ ایسے شخص [illegible] نہ بنائیگا۔ جو نااہل ہیڈ ماسٹر ہے۔

رسول اللہ کی جانشینی کو خلافت کہئے یا امامت۔ وزارت کہئے یا نیابت بات ایک ہی ہے مگر
خلافت یا امامت عام بادشاہت کی طرح نہ تھی جس کا تعلق محض سیاسی امور سے ہو۔ رسول اللہ کی
نیابت میں خلافت دینی بھی شامل تھی۔ اور یہ ظاہر ہے کہ رسول اللہ کا نائب وہی ہو سکتا ہے۔ جو
ہر وصف میں افضل الناس ہو۔ اور خدا اور رسول کا مقرر کردہ ہو۔

ہمیں خلفائے ثلاثہ کے بادشاہ ماننے سے انکار نہیں ہے رہا یہ امر وہ کس قسم کے بادشاہ تھے۔ ان کے سوانح
حیات اس بات کا جواب صحیح اور واضح دے رہے ہیں۔

کسی کا حقدار بننے کیلئے قانونًا اور رواجًا صرف تین طریقے ہو سکتے ہیں۔ اول وراثت دوئم نامزدگی
سوئم انتخاب۔ وراثت ثلاثہ کو خلافت نہیں مل سکتی کیونکہ یہ لوگ آنحضرت کے مصاحب اور خسر تھے۔ اور حضرت
علیؑ آپ کے چچا زاد بھائی اور داماد تھے۔ عثمان بھی حضرت کا داماد تھا مگر آنحضرت کی دونو لڑکیاں جو اس کے
نکاح میں یکے بعد دیگرے تھیں آنحضرت کی لڑکیاں نہ تھیں۔ بلکہ خدیجہ کی بہن کی لڑکیاں تھیں۔ جو
بوقت نکاح خدیجہ کے ہمراہ تھیں۔ نامزدگی کو لیجئے تو کئی مرتبہ حضرت علیؑ کو اپنے بعد اپنا خلیفہ اور نائب مقرر کیا
چنانچہ جب [illegible] تو آپ نے [illegible] طلب ہو کر فرمایا کہ علیؑ میرا خلیفہ نائب اور وصی ہے
جب آنحضرت جنگ [illegible] پر تشریف لے گئے اور حضرت علیؑ کو پیچھے چھوڑ گئے۔ تو آپ نے فرمایا اے علی
تو میری طرح خلیفہ ہے جس طرح حضرت موسیٰ کا خلیفہ ہارون تھا۔ جب آپ کے وصال میں [illegible] دن
کا عرصہ رہ گیا۔ تو حضرت نے مقام غدیر پر بے شمار اشخاص کی موجودگی میں فرمایا کہ جس کا میں مولا اور
سردار ہوں علیؑ بھی اس کا مولا اور سردار ہے یعنی علیؑ میرے بعد میرا بلا فصل نائب و خلیفہ ہے مگر جب
آنحضرت کا وقت وصال پہنچا اور آنحضرت تحریری اور تقریری وصیت سے مسلمانوں کو ایک [illegible] سلک
پر چلانا چاہتے تھے۔ جو منزل مقصود کی طرف لے جاتا تھا لیکن عمر نے [illegible] لوگوں کو گمراہی کا
سبق دیا جس طرح معلم ملکوت نے دوسرے فرشتوں کو سبق دینا چاہا تھا۔ پس مسلمانوں کی
تمام فرقہ بندیوں اور گمراہیوں کا گناہ تنہا حضرت عمر بن خطاب کی گردن پر ہے۔

اگر انتخاب ہو نہیں تو خلافت ثلاثہ پر انتخاب کا لفظ [illegible] ہو سکتا۔ یہ انتخاب [illegible] کی
قسم کی کھچڑی ہے۔ پہلے ابوبکر کے انتخاب نیابت پر غور کریں۔ ادھر جنازہ رسول بغیر غسل و کفن۔

مدینہ میں پڑا ہے۔ اور جنازے کے پاس صرف سات یا نو آدمی بیٹھے ہیں۔ ادھر سقیفہ میں انصار اور مہاجر سرگرم بحث ہیں۔ انصار اپنا خلیفہ اور مہاجر اپنا خلیفہ تجویز کر رہے ہیں۔ کسی ایک کے ذہن میں اتنی نورانیت بھی نہیں کہ سوچے کہ جنازہ رسولؐ کے پڑھنے بعد خلافت سازی میں سے کونسا مرد صاحب ہے۔ ہر فریق قرابت رسول کو بطور دلیل خلافت پیش کر رہا ہے۔ عمر بن خطاب نے ایک ایسی سیاسی چال چلی کہ سب مات ہو گئے۔ یعنی عمر نے بڑھ کر ابوبکر کا ہاتھ پکڑا اور سب سے پہلے اس کی بیعت کر لی۔ اور پھر ان لوگوں سے ابوبکر کی بیعت کرائی جن سے پیشتر ہی اس کا در پردہ سمجھوتا ہو چکا تھا۔ رفتہ رفتہ چند اور لوگ بھی حلقہ بیعت میں آ گئے۔ مگر بہت لوگوں نے ابوبکر کی بیعت سے انکار کر دیا۔ خلافت کا ڈھانچہ کمزور ہو گیا۔ اور پھر کسی کو طمع کے جال میں پھنسا کر کسی پر رعب ڈال کر اور کسی کو مکر و فریب دیکر امر خلافت کو مضبوط کر لیا گیا۔

انتخاب تو تب کہلاتا کہ حضرت علیؑ کو موقعہ مشورہ دیتے اور آپ کے رائے دہندگان بھی شامل جلسہ ہوتے۔ حضرت علیؑ کو بھی انصار اور مہاجر کی طرح دل کھول کر تقریر کرنے کا موقعہ ملتا۔ پھر عام رائے لی جاتی کثرت رائے سے خلیفہ کا انتخاب کیا جاتا۔

اگر یہ کہا جائے کہ تمام شہر کے علم اور ساز باز کے بغیر انصار اور مہاجر خلیفہ سازی کی غرض سے سقیفہ میں جمع ہو گئے تھے۔ اور قوم میں فتنہ و فساد کا اندیشہ تھا۔ اس فتنہ کو فرو کرنے کی غرض سے ثلاثہ کا وہاں آناً فاناً پہنچنا اور استقرار خلافت ضروری تھا۔ یہ ایسی دلیل ہے جس کا بیہودہ اور بے جا ہونا ظاہر ہے۔

جو شخص ابوبکر جیسے نا اہل کی خلافت کے تسلیم کرانے پر حاضرین سقیفہ کو مجبور کر سکتا تھا۔ کیا وہ لوگوں کو اس امر پر آمادہ نہ کر سکتا تھا کہ پہلے نعش رسولؐ کی تجہیز و تکفین سے فارغ ہو جائیں۔ بعد تصفیہ خلافت کر لیں گے۔ کیونکہ نعش کی تجہیز و تکفین دفن اور غسل کا کام تھا۔ زیادہ سے زیادہ چار پانچ گھنٹے صرف ہو جاتے۔ گر اہل سقیفہ عمر کے اس نیک مشورے پر کان نہ دھرتے۔ تو ان کو بجبر وہاں سے منتشر کر دیا جاتا۔ اور نعش اطہر کے کفن دفن سے فارغ ہو کر مدینہ میں ایک پبلک جلسہ کا اعلان کیا جاتا۔ اور ہر ایک حقدار کو اپنا حق پیش کرنے کا موقعہ دیا جاتا۔ اگر اس صورت میں لوگ کثرت رائے سے ابوبکر کو خلیفہ رسولؐ بنا لیتے تو کم از کم انتخاب کی بیہودگی اور ترک شمولیت جنازہ رسولؐ کا الزام ثلاثہ پر نہ ہوتا۔ پھر بحث خلافت کے معصوص ہونے کی باقی رہ جاتی۔ جس میں عمر کبھی عہدہ برآ نہیں ہو سکتے۔

اس خلافت ابوبکر میں جو در اصل خلافت عمر تھی ایک امر خاص قابل غور ہے کہ جب آنحضرتؐ رحلت فرمائے عالم بقا ہوئے تو عمر نے تلوار سونت لی اور کوچہ و بازار میں بآواز بلند کہتے پھرتے تھے کہ جو شخص یہ کہے گا کہ آنحضرتؐ وصال فرما چکے ہیں اسے قتل کر دیا جائیگا۔ اس فریب کا مطلب تو روز روشن کی طرح ظاہر ہے۔ مگر سنی لوگ کہتے ہیں کہ عمر آنحضرتؐ کی وفات کے غم کے صدمہ سے پاگل ہو چکا تھا۔ اور یہ سب ہی ایک راز تھا۔ سبحان اللہ۔ ان کا یہ مقولہ حمایت عمر کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔

ذرا آپ تو سوچیے کہ اگر وہ اس صدمہ سے حواس باختہ ہو چکا تھا۔ تو پھر ثانی ثانی سقیفہ میں بیٹھ کر لیکچر پر لیکچر دے رہا ہے ابوبکر کو خلیفہ بنانے میں کامل طور پر ہوشمندی دکھا رہا ہے یہ کس قسم کا پاگل پن اور کونسی طرح کی حواس باختگی ہے اگر اس کے دل میں کچھ بھی فریب نہ ہوتا تو کم از کم ظاہر داری کے لئے ہی حضرت علیؑ کو پیغام بھیج دیتے کہ آپ بھی سقیفہ میں آکر اپنے حقوق کا اظہار کریں ورنہ موقعہ ہاتھ سے جاتا رہیگا ہمیں نے آپ کو بروقت اطلاع دیدی ہے۔ یقینی تھا کہ اس پیغام کی وصولی کے باوجود جناب امیرؑ نعش رسولؐ کو چھوڑ کر کبھی سقیفہ میں شامل نہ ہوتے۔

ایک امر بات قابل غور ہے کہ جو شخص آنحضرتؐ کو جنگ کے روز عین میدان میں گھرا ہوا چھوڑ کر بھاگ جاتا ہے۔ اس کا دماغ آنحضرتؐ کی خبر وفات سنکر کس طرح بیکار ہو سکتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ غدیر کے دن سے تلاش ہی دھن میں لگے تھے کہ کوئی موقعہ ایسا پیدا نہ ہونے پائے جس میں حضرت علیؑ کا خلیفہ ہونا ممکن ہو سکے۔

جب آنحضرتؐ نے ان کو جیش اسامہ کے ہمراہ جانے کا تاکیدی حکم دیا اور عدول حکمی کرنے والوں پر لعنت بھی فرمائی جو منقول ہے ایک بھی تعمیل حکم پر تیار نہ ہوا۔ ان کا خیال اس وقت بھی یہی تھا کہ کہیں ان کی غیر موجودگی میں حضرت علیؑ خلیفہ نہ بنا دئے جائیں۔

کلمہ

تاریخ خمیس صفحہ ۲۵۵ پر ہے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ شب معراج میں نے عرش اعظم پر لکھا دیکھا۔ **لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ** یہ نہیں بلکہ یعنی اللہ ہی معبود حقیقی ہے محمد اس کا رسول ہے اور اس کا ناصر علیؑ ہے۔

تفسیر درمنثور سیوطی مطبوعہ مصر جلد سوم صفحہ ۱۵۹ سطر ۹ پر ہے کہ ابن عساکر نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ عرش پر لکھا ہوا ہے کہ میرے سوائے کوئی معبود نہیں اور محمد میرا بندہ اور رسول

ہے اور میں نے اس کی علیؑ سے امداد کی ہے اور یہی مطلب سورہ انفال آیہ نمبر ۶ هو الذی ایدک بنصرہ وبالمومنین سے ہے۔ یہی روایت ابن عدی و ابن عساکر نے انس سے بھی لی ہے۔ و نیز کتاب زین الفتی میں یہی روایت مرقوم ہے۔

روضۃ المجاہدین مختار نامہ میں ہے کہ حضرت عبد اللہ کی عمر ایک سو برس کی تھی۔ جب آپ گرفتار ہو کر ابن زیاد کے پاس لائے گئے۔ آپ کی شکل نورانی تھی۔ پارچہ صوف بدن پر اور سفید خز کا عمامہ سر پر تھا۔ سفید لمبی داڑھی تھی۔ قرآن شریف حمائل کئے ہوئے تھے اور ہاتھ میں چوب خرما کا عصا تھا جس پر لکھا تھا۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ۔ حضرت عبد اللہ اور ابن زیاد میں تلخ گفتگو ہوئی۔ آخر کار ابن زیاد نے حضرت عبد اللہ کی زبان گدی سے نکلوا دی اور آپ کے پاؤں میں رسی باندھ کر کوفہ کی گلی کوچوں میں گھسیٹا گیا۔ جب اس فعل سے جلاد فارغ ہو چکا تو اسی وقت جلاد کے دونوں ہاتھ شل ہو گئے۔ پھر دونوں پاؤں خشک ہو گئے۔ پھر دونوں آنکھیں اندھی ہو گئیں۔ پھر زبان بند ہو گئی اور وہ اسی عذاب میں مبتلا ہو کر داخل جہنم ہوا۔

دیلمی جلد دوم صفحہ ۳ پر ہے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے جبرئیل نے رب جلیل کی طرف سے مجھے پیغام دیا ہے کہ جو شخص یہ جانتا ہو کہ میں اللہ واحد ہوں اور یہ کہ محمد میرا بندہ اور رسول ہے اور یہ کہ علی میرا خلیفہ ہے اور ائمہ اس کی اولاد میں سے میری حجت ہیں تمام مخلوقات پر۔ اس کو میں بہشت میں داخل کروں گا۔ اور جو شخص میری توحید کا اقرار کرے یا نبی کی شہادت تو دیوے مگر علیؑ کے خلیفہ ہونے کی شہادت ادا نہ کرے یا کسی کی بھی شہادت ادا کرے مگر اس کی اولاد میں سے ائمہ طاہرین کے حجۃ اللہ ہونے کی شہادت نہ دیوے پس بہ تحقیق اس نے میری نعمتوں کا انکار کیا اور میری عظمت کو حقیر اور صغیر جانا اور میری آیتوں اور کتابوں سے انکار کیا۔ اور کفر اختیار کیا۔

مودۃ القربیٰ مودۃ ہشتم میں ہے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ میں نے شب معراج علیؑ کا نام بیت المقدس اور سدرۃ المنتہیٰ اور عرش اور جنت کے دروازے پر ان الفاظ میں لکھا دیکھا لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ ایدتہ بعلی وزیرہ ونصرتہ بعلی۔

مناقب خوارزمی میں بروایت حضرت سلمان لکھا ہے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ بہ تحقیق علی میرا بھائی اور وزیر ہے اور جن کو میں اپنے پیچھے چھوڑوں گا ان سب سے افضل ہے۔

شفا قاضی عیاض قسم اول باب ثالث فصل اول صفحہ ۹۲ و مدارج النبوۃ میں ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میں نے شب معراج عرش پر یہ لکھا ہوا دیکھا۔ لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ ایدتہ بعلی

نزہۃ المجالس و حافظ ابو نعیم اصفہانی نے بروایت ابن عباس لکھا ہے کہ میں آنحضرتؐ کے پاس بیٹھا

تھا کہ اتنے میں ایک پرندہ آیا جس کی چونچ میں ایک سبز بادام تھا۔ پرندے نے وہ بادام آنحضرتؐ کی گود میں گرا دیا۔ آنحضرتؐ نے اس کو چوما (گویا آنحضرتؐ کو پہلے ہی تمام واقعہ کی آگاہی حاصل تھی) اور توڑا تو اس کے اندر سے ایک سبز کیڑا نکلا جس پر زرد خط سے لکھا تھا کہ اللہ معبود ہے۔ محمدؐ اس کا رسول ہے۔ اور میں نے اس کی نصرت علیؑ کے ساتھ کی ہے۔

ابو نعیم نے حلیہ میں، ود سمعانی نے اور سیوطی نے در منثور میں لکھا ہے کہ ابو ہریرہ نے کہا کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ عرش پر لکھا ہے لا إله إلا الله وحده لا شريك له محمد عبدي ورسولي ايدته بعلي ابن ابي طالب عليه السلام خصائص نسائی حدیث نمبر ۱۵ اور مسند احمد حنبل اور تہذیب الآثار ابن جریر اور مختارہ ضیا مقدسی میں بروایت حضرت علی علیہ السلام لکھا ہے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ علیؑ میرا بھائی اور صاحب و وزیر ہے۔ فردوس الاخبار دیلمی میں ہے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ ساق عرش پر لکھا ہے "لا إله إلا الله محمد الرسول الله ايدته ونصرته بعلي عليه السلام"

ینابیع المودۃ ص۱۷ پر ہے کہ خدا نے حضرت آدم علیہ السلام سے فرمایا کہ اپنی نظر بلند کر۔ جناب نے نظر بلند کی تو عرش پر لکھا دیکھا: "لا إله إلا الله محمد الرسول الله هو نبي الرحمة وعلي مقيم الحجة" اور ص۱۰ پر کتاب شفائے قاضی عیاض سے نقل کیا گیا ہے کہ عرش پر یہ لکھا ہے "لا إله إلا الله محمد الرسول الله ايدته بعلي" اور ص۱۰ پر حافظ ابو نعیم سے بروایت ابن عباس و ابو ہریرہ و امام صادق لکھا ہے کہ "انه لا إله إلا الله وحده لا شريك له محمد عبدي ورسولي ايدته بعلي ونصرته بعلي"

مودۃ القربیٰ ص۱۱ پر بروایت ابو ہریرہ لکھا ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ قبل اس کے کہ آدمؑ کے جسم میں روح پھونکی گئی۔ خداوند عالم نے ملائکہ سے اپنی ربوبیت اور میری نبوت اور علیؑ کی ولایت کا اقرار لیا۔ عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ ہم آنحضرتؐ کی بیعت اس طرح کیا کرتے تھے۔ کہ خدا وحدہ لا شریک ہے اور محمدؐ اس کے نبی ہیں اور علیؑ ان کے وصی ہیں۔

اہلسنت کی نگاہ میں ولایت ایسی جنس ہے جو کوچہ و بازار میں بے دام مل رہی ہے گھسیٹا فقیر ولی ہے اوٹ پٹانگ مجذوب ولی۔ بھیتو شاہ لنگوٹ پوش ولی ہے۔ ورلکھوں سائیں ولی ہے۔ مگر حضرت علیؑ کو بقول علمائے اہلسنت ولایت سے کچھ حصہ نہیں ہے۔ "بریں عقل و دانش بباید گریست"

ہم حضرت علیؑ کو رسول نہیں کہتے ہم آپ کو وہی کہتے ہیں۔ جو آپ کو خدا اور رسولؐ نے کہا ہے۔ آپ ولی اللہ اور وصی رسولؐ تھے۔ اس حقیقت سے انکار کرنا کسی ہوش مند آدمی کا شیوہ نہیں ہو سکتا آپ کا بلا فصل خلیفہ ہونا وصی کے لفظ ہی سے ثابت ہے۔

ہم تو خدا اور رسول کے احکام کے مطابق حضرت علیؑ کو ولی اللہ و وصی رسول کہتے ہیں مگر کوئی لوگ بتائیں کہ کس حدیث کی بنا پر انہوں نے صبح کی اذان میں الصلوۃ خیر من النوم بڑھا دیا ہے اور سینکڑوں دیگر بدعات رائج کر دی ہیں۔

فضائل شیعیان جناب امیر علیہ السلام

درمنثور علامہ سیوطی اور کنوز الحقائق امام مناوی میں ہے کہ شیعیان علی قیامت کے دن بلند درجوں پر فائز ہوں گے۔

صواعق محرقہ ابن حجر کی صفحہ ۹۶ پر ہے کہ حضرت ابن عباس نے فرمایا۔ کہ جب آیہ مبارکہ "ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات اولئک ھم خیر البریہ" کا نزول ہوا۔ تو آنحضرت نے فرمایا کہ اے علیؑ وہ تم اور تمہارے شیعہ ہیں جو بروز قیامت راضی و مرضی آئیں گے! اور تمہارے دشمنوں پر خدا کا غضب ہوگا اور ان کی گردنوں میں طوق اور سلاسل ہوں گے۔

صواعق محرقہ صفحہ ۹۶ پر ہے کہ آنحضرت نے جناب امیر علیہ السلام سے فرمایا۔ کہ تم اس پر راضی نہیں ہو کہ ہمارے ساتھ جنت میں رہو اور حسنؑ اور حسینؑ اور ہماری ذریت ہمارے پیچھے ہو۔ یعنی ہماری پشت کی جانب ہمارے پیچھے بیٹھی ہو اور ہمارے شیعہ ہمارے دائیں بائیں اعراف میں ہوں۔ اے علی تم اور تمہارے شیعہ اور اصحاب جنت میں ہوں گے۔

کتاب مناقب ابن مردویہ میں ہے کہ زاذان نے حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ سورۂ اعراف آیہ نمبر ۱۸۰ "ومن خلقنا امۃ یھدون بالحق وبہ یعدلون" سے مراد میں اور میرے شیعہ ہیں۔

پنجاب کی مردم شماری ۱۹۲۱ء میں اسلام کے فرقوں کی حسب ذیل تعداد شائع ہوئی ہے۔

شیعہ	۱۵۶۶۲۶
اہل حدیث	۶۰۳۳۴
احمدی	۳۸۸۱۷
اہل قرآن	۳۲۶

صوبہ سرحدی شیعہ آبادی بہ لحاظ مردم شماری ۱۹۲۱ء حسب ذیل ہے لیکن اب یقیناً کہیں زیادہ ہے۔

ہزارہ	۳۷۶
پشاور	۶۹۷۵

کوہاٹ	۴۰۲۴۸
بنوں	۱۸۲۳
ڈیرہ اسمٰعیل خاں	۲۲۳۵
سرحدی چوکیاں	۳۵۲۷
میزان	۸۰۲۰۰

کل دنیا کی شیعہ آبادی بہ طور مردم شماری ۱۹۰۶ء میں حسب ذیل تھی۔ اب یعنی ۱۹۳۳ء میں چھ کروڑ سے زیادہ ہے۔

برٹش انڈیا	دو کروڑ
دیسی ریاستیں	چالیس لاکھ
افغانستان	دس لاکھ
بخارا	دس لاکھ
خیوا	چار لاکھ
روسی ایشیا	پندرہ لاکھ
ترکستان	پچیس لاکھ
ایران	پچاس لاکھ
عراق	دس لاکھ
میزان	تین کروڑ اسی لاکھ

تفسیر در منثور مطبوعہ مصر جلد ششم صفحہ ۳۷۹ پر سورہ بینہ کی آیۃ اولئک ہم خیر البریۃ کی تفسیر میں لکھا ہے کہ ابن عساکر نے جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت کی ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ حضرت علی علیہ السلام سامنے سے آئے۔ تو آنحضرت نے فرمایا خدا کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یہ علی اور اس کے شیعہ بروز قیامت یقیناً فائز المرام ہونگے۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ اس دن سے جب اصحاب رسول حضرت علی علیہ السلام کو آتے دیکھتے تو کہتے کہ خیر البریہ آ رہے ہیں۔ ابن عساکر اور ابن عدی نے ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ خیر البریہ حضرت علی علیہ السلام ہیں اور ابن عدی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ اے علی تم اور تمہارے شیعہ قیامت کے دن راضی کئے جائیں گے۔

ارجح المطالب صفحہ ۵۳۵ پر جو کہ کتب سنت سے ہے لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا کہ اے علی کل قیامت کو تم سب خلقت سے زیادہ قریب اور حوض کوثر پر میرے خلیفہ ہو گے اور تمہارے شیعہ نور کے ممبروں پر یعنی سفید منہ والے میرے اردگرد ہونگے میں ان کی شفاعت کروں گا۔ اور وہ جنت میں میرے ہمسایہ ہونگے۔

سورہ والصافات میں ہے وان من شیعتہ لابراہیم اذ جاء ربہ بقلب سلیم یعنی تحقیق حضرت ابراہیم نوح علیہ السلام کے شیعوں میں سے تھے جبکہ وہ اپنے رب کے پاس سلامتی والے دل کے ساتھ آئے

سورہ قصص میں ہے فوجد فیہما رجلین یقتتلان ھذا من شیعتہ وھذا من عدوہ یعنی حضرت موسیٰ نے دو شخصوں کو لڑتے جھگڑتے دیکھا۔ ان دونوں میں سے ایک حضرت موسیٰ علیہ السلام کا شیعہ تھا۔ اور دوسرا حضرت موسیٰ علیہ السلام کا دشمن تھا۔

سورہ یوسف میں ہے کہ واتبعت ملۃ آبائی ابراہیم واسحاق ویعقوب ؛ یعنی حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ میں اپنے باپ دادا ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کے مذہب پر چلا (یعنی شیعہ ہوا)

تفسیر کبیر اور تفسیر کشاف اور نہایہ ابن اثیر جزری میں ہے کہ شیعہ کے معنی مددگار باعتبار اصل وضع کے ہیں اور یہ نام حضرت علی اور ان کے اہلبیت کو دوست رکھنے والوں کے ساتھ غالب اور مشہور ہو گیا۔

کنز العمال مطبوعہ مصر صفحہ ۴۰۳ برحاشیہ مسند احمد حنبل میں ہے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ اے علی تو اور تیرے شیعہ جنتی ہیں

شیعہ کے لغوی معنی گروہ یا پیرو کے ہیں پس جو لوگ حضرتؐ کی وفات پر بایں خیال رہے کہ حضرت علیؑ کے فرد رہے۔ پیچھے علی ہیں بعد سے اور جو راہ حق سے منحرف ہو کر ابوبکر وغیرہ کے ساتھ ہو گئے شیعیان ابوبکر کہلائے شیعیان علیؑ اور شیعیان ابوبکر میں زیادہ فرق نظر نہیں آتا ہر دو فریق سرداری و سروری میں یکساں ہیں بلکہ مقدم الذکر کو تو شیعوں کی سرداری اور موخر الذکر کو صرف انہی کی سرداری حاصل ہے۔

شیعیان علیؑ و شیعیان ابوبکر ایک ہی نسبت سے گو باہم ایک ہی معلوم ہوتے ہیں لیکن دل میں ایمان آ موجود ہے ... ہم دونوں کے دل میں فرق ہے جو کسی طرح یکساں نہیں ہے شیعیان علیؑ اور شیعیان ابوبکر ایک ہی دور ... ہے شیعیان علی کے دل رسول پاک اور آل رسولؐ کی محبت سے یہاں تک لبریز ہیں کہ ان میں ثلاثہ وغیرہ اعدائے اہلبیت کی محبت کی گنجائش نہیں اور شیعیان ابوبکر کے دل ثلاثہ کی محبت میں اس حد تک محو ہیں۔ کہ ان میں رسول پاک اور آل رسولؐ کی محبت کو دخل نہیں۔

شیعہ اور سنی کو آپس میں ایک اور نسبت بھی حاصل ہے شیعہ حضرات عشرہ محرم میں ذکر قتل امام حسینؑ پر سب کی طرح لوٹتے ہیں اور سنی لوگ بزم جنگ و رباب میں سرگرم نظر آتے ہیں پسند اپنی اپنی خیال اپنا اپنا۔

فضائل اہل بیت علیہم السلام

ابن مردویہ اور خطیب نے ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ ام سلمہ کی باری کا دن تھا کہ جبرئیل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیت انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا لے کر نازل ہوئے آنحضرتؐ نے حضرت علی حسن حسین اور فاطمہ علیہم السلام کو بلایا اور اپنے پاس جمع کر ان پر ایک کپڑا ڈال دیا ام سلمہ کے سامنے پردہ پڑا تھا اس وقت آنحضرتؐ نے فرمایا خدایا یہی لوگ میرے اہلبیت ہیں ان سے برائی کو دور رکھ اور ان کو پاک و پاکیزہ رکھ جو پاک پاکیزہ رکھنے کا حق ہے ام سلمہ نے عرض کی یا حضرتؐ کیا میں بھی ان کے ساتھ ہوں حضرت نے فرمایا تم اپنی جگہ بیٹھی رہو۔ تمہیں شک نہیں کہ تو نیکی پر ہے

ترمذی نے حکم صحت دیکر اور ابن جریر و ابن منذر اور حاکم نے تصحیح کر کے اور ابن مردویہ و بیہقی نے چند طریقوں سے ام سلمہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتی ہیں کہ میرے گھر میں آیہ انما یرید اللہ نازل ہوئی اور میرے گھر میں فاطمہ حسنؑ حسینؑ اور علی بھی تھے آنحضرتؐ نے جو چادر اوڑھی ہوئی تھی۔ ان لوگوں پر ڈال دی اور فرمایا خدایا یہی لوگ میرے اہلبیت ہیں۔

ابن جریر ابن ابی حاتم اور طبرانی نے ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ آیہ انما یرید اللہ پانچ تن کے حق میں نازل ہوئی ہے یعنی میرے اور علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ کے بارہ میں

ابن ابی شیبہ احمد مسلم ابن جریر ابن ابی حاتم طبرانی اور حاکم نے تصحیح کر کے اور بیہقی نے اپنے سنن میں واثلہ ابن اسقع سے روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ حضرت فاطمہؑ کے پاس آئے اور آپ کے ساتھ امام حسنؑ و امام حسینؑ اور حضرت علیؑ علیہم السلام تھے یہاں تک کہ اندر گئے اور حضرت علیؑ اور حضرت فاطمہؑ کو پاس بلا کر اپنے سامنے بٹھایا اور امام حسنؑ اور امام حسین علیہ السلام کو اپنے زانوؤں پر بٹھایا پھر ان سب پر ایک کپڑا ڈال دیا اس وقت میں سب کے پیچھے تھا پھر آنحضرتؐ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی انما یرید اللہ

ابن ابی شیبہ احمد اور ترمذی نے بطریق حسن اور ابن جریر ابن منذر طبرانی اور حاکم نے صحیح تسلیم کر کے اور ابن مردویہ نے انس ابن مالک سے روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ جب کبھی جناب فاطمہؑ کے دروازے سے نماز صبح کے واسطے گزرتے تو فرماتے اے اہلبیت محمدؐ نماز کے لئے آمادہ ہو جاؤ خدا تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے برائی

کو دفع رکھے اور تم لوگوں کا حقہ پاک و پاکیزہ رکھے۔

ترمذی، طبرانی، ابن مردویہ، ابو نعیم اور بیہقی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ خدا نے مخلوق کی دو قسمیں کیں۔ اور مجھے بہتر قسم سے قرار دیا چنانچہ اصحاب الیمین اور اصحاب الشمال میں ادھر کی طرف اشارہ ہے، میں اصحاب الیمین میں سے ہوں اور ان سب سے بہتر ہوں۔ پھر دونوں کی تین قسمیں بنائیں اور میں تینوں سے بہتر ہوں جیسا کہ اسی امر کی طرف اشارہ ہے فاصحاب المیمنۃ ما اصحاب المیمنۃ و اصحاب المشئمۃ ما اصحاب المشئمۃ والسابقون السابقون اولئک المقربون میں سابقین میں سے ہوں اور سب سے بہتر ہوں۔ پھر خدا نے تینوں قسموں کے چند قبیلے بنائے اور مجھے سب سے بہتر قبیلہ میں رکھا، اسی امر کا اشارہ ہے "وجعلناکم شعوبا و قبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم" میں تمام اولاد آدمؑ سے سب سے زیادہ متقی اور معزز ہوں اور پھر کوئی فخر نہیں۔ پھر خدا نے قبیلوں کے گھر بنائے اور مجھے سب سے بہتر گھر میں قرار دیا جیسا کہ صریح قول خدا میں ہے انما یرید اللہ پس میں اور میرے اہلبیت تمام گناہوں سے پاک و پاکیزہ ہیں۔

ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے قتادہ سے انما یرید اللہ کی تفسیر میں روایت کی ہے کہ اہلبیت وہ ہیں جن کو خدا نے ہر برائی سے پاک رکھا ہے اور اپنی رحمت سے مخصوص کیا ہے۔

ضحاک بن مزاحم سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ہم نبوت کے درخت سے ایسے خاندان والے ہیں جن کو خدا نے پاک و پاکیزہ رکھا ہے۔ ہمارا گھر رسالت اور فرشتوں کی آمد و رفت کی جگہ ہے ہمارا گھر رحمت کا گھر ہے، اور ہمارا گھر علم کی کان ہے۔

ابن مردویہ نے ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ جب حضرت علی علیہ السلام اور جناب فاطمہؑ ایک گھر میں رہنے لگے تو بیس روز تک صبح کے وقت آنحضرتؐ حضرت علی علیہ السلام کے دروازہ پر فرمایا کرتے۔ نماز کے لئے آمادہ ہو جاؤ۔ خدا تم پر رحم کرے۔ خدا تو یہی چاہتا ہے کہ اے اہلبیت محمدؐ تم سے ہر قسم کی برائی کو دور رکھے اور تم کو پاک و پاکیزہ رکھے۔ تم جس کو دشمن جانو۔ اس کا میں بھی دشمن ہوں تم جس کو دوست جانو اس کا میں بھی دوست ہوں۔

ابن جریر اور ابن مردویہ نے ابو الحمراء سے روایت کی ہے کہ میں مدینہ میں آنحضرتؐ کی خدمت میں آٹھ مہینے رہا۔ آنحضرتؐ نماز صبح کے لئے جب بھی نکلتے تو حضرت علی علیہ السلام کے دروازہ پر ضرور جاتے اور اپنے دونوں ہاتھ دروازہ کی دونوں چوکھٹ پر رکھ کر فرماتے، اے اہلبیت محمدؐ۔ نماز کے لئے آمادہ ہو جاؤ۔ اس کے بعد آیہ انما یرید اللہ کی تلاوت فرماتے۔

ابن عباس سے ابن مردویہ نے روایت کی ہے کہ ہم نے نو ماہ تک آنحضرت کو دیکھا کہ حضور ہر روز ہر نماز کے وقت حضرت علی ابن ابیطالب کے دروازے پر آتے اور فرماتے اے اہلبیت محمدؐ۔ نماز کے لئے تیار ہو جاؤ پھر یہ انما یرید اللہ پڑھتے۔

ترمذی، ابن جریر طبرانی اور ابن مردویہ نے عمر بن سلمہ (یہ شخص آنحضرت کا پروردہ تھا) سے روایت کی ہے کہ آیہ انما یرید اللہ نازل ہوئی اس وقت آنحضرتؐ ام سلمہ کے گھر میں تھے آنحضرتؐ نے فاطمہؑ علیؑ حسنؑ اور حسینؑ پر چادر ڈھا کر فرمایا۔ خدایا یہی میرے اہلبیت ہیں۔ ان سے ہر برائی کو دور رکھ اور ان کو ایسی طرح پاک پاکیزہ رکھ یہ سن کر ام سلمہ نے کہا۔ یا رسول اللہ میں بھی ان کے ساتھ ہوں؟ آنحضرت نے فرمایا۔ تم اپنی جگہ پر رہو۔ تم یقیناً نیکی پر ہو۔

ینابیع المودۃ شیخ سلیمان قندوزی بلخی حنفی مطبوعہ قسطنطنیہ ص ۱۰۸ اسطرح ہے کہ آیہ تطہیر کے نازل ہونے کے بعد چھ مہینے تک آنحضرت خانہ جناب سیدہ سلام اللہ علیہا پر نماز صبح کے وقت ہر روز پکارتے تھے۔ اے اہلبیت محمدؐ۔ اٹھو۔ وقت نماز ہے۔ اور آیہ تطہیر کی تلاوت فرماتے۔

تفسیر در منثور جلد پنجم ص ۱۹۸ پر سورہ احزاب آیہ نمبر ۳۳۔ انما یرید اللہ کی تفسیر میں لکھا ہے کہ یہ حضرات محمدؐ اور علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ علیہم السلام ہیں۔

تفسیر در منثور مطبوعہ مصر جلد پنجم ص ۲۱۵ پر امام شافعی کا قول درج ہے۔

یا اہل البیت رسول اللہ حبکم	فرض من اللہ فی القرآن انزلہ
کفاکم من عظیم القدر انکم	من لم یصل علیکم لا صلوٰۃ لہ

یعنی اے اہلبیت محمدؐ قرآن میں تمہاری محبت ہر ایک شخص پر فرض ہو چکی ہے تمہاری بزرگی پر یہ بات ہی کافی ہے کہ جو تم پر درود نہ بھیجے اس کی نماز ہی قبول نہیں۔ بخاری کتاب الصلوٰۃ باب الصلوٰۃ علی النبی میں ہے آنحضرت نے فرمایا ہے کہ اس طرح پڑھا کرو اللھم صل علیٰ محمد و علیٰ آل محمد سنن ابی داؤد ابن ماجہ ... صحیح مسلم ترمذی حاکم ابو القاسم ابن خزیمہ اور ابن حبان نے بھی لکھا ہے کہ جب سورہ احزاب آیہ نمبر ۵۶ ان اللہ و ملائکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین امنوا صلوا علیہ و سلموا تسلیما نازل ہوئی تو آنحضرت نے یہ درود حکم دیا اللھم صل علیٰ محمد و علیٰ آل محمد کما صلیت علیٰ ابراہیم و علیٰ آل ابراہیم امام رازی نے تسلیم کیا ہے کہ آنحضرت کے اہلبیت پانچ چیزوں میں آپ کے برابر ہیں منجملہ ان کے تشہد میں درود بھیجنے ... مناقب مرتضوی میں ہے کہ انس بن مالک نے کہا میں نے آنحضرت سے ... کہ وہ فرماتے تھے کہ ملائکہ نے مجھ پر اور علیؑ پر ... سات

مرتبہ درود بھیجا۔

مواہب لدنیہ میں ہے کہ آنحضرتؐ نماز میں یوں پڑھا کرتے تھے اللھم صل علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم و علی آل ابراھیم۔ صواعق محرقہ میں ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ مجھ پر ناقص درود نہ بھیجا کرو جیسے یہ نہ کہو اللھم صل علی محمد یا محمد صلعم یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم، بلکہ پورا درود کہو جیسا کہ ہوا۔ نظر بہ قرآن پاک میں سلام علی آل یاسین۔ آیا ہے اور یاسین سے مراد محمد ہیں۔ پس آل یاسین سے مراد آل محمد ہوئے۔ پس آل محمد پر درود و سلام کرنا واجب ہوا۔

تفسیر در منثور ج ۵ ص ۱۹۹ سراج الوہاب شرح مسلم نواب صدیق حسن جلد ششم ص ۲۳۳ قول مستحسن مولوی حسن الزمان ص ۱۰۳ پر ہے کہ آیہ تطہیر میں صرف محمد و علی و فاطمہ و حسن و حسین علیہم السلام شامل ہیں کوئی نہیں ہے۔ مسلم باب فضائل اہلبیت کو حضرت عائشہ سے کہا کہ آیہ تطہیر میں صرف رسول اللہ صلعم و حضرت علی و فاطمہ و حسن و حسین داخل ہیں۔ ازواج ان میں سے کوئی بھی۔ ینابیع المودۃ ص ۳۰۲

کتاب مناقب امام احمد بن حنبل اور صواعق محرقہ ابن حجر عسقلانی قلمی میں ہے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ ستارے آسمان والوں کے لئے امان ہیں جب ستارے نہ رہیں گے تب آسمان بھی نہ رہیں گے۔ اسی طرح میرے اہلبیت اہل زمین کیلئے امان ہیں جب اہلبیت نہ رہیں گے تب اہل زمین بھی نہ رہیں گے۔ یہ حدیث کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے زیادات مسند میں اور حموینی نے فرائد السمطین میں اور حاکم نے مستدرک میں بیان کیا ہے۔ سورہ انفال آیہ نمبر ۳۳ وما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم ما عذبھم ...

ینابیع المودۃ شیخ سلیمان حنفی قندوزی نقشبندی میں بہ سند کتاب مناقب لکھا ہے کہ زمین اہلبیت سے خالی نہیں رہتی۔ اگر خالی ہوئی تو تباہ ہو جائے۔

حموینی نے امام زین العابدینؑ سے روایت کی ہے کہ اگر زمین پر ہم اہلبیت میں سے کوئی نہ ہو تو زمین مع اہل زمین کے تباہ ہو جائے۔

ینابیع المودۃ میں ہے کہ کہا امام احمد حنبل نے کہ خدا نے زمین کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاطر زینت دیا۔ پس زمین تب تک قائم رہیگی جب تک اہلبیت محمد اس پر قائم رہیں گے۔ فرائد السمطین حموینی میں بہ سند امام جعفر صادقؑ اور امام صادق نے بہ سند ... روایت کی ہے کہ ہم ہیں امام مسلمانوں کے ... جہاں پر حجت ہیں خدا اور مومنوں کے سردار ... پیشانیوں اور نورانی ... کے سردار اور مسلمانوں کے ... بیان کے لئے امان ... وقت ہوتا ہے اور زمین سے برکات ... اگر ہم ...

کوئی زمین پر نہ رہے تو زمین سوا ان تمام چیزوں کے جو اس پر ہیں فنا ہو جائے خصوصاً جب سے آدم کو پیدا کیا ہے تب سے زمین حجت خدا سے کبھی خالی نہیں ہوئی خواہ حجت خدا علی الاعلان ظاہر ہو خواہ غائب مستور اور قیامت تک حجت خدا سے ہرگز خالی نہ رہے گی گرچہ خالی ہو جائے تو زمین پر عبادت خدا نہ ہو سلیمان کہتا ہے کہ میں نے حضرت صادقؑ سے عرض کیا کہ جو حجت غائب مستور ہو اس سے لوگ کیونکر نفع حاصل کرتے ہیں۔ فرمایا جیسے کہ آفتاب سے نفع اٹھایا جاتا ہے جبکہ وہ بادل کے نیچے ہو۔

تفسیر عزیزی شاہ عبدالعزیز دہلوی میں ہے کہ تم لوگوں میں میرے اہلبیت کی مثال کشتی نوحؑ کی طرح ہے جس کسی نے اس کشتی میں پناہ لی وہ نجات پا گیا اور جس نے پناہ نہ لی وہ غرق ہو گیا۔

تفسیر در منثور جلد اول مطبوعہ مصر ص۶۱ سطر اول پر ہے کہ وہ کلمات جن کی وجہ سے حضرت آدمؑ کی توبہ قبول ہوئی پنجتن پاک کے نام تھے یعنی محمدؐ و علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ علیہم السلام۔

تفسیر در منثور مطبوعہ مصر جلد اول ص۷۱ سطر اول پر بروایت ابن ابی شیبہ لکھا ہے کہ فرمایا حضرت علی علیہ السلام نے کہ اس امت محمدیہ میں ہماری مثال سفینۂ نوحؑ اور باب حطہ کی سی ہے۔ ناظرین باب حطہ وہ دروازہ تھا جس میں سے بنی اسرائیل کو بحالت سجدہ گذرنے کا حکم ہوا تھا اور ان کی زبان پر حطہ حطہ جاری تھا یعنی بخش دے بخش دے۔

صواعق محرقہ علامہ ابن حجر باب یازدہم فصل سوم فضائل اہلبیت میں ہے کہ خلیفہ مامون شاید شکار کو جاتے ہوئے ایک راستہ سے گزرا جہاں امام محمد تقیؑ معہ چند لڑکوں کے کھیل رہے تھے امام کی عمر اس وقت صرف نو سال کی تھی۔ مامون شاہ کو دیکھ کر سب لڑکے بھاگ گئے مگر امام محمد تقیؑ وہاں پر کھڑے رہے جس پر مامون نے کہا اے لڑکے تو کیوں نہیں بھاگا حضرتؑ نے فرمایا اے امیر راستہ تنگ نہیں تھا جس کو تیرے لئے فراخ کرتا اور میں نے کوئی جرم بھی نہ کیا تھا کہ تم سے ڈرتا اور مزید برآں تم سے گمان نیک رکھتا ہوں۔ مامون نے حیران ہو کر نام پوچھا تو حضرت نے فرمایا میں محمد تقیؑ بن علی رضا ہوں جب مامون نے سواری آگے بڑھائی اور اپنے شکاری باز کو ایک طرف چھوڑا۔ باز غائب ہو گیا۔ وہ کچھ دیر کے بعد چونچ میں ایک زندہ مچھلی لایا۔ مامون پھر امام محمد تقیؑ کے پاس آیا اور پوچھا اے امام بتائیے میرے ہاتھ میں کیا ہے۔ حضرت نے فرمایا اے امیر تحقیق خدا نے اپنے دریائے قدرت میں چھوٹی چھوٹی مچھلیاں پیدا کی ہیں جن کو بادشاہوں کے باز شکار کر لاتے ہیں۔ اور وہ ان مچھلیوں کے ذریعہ اہلبیت نبوی کی آزمائش کرتے ہیں۔ امام کی عقل و ذہانت و اعجاز دیکھ کر مامون نے چاہا کہ اپنی لڑکی حضرت کے نکاح میں دیدے۔ اس پر علما کا ایک گروہ بہ سرکردگی قاضی یحییٰ بن اکثم امام محمد تقیؑ کو مغلوب کرنے کے لئے حضرت کے پاس آئے۔

قاضی یحییٰ نے بہت دقیق اور پیچیدہ مسائل حضرت کے پیش کئے جن کو حضرت نے نہایت خوبی
سے حل فرمایا۔ اور مامون نے اپنی بیٹی ام فضل کا نکاح حضرت سے کر دیا۔

مراۃ الجنان یافعی و تاریخ بغداد خطیب اور صواعق محرقہ و تاریخ ابن خلکان اور روضۃ الاحباب
میں قاضی یحییٰ کے کامل فقیہ اور عالم ہونے کو تسلیم کیا گیا ہے۔

صواعق محرقہ اور تفسیر ثعلبی میں بروایت امام صادق لکھا ہے کہ سورۂ آل عمران کی آیہ نمبر ۱۰۳
"واعتصموا بحبل اللہ جمیعا" سے مراد ہم اہلبیت محمدؐ ہیں جن سے تمسک رکھنے کا حکم ہے۔

تفسیر در منثور سیوطی مطبوعہ مصر جلد دوم صفحہ ۶۴ سطر ۴، پر ہے کہ ابن ابی حاتم نے حضرت ابو جعفر سے
روایت کی ہے کہ سورہ آل عمران آیہ نمبر ۱۰۵ میں "کنتم خیر امۃ" سے مراد اہلبیت محمدؐ ہیں۔

صواعق محرقہ علامہ ابن حجر مکی فصل آیات فضائل اہلبیت میں ہے کہ ابوالحسن مغازلی نے امام محمد
باقرؑ سے روایت کی ہے کہ سورۃ النساء آیہ نمبر ۵۳ "ام یحسدون الناس علی ما اتٰھم اللہ من فضلہ" میں
ہم اہلبیت محمدؐ سے مراد ہے۔ ناظرین اسی سورہ کی اسی آیہ کے آگے ہے "فقد اتینا آل ابراھیم
الکتاب واتینٰھم ملکا عظیما"۔ اس آیت میں بقول رسول مقبول آل ابراہیم سے مراد آل محمدؐ ہے اور
کتاب سے مراد قرآن ہے اور حکمت سے مراد نبوت محمدؐ ہے اور ملک عظیم سے مراد امامت دوازدہ امام ہے

ایک حدیث میں حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ہم اہلبیت کی محبت
نیکی ہے اور ہماری دشمنی بدی ہے جو شخص ہم سے دشمنی رکھے گا خدا اس کو منہ کے بل جہنم میں جھونک
دے گا اور یہ ارشاد سورہ انعام کی آیہ نمبر ۱۵۹ سے متعلق ہے "من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالھا و
من جاء بالسیئۃ فلا یجزیٰ الا مثلھا"۔

سورہ اعراف کا پہلا لفظ "المص" ہے اس کی تفسیر میں امام صادقؑ نے فرمایا کہ المص سے
مراد "انا اللہ المقتدر الصادق" ہے جو بنی امیہ کا زمانہ حکومت ہے یعنی الف کا ایک اور لام کے تیس اور میم کے
چالیس اور صاد کے نوے مجموعاً ایک سو اکسٹھ ہوئے چنانچہ امامؑ کی پیشینگوئی کے مطابق مسودہ
سنہ ۱۶۱ھ میں کوفہ میں داخل ہوا۔ اور بنی امیہ کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا۔

تفسیر در منثور جلد سوم صفحہ ۱۲۲ پر ہے کہ ابن عساکر نے ابو رافع سے روایت کی ہے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے
کہ جس طرح ہارون کو اور اس کی اولاد کو بحالت جنب مسجد میں آنے کی بحکم خدا اجازت تھی۔ اسی طرح
میری مسجد کے تمام اشخاص میں سے صرف علیؑ اور اولاد علیؑ بحالت جنب داخل مسجد ہو سکتے ہیں جو
یونس آیہ نمبر ۸۷ "واوحینا الی موسیٰ واخیہ" ملاحظہ کریں۔

تفسیر درِ منثور جلد چہارم ص۵۹ سطر ۱۵ میں ہے کہ ابن ابی حاتم نے ابن سیرین سے روایت کی ہے۔ کہ سورہ رعد آیہ نمبر ۲۹ - الذین امنوا وعملوا الصالحات طوبیٰ لہم وحسن مآب میں طوبیٰ سے مراد ایک درخت ہے جو بہشت میں ہے جس کی جڑ علی ابن ابیطالب کے گھر میں ہے۔ اہل جنت میں کوئی ایسا گھر نہیں جس میں اس کی شاخوں میں سے ایک شاخ نہ ہو۔ پھر ابن ابی حاتم نے بروایت فرقہ سبخی لکھا ہے کہ خدا نے عیسیٰ کو وحی کی کہ تم خدا اور اس کے نبی رسول پر ایمان لاؤ اور اس کی تصدیق کرو۔ اور اس کی متابعت کرو۔ وہ اونٹ پر سوار ہوگا۔ اون کے کپڑے پہنے گا۔ ہاتھ میں عصا اور سر پر تاج رکھے گا۔ اس کی آنکھیں بڑی بڑی اور اس کی بھنویں پیوستہ ہونگی۔ وہ صاحب نسل ہوگا۔ اس کی نسل ایک مبارک عورت خدیجہؓ سے ہوگی۔ اس کی بیٹی فاطمہؑ ہوگی جس سے دو بیٹے حسنؑ اور حسینؑ ہونگے جو شہید ہونگے۔ جو شخص اس نبی کے زمانہ میں ہوگا۔ اور اس کا مدد مددگار ہوگا۔ اس کے لئے طوبیٰ ہے۔

سورہ ابراہیم آیہ نمبر ۲۴۔ الم تر کیف ضرب اللہ مثلاً کلمۃ طیبۃ کشجرۃ طیبۃ اصلہا ثابت وفرعہا فی السماء کے بارہ میں آنحضرت کا ارشاد ہے کہ اس درخت کی جڑ میں ہوں اور علی اس کا تنا اور آئمہ اس کی شاخیں اور ہمارا علم اس کا پھل اور شیعہ مومنین اس کے پتے ہیں۔

سورہ حجر آیہ نمبر ۷۵ "ان فی ذالک لآیات للمتوسمین" کی تفسیر میں جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متوسم تھے پھر میں ہوں اور میرے بعد آئمہ معصومین ہیں حضرت صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ظہور قائم آل محمدؑ کے وقت ہر ایک نیک اور بد خدا کی مقرر کردہ نشانیوں سے پہچانا جائیگا۔

تفسیر درِ منثور مطبوعہ مصر جلد چہارم ص۱۱۹ پر ہے کہ سورہ نحل آیہ نمبر ۴۳ "فسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون" سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہل بیت ہیں۔ جناب امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم اہل ذکر ہیں۔

سورہ نحل آیہ نمبر ۸۳ "یعرفون نعمت اللہ ثم ینکرونہا واکثرہم الکافرون" سے مراد نعمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے وصی ہیں۔

سورہ مریم آیہ نمبر ۸۷ "لا یملکون الشفاعۃ الا من اتخذ عند الرحمن عہدا" کے بارہ میں آنحضرت کا ارشاد ہے کہ عہد سے مراد میری اور علی کی دوستی ہے۔ روز قیامت کوئی شخص دوسرے شخص کی سفارش نہ کرسکے گا۔ جو اس سے متمسک ہو۔ تفسیر درِ منثور مطبوعہ مصر جلد چہارم ص۲۸۷ سطر ۱۱ اور مواہب لدنیہ اور صواعق محرقہ میں ہے کہ ابن مردویہ اور دیلمی نے براء سے روایت کی ہے کہ آنحضرت

نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا کہ خداوند کی بارگاہ میں میرے لئے عہد و پیمان اور محبت فرشتے اور مومنوں کے دل میں میری محبت کر۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی ابن عباس اور حضرت علی علیہ السلام سے بھی یہی روایت منقول ہے۔

سورہ طٰہٰ "کا پہلا لفظ طٰہٰ سے مراد بقول معصوم یہ ہے کہ ط کے ۹ اور ہ کے ۵ عدد ہیں یعنی کل عدد ۱۴ ہوئے یعنی اس کے باطن سے چہاردہ معصوم مراد ہیں۔

صواعق محرقہ ابن حجر مکی عسقلانی قلمی آیت ۸ نصف کل میں سورۃ طٰہٰ آیہ نمبر ۸۲ وانی لغفار لمن تاب وآمن وعمل صالحا ثم اھتدیٰ کے بارہ میں لکھا ہے کہ ثابت البنانی نے کہا اھتدیٰ الی ولایۃ اھل بیتہ

تفسیر درمنثور طبع مصر جلد پنجم ۵ سطر ۲۰ پر سورہ نور آیہ نمبر ۳۵ اللہ نور السمٰوات والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا کی تفسیر میں لکھا ہے کہ حسن بصری اور ابوالحسن مغازلی شافعی سے روایت ہے کہ مشکوٰۃ سے مراد حضرت فاطمہؑ اور مصباح سے حسنینؑ اور شجرہ مبارکہ سے حضرت ابراہیمؑ اور شرقی اور غربی نہ ہونے سے حضرت فاطمہؑ کا یہودی یا نصرانی نہ ہونا اور یکاد زیتہا سے جناب فاطمہؑ کا کثرت علم اور نور علیٰ نور سے یک امام کے بعد دوسرا امام اور یہدی اللہ لنورہ سے چہاردہ معصوم کی ولا اور محبت مراد ہے اور اسی کی مؤید وہ روایت ہے جسکو علامہ جلال الدین سیوطی نے لکھا ہے کہ ابن مردویہ نے انس بن مالک اور بریدہ سے روایت کی ہے کہ جب آنحضرتؐ نے فی بیوت اذن اللہ ان ترفع کی تلاوت فرمائی۔ تو ایک شخص نے عرض کیا یا حضرت اس گھر سے کون گھر مراد ہیں آنحضرتؐ نے فرمایا۔ انبیاء کے گھر۔ پس ابوبکر نے علی اور فاطمہؑ کے گھر کی طرف اشارہ کرکے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا یہ گھر بھی انہی گھروں میں سے ہے حضورؐ نے فرمایا ہاں لیکن یہ گھر ان تمام گھروں سے بہتر و افضل ہے۔ وہی گھر جو بے حرمت اس گھر کی شیخین کے ہاتھوں سے ہوئی۔ ظاہر من الشمس ہے۔ یہی تمام روایت ابو اسحاق ثعلبی نے بھی لکھا ہے۔

سورۂ عنکبوت آیہ نمبر ۴۳ وما یعقلہا الا العالمون کی تفسیر میں بقول معصوم یہ ہے محمد و آل محمدؐ ہیں۔
سورہ عنکبوت آیہ نمبر ۴۹ وما یجحد بآیاتنا الا الکافرون " و آیہ نمبر ۴۹ بل ھو آیات بینات ہیں " بینات سے مراد بقول معصوم محمد و آل محمدؐ ہیں۔

تفسیر شافی علامہ ملا شیرازی میں سورہ حجرات آیہ نمبر ۲ ولا تجہروا لہ بالقول کی تفسیر میں لکھا ہے کہ یہی بات ہے سرکار دوعالم [illegible] قریش کو بھی دھمکاتا ہوں۔ [illegible] تم پر عمل کرو گے ورنہ تمہاری امت سے ویسے ہی [illegible] جیسی طرح [illegible] کرے گی [illegible] رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت موسیٰ سے تشبیہ دی ہے جس کے وجوہات یہ ہیں کہ موسیٰ کو توریت
اور آنحضرت کو قرآن عطا ہوا۔ دونوں کو حکم جہاد ہوا۔ موسیٰ نے ہارون کو اور آنحضرت نے حضرت علی کو اپنا
وصی بنایا۔ موسیٰ کو فرعون پر فتح ہوئی آنحضرت کو کفار قریش پر فتح ہوئی۔ موسیٰ کے وصی یوشع بن نون بعد حضرت
ہارون فوت ہو گئے تھے۔ ہیں موسیٰ کی زوجہ صفورا بنت شعیب نے جنگ کی۔ اور آنحضرت کے وصی حضرت
علی علیہ السلام کیساتھ آنحضرت کی زوجہ عائشہ نے جنگ کی۔ موسیٰ کے بعد ان کے بارہ اوصیاء تھے اور
آنحضرت کے بھی بارہ اوصیاء ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔

سورۂ سبا آیہ نمبر ۶ ویری الذین اوتوا العلم الذی انزل الیک من ربک سے مراد بقول رسول
مقبول انبیاء اور چہاردہ معصوم ہیں۔

سورۂ فاطر آیہ نمبر ۲۸ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء سے بقول معصوم مراد محمد وآل
محمد ہیں۔

سورۂ فاطر آیہ نمبر ۳۲ ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا سے مراد بقول رسول اللہ ائمہ
معصومین ہیں۔ تفسیر کشاف مطبوعہ مصر تفسیری مطبوعہ مصر جلد دوم ص ۲۶۲ علاوہ براں اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے
کہ ان سے مراد وہ صحابہ و تابعین و تبع تابعین ہیں جو قیامت تک کتاب خدا کے سچے وارث اور پیرو
ہوں گے۔ اور یہ صرف ائمہ معصومین ہو سکتے ہیں، اور جن کو حدیث امۃ وسطا لتکونوا شہداء علی الناس
قرینہ ہے۔ شواہد التنزیل حاکم ابو القاسم ج ۲ کے حوالے سے ثابت کیا جا چکا ہے کہ خدا کی حجت اور خلق خدا پر
گواہ حضرت علی علیہ السلام اور اولاد حضرت علی علیہ السلام ہیں۔

سورۂ والصافات آیہ نمبر ۱۶۴ وما منا الا لہ مقام معلوم سے مراد بقول معصومین محمد وآل
محمد ہیں۔ تفسیر درمنثور مطبوعہ مصر جلد پنجم ص ۲۹۳ سطر ۲۸ ابن عباس کی تفسیر میں لکھا ہے کہ مسلم نے حدیث
روایت کی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ ہم کو دوسرے لوگوں پر تین باتوں میں فضیلت ہے جیسے ہماری صفیں
فرشتوں کی سی ہوتی ہیں اور زمین ہماری سجدہ گاہ ہے اور جب پانی نہ ملے تو وہ پاک کرنے والی ہے۔ ظاہر
ہے یہ بظاہر تمام امت کی صفیں پر صادق ہو سکتی ہے مگر مومنین تمام فرشتوں کی سی صفیں یعنی فرشتوں کی سی
معصومیت اور عبادت کہاں ہو سکتی ہے۔

سورۂ حم السجدہ آیہ نمبر ۳۳ ومن احسن قولا ممن دعا الی اللہ سے مراد بقول معصومین
چہاردہ معصوم علیہم السلام ہیں۔

تیسیر المعصومین سورۂ حم السجدہ آیہ نمبر ۳۴ ولا تستوی الحسنۃ ولا السیئۃ ... کے

باره میں لکھا ہے کہ حسنہ سے مراد اہلبیت محمدؐ کی محبت ہے اور سیئہ سے مراد اہلبیت محمدؐ کی دشمنی ہے۔

تفسیر درمنثور مطبوعہ مصر جلد ششم صفحہ ۳۷۱ پر ہے کہ خطیب نے ابن المسیب سے روایت کی ہے کہ سورۂ قدر میں شب قدر سے مراد رسول اللہ اور اہلبیت ہیں اور ہزار ماہ سے مراد سلطنت بنی امیہ کا کل دوران ہے۔

ینابیع المودۃ مؤلفہ شیخ سلیمان قندوزی حنفی مطبوعہ قسطنطنیہ صفحہ ۸۰ سطر ۳ پر بروایت عربی ذیل لکھی ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا ہم ہیں (یعنی ہم ذوی القربیٰ) ہیں جو ہم سب لوگ خوب جانتے ہیں کہ سب علم کتب سے اور قرآن سے زمین کی ہر طاہر اور ... ہم وہ علوم جن کے سبب سے تمام انبیاء کو ... تک فضیلت حاصل ہوئی ہے۔ وہ ہر علوم اہلبیت محمدؐ میں موجود ہیں۔

ینابیع المودۃ امام شیخ سلیمان قندوزی مطبوعہ قسطنطنیہ صفحہ ۳۲ سطر ۲۰ میں ہے کہ ایک دن امام حسن علیہ السلام نے خطبہ میں ... فرمایا کہ ... ہم اہلبیت کا حق ادا کرنا آنحضرت کا حق ادا کرنا ہے ... حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہیں اور رسول اللہ ہم سے ہیں۔

شیخ عبدالرحمن بن محمد بن علی بن احمد بسطامی نے مناہج التوسل و مفاتح الترسل میں لکھا ہے کہ حضرت صادق سات برس کی عمر میں تو بعض مراد علوم حقیقی کی باتیں کرتے تھے اور علما کا گروہ آپ کے دروازہ پر ... کی تحصیل ... لوگ ... حاصل کرتے تھے۔

حافظ ابو نعیم اور حافظ ابن عساکر اور طبرانی نے امام باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ نے حسن اور حسین علیہما السلام اور عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن جعفر سے اپنی بیعت لی اور قبول فرمائی اگرچہ وہ کمسن بچے اور بالغ نہ تھے۔ ظاہر ہے چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کوئی فعل عبث نہیں ہو سکتا اس لئے ان حضرات کی شان ... کا آنحضرت کو علم تھا۔

کنز العمال باب فضائل اہلبیت و فردوس الاخبار دیلمی و صواعق محرقہ ابن حجر مکی و ... اور کتاب ... مرتضویہ و کتاب مودۃ القربیٰ سید علی ہمدانی شافعی مودۃ ہفتم میں لکھا ہے کہ اہلبیت محمدؐ کو دیگر لوگوں سے قیاس نہ کرو یعنی ان کا درجہ تمام لوگوں سے بالاتر ہے۔

مولوی عبید اللہ امرتسری نے ارجح المطالب میں اور سید سمہودی نے جواہر العقدین میں اور ملا علی قاری حنفی نے شرح شفا میں لکھا ہے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے میرے اہلبیتؑ پر سبقت مت کرو ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے اور ان کو تعلیم مت دو کیونکہ وہ تم سب سے زیادہ عالم ہیں۔

تفسیر کبیر رازی مطبوعہ مصر جلد ہفتم صفحہ ۳۹۲ سطر ۲ و ... ترمذی ... صفحہ ۵۲۶ و ۵۹۱ اور مشکوٰۃ جلد ۳ صفحہ ... اور تحفہ باب ۷ ... صفحہ ۱۴۰ اور تفسیر درمنثور سیوطی مطبوعہ مصر جلد دوم صفحہ ۶۰ سطر ... میں ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ میں

لوگو! میں تمہارے درمیان اپنے دو خلیفے (بزرگ چیزیں) چھوڑتا ہوں۔ قرآن اور اپنی عترت اہلبیتؑ۔ یہ دونوں ہرگز جدا نہ ہوں گے۔ حتیٰ کہ حوض کوثر پر جمع ہوں۔

مسلم جلد دوم شرح نووی صفحہ ۲۸۰ پر ہے کہ زید بن ارقم سے پوچھا گیا کہ کیا اہلبیت رسولؐ میں ان کی ازواج بھی شامل ہیں۔ زید نے جواب دیا کہ خدا کی قسم ازواج رسولؐ شامل اہلبیت ہرگز نہیں ہو سکتیں کیونکہ زوجہ طلاق دے دینے کے بعد شوہر سے الگ ہو جاتی ہیں۔ بلکہ اہلبیت وہ ہیں جن پر صدقہ حرام ہے۔

ینابیع المودۃ میں ہے کہ موفق بن احمد خطیب خوارزمی نے اپنی کتاب میں بروایت امام صادق علیہ السلام لکھا ہے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ میں نور خدا سے پیدا کیا گیا ہوں اور میرے اہلبیتؑ میرے نور سے مخلوق ہیں۔ پس ظاہر ہے کہ چہاردہ معصوم نور خدا سے مخلوق ہیں۔

سیوطی نے درمنثور میں، قندوزی حنفی نے ینابیع المودۃ میں، ابن مغازلی شافعی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ آدمؑ کے مخلوق ہونے سے پہلے محمدؐ و علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ کے نور موجود تھے۔ حضرت آدمؑ نے خدا سے سوال کیا کہ یہ کون حضرات ہیں۔ خداوند عالم نے فرمایا کہ یہ محمدؐ و علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ ہیں۔

محدث شاہ عبدالعزیز دہلوی اپنی تفسیر عزیزی جلد دوم صفحہ [illegible] پر لکھتے ہیں کہ جو شخص رسولؐ خدا پر ایمان لے آیا اور اہلبیت محمدؐ پر ایمان نہ لایا وہ مومن نہیں ہے۔

صواعق محرقہ ابن حجر مکی میں ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ مجھ پر دم بریدہ صلوات نہ بھیجا کرو۔ لوگوں نے عرض کیا کہ ہم کس طرح صلوات پڑھا کریں۔ فرمایا اللّٰھم صل علی محمد و آل محمد۔

علامہ مظہری نے تفسیر مظہری میں تفسیر فتلقیٰ آدم من ربہ کلمات کے ذیل میں لکھا ہے کہ خداوند عالم نے حضرت آدم علیہ السلام سے فرمایا کہ اگر یہ پیدا نہ ہوتے تو تم کو پیدا نہ کیا جاتا۔ آدم علیہ السلام نے عرض کی کہ مجھے ان حضرات کے بارے میں مطلع فرمایا جائے۔ پس پردے ہٹائے گئے اور آدمؑ نے ساق عرش پر پانچ نام دیکھے اور پوچھا کہ یہ کون حضرات ہیں۔ ارشاد ہوا کہ پہلا نور میرا نبی محمدؐ ہے۔ دوسرا علیؑ جو مومنوں کا امیر ہے۔ تیسرا فاطمہؑ دختر محمدؐ، چوتھا حسنؑ اور پانچواں حسینؑ ہیں۔ [illegible] آدم علیہ السلام خوش ہوئے اور جب [illegible] تو ان ناموں سے دعا کی یا اللہ بحق محمد و علی و فاطمہ و حسن و حسین میری توبہ قبول فرما۔ خداوند نے توبہ قبول کی [illegible] تو حضرت آدمؑ نے اپنی انگوٹھی میں محمد رسول اللہ و علی امیر المومنین کندہ کرایا۔ [illegible] ابو محمد مکی [illegible] اس روایت کو [illegible] علامہ سیوطی نے جمع الجوامع فی باب جامع الدعا میں اور درمنثور میں بروایت ابن نجار و ابن عباس [illegible] دیلمی نے فردوس الاخبار میں، طبرانی نے معجم صغیر میں، حاکم اور ابن عساکر

نسائی اپنی مسانید میں۔ اور ابونعیم نے اور بیہقی نے دلائل النبوت میں اور ابن مغازلی شافعی نے مناقب میں ابن عباس سے روایت کیا ہے۔

صواعق محرقہ ص۱۹۱ سطر ۲ و تاریخ الخلفا مطبوعہ لاہور ص۱۳۵ سطر ۱۲ و ینابیع المودۃ ص۱۳۶ اور شرح فقہ اکبر ملا علی قاری ص۱۳۳ پر ہے کہ جناب فاطمہؑ تمام اہل جنت کی عورتوں کی سردار ہیں اور امام حسنؑ اور حسینؑ جوانان اہل بہشت کے سردار ہیں۔

صواعق محرقہ مصنفہ ۹۵۵ھ علامہ ابن حجر ص۱۱۲ پر چند احادیث لکھی ہیں کہ امام احمد حنبل اور امام ترمذی اور ابوسعید خدری اور طبرانی اور عمر بن خطاب اور حضرت علی علیہ السلام اور جابر اور ابوہریرہ اور اسامہ بن زید اور براء بن عازب اور ابن عدی اور ابن مسعود سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ امام حسن اور حسین علیہما السلام سردار جوانان بہشت ہیں۔

ابن عساکر نے حضرت علی علیہ السلام اور ابن عمر سے ابن ماجہ اور امام حاکم نے ابن عمر سے طبرانی نے قرہ اور مالک بن حویرث سے اور حاکم نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میرے دونوں فرزند حسنؑ اور حسینؑ سردار جوانان بہشت ہیں اور ان کے باپ ان دونوں سے افضل ہیں۔

طبرانی نے خباب [illegible] سے روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ امام حسن علیہ السلام کو میری ہیبت اور سرداری ملی ہے اور امام حسینؑ کو میری جود اور جرأت ملی ہے۔

امام احمد اور ابن ماجہ اور حاکم نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ جس نے حسنؑ اور حسینؑ سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا۔

بخاری کتاب الزکوۃ میں باب ما یذکر فی الصدقۃ [illegible] و مسلم کتاب الزکوۃ باب تحریم الصدقہ [illegible] میں ہے کہ امام حسن علیہ السلام نے صدقہ کی کھجوروں سے ایک کھجور لے کر اپنے منہ میں رکھ لی تو آنحضرتؐ نے فرمایا کخ کخ اسے پھینک ڈال پھر فرمایا کیا تو نہیں جانتا کہ صدقہ ہم اہلبیت پر حرام ہے۔

ترمذی ص[illegible] مشکوۃ مطبوعہ مجتبائی دہلی ص[illegible] سطر [illegible] پر ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جو شخص [illegible] حسنؑ و حسینؑ علیہم السلام کا دشمن ہے وہ میرا دشمن ہے اور جو [illegible] کا دوست ہے وہ میرا دوست ہے۔

سورہ والصافات آیہ نمبر ۱۰۷ وفدیناہ بذبح عظیم سے مراد بقول معصومین شہادت امام حسینؑ ہے۔

سورہ الشفق آیہ نمبر [illegible] والصبح [illegible] سے مراد بقول معصومین امام حسینؑ [illegible] ہیں۔

سورہ حاقہ آیہ نمبر ۱۷ ویحمل عرش ربک فوقھم یومئذ ثمانیۃ سے مراد بقول معصومین نوحؑ اور ابراہیمؑ اور موسیٰؑ اور عیسیٰؑ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علیؑ اور حسنؑ اور حسینؑ ہیں۔

سورہ دہر آیہ نمبر ۸ ویطعمون الطعام علی حبہ مسکینا ویتیما واسیرا۔ بہ اتفاق مفسرین جناب امیرؑ اور جناب فاطمہؑ اور حضرت حسنینؑ کی شان میں ہے۔ ملاحظہ ہو تفسیر کشاف مطبوعہ مصر جلد سوم صفحہ ۲۳۹ سطر ۱۰۔ اور بیضاوی وغیرہ۔

صواعق محرقہ امام ابن حجر مکی مطبوعہ میمنیہ مصر صفحہ ۱۴۹ سطر ۱۲ پر ہے کہ بخاری نے فی الادب المفرد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے یعلی بن مرہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ حسینؑ مجھ سے ہے اور میں حسینؑ سے ہوں۔ خدا دوست رکھے اس کو جو حسینؑ کو دوست رکھے

صواعق محرقہ مطبوعہ مصر صفحہ ۱۱۸ سطر ۲۲ اور تاریخ الخلفا مطبوعہ سرکاری لاہور صفحہ ۱۸۵ سطر ۱۴ پر ہے کہ حسنؑ اور حسینؑ دونوں نام اہل بہشت کے ناموں سے ہیں جو زمانہ جاہلیت میں عرب میں نہیں رکھے گئے

صواعق محرقہ صفحہ ۱۱۸ سطر ۲۱ پر ہے کہ بغوی اور عبدالغنی نے ایضاح میں سلمان سے نقل کیا ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ہارونؑ نے اپنے بیٹوں کا نام شبر اور شبیر رکھا تھا اور میں نے اپنے بیٹوں کے نام شبر و شبیر رکھے جن معنوں میں ہارونؑ نے رکھے تھے۔

تاریخ الخلفا مطبوعہ سرکاری لاہور صفحہ ۱۸۵ سطر ۱۰ پر ہے کہ خدا نے حسنؑ اور حسینؑ دونوں نام بہشت میں پوشیدہ رکھے ہوئے تھے۔ یہاں تک کہ آنحضرتؐ نے اپنے دونوں بیٹوں کے نام رکھے۔

شاہ ولی اللہ نے ازالۃ الخفا میں لکھا ہے کہ ترمذی اور عبداللہ بن احمد نے زوائد المسند سادات اشرف سے سلسلہ وار یہ حدیث لکھی ہے کہ آنحضرتؐ نے حسنؑ اور حسینؑ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا کہ جو شخص ان دونوں اور ان کی ماں اور علیؑ سے مودت رکھے گا وہ روز قیامت میرے ساتھ میرے درجہ میں ہوگا۔

تفسیر کبیر امام رازی مطبوعہ مصر جلد دوم صفحہ [illegible] سطر [illegible] کہ آیہ مباہلہ دلالت کرتی ہے کہ حسنؑ اور حسینؑ آنحضرتؐ کے بیٹے ہیں کیونکہ آنحضرتؐ نے اہل نجران سے وعدہ کیا تھا کہ اپنے بیٹوں کو بلائیں گے پس آنحضرتؐ نے حسنؑ اور حسینؑ کو بلایا تو [illegible] واجب ہوا کہ حسنؑ اور حسینؑ آنحضرتؐ کے بیٹے ہوں اور اسی بات کی تائید ہوتی ہے سورہ انعام کی آیت سے جس میں اللہ تعالیٰ نے عیسیٰؑ کو ابراہیمؑ کی ذریت سے کہا ہے اور عیسیٰؑ ہیں حالانکہ عیسیٰؑ صرف ماں کی طرف سے ابراہیمؑ کی طرف منسوب ہے نہ کہ باپ کی طرف سے پس ثابت ہوا کہ بیٹی کے بیٹوں کو بھی بیٹا کہا جاتا ہے۔

مدارج النبوۃ اور مشکوٰۃ میں ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ حسنؑ اور حسینؑ

علیہم السلام میرے دو بھوکے ہیں

نور العین فی مشہد الحسین مطبوعہ مصر ص۵ اور تاریخ کامل جلد چہارم ص۳۲ پر ہے کہ جب ابن زیاد نے شہیدوں کے سروں کو یزید کے پاس بھیجا اور جب یہ لشکر مقام تکریت میں وارد ہوا۔ تو وہاں کا حاکم پیشوائی کو نکلا مگر جب نصاریٰ نے سنا کہ یہ امام حسین علیہ السلام کا سر ہے تو انہوں نے بغرض تعظیم [illegible] اور کہا خداوندا اس قوم پر لعنت کر جس نے اپنے پیغمبر کے نواسے کو قتل کیا ہے۔ [illegible] پھر جب یہ لشکر مقام قنسرین میں وارد ہوا۔ تو وہاں کے حاکم نے شہر کے [illegible] علمداروں نے شہر [illegible] اہلبیت کی تشہیر و رسوائی نہ ہو۔ پھر یہ لشکر بعد معرۃ النعمان کی طرف [illegible] کے حاکم نے لشکر کی تعظیم کی اور دعوت طعام کی۔ پھر کفر طاب سے ہوتے ہوئے شیزر پہنچے۔ یہاں اس لشکر سے لڑے اور طرفین سے چھ سو آدمی قتل ہوئے۔ حضرت ام کلثوم نے شیزر کے حق میں دعا کی کہ خدایا اس کے پانی کو شیریں [illegible] کر اور اس کو ظالموں کے ظلم سے محفوظ رکھ [illegible] حماۃ کی طرف گئے وہاں بھی لڑائی ہوئی۔ اور طرفین سے آدمی قتل ہوئے۔ پھر حمص کے حاکم نے چار ہزار آدمی اس غرض سے بھیجا کہ [illegible] شہیدوں کے سروں [illegible] لعین لشکریوں سے [illegible] نہ ہو سکا۔

دیر الراہب میں پہنچے راہب نے جب امام حسین علیہ السلام کا نام دریافت کیا تو غش کھا [illegible] کی خبر سچ ثابت ہوئی جنہوں نے کہا تھا کہ کسی [illegible] کا وصی قتل ہو گا

[illegible] وہ راہب سردار لشکر کے پاس آیا اور کہا کہ ایک شب کے لئے امام حسین علیہ السلام [illegible] واپس کر دوں گا [illegible] راہب نے دس ہزار درہم پر وہ سر لیا سر مبارک کو [illegible] آپ کے [illegible] پر لعنت کرے۔ افسوس کہ ہم آپ کے ساتھ شہید نہ ہوئے مگر جب آپ اپنے جد بزرگوار سے [illegible] اسلام [illegible] اور فرمایئے کہ ہم مسلمان ہیں اور گواہی دیتے ہیں کہ خدا ایک ہے اور محمد اس کا سچا رسول ہے۔

بعد ازیں اس راہب نے سر کو [illegible] خوشبو سے معطر کیا۔ اور سردار لشکر کے حوالہ کر دیا تھا سردار لشکر کا نام [illegible] جب ان دس ہزار درہموں کو [illegible] تقسیم کرنا چاہا۔ تو دیکھا کہ وہ تمام پتھر کے ٹکڑے ہیں جن میں سے ہر ایک پر یہ لکھا ہے وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون [illegible] ان سنگریزوں کو پھینک دیا اور اہل لشکر کو تاکید کی کہ یہ واقعہ ظاہر نہ ہو۔ ناظرین کتاب نور العین فی مشہد الحسین کا مصنف

اہلسنت کا مشہور عالم و علامہ ابو اسحاق اسفرائنی ہے جس کی قابلیت اور تقویٰ زبان زدِ عام اہلسنت ہے یہ لکھتا ہے کہ جب یہ لشکر دمشق میں وارد ہوا۔ تو وہاں ایک کوٹھے پر پندرہ عورتیں بیٹھی تھیں۔ ان میں سے ایک بوڑھی عورت نے ایک پتھر امام حسین علیہ السلام کے سر کو مارا۔ حضرت ام کلثوم نے بد دعا کی۔ تو اسی وقت وہ کوٹھا گر پڑا اور تمام عورتیں ہلاک ہوگئیں۔

بعد ازاں یہ لشکر فرادیس میں وارد ہوا۔ جہاں امام حسین علیہ السلام کے سر مبارک سے ایک ٹھیکرا زمین پر گرا دیا۔ اور اس مکان پر مسجد تعمیر کی گئی۔

اب تماش بینوں کا بہت ہجوم ہوگیا۔ تمام اہل حرم ننگے سر تھے۔ اور شہیدوں کے سر نیزوں پر نصب تھے۔ بعد ازاں باب الخطر میں وارد ہوئے اور یزید کے حکم سے داخل دربار ہوئے۔ امام حسین علیہ السلام کے سر مبارک کو ایک چاندی کی طشتری میں رکھ کر یزید کے پاس لایا گیا۔ اس پر حضرت اس زور سے گریہ کیا کہ حاضرین مجلس رونے لگے۔ یزید نے ہاتھ بڑھا کر سر پر سے رومال ایک نور بلند ہوا۔ کہ تمام اہل مجلس پر خوف طاری ہوگیا۔

یہ حالت دیکھ کر جالوت یہودی جو یزید کا طبیب تھا مسلمان ہوگیا۔ اور تلوار سونت کر کو قتل کر دے۔ مگر حاضرین دربار نے یزید کو بچا لیا اور جالوت کو قتل کر دیا گیا

پھر ایک عورت آگے بڑھی۔ اور کہا کہ میں نے آج ایک خواب دیکھا ہے۔ کہ آسمان کھل گئے ہیں۔ اور بہت فرشتے اترے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ ہم حکم خدا اس گھر کو جلا کر راکھ کر دیں گے۔ یزید نے کہا۔ جو شخص کہ ہماری بیعت پر وہ ہو کر ہم قتل کر دینگے۔ اس عورت نے کہا۔ اچھا میں کیا کام کروں۔ کہ قتل سے محفوظ رہ سکوں یزید نے کہا کہ حضرت علی علیہ السلام پر سب و شتم کرو۔ وہ عورت منبر پر چڑھی اور اس نے اہلبیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مناقب اور فضائل بیان کرنے شروع کر دئیے۔ اور یزید اور اس کے تمام خاندان پر لعنت کی۔ تب وہ عورت قتل کر دی گئی تھی

امام حسین علیہ السلام کے سر مبارک سے اس تشہیر کے دوران میں۔ ایک ہزار معجزات ظہور میں آئے جو کتب حدیث و تاریخ میں درج ہیں۔ میں یہاں چند معجزات بطور نمونہ لکھتا ہوں۔

جب کبھی کسی شقی نے سر مبارک پر پتھر مارا۔ تو سر سے تازہ خون بہ نکلا۔ تمام دوران راہ میں سورۂ کہف کی تلاوت فرماتا رہا اور گفتگو فرمائی۔ سر مبارک سے ایک نور آسمان تک ساطع تھا۔ خود بخود ایک گوشہ میں آگیا خوشبو سے اطراف و جوانب معطر ہو گئی۔ وہ ویسا ہی تازہ بتازہ تھا۔ تلاوت ختم کرنیکے

[illegible] عنقریب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حتیٰ کہ [illegible] امام حسین [illegible]

[illegible] تمام لوگ [illegible]

[illegible]

[illegible] معلوم نہیں [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] واقعہ کی مکمل کیفیت یہ ہے

[illegible] لکھا ہے [illegible]

[illegible] کرتا ہے کہ یزید [illegible] زینب بنت [illegible] جا کر بیاہ تھا۔

[illegible] اس کا [illegible] زینب [illegible] عبداللہ بن سلام سے ہو گیا [illegible]

[illegible] ہو گئی

[illegible] عبداللہ بن سلام معاویہ کی طرف سے [illegible] اس کو خط لکھا کہ

[illegible] عبداللہ بن سلام [illegible] گیا

[illegible] میری [illegible]

[illegible] جب کہ میں [illegible]

[illegible] معاویہ کا پیغام لے کر عبداللہ بن سلام کی طرف چلے گئے

[illegible] سکھا دیا کہ جب عبداللہ بن سلام [illegible]

[illegible] صرف [illegible]

[illegible] نہیں [illegible]

[illegible] عبداللہ بن سلام [illegible] زینب کو طلاق دے دی [illegible]

[illegible] کوئی موافق [illegible] کوئی مخالف

[illegible] کیا ہے

[illegible]

[illegible] ابو الدرداء [illegible]

[illegible] اجرا تو [illegible]

[illegible] انکار کر دیا۔ جب انہیں [illegible]

[illegible] اس وقت [illegible] اس

[illegible] بطور امانت موجود تھے۔

[illegible] عبداللہ بن سلام کی [illegible] لی [illegible]

جو کر امام حسین علیہ السلام کی [illegible] اور اپنے موتیوں [illegible]

[illegible]

[illegible] حقوق کی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اس نیکی کا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

علیہم السلام [illegible]

حضرت علی علیہ السلام [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حضرت علی [illegible]

[illegible]

[illegible] اہلبیت کو [illegible]

اور سر [illegible]

دوازدہ امام علیہم السلام

[illegible] مرقوم ہیں کہ آنحضرت نے فرمایا کہ [illegible]

[illegible] ینابیع المودۃ [illegible] ہے کہ [illegible]

[illegible] موسےٰ کی خبر دی [illegible] گئی ہے

[illegible] یا ایہا الذین امنو

[illegible]

[illegible]

[illegible] خلق ہیں [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] علی [illegible]

[illegible] حسن علیہ الصلوٰۃ والسلام [illegible]

[illegible] وہ پیدا ہوا ہے شیعوں اور دوستوں سے

[illegible] کے دل کی آزمائش

[illegible] شیعہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] سے پوچھی گئی کے جواب

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] طرف [illegible] حمید [illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت علی [illegible]

صورت سے سامنے دوازدہ خلفاء مروی ہیں۔

[illegible] مشارق [illegible] مصنفہ [illegible] احمد بن یوسف [illegible] معروف بہ قرمانی مطبوعہ بغداد [illegible]

تاریخ خمیس مطبوعہ مصر جلد دوم ص۳۳۲ صواعق محرقہ ابن حجر مکی مطبوعہ مصر ص۱۲۳ [illegible]

[illegible] مطبوعہ مصر ص۳۳ [illegible] محمد بن طلحہ شافعی مطبوعہ [illegible] ص۲۹۲ [illegible]

[illegible] شافعی مطبوعہ [illegible] ینابیع المودۃ [illegible] مطبوعہ [illegible] ص۳۰۶ [illegible]

[illegible] جلد سوم [illegible] مطبوعہ [illegible] ص۴۵ [illegible]

[illegible] کنز العمال [illegible] جلد دوم [illegible]

[illegible] تذکرہ سبط ابن جوزی [illegible] ص۱۵۱ [illegible] شہاب الدین دولت آبادی

[illegible] شرح مشکوٰۃ [illegible] شرح [illegible]

[illegible] ص۲۴۶ [illegible] ص۲۹ [illegible]

مرقوم ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے بعد بارہ خلفاء ہوں گے [illegible] علی اور

آخر مہدی ہوگا۔ [illegible] دوازدہ خلفاء کے نام لئے [illegible]

[illegible] ہوگا۔ اور اس وقت تمام جہان ظلم اور کفر سے پاک ہوگا

سورہ [illegible] ذکر [illegible] روایت [illegible]

[illegible] روایت [illegible]

[illegible] ہوں گے

[illegible] فرمایا حضرت [illegible] علی بن ابی طالب

سے [illegible] ہوں گے

[illegible] مہدی [illegible]

سورہ آل عمران [illegible] ہے

کہ جس طرح [illegible] اسرائیل [illegible] رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible] ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible] ہوگا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

فضائل جناب سیدہ علیہا السلام

[illegible]

[illegible]

کیا اس نے مجھ کو غضبناک کیا۔

[illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] سے خدا ناراض ہوتا ہے۔

[illegible] [illegible] سے بیکل حال

[illegible] یعنی محدثین کا قول ہے کہ [illegible]

[illegible] ہر حال و ہر وجہ پر خواہ وہ [illegible] ایسے امر

سے [illegible] [illegible] فاطمہ [illegible] من اغضبها اغضبنی

[illegible]

بخاری کتاب مناقب مسلم [illegible] [illegible] ابوداؤد، ترمذی، [illegible]

[illegible] جو شخص [illegible] غضبناک [illegible] وہ اللہ کو غضبناک کرتا ہے۔

[illegible]

[illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible]

ترجمہ [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] وراثت [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] نہیں ہیں۔

[illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] حضرت فاطمہ [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] فرمایا حضرت نے [illegible]

[illegible] [illegible] اس کا نام فاطمہ ہے۔ [illegible]

اس کو اور اسکے محبوں کو دوزخ کی آگ سے جدا رکھا ہے۔

ینابیع المودۃ امام شیخ سلیمان قندوزی حنفی لکھتے ہیں کہ فرمایا حضرت نے کہ بروز قیامت ایک منادی ندا کریگا کہ اے اہل محشر اپنی آنکھیں بند کرلو کہ سیدۃ الانبیاء کی لڑکی جناب فاطمہ حسینؑ کا سوزن آلودہ پیراہن لے کر گزریں گی آپ وہ عرش کو پکڑ کر فرمائیں گی۔ خدایا تو جبار و عادل ہے میرے اور اس شخص کے درمیان فیصلہ کر جس نے میرے فرزند کو قتل کیا۔ پس خدا کی قسم۔ خدا میری بیٹی کی مرضی کے موافق حکم دیگا۔ پھر فاطمہؑ فرمائیں گی کہ خدایا جو شخص میرے حسینؑ کی مصیبت پر رویا ہے۔ اس کے لئے میری سفارش قبول کر۔ پس خدا شفاعت منظور فرمائیگا۔

ارجح المطالب صفحہ ۲۹۳ پر ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ کہ اگر علی پیدا نہ ہوتے تو فاطمہؑ کا کفو بسر روئے زمین کوئی نہ ہوتا۔ اور صفحہ ۲۹۱ پر ہے کہ حضرت فاطمہؑ کا عقد علیؑ سے بحکم خدا کیا ہے۔ اور صفحہ ۲۹۹ پر ہے کہ تزویج فاطمہؑ پر خدا نے چالیس ہزار فرشتوں کو گواہ بنایا اور درخت طوبیٰ کو حکم دیا گیا کہ فرشتوں پر موتی اور یاقوت نثار کرے۔ اور صفحہ ۲۹۰ پر ہے کہ حضرت فاطمہؑ انسانی صورت میں حور ہے اور وہ حیض و نفاس سے پاک ہے۔

ملا معین کاشفی نے معارج النبوۃ باب دوم فصل اول واقعہ ششم ذیل تفسیر میں لکھا ہے کہ آدم نے جنت میں ایک قصر یاقوت دیکھا جسکے کنگرے زمرد کے تھے۔ اس میں ایک قبہ نور کا اور وہاں ایک تخت پر حور انور بیٹھی جسکے سر پر تاج اور گلے میں گلوبند اور کانوں میں دو گوشوارے ایک سرخ اور دوسرا سبز دیکھے تو آدم نے جبرئیل سے پوچھا یہ کون ہے کہا یہ حضرت فاطمہ ہے وہ تاج اسکا باپ محمد گلوبند اسکا شوہر علی اور دو گوشوارے حسن اور حسین ہیں جب آدم زمین پر آئے تو آپ نے انہی پاک ہستیوں کے توسل سے دعا کی جو قبول ہوئی۔

حضرت فاطمۃ الزہراؑ کے فضائل کا احاطہ تحریر و تقریر میں ناممکن ہے جو نورانی ہستی حضرت مریمؑ سے افضل ہو جس کا غضب اور غصہ خدا اور رسولؐ کا غضب اور غصہ ہو۔ جسکے استقبال کو آنحضرتؐ سرور کائنات کھڑے ہو جایا کریں جو حضرت علی علیہ السلام کی زوجہ ہو اور امام حسن و امام حسین علیہم السلام کی والدہ محترمہ ہو اور جسکے پاک نام کے توسل سے نبیوں کی دعا قبول ہو اسکو دکھ دینے والے، اسکو [illegible] [illegible] میں کا اذیت پہنچانے والے، اسکے پہلوئے اقدس پر دروازہ گرانے والے اور اسکو [illegible] کا محتاج بنانے والے اشخاص کس طرح خدا اور رسولؐ کے سامنے بروز حشر پیش ہونگے اگر دین اسلام سچا ہے اور قیامت حق ہے تو ایسے اشخاص کو یقیناً جہنم کے عذاب میں ڈالا جائیگا۔

جناب فاطمہؑ کی اس حد تک بے حرمتی کرنا اس بات کا بین ثبوت ہے۔ کہ یہ ظالم آنحضرتؐ کو خدا کا رسول برحق نہ مانتے تھے ورنہ آستانہ زہراؑ کی خاک کو سرمہ چشم بناتے اور ان کے حقوق کو پامال نہ کرتے۔

کفر در دل بر زبان اللہ اکبر داشتن
آلِ احمد کشتن و دینِ پیمبر داشتن
این مرا باور نمے آید ز روئے اعتقاد
حق زہرا خوردن و ہم حبِ حیدر داشتن

امام مہدی علیہ السلام

صواعق محرقہ ۹۵ پر ہے کہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے۔ کہ اگر دنیا سے صرف ایک ہی روز باقی رہے تو بھی خداوند عالم ہماری عترت سے ایک شخص کو مبعوث کریگا۔ جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیگا۔ جیسا کہ وہ ظلم و جور سے مملو ہوگی۔

صواعق محرقہ ابن حجر مکی ۹۹ پر ہے (یہ کتاب شیعیان علیؑ کی تردید میں لکھی گئی تھی مگر کہیں کہیں حق زبان پر جاری ہو گیا ہے) کہ حدیثیں اس بارہ میں متواتر ہیں۔ اور بسبب کثرت روایات مستفیض ہیں۔ کہ آنحضرت نے فرمایا کہ امام مہدی ہماری اہلبیت میں سے ہونگے۔ مقام انصاف ہے کہ مرزا غلام احمد کس طرح مہدی بن بیٹھا حالانکہ اس کی ماں کا نام چراغ بی بی تھا۔ اور باپ کا نام غلام مرتضےٰ۔ غلام مرتضےٰ خاندان مغل کہا جاتا ہے۔ چراغ بی بی کی ذات اس کے نام سے ظاہر ہے۔ جو سات برس تک امامت کرینگے اور پھر بحکم خدا غائب ہو جائیں گے۔ اور وقت مقررہ پر ظہور فرمائیں گے۔ اور زمین کو عدل و انصاف سے بھر دینگے۔ ان کیساتھ حضرت عیسیٰ بھی آئینگے۔ جو قتل دجال میں اعانت کرینگے۔ حضرت مہدی اس امت محمدیہ کے امام ہونگے۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ ناظرین! امام مہدی علیہ السلام کا ہمارا اور حضرت عیسیٰ کا ماموم بننا دو امر بالبداہت ثابت کرتے ہیں کہ آئمہ معصومین ہی صرف منصب رسالت ہو سکتے ہیں۔ اور نیز آئمہ معصومین تمام انبیائے ماسبق سے بجز رسول مقبول افضل ہیں۔ حضرت کے مکمل سوانح حیات اور تمام متعلقہ امور ہم نے ایک دوسری تصنیف آئینہ مرتضویت میں جمع کر دیا ہے۔

صواعق محرقہ ۹۹ پر مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، بیہقی، احمد اور ترمذی کی روایت درج ہے۔ ان کا ماحصل مطلب یہی ہے کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا کہ اگر دنیا میں سے ایک دن بھی باقی رہ جائیگا تو خدا ایک شخص کو مبعوث کریگا۔ جو ہماری عترت سے ہوگا۔ اور جس کا نام ہمارے ہم نام ہوگا اور اس کے باپ کا نام ہمارے باپ کے ہمنام ہوگا۔ اور ان کے امور کی اصلاح خداوند عالم ایک رات میں کریگا۔

صواعق محرقہ علامہ ابن حجر مکی صفحہ ۹۶ پر ہے کہ مقاتل بن سلیمان اور دیگر مفسرین کا اتفاق ہے کہ قول خدا "وانہ لعلم للساعۃ" امام مہدی کے بارہ میں ہے۔ اور اس بارہ میں بھی احادیث تصریح کرتی ہیں کہ امام مہدی اہلبیت رسول اللہ سے ہونگے۔

علامہ ابن حجر نے صواعق محرقہ میں اور صباغی نے فصول المہمہ میں اور سیوطی نے درمنثور میں روایت کی ہے کہ سورہ زخرف آیہ نمبر ۶۱ "وانہ لعلم للساعۃ" سے مراد قائم آخر زمان ہے۔

صواعق محرقہ صفحہ ۱۲۴ پر ہے کہ ابو القاسم محمد مہدی کی عمر ان کے پدر عالی قدر کے وقت پانچ برس کی (بعض ولیعہد میں لوگ نے بھی لکھا ہے) مگر خدا نے اسی عمر میں حضرت کو حکمت عطا کی اور وہ قائم منتظر ہیں۔

مطالب السئول علامہ کمال الدین ابو سالم محمد بن طلحہ شافعی مطبوعہ لکھنو صفحہ ۳۱ پر ہے کہ اب رہا یہ امر کہ حضرت امام مہدی کی عمر کیا ہوگی۔ آپ کی ولادت معتمد باللہ عباسی کے زمانہ خلافت میں ہوئی اور حضرت بوجہ خوف اعدا اس وقت تک مخفی زندہ اور غائب ہیں۔ تخصیص عمر مشکل ہے۔ کیونکہ جو شخص غائب ہو جاتا ہے اور اس کی خبر معلوم نہیں ہوتی (آنحضرت نے سینکڑوں شخص کو اپنے دیدار فرحت آثار سے مشرف فرمایا ہے) اس پر کسی طرح قطعی حکم نہیں لگایا جاسکتا اور نہ مقدار عمر بیان کی جاسکتی ہے۔ اور نہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ اس کی عمر ختم ہوگئی۔ کیونکہ قدرت خدا وسیع ہے اور اس کا حکم اور الطاف بندوں پر عظیم ہے۔

سورہ توبہ آیہ نمبر ۳۳ "لیظہرہ علی الدین کلہ" کی تفسیر میں صاحب فصول المہمہ بروایت سعید بن جبیر لکھتا ہے کہ آیت سے مراد امام مہدی علیہ السلام ہیں جو اولاد فاطمہ سے ہونگے۔ اور اسی کی موید وہ روایت ہے جو تفسیر کبیر و درمنثور میں سعید ابن منصور اور ابن منذر اور بیہقی نے اپنے اپنے سنن میں جابر سے اور عبد بن حمید اور ابو الشیخ نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ یہ اس وقت ہوگا جب اسلام کے سوا تمام روئے زمین پر کوئی مذہب نہ رہیگا اور حضرت عیسیٰ نزول فرمائینگے۔ ملاحظہ ہو درمنثور جلد سوم صفحہ ۲۳۱ سطر ۵ و سطر ۳۔

فصول المہمہ صباغی میں بروایت امام صادق لکھا ہے کہ سورہ ہود آیہ نمبر ۸۶ "بقیت اللہ خیر لکم ان کنتم مومنین" امام آخر زمان کی شان میں ہے جب آپ ظہور فرمائینگے تو دیوار خانہ کعبہ پر سہارا دیکر کھڑے ہونگے اور آپ کے پاس تین سو تیرہ (۳۱۳) اصحاب مجتمع ہو جائینگے تو پہلی یہ آیت تلاوت فرمائینگے اور کہینگے کہ میں بقیۃ اللہ اور خلیفۃ اللہ اور حجت ہوں پھر لوگ حضرت کو بقیۃ اللہ سے خطاب کرینگے۔

سورہ حجر آیہ نمبر ۳۸ "قال فانک من المنظرین" سے مراد بقول معصومین رجعت امام کا وقت ہے۔

تفسیر درمنثور مطبوعہ مصر جلد چہارم صفحہ ۱۹۴ سطر ۵ پر سورہ بنی اسرائیل آیہ نمبر ۷۱ "یوم ندعوا کل اناس

بامام محمد کی تفسیر میں لکھا ہے کہ ابن مردویہ نے حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ اس آیت کے حکم کے بموجب ہر ایک قوم کو بروز قیامت اپنے زمانہ کے امام اور اپنے رب کی کتاب اور اپنے نبی کی سنت کے ساتھ بلایا جائیگا ... ظاہر ہے کہ ہر ایک زمانہ کے امام کی بھی شرط ہے ... روز روشن کی طرح واضح ہو گیا۔ کہ امام مہدی بصورت غیبت بھی ہمارے امام ہیں

سورہ کہف ... ۲۲ ... کنجعہ ... مانند ... کے بارہ میں ... اصحاب کہف امام آخر الزمان کے عہد خلافت میں جاگ کر حضرت کا ساتھ دینگے۔

سورہ مومن آیہ نمبر ... قالو ربنا امتنا اثنتین واحییتنا اثنتین ... سے مراد رجعت ہے

سورہ مومن آیہ نمبر ... انا لننصر رسلنا والذین امنوا فی الحیوۃ الدنیا ... سے مراد بقول معصومین زمانہ رجعت ہے۔

شیخ کامل ... عبداللہ مودودی ... حاشیہ ... علامہ ... ینابیع المودۃ ... معروف ... [illegible]

... علامہ ... محمد بن یوسف ... علامہ ... ابن جوزی ... کتاب ... [illegible]

... شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ... عارف کامل محی الدین عربی نے فتوحات ... [illegible]

فرائد السمطین ... ینابیع المودۃ ... [illegible]

... اسعاف الراغبین ... حاشیہ ... المودۃ ... مصر میں علامہ ابن حجر مکی ... [illegible]

علامہ ابن الوردی نے اپنی تاریخ میں، اور [illegible] مطبوعہ مصر ۱۳۲۶ ؁ سید شریف سمہودی نے شرح مواہب لدنیہ محمد بن عبد الباقی بن یوسف الازہری المالکی میں لکھا ہے کہ امام مہدی بن حسن عسکری کا [illegible] خروج ہوگا جب [illegible] شروع ہوجائیگا۔ اور حضرت اس وقت زندہ اور باقی ہیں یہاں تک کہ دمشق میں مسیح کے ساتھ مجتمع ہوں

در فتح الانوار علامہ ہمدانی [illegible] تعریف و توصیف مستحق سلام اور ارشاد الحق میں ہے مہدی [illegible] شیخ حسن عراقی کہتے ہیں کہ میں جامع مسجد بنی امیہ میں داخل ہوا وہاں ایک شخص کو بیٹھا دیکھا اور مہدی [illegible] ملاقات امام مہدی کی دعا کر رہا۔ سال بھر کے بعد ایک شخص نے میرے [illegible] ہاتھ پکڑا۔ اور فرمایا۔ میں مہدی [illegible] ملاقات کا طالب ہے [illegible] ان کے دست مبارک پر بوسہ دیا اور آپ میرے ساتھ ساتھ رہے اور مجھے پند و وعظ فرمایا۔ اور فرمایا کہ اس وقت میری عمر چھ سو بیس (۶۲۰) سال ہے۔

ینابیع المودۃ شیخ سلیمان بلخی قندوزی نے باب ۸۲ صرف اسی بیان میں لکھا ہے کہ حضرت مہدی موعود سے [illegible] روایت کرتی ہیں جس سے ملاقات کی یہاں کچھ لکھتا ہوں

(الف) [illegible] کہتے ہیں ہم نے حضرت مہدی کو حجر اسود کے پاس دیکھا جب کہ لوگ [illegible] تھے۔ آپ فرماتے ہیں۔ اس طرح حکم نہیں دیا گیا ہے

(ب) غانم ہندی نے حضرت کی ملاقات کی۔

(ج) محمد بن شاذان کابلی نے حضرت کو دیکھا ہے

(د) محمد بن عثمان عمری کہتے ہیں ہم نے حضرت کو خانہ کعبہ کے پاس دیکھا کہ آپ فرماتے ہیں۔ خداوند [illegible] وعدہ کیا ہے اس کو پورا کر۔ پھر پردہ خانہ کعبہ سے آپ کو [illegible] دیکھا آپ دعا اور مناجات کر رہے ہیں۔

(ہ) ظریف ابو نصر کہتے ہیں کہ ہم خدمت میں حضرت کی حاضر ہوئے۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ میں خاتم وصیین ہوں اور میرے ہی سبب سے بلا اہل ارض دفع ہوتی ہے۔

(و) عبد اللہ مصری کہتے ہیں [illegible] کعبہ میں داخل ہوئے دیکھا کہ ایک جوان بیٹھا ہوا ہے [illegible] پوچھا یہ کون ہے تو کہا حضرت صاحب الامر ہیں اور آپ [illegible] کی صورت میں تھے۔

(ز) محمد بن ابی عبد اللہ کوفی نے بارہ آدمیوں کے نام لکھے ہیں جو [illegible] اور [illegible] آدمی غیر

دکھا سے ہنوں نے حضرت کو دیکھا۔

(۳۹) حسن بن وجناء نصیبی کہتے ہیں کہ ہم ۵۴ مرتبہ حج کر چکے اور ہر دفعہ حق کی دعا کرتے تھے کہ صاحب الزمانؑ کو دیکھیں۔ ۵۵ حج میں ایک جاریہ نے ہم سے کہا۔ اے حسن، اٹھ۔ ہم اس کے ساتھ مکان حضرت خدیجہ تک گئے دکھ میں اور دروازہ پر جب کھڑے ہوئے۔ تو خود حضرت صاحب الزمان نے فرمایا۔ اے حسنؑ۔ ہم تیرے ہر حج میں ساتھ تھے۔ اب مکان امام جعفر صادقؑ میں قیام کر تجھے دکھانے کی فکر ہوگی نہ کپڑے کی۔ ایک دعا تعلیم فرمائی۔ اور کہا یہ دعا کیا کر اور وہی کہا ہے کر مجھے اس روز سے وہیں قیام کیا۔ بوقت افطار کھانا اور پانی ملتا دروازہ پر سرمائی لباس اور گرمی میں مناسب کپڑا ملا کرتا

(۴۰) کوئی نام کوئی راوی سے روایت کرتے ہیں کہ ہم طواف کر رہے تھے۔ کہ ایک جوان خوش جمال خوشبو دار نظر آیا تو ہم نے ہمکلام ہوا پوچھا کہ آپ کون ہیں فرمایا۔ کہ میں صاحب الزمانؑ ہوں۔ اور وہ قائمؑ ہوں جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیگا اور زمین کبھی حجت خدا سے خالی نہیں رہتی۔ اور لوگ زمانہ فترہ میں نہیں رہ سکتے۔ یہ امانت ہے جس کو غیر پر ظاہر نہ کرنا۔ ہم نے اپنا عصا اٹھا دیا۔ دیکھا کہ وہ ہارہ علامہ یعنی کا بیان ہے کہ وہ حضرت ایک روز سر سال ظاہر ہوتے ہیں اور اپنے خواص سے بات چیت کرتے ہیں

(۴۱) رشید ہمدانی بیان کرتے ہیں کہ ہم حج سے پھرے تو راہ گم کر گئے۔ اور ایک ایسے وادی کا پیچھے پہنچے جو بہت سر سبز تھا۔ اور ہم وہاں کی مسطرتی ایک خیمہ دیکھا جس کے سامنے دو خادم کھڑے تھے۔ ایک ان میں سے خیمہ میں گیا اور پھر باہر نکلا اور ہم کو اس خیمہ میں داخل ہونے کی اجازت دی۔ دیکھا کہ ایک جوان بیٹھے ہیں اور اس کے سر پر ایک طویل سیف معلق ہے۔ ہم نے سلام کیا۔ آپ نے جواب دیا۔ اور فرمایا۔ میں وہی قائمؑ ہوں۔ جو آخر زمانہ میں ظاہر ہونگا اسی سیف کیساتھ تمام زمین کو عدل انصاف سے بھروں گا ہمیں سب پر گر پڑا۔ فرمایا۔ سوائے خدا کے اور کسی کو سجدہ نہ کرو میرا نام اسد ہے اور تو عدل کا سننے والا ہے۔ کیا سوچا ہے کہ اپنے گھروں میں جلد پہنچ جاؤ۔ ہم نے کہا ہاں۔ حضرت نے ایک صرہ عنایت کیا۔ اور اس خادم سے اشارہ کیا وہ میرے ساتھ چند قدم چلا تھا۔ کہ کہا دیکھو یہ اسد آباد ہے۔ جلد جانے رات۔ اب جو پھر کر دیکھتا ہوں تو وہ خادم غائب ہے۔ ہم اسد آباد پہنچے۔ اس صرہ میں پچاس اشرفیاں تھیں جب تک وہ اشرفیاں ہمارے پاس رہیں ہم ہر طرح خوش حال رہے۔

ابو نعیم انصاری بیان کرتا ہے کہ ۶ ذوالحجہ ۲۹۳ھ میں مسجد الحرام میں ایک جوان کو دیکھا جس کی تعظیم کے لئے ہم اٹھ کھڑے ہوئے۔ وہ بیٹھ گیا۔ اور کہا تم جانتے ہو۔ جناب امام جعفر صادق دعا میں کیا فرماتے تھے ہم میں نے اس دعا کو پڑھا تو سب سے دور اس جوان نے پوچھا تم جانتے ہو جناب امیر کون سی دعا پڑھتے تھے میں نے اس دعا کو پڑھا۔ پھر پوچھا حضرت سجدہ شکر میں کون سی دعا پڑھا کرتے تھے۔ میں نے اس کو بھی پڑھا۔ پھر تیسرے روز اسی وقت تشریف لائے اور پوچھا کہ تم جانتے ہو کہ امام زین العابدین کونسی دعا پڑھتے تھے۔ اس کے بعد آپ نے محمد بن قاسم علوی کی طرف دیکھا اور فرمایا۔ کہ تو خیر پر ہے اے محمد بن قاسم۔ وہ حضرت صاحب الزمان کو طلب کیا کرتا تھا۔ اس بعد آپ تشریف لے گئے

ابراہیم بن مہزیار اہوازی کہتے ہیں کہ ہم حضرت کے اشتیاق میں مکہ اور مدینہ گئے۔ ایک روز طواف کرتے تھے کہ ایک شخص سے ملاقات ہوئی اس سے ہم نے اپنا اشتیاق ظاہر کیا۔ تو ہم کو وہاں سے طائف لے گیا۔ میدان میں ایک خیمہ پایا۔ جس کی روشنی سے تمام میدان نورانی ہو رہا تھا۔ اس خیمہ میں حضرت سے ملاقات ہوئی اور آپ نے میرا نام لیکر مجھ سے خطاب فرمایا۔ کہ دیکھو یہ مجلس امانت ہے ہم وہاں تھوڑی دیر رہے اور حضرت سے استفادہ کرتے رہے۔ اس بعد آپ نے واپسی کی اجازت دی میرے پاس پچاس ہزار درہم سے کچھ زیادہ مال تھا میں نے عرض کیا اس کو قبول فرمایئے آپ نے تبسم فرمایا اور کہا اے ابو اسحاق اس کو اپنے زاد راہ میں خرچ کر اور اس سے رنجیدہ نہ ہو کہ ہم نے تیرا مال قبول نہیں کیا پھر وہ عالیس دیگر حضرت نے ہم کو رخصت کیا خلق اس کو کہتے ہیں بہترین خلق ہے جو حضرات ثلاثہ سے دوران خلافت میں اکثر اوقات معرض ظہور میں آیا۔

الیواقیت الجواہر ص۱۴۳ میں ہے کہ شیخ عبد الوہاب شعرانی نے کتاب الواقح ۔۔۔ میں لکھا ہے کہ ہمارے بعض مشائخ کا بیان ہے کہ ہم نے امام مہدی علیہ السلام کی بیعت کی ہے۔ دمشق شام میں اور ہم آپ کے پاس سات روز تک رہے ہیں۔

رحلہ ابن بطوطہ جلد دوم ص۲۲۳ میں ہے کہ جب ہم چین کلاں میں وارد ہوئے تو سنا کہ وہاں ایک شیخ کبیر ہے جو دو سو سال سے زیادہ عمر کا ہے نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے نہ بیت کرتا ہے اور نہ کوئی عورت رکھتا ہے حالانکہ پوری قوت رکھتا ہے اور وہ ایک غار میں رہتا ہے ہم غار کی طرف گئے۔ اور اس کو دیکھا کہ لاغر ہے سرخی اس پر غالب ہے آثار عبادت نمایاں ہیں اور چہرہ خوبصورت ہے۔ بعد سلام اس کی اور ہماری گفتگو ہوئی اور وہ غار میں داخل ہو گیا۔ ہم بھی ہجوم کر کے غار میں داخل ہوئے اور بہت تلاش کیا مگر نشان تک نہ پایا۔ بالآخر ایک اور شخص اسی غار میں ملا جس نے ہم سے کہا کہ اب چلے جاؤ۔ وہ شخص تم سے

کبھی نہ ملے گا۔ وہ اب تم سے غائب ہو چکا ہے وہ حاضر بھی ہے۔ ہم نے یہ واقعہ شافعی در شیخ الاسلام اور اوحد الدین بخاری سے بیان کیا۔ تو انہوں نے کہا اس کی یہی عادت ہے۔ در جواہر میں تم دوسرا شخص کی غاریں مدہ ہے اور میں نے یہ جانا کہ وہ شخص اب تم کو کبھی نہیں ملے گا وہ خود ہی وہی بزرگ تھا جو پہلے غائب ہو۔ تو یہ مقام غور ہے کہ کسی بزرگ یا ایک معمولی عابد کو غائب اور زندہ یا بالخصوص اور حسب وقت کرامت مان لیتے ہیں۔ مگر امام مہدی علیہ السلام کو ایسا ماننے میں ہزار نخرے کرتے ہیں۔

کشاف اصطلاحات الفنون جلد اول ص ۱۴۳ میں ہے کہ ابدال جہاں چاہیں اشتراہ سے ایک جگہ کو، آن واحد میں چلے جاتے ہیں۔ اور جس انسان کی شکل چاہیں اختیار کر سکتے ہیں۔ بلکہ ایک ہی شکل میں کئی جگہ موجود ہوتے ہیں۔

تفسیر علی بن ابراہیم قمی مطبوعہ ایران میں زیر آیہ سئل سائل بعذاب واقع کی تفسیر میں لکھا ہے کہ ایک آگ مغرب سے نکلے گی اور اس آگ کو فرشتے پیچھے سے ہانکیں گے۔ یہاں تک کہ بنی سعد بن ہمام کے گھر کے پاس پہنچ جائیگی اور کسی بنی امیہ کے گھر کو بغیر جلائے نہ چھوڑے گی۔ نہ گھر کے باشندوں کو اور نہ گھر کو جس میں آل محمد کا حق ہوگا۔ اور یہی امام مہدی علیہ السلام ہونگے۔

آنحضرت کا ارشاد ہے کہ خداوند عالم میری عترت سے ایک شخص کو مبعوث کریگا۔ جو تمام زمین کو عدل سے بھر دے گا۔ وہ امام ہوگا اور حضرت عیسیٰ بھی امام ہونگے یعنی یہ امام اور حضرت عیسیٰ دو علیحدہ اشخاص ہونگے۔ یہ امام ظہور کی ساعت تک لوگوں کی نگاہ سے اس طرح پنہاں رہیگا جس طرح آفتاب بادلوں کے پیچھے پوشیدہ ہوتا ہے۔ اس امام کے والد بزرگوار کا اسم گرامی حسن عسکری اور اس کا اسم پاک نام محمد ہوگا اور اس کے زمانہ غیبت میں ہزار ہا اشخاص اس سے مستفیض ہونگے۔

مباہلہ نجران

نجران کے معزز نصاریٰ کی ایک جماعت بسرکردگی عاقب عبد المسیح و ابو حارثہ بتاریخ ۲۳ ذوالحجہ آنحضرت کی خدمت میں حضرت عیسیٰ کے بارے میں گفتگو کرنے کے لئے حاضر ہوئی۔ جب اس جماعت کو باوجود براہین قاطعہ کے بھی نور ایمان نصیب نہ ہوا۔ تو حضرت جبرئیل علیہ السلام سورہ آل عمران کی آیہ مباہلہ لے کر نازل ہوئے۔

فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتہل فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ یعنی اے محمد ان سے کہدو۔ کہ آؤ میدان میں ہم اپنے بیٹوں کو بلائیں۔ تم اپنے

بیٹوں کو بلاؤ۔ ہم اپنی عورتوں کو بلالیں۔ تم بھی عورتوں کو بلاؤ۔ ہم اپنی جانوں کو بلالیں۔ تم اپنی جانوں کو بلاؤ۔ پھر مباہلہ کریں۔ اور کاذبوں پر لعنت کریں۔

چنانچہ طرفین کے معاہدہ کے بموجب آنحضرت نے ۲۴ ذوالحجہ کی صبح کو امام حسن علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ لیا۔ اور امام حسین علیہ السلام کو گود میں اٹھا لیا۔ اور جناب سیدہ آنحضرت کے پیچھے ہوئیں اور حضرت علی علیہ السلام ان کے پیچھے۔ جب مقام مباہلہ پر پہنچ کر پانچوں حضرات بیٹھ گئے۔ تو نصاریٰ نے خوفزدہ ہو کر شرطیہ آنحضرت سے صلح کر لی کہ ہم ہر سال آپ کی خدمت میں دو ہزار حلے بھیجا کریں گے اور ہر ایک حلے کی قیمت دو ہزار درہم ہوگی! اور اگر آنحضرت سے کوئی برسر پیکار ہو جائے تو ہم تیس زرہ اور تیس نیزے اور تیس گھوڑے عاریتاً دیا کریں گے

تفسیر کبیر امام رازی جلد اول ص۴۹۷ پر بروایت امام شعبی لکھا ہے۔ کہ یحییٰ ابن یعمر فقیہ خراسان پا زنجیر حجاج کے دربار میں لایا گیا۔ حجاج نے کہا کہ تمہارا گمان ہے کہ حسنؑ اور حسینؑ ذریت رسولؐ میں ہیں یحییٰ نے کہا بیشک وہ دونوں صاحبزادے ذریت رسولؐ سے ہیں۔ اور پھر یحییٰ نے ندع ابناءنا کو نظر انداز کر کے سورہ انعام سے ونوحا ھدینا من قبل ومن ذریتہ داؤد و سلیمان تلاوت کی۔ یحییٰ نے حجاج سے پوچھا حضرت عیسیٰ کا باپ کون تھا خدا نے عیسیٰ کو بموجب قرآن ذریت نوح میں داخل کیا ہے حجاج شرمندہ ہو کر خاموش ہو گیا

تفسیر کبیر امام فخر الدین رازی جلد دوم ص۶۹۹ اور تفسیر ابو سعود برحاشیہ تفسیر کبیر ص۴۹۹ پر ہے کہ بروز مباہلہ آنحضرتؐ کے ہمراہ علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ علیہم السلام گئے۔

تفسیر معالم التنزیل ص۱۶۲ پر ہے کہ ابناءنا سے مراد امام حسنؑ اور امام حسینؑ ہیں۔ اور نساءنا سے مراد جناب سیدہ ہیں اور انفسنا سے مراد حضرت علی علیہ السلام ہیں۔

تفسیر نیشاپوری جلد سوم ص۲۱۳ پر ہے کہ جب آنحضرتؐ باہر نکلے تو اپنی عبا کے نیچے امام حسنؑ اور امام حسینؑ اور جناب امیرؑ اور جناب فاطمہؑ کو داخل کیا۔

جامع مسلم ترمذی اور ابن منذر اور بیہقی نے اپنے سنن میں سعد بن ابی وقاص سے روایت کی ہے کہ جب آیہ مباہلہ نازل ہوئی تو آنحضرت نے علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ کو بلایا اور خدا کی درگاہ میں عرض کیا (خداوندا یہ میرے اہلبیت ہیں) ناظرین روز مباہلہ کی صبح کو آنحضرت کے دروازے پر اصحاب رسول کا مجمع کثیر جمع تھا۔ وہ امیدوار تھے کہ آنحضرت ہم میں سے کس کس کو منتخب فرما کر شرف ہمراہی بخشتے ہیں۔ مگر یہ سعادت ازل سے بانداز قسمت [illegible] بارگاہ صمدی سے اہلبیت ہی کے نام پر نکلا۔ [illegible]

نے فرمایا کہ اگر یہ لوگ مباہلہ پر قائم رہتے یعنی ہم آپس میں ایک دوسرے پر لعنت کرتے اور کاذب کے سب سے مستحق غضب خدا ہوتے۔ تو خدا اس نصاریٰ کی جماعت کو بندر اور سور کی شکلوں میں مسخ کر دیتا۔ اور یہ میدان مباہلہ بھڑکتے آگ بن جاتا جس میں کوئی ذی روح زندہ نہ رہتا۔

تفسیر کشاف امام جار اللہ زمخشری مطبوعہ کلکتہ جلد اول صفحہ ۲۰۱ سطر ۲۳ اور تفسیر در منثور امام جلال الدین سیوطی مطبوعہ مصر جلد دوم صفحہ ۳۸ سطر ۲۹ اور صواعق محرقہ امام ابن حجر مکی مطبوعہ مصر صفحہ ۹۳ بہ روایت سعد بن ابی وقاص اور تفسیر کبیر امام رازی مطبوعہ مصر جلد دوم صفحہ ۶۹۹ سطر ۲ اور تفسیر معالم التنزیل امام بغوی مطبوعہ بمبئی صفحہ ۳۲ سطر ۲۲ اور تفسیر بیضاوی قاضی بیضاوی مطبوعہ نولکشور صفحہ ۱۳۲ سطر ۱۶ بہ روایت عبد اللہ بن عمر لکھا ہے کہ آنحضرت روز مباہلہ اپنے ساتھ علی و فاطمہ حسن و حسین علیہم السلام کو لے گئے۔

تفسیر غرائب القرآن امام نیشاپوری جلد اول صفحہ ۳۲ سطر ۱۴ پر واقعہ مباہلہ لکھ کر یہ بھی لکھا ہے کہ آنحضرت نے علی و فاطمہ و حسن و حسین کو بھی عبا کے اندر داخل فرما کر آیہ تطہیر کی تلاوت فرمائی۔

تفسیر کشاف جلد اول صفحہ ۲ سطر ۱۷ اور تفسیر بیضاوی صفحہ ۱ سطر ۲ اور مودۃ القربیٰ امام ہمدانی میں علماء سب مذکورہ کے علاوہ یہ بھی لکھا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ اگر تمام روئے زمین پر کوئی متنفس علی و فاطمہ و حسن و حسین سے بہتر ہوتا تو خدا اس کو ساتھ لے جانے کا مجھے حکم دیتا۔ مگر چونکہ علم خدا میں علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ سب ارضی و سماوی مخلوقات سے افضل ہیں اس لئے مباہلہ میں انکو ہمراہ لے جانے کا حکم ہوا۔

خدا الغنی ہر پرستش خواندہ ست دگر را فضیلت کجا ماندہ است

مباہلہ نجران میں آنحضرت کا اپنے ہمراہ حضرت علی حضرت فاطمہ امام حسن اور امام حسین کو لے جانا عقل سلیم کے لئے روشن دلیل ہے۔ کہ آنحضرت کی نگاہ میں یہی چاروں سوا تمام مخلوق سے بہتر عالم میں خلائق تھے۔ اگر اصحاب رسول اور ازواج رسول میں سے کسی ایک کو بھی ان افراد سے درجہ مساوات حاصل ہوتا، تو آپ اس کو اپنے ہمراہ ضرور لے جاتے۔

واقعہ مباہلہ سے جہاں یہ ثابت ہوتا ہے کہ اہلبیت محمدؐ کو جملہ مخلوقات ارضی و سماوی پر سبقت حاصل ہے وہاں یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ آنحضرت کے بعد آئمہ اطہار بلا فصل خلیفہ ہیں اور ثلاثہ غاصب اور خائن ہیں۔

مودۃ القربیٰ

تفسیر کشاف جلد سوم صفحہ ۹ پر ہے کہ آنحضرت سے پوچھا گیا کہ وہ کون قرابت مند ہیں جن کی مودت ہم پر فرض ہے۔ آنحضرت نے فرمایا۔ وہ علی و فاطمہ و حسن و حسین علیہم السلام ہیں۔

تفسیر بیضاوی جلد دوم ص۲۴۳ تفسیر خازن جلد چہارم ص۹۵ تفسیر مدارک بر حاشیہ خازن ص۹۹ تفسیر ابن مسعود بر حاشیہ تفسیر کبیر جلد ہفتم ص۴۰۵ تفسیر طبری جلد بست و ہفتم ص۱۴ تفسیر نیشاپوری جلد بست و پنجم ص۳۱ تفسیر زاہدی تفسیر حسینی وغیرہ میں مرقوم ہے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ قربیٰ جن کی مودت و اطاعت و محبت با حکم خدا اہل اسلام پر فرض ہے علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ ہیں۔

تفسیر در منثور جلد ششم ص۷ پر تقریباً ڈیڑھ سو (۱۵۰) احادیث درج ہیں جن کا تمام مطلب یہی ہے کہ وہ قربیٰ جن کی مودت مسلمانوں پر فرض ہے علی و فاطمہ و حسن و حسین علیہم السلام ہیں

تفسیر کشاف علامہ زمخشری جلد سوم ص۴۰۲ مطبوعہ مصر اور بخاری اور مسلم اور مسند احمد حنبل اور در منثور وغیرہ میں سورہ الشوریٰ آیہ نمبر ۲۳ مودۃ القربیٰ میں طویل حدیث ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے جو شخص میرے اہلبیتؑ کی دوستی پر مرتا ہے وہ شہید اور بخشا ہوا مرتا ہے اور کامل الایمان اور میری سنت پر مرتا ہے اس کو منکر نکیر بہشت کی خوشخبری دیتے ہیں اور اس کی قبر میں بہشت کے دو دروازے کھول دئے جاتے ہیں اس کی قبر میں فرشتوں کی زیارت گاہ بن جاتی ہے اور اس کو بہشت میں ایسے طرح لے جاتے ہیں جس طرح دلہن کو شوہر کے گھر لے جاتے ہیں اور فرمایا کہ جو شخص میرے اہلبیتؑ کی دشمنی پر مرتا ہے اس کی پیشانی پر لکھ دیا جاتا ہے کہ یہ رحمت خدا سے مایوس ہے اور کافر ہے اور وہ بہشت کی بو تک نہ سونگھ سکیگا۔ ایک صحابی نے پوچھا کہ وہ اہلبیتؑ کون حضرات ہیں۔ فرمایا علی و فاطمہ و حسن و حسین علیہم السلام۔ پھر فرمایا کہ جو شخص میرے اہلبیت پر ظلم کرے اس پر بہشت حرام ہے۔

تفسیر ثعلبی بغوی میں بروایت ابن عباس لکھا ہے کہ یہ مودت فی القربیٰ کے نزول پر ایک شخص کے دل میں وسوسہ ہوا کہ آنحضرتؐ نے یہ تمام باتیں اپنے دل سے بنائی ہیں۔ اس پر سورہ شوریٰ آیہ نمبر ۲۴۔ ام یقولون افتریٰ علی اللہ کذبا کا نزول ہوا۔

تفسیر کشاف مطبوعہ مصر جلد سوم ص۴۰۳ پر سورہ شوریٰ آیہ نمبر ۲۳۔ ومن یقترف حسنۃ کی تفسیر میں بروایت سدی لکھا ہے کہ نیکی سے مراد آل محمدؐ کی دوستی ہے۔

تفسیر ثعلبی بغوی میں سورہ شوریٰ آیہ نمبر ۲۴ "و یقبل التوبۃ عن عبادہ" کی تفسیر میں بروایت ابن عباس لکھا ہے کہ اس آیہ کے نزول پر اس شخص کی توبہ آنحضرتؐ نے قبول کر لی۔ جس کے دل میں وسوسہ ہوا تھا۔ کہ آنحضرتؐ نے یہ تمام باتیں اپنی طرف سے بنالی ہیں۔

تفسیر در منثور میں زیر تفسیر آیہ "فتلقیٰ آدم من ربہ کلمات" اور مدارج النبوۃ جلد دوم ص۵۱ پر ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ محمدؐ و علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ علیہم السلام کے توسل سے قبول ہوئی۔

اہل اسلام خوب جانتے ہیں کہ سنت اور فرض میں کیا فرق ہے۔ سنت آنحضرتؐ یا آل محمدؐ کے قول یا فعل کو کہتے ہیں جس پر عمل کرنا داخل ثواب ہے مگر اس کا ترک کرنا موجب عذاب نہیں ہے فرض خدا کے حکم کو کہتے ہیں جس پر عمل کرنا واجب ہے اور جس کا ترک کرنا موجب عذاب ہے۔

آنحضرتؐ نے فرمایا ہے مودت (محبت۔ اطاعت) بالکل اسی طرح فرض ہے جس طرح نماز روزہ حج زکوٰۃ خمس اور جہاد۔ جو ترک کرنے والا ہو گنہگار ہے۔ ہاں فرق ہے۔ فرض کا تارک گناہ کبیرہ کا مرتکب ہے مگر فرض کا منکر کافر ہو مرتد ہے۔ یہ بات قابل غور ہے کہ خدا نے اہلبیتؑ سے آنحضرتؐ کے قرابت سے صرف کی دوستی اختیار نہیں کی۔ بلکہ ان کو ہمیشہ تختہ مشق ستم بنائے رکھا۔

مختصر حالات حضرت ابوبکر صاحب

جناب ابوبکر صاحب بن قحافہ خاندان قریش میں سے عدی تھے ان کا باپ ابو قحافہ آنحضرتؐ کے عہد رسالت میں [illegible] لیکن تاریخ آخر مسلمان ہوا۔ ابوبکر کی زوجہ کا نام [illegible] بنت عبد العزیٰ تھا جو ابو قحافہ کی طرح کافرہ ہی فوت ہوئی جبکہ ابوبکر نے اسے طلاق دے دی تھی۔ اس کی بیٹی [illegible] کا نام [illegible] تھا ابوبکر دراصل عمر بن خطاب کے [illegible] تھے [illegible] کا قبضہ عمر کے [illegible] اور جس سے اہلسنت رسولؐ کے حق [illegible] کاٹ دئے گئے قریباً ۴۰ برس سال کی عمر میں مسلمان ہوا۔ اور تریسٹھ سال کی عمر میں فوت ہو گیا۔

تاریخ بغداد مولفہ خطیب بغدادی میں ہے کہ ابوبکر دوستیوں کا ایمان مساوی ہے۔

فتح الباری میں ہے کہ ابوبکر کا نام عبد اللہ تھا اور یہی مشہور ہے اور کہا جاتا ہے کہ اس کا نام قبل از اسلام عبد الکعبہ تھا اور یہ بھی کہ اس کا نام عتیق تھا۔ [illegible] ہے کہ ابوبکر کا نام عبد العزیٰ تھا آنحضرتؐ نے عبد اللہ رکھا۔ علامہ سیوطی لکھتا ہے کہ ابوبکر کی ماں بیت کے سامنے [illegible] عبد الکعبہ [illegible] ابوبکر [illegible] ابوبکر کے [illegible] کا نام [illegible] تھا۔ [illegible] ہے کہ ابوبکر کے [illegible] تھے۔ ایک کا نام عتیق تھا جب عتیق مر گیا تو ابوبکر کا نام عتیق رکھ دیا گیا۔

علامہ ابو الفرج [illegible] بغدادی [illegible] نے اپنی کتاب [illegible] فی معرفت قبائل العرب میں لکھا ہے [illegible] ایک شخص نے ابوبکر کو کہا [illegible] قسم تو قریش کے [illegible] ہو [illegible] سے ہے۔ شیخ ابو جعفر [illegible] لکھتے ہیں کہ ابوبکر اپنے باپ قحافہ کو [illegible]

تھا اور وہ عبداللہ ابن جدعان کے دسترخوان پر مکھیاں اڑایا کرتا۔ اور بسر اوقات کرتا۔

تاریخ طبری میں بروایت عفیف کندی لکھا ہے کہ رسول اللہ اور حضرت خدیجہ اور حضرت علی خانہ کعبہ میں آکر نماز پڑھا کرتے تھے جس پر حضرت عباس نے کہا یہ رسول نے فرمایا قسم خدا کی ہم جہاں تک جانتے ہیں تمام روئے زمین پر ان تین شخصوں رسول اللہ۔ حضرت خدیجہ۔ حضرت علی کے سوا کوئی دوسرا اس دین پر نہیں ہے۔ پھر حقیقت کیا ہے کہ اگر ابو بکر اسلام لایا ہوتا تو تیسرا مسلمان تو دوسرا ہونا چاہیے تھا مسلمان ہوتا۔ بہ شرکت رسول اللہ صلعم

تاریخ طبری جلد دوم صفحہ ۲۱۵ پر ہے کہ ابو بکر کے اسلام لانے سے پہلے پچاس آدمی ایمان لا چکے تھے

تاریخ خمیس جلد اول صفحہ ۳۴۲ پر ہے کہ جب اصحاب رسول کی تعداد ۳۹ ہوئی تو ابو بکر نے اصرار کیا کہ حضرت اب ظہور فرمائیں حضرت نے فرمایا ہماری تعداد کم ہے۔ مگر ابو بکر اصرار کرتا گیا۔ یہاں تک کہ آنحضرت نے نواحی مسجد میں ظہور کیا ابو بکر نے خطبہ پڑھنا شروع کیا۔ آنحضرت خاموش بیٹھے رہے کفار کو مسلمانوں کا یہ فعل ناگوار گزرا۔ ان میں سے ایک کافر عتبہ بن ربیعہ نے اپنے پاؤں سے دو جوتے اتارے جن میں پیوند لگے ہوئے تھے۔ اور اس سے دوری سے مارنا شروع کیا۔ کہ ابو بکر کا چہرہ ایسا سوج گیا کہ چہرہ پر ناک معلوم نہیں ہوتی تھی۔

شیخ عبدالحق دہلوی مدارج النبوۃ ۴۴۹ پر لکھتے ہیں کہ آنحضرت نے ابو بکر اور عمر کو عمرو [illegible] کی ماتحتی میں جنگ کے لیے بھیجا مگر اس کی وجہ صرف آنحضرت ہی خوب جانتے ہیں۔ استیعاب جلد اول صفحہ ۵۷ پر ہے کہ عمرہ بن ربیعہ کا بیان ہے کہ خالد بھی ابو بکر کے ساتھ ہی ایمان لایا۔ روضۃ الصفا جلد دوم مطبوعہ نولکشور ۳۴۳ پر ہے کہ ابو بکر کی خلافت کے مخالف ابو سفیان بھی تھا جس کو راضی کرنے کیلئے اس کے بیٹے معاویہ کو شام کی حکومت پر مقرر کیا گیا۔ ربیعہ ابن [illegible] اسلمی صحابی کو یہاں تک ابو بکر کی خلافت سے مخالفت تھی انہوں نے حضرت علی علیہ السلام کے روضہ پر جا کر [illegible] دیا اور کہا کہ حضرت علی علیہ السلام کے سوا کوئی خلیفہ نہیں ہو سکتا تمام عمر حضرت علی علیہ السلام کے ساتھ رہے جنگ جمل و صفین میں بھی آپ کے ہمراہ رہا۔

حلیہ حضرت ابو بکر صاحب

صفوۃ الصفوۃ صفحہ ۳۴۲ پر ہے کہ ابو بکر دبلا تھا اس کا رنگ سفید تھا رخسارے دبے ہوئے اور آنکھیں دھنسی ہوئی تھیں منہ سے جھکے ہوئے اور سینہ کھڑا [illegible] پیشانی باہر کو نکلی ہوئی اور انگلیوں [illegible] تاریخ الخمیس جلد پنجم صفحہ ۱۰۲ پر ہے کہ ابو بکر کا رنگ سفید اور جسم لاغر تھا۔ رخساروں پر گوشت کم تھا

اور چہرہ پر رگیں نمایاں تھیں۔ آنکھیں حلقوں کے اندر تھیں پیشانی بلند تھی جس کو خضاب لگایا کرتا
تاریخ طبری جلد چہارم صفحہ ۴۹ پر ہے کہ علی بن محمد سے روایت ہے کہ ابوبکر کا رنگ سفید زردی مائل تھا۔ حسن لطافت تھا۔ جسم لاغر اور ناک بلند و پست تھی۔ گال لٹکے ہوئے اور آنکھیں دھنسی ہوئی تھیں۔ پنڈلیوں باریک اور رانیں موٹی تھیں۔

تاریخ خمیس جلد دوم صفحہ ۲۲۳ پر ہے کہ قیس بن حازم کہتا ہے کہ ابوبکر کا رنگ گندم گوں تھا۔ پھر دوسری روایت میں ہے کہ اس کا رنگ سیاہ اور دبلا تھا۔ تاریخ طبری میں ہے کہ ابوسفیان نے ابوبکر کو اوذلیل دو دانت کے بچے کا باپ کہا۔

علم و اخلاق حضرت ابوبکر صاحب

کنز العمال کتاب الایمان فصل ... اور تاریخ الخلفاء سیوطی مطبوعہ لاہور صفحہ ... اور کتاب السنۃ الکافی میں ہے کہ ایک شخص نے ابوبکر کے پاس آکر پوچھا۔ کہ کیا آپ کی رائے میں زنا خدا کی قدرت سے ہے ابوبکر نے کہا ہاں زنا خدا کی قدرت سے ہے۔ سائل نے کہا جب زنا خدا کی قدرت میں سے ہے تو میرے مقدر میں لکھا۔ تو پھر اس کی سزا کیوں ہوگی۔ ابوبکر نے کہا اے ابن اخنۃ (لفظ اہل عرب گالی کے موقعہ پر استعمال کرتے ہیں) اگر اس وقت میرے پاس کوئی آدمی موجود ہوتا تو تیری ناک کاٹنے کا حکم دیتا۔

صواعق محرقہ ابن حجر باب اول فصل سوم اور موطا امام مالک کتاب الحدود باب ما یجب فیہ القطع فصل جامع القطع مطبوعہ دہلی مطبع احمدی ۱۲۹۶ھ صفحہ ۳۵۵ اور تاریخ الخلفاء سیوطی مطبوعہ دہلی صفحہ ... فصل فیما ورد عن الصدیق من الآثار الموقوفۃ ... میں ہے کہ یمن میں سے ایک شخص جس کا ہاتھ اور پاؤں کٹا ہوا تھا ابوبکر کے پاس آیا اور شکایت کی کہ عامل یمن نے اس پر ظلم کیا ہے۔ جب وہ رات کو تہجد کی نماز پڑھتا ہے تو ابوبکر نے کہا مجھے تیرے باپ کی قسم ہے کہ تیری رات چوروں کی رات جیسی نہیں ہے۔

ترمذی میں عبداللہ بن عمر سے اور مشکوٰۃ باب الایمان والنذور اور بخاری و مسلم باب الایمان و نذور میں ہے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ جو شخص غیر اللہ کی قسم کھائے اس نے کفر اور شرک کیا۔

ناظرین! واللہ باللہ۔ اہلسنت نے حضرات ثلاثہ کی پاسداری میں اپنا دین و ایمان غارت کر دیا ہے۔ چنانچہ مسلم کتاب الایمان باب بیان الصلوٰۃ التی ہی ... میں لکھا ہے کہ ایک اعرابی کو آنحضرتؐ نے نماز روزہ و زکوٰۃ کی تعلیم دی۔ تو اس نے کہا خدا کی قسم میں ان کا پابند رہوں گا۔ تب آنحضرتؐ نے فرمایا مجھے اس عربی کے باپ کی قسم۔ اگر یہ سچا ہے تو اس نے فلاح پائی۔

شرح ابن ابی الحدید اور فتح الباری ابن حجر عسقلانی اور استیعاب ابن عبدالبر مالکی اور تاریخ
طبری اور تاریخ کامل جلد ۲ اور کتاب سقیفہ محمد بن عبدالعزیز جوہری اور کتاب السیاست والامامت ابن قتیبہ
اور کتاب اموال ابوعبیدہ اور فضائل صحابہ خیثمہ بن سلیمان طرابلسی اور تاریخ معجم طبرانی اور کبیر طبرانی
اور تاریخ ابن عساکر اور مختارہ ضیاء مقدسی اور جمع الجوامع سیوطی اور کنز العمال ملا علی متقی اور منتخب کنز
العمال اور مرأۃ الزمان سبط ابن جوزی میں ہے کہ ایک شخص فجاء ابوبکر کے پاس آیا اور مرتدوں سے
مقاتلہ کرنے کے لئے ہتھیار مانگے چنانچہ ابوبکر نے اس کو ہتھیار دیدیے اور اس نے ان ہتھیاروں
سے رہزنی شروع کر دی اور قتل و غارت کیا جب ابوبکر نے فجاء کو گرفتار کیا تو اس کو زندہ جلا دیا
قوشجی نے شرح تجرید میں لکھا ہے کہ فجاء سلمی کو جلا دینا ابوبکر کی اجتہادی غلطی تھی اور ایسی
غلطیاں مجتہدین سے ہوا کرتی ہیں۔

کتاب مستقصی علامہ زمخشری میں ہے کہ ابوبکر کے پاس دو شخص فجاء اور شجاع بن ورقاء مرتدی کے جرم
میں لائے گئے۔ فجاء قبیلہ بنی سلیم سے (مسلمان) تھا۔ اور شجاع قبیلہ بنی اسد سے (مسلمان)
تھے۔ ابوبکر نے دونوں کو زندہ جلا دیا۔

بخاری میں ہے کہ ابوبکر نے اپنے موافق اصحاب کو مخالف مسلمانوں پر جہاد کا حکم دیا۔ فتح الباری
تاریخ اسلام جلد دوم باب دوم ص۳۲ ابن خلدون ابن اثیر میں ہے۔ کہ بیشک ابوبکر نے فجاء اسلمی
کو صحابہ کے سامنے جلا دیا۔ ناظرین یہ فجاء اسلمی مہاجرین اور اصحاب بدر میں سے تھا۔

ازالۃ الخفاء ص۳۱ اور ریاض النضرہ محب طبری باب فضائل ابوبکر اور تاریخ الخلفاء سیوطی اور
مسند امام حنبل اور ابوداؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ میں ہے کہ ایک شخص مر گیا۔ اور اس کی دادی ابوبکر کے
پاس آئی۔ اور میراث کے متعلق مسئلہ پوچھا۔ ابوبکر نے کہا۔ تیرا حق نہ قرآن سے نکلتا ہے اور نہ سنت
سے۔ اچھا اب چلی جا۔ پھر آنا میں یہ مسئلہ کسی عالم سے پوچھ لوں

کنزالعمال کتاب الفرائض برحاشیہ مسند احمد حنبل جلد چہارم ص۲۰۹ پر ہے کہ ایک شخص نے آنحضرتؐ
کو اطلاع دی کہ فلاں شخص فوت ہو گیا ہے اور اس کی خالہ اور ماموں زندہ ہیں وراثت کے بارہ میں
حکم فرمائیے۔ آنحضرتؐ نے وحی کا انتظار کیا۔ لیکن وحی نہ ہوئی۔ پھر اس نے کچھ توقف کے بعد پھر عرض
کیا مگر وحی نہ ہوئی۔ اسی طرح سائل نے تین دفعہ سوال کیا۔ مگر وحی نہ ہوئی۔ بالآخر آنحضرتؐ نے فرمایا
کہ اس بارہ میں میرے پاس کوئی حکم نہیں پہنچا۔ ناظرین انشاء اللہ عنقریب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ملاحظہ ہو جو حشر محبت ابوبکر میں بتایا گیا۔

ازالۃ الخفاء، مسند شعبی اور تفسیر کشاف سورۂ نساء اور رسالہ مناقب شافعی امام رازی اور کتاب الانتصار سمعانی، اور کنز العمال میں ہے کہ ابوبکر سے کلالہ کی تفسیر پوچھی گئی تو کہا میں اپنی رائے سے بتاتا ہوں اگر میری رائے درست ہوئی تو خدا کی طرف سے سمجھنا، اور اگر غلط ہوئی تو میری اپنی رائے سے اور شیطان کی طرف سے سمجھنا۔ میری رائے یہ ہے کہ کلالہ وہ ہے کہ جس کا نہ باپ ہو اور نہ بیٹا۔ پس جب عمر خلیفہ ہوا تو اس نے کہا میں خدا سے حیا کرتا ہوں کہ ابوبکر کے قول کی تردید کروں۔ اسی روایت کو بیضاوی نے بھی لکھا ہے

کتاب مصابیح ابو محمد حسین بن مسعود بغوی اور بخاری کتاب الاعتصام باب ما یذکر من ذم الرائے و تکلف القیاس، اور قسطلانی جلد دوم صفحہ ۴ پر ہے کہ جو لوگ اپنی رائے سے فتوے دیتے ہیں۔ وہ خود بھی گمراہ ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔

رسالہ مناقب شافعی امام رازی میں ہے کہ بغیر علم کے فتویٰ دینا۔ اپنی رائے سے فتویٰ دینا ہے پھر اسی رسالہ میں ہے کہ جو شخص ہماری شریعت میں اپنی رائے سے فتویٰ دے۔ اس کو قتل کر دو۔

کنز العمال کتاب الفرائض حرف الفا اور مستدرک حاکم میں بروایت حمید لکھا ہے کہ ابوبکر نے کہا کہ کاش کہ میں نے رسول خدا سے پوچھی ہوتی خالہ کی میراث کے بارہ میں پوچھ سکا ہوتا۔

کنز العمال کتاب الامارۃ حرف الخاء فصل خلافت ابوبکر میں ہے کہ ابوبکر نے کہا کاش کہ میں نے رسول خدا سے پوچھ لیا ہوتا کہ پھوپھی کی اور بہن کی میراث کیا ہوتی ہے۔

استیعاب ذکر حالات عبدالرحمن بن سہل اور ترجمہ صواعق محرقہ صفحہ ۱۵۸ پر ہے کہ ابن عیینہ نے کہا کہ اس سے یحییٰ بن سعید نے اور اس سے محمد بن قاسم نے کہا کہ ابوبکر کے پاس دو عورتیں آئیں ایک متوفی کی جدہ یعنی دادی اور دوسری متوفی کی نانی تھی۔ ابوبکر نے متوفی کی نانی کو ترکہ کا تمام حصہ دے دیا لیکن متوفی کی دادی کو کچھ نہ دیا۔ عبدالرحمن بن سہل نے ابوبکر کو کہا کہ تم نے اس عورت کو حصہ دیا ہے کہ اگر وہ مر جاتی تو متوفی اس کا وارث نہ پاتا۔ اور اس کو کچھ نہ دیا کہ اگر خود مر جاتی تو متوفی اس کا وارث پاتا۔ پس ابوبکر نے جائداد کو دونوں میں تقسیم کر دیا۔

کتاب اتقان علامہ سیوطی نوع سادس و ثلاثون فی معرفۃ غریب القرآن میں ہے کہ ابو عبیدہ نے کتاب فضائل میں ابراہیم تیمی سے روایت نقل کی ہے کہ ابوبکر سے پوچھا گیا کہ قرآنی لفظ فاکہۃ و ابا کا کیا مطلب ہے۔ ابوبکر نے کہا کہ کون سا آسمان میرے سر پر سایہ فگن ہوگا۔ اور کون زمین مجھ کو برداشت کرے گی۔ اگر میں کتاب خدا میں وہ بات کہوں جو میں نہیں جانتا ہوں۔

کنز العمال خلافت ابوبکر کتاب الامارۃ حرف ہمزہ اور ریاض النضرہ محب الدین طبری اور

ازالۃ الخفا ولی اللہ محدث جلد صدیق اکبر مقصد دوم میں ہے امام بیہقی اور دارمی نے روایت کی
میمون بن مہران کہتا ہے کہ ابوبکر کی یہ عادت تھی کہ جب اس کے سامنے کوئی دعویٰ پیش ہوتا تو
قرآن کو دیکھتا اگر اس میں حکم ہوتا [illegible] حدیث کو دیکھتا اگر اس میں حکم نہ پاتا تو مسلمانوں سے پوچھتا کہ
کیسے فیصلہ کریں تو سرداروں اور عالموں کے اجماع پر فیصلہ دیتا اور یہی معمول عمر بن خطاب کا تھا۔

کنز العمال کتاب الحدود حرف الحا فرع فی حد اللواط اور کتاب [illegible] ابن ابی الدنیا اور
کتاب مناقب الاصحاب تحریر ابو بکر محمد بن حسین [illegible] میں ہے ابن منذر
بن بشران اور بیہقی نے روایت کی ہے کہ محمد بن منکدر سے روایت ہے کہ خالد بن ولید نے ابو بکر کو لکھا
کہ یہاں ایک آدمی مرد عورتوں کی طرح [illegible] ابو بکر نے اصحاب رسول کو مشورہ کے لئے جمع کیا۔ یعنی
اس کو فرائض اور حدود [illegible] کے متعلق کوئی حکم معلوم نہیں ہو سکا حضرت علی علیہ السلام نے اس کو
مرد کے زندہ جلا دینے کا حکم دیا۔ چنانچہ خالد کو یہ حکم لکھ دیا گیا۔

کتاب اصابہ اور تاریخ ذہبی میں ہے کہ خالد بن ولید نے اثنائے جنگ میں اشعث بن قیس کو
قیدی بنا کر ابو بکر کے پاس بھیج دیا۔ ابو بکر نے اس پر شرعی حد جاری کرنے کی بجائے اس کے نکاح میں
اپنی ہمشیرہ ام فروہ دیدی۔ ناظرین متحمل ابو بکر اشعث جیسے مرتدین میں سے خاندان قریش سے [illegible]
ارتداد کے صلہ میں کنواری لڑکی ملتی ہے اور مالک بن نویرہ سے کیا ظالمانہ سلوک کیا جاتا ہے۔

اشعث کے [illegible] اس نکاح کے بارہ میں ایک قصیدہ لکھا ہے [illegible] کا ایک شعر یہ ہے

وکان ثواب الارتداد [illegible] ۔۔۔ وکان ثواب الکفر تزویج اهله

یعنی اسلام ترک کرنے کا کیا اچھا ثواب ہے کہ زندگی دی گئی یعنی اس کو قتل نہ کیا گیا اور اس
کے کفر کا کیا خوب ثواب ہے کہ اس کو کنواری [illegible] نکاح میں دی گئی۔

طبقات ابن سعد اور کنز العمال میں ہے کہ اسلم کہتا ہے کہ مجھے عمر بن خطاب نے [illegible]
میں خبر [illegible] جس میں اشعث بن قیس قیدی ہو کر آیا تھا [illegible]
زنجیر [illegible] ابو بکر [illegible] کو کہتا تھا کہ [illegible]
[illegible] جب یہ باتیں ہوئیں تو اشعث بن قیس نے کہا کہ [illegible]
جنگ کے لئے چھوڑ دیں اب میں تمہاری طرف ہو کر تمہارے دشمنوں سے لڑا کروں گا۔ اور مجھ سے اپنی بہن کا
نکاح کر دیجیے پس ابو بکر نے اس پر احسان کیا اور اس کے ساتھ اپنی بہن ام فروہ کا نکاح کر دیا۔

ناظرین! اسی اشعث بن قیس کا بیٹا محمد بن اشعث وہ ابوبکر کا بھانجا کربلا میں لشکر یزید میں شامل

تھا۔ اس نے جناب سید الشہداء کو طعنہ دیا کہ آپ پسر فاطمہ کو کونسی حرمت وعزت رسول اللہ کی طرف سے حاصل ہے جو دوسروں کو حاصل نہیں ہے۔ امام حسین علیہ السلام نے اس وقت یہ آیت پڑھی ان اللہ اصطفیٰ آدم ونوحاً وآل ابراہیم وآل عمران علی العالمین۔ تلاوت فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ آنحضرت آل ابراہیم سے ہیں اور ہم آل محمد ہیں۔ پھر حضرت نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ جو وہ کلمات اس نے کہے تھے جواب دے کر محمد بن اشعث نے کہے تھے۔ سید الشہداء علیہ السلام نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور فرمایا۔ پروردگارا محمد بن اشعث کو آج ذلت دکھا اور اس پر اپنی لعنت کر دے۔ بعد اس کو عظمت عزت عطا نہ کر۔ اسی وقت محمد بن اشعث کو کوئی عارضہ لاحق ہوا اور قضائے حاجت کے لئے ایک طرف کو گیا۔ خدا نے ایک بچھو اس پر مسلط کیا جس نے اس کو ڈنک مارا اور وہ پاخانہ میں لوٹ لوٹ کر مر گیا۔

محمد بن اشعث کے بھائی قیس بن اشعث کندی نے امام علیہ السلام کی شہادت کے بعد حضرت کا ریشمی قطیفہ آپ کے بدن سے اتار لیا تھا۔ وہ اوڑھنا تھا۔ جس سے وہ کوڑھی ہو گیا۔ یہاں تک کہ لوگوں نے اس کا نام قیس قطیفہ رکھا اور وہ مر گیا۔ اسی اشعث بن قیس کی لڑکی دختر ابوبکر کی بھتیجی ہے جس کا نام جعدہ ہے۔ معاویہ کی سازش سے امام حسن علیہ السلام کو زہر دیا اور وہ ہمیشہ کے لئے جعدہ نے شہید ہو گئے۔

اسی اشعث بن قیس نے حضرت علی علیہ السلام سے کہا تھا کہ میں آپ کی طرف سے تمہارے دشمنوں سے لڑوں گا۔ معاویہ سے رشوت لی اور جناب امیر علیہ السلام کا مخالف ہو گیا۔ اور بالآخر خارجی ہو کر فوت ہوا۔ جناب شیخ جعفر کی تاریخ الابنیہ صفحہ ۴۲ پر درج ہے۔

کنز العمال فی آداب العلم مصنفہ جناب ملا علی متقی میں ہے کہ محمد ابن سیرین سے روایت ہے کہ ابوبکر کو جب کوئی ایسا مسئلہ پیش ہوتا جس کا اس کو قرآن سے کا حکم نہ ملتا اور نہ حدیث سے پتہ چلتا تو کہا کرتے کہ میں اپنی رائے سے اجتہاد کرتا ہوں۔ پس اگر درست ہوگا تو خدا کی طرف سے ہوگا۔ ورنہ میری طرف سے ہوگا جس کے لئے خدا سے مغفرت چاہتا ہوں۔ یہی روایت ابن سعد و عبد اللہ نے بھی لکھی ہے۔

تاریخ طبقات ابن سعد میں ہے کہ ابوبکر و علی بن ابی طالب میں گالی گلوچ ہوئی۔ تاریخ کامل ابن اثیر جلد دوم صفحہ ۱۳۳ اور سیرۃ ابن ہشام جزو ثانی مطبوعہ مصر صفحہ ۲۰۶ پر ہے۔ کہ ابوبکر کو گالیاں دینے کی عادت تھی۔

کنز العمال میں ہے کہ ابن ابی الدنیا نے کتاب الصمت میں اور ابو نعیم نے کتاب حلیۃ المتقین میں ابن عمر سے روایت کی ہے کہ بد زبانی کرنے والے پر جنت حرام ہے اور اللہ تعالیٰ فحش گو کو دشمن رکھتا ہے۔ احمد بن حنبل نے مسند میں اور طبرانی نے معجم کبیر میں اور ابو یعلیٰ نے مسند میں جابر بن سمرہ سے روایت

کی ہے کہ عثمان کو اسلام میں کچھ سبقت نہیں [illegible]

کتاب مختارہ میں اور طبرانی نے معجم کبیر میں اور خرائطی نے [illegible]

تفسیر درمنثور [illegible] عبدالرزاق اور امام احمد حنبل اور عبد بن حمید اور بخاری [illegible]

کتاب [illegible] مطبوعہ [illegible] لاہور [illegible]

مسند کی [illegible] مسعود ثقفی [illegible]

سے جو لوگ آپ کے ہمراہ حج میں [illegible]

کچھ چھوڑ دیں [illegible] قسطلانی لکھتا ہے

کہ نظر میں [illegible] کی شرح میں [illegible]

فرمان [illegible]

بخاری کتاب الشروط باب الشروط [illegible] اور مسند

احمد حنبل میں بھی [illegible]

تاریخ خلفاء سیوطی میں ہے [illegible] احمد حنبل نے [illegible] کی روایت لکھی ہے

کہ اس نے کہا کہ میں نے ابوبکر کے [illegible]

تاریخ خلفاء سیوطی [illegible]

[illegible]

کنزالعمال کتاب [illegible]

روایت لکھی ہے [illegible]

[illegible]

کے منہ میں خاک ڈالو [illegible]

مدارج النبوۃ جلد دوم [illegible]

[illegible]

[illegible]

تفسیر درمنثور جلد [illegible]

[illegible] غلام [illegible]

[illegible] ابوبکر کے ساتھ [illegible] وہ غلام [illegible]

سے تھا اونٹ نہ تھا۔ ابوبکر نے پوچھا تو غلام نے کہا کہ وہ اونٹ رات کو گم ہو گیا ہے۔ اس پر ابوبکر نے اس کو مارنا شروع کیا جس پر آنحضرت مسکراتے تھے اور کہتے تھے دیکھو اس شخص کو کہ احرام باندھا ہوا ہے اور یہ حرکت کر رہا ہے۔ یعنی بحالت احرام جدال و فسق اور جدال وغیرہ سب ممنوع ہے۔

بخاری باب علامات نبوۃ جلد سوم ص ۲۲۳ بہت شیخ فتح الباری میں ہے کہ ابوبکر کے گھر چند مہمان تھے ابوبکر وہ رسول اللہ کے پاس جا بیٹھے جب گھر واپس آیا تو پوچھا مہمانوں کو کچھ کھلایا بھی ہے یا نہیں زوجہ نے جواب دیا کہ انہوں نے بغیر تمہارے کھانا پسند نہ کیا۔ اس پر ابوبکر نے پہلے اپنی زوجہ کو پھر اپنے بیٹے کو اور پھر مہمانوں کو گالیاں دیں۔ مسلم میں ہے کہ عبدالرحمن بن ابوبکر نے ان مہمانوں سے کہا کہ ابوبکر بہت تیز مزاج ہے۔ اگر تم نہ کھاؤ گے تو ہم کو ایذا کا خوف ہے

وفاء الوفیٰ ص ۲۲۲ پر ہے کہ ابوہریرہ کہتے ہیں کہ ہم لوگوں کی یہ حالت تھی کہ بھوک کے مارے زمین پر پیٹ کے بل لیٹے رہتے اور پیٹ پر پتھر باندھتے۔ ایک روز میں لوگوں کی راہ پر بیٹھ گیا جہاں سے ابوبکر کی آمد و رفت تھی۔ جونہی کہ وہ آئے تو میں نے ایک آیت قرآن ان سے دریافت کیا۔ تاکہ وہ ہم کو ہمراہ لے جائیگا اور کچھ کھانے کو دیگا مگر وہ چلا گیا۔ اس کے بعد آنحضرت تشریف لائے تو آپ ہم کو ساتھ لے چلے۔

تذکرۃ الحفاظ ذہبی مطبوعہ حیدرآباد دکن ج ۱ ص ۳ پر ہے کہ ابوبکر نے خلافت میں لوگوں کو کہا کہ تم لوگ حدیث بیان کرتے ہو اور اختلاف پیدا ہوتا ہے تو جو لوگ تمہارے بعد آئیں گے ان میں اس سے بھی زیادہ اختلاف ہوگا۔ اس لئے تم ایک بھی حدیث بیان نہ کرو۔

کنز العمال باب مناقب ابوبکر میں ہے کہ حضرت عباس نے ابوبکر کی اس گستاخی پر ابوبکر کو کہا کہ تم

ظاہر ہے خلیفہ وہ ہو سکتا ہے جو سب ہی امور کے انتظام میں ماہر ہونے کے علاوہ شرعی مسائل کے حل کرنے میں پوری استعداد رکھتا ہو۔ وہ شخص خلافت کے لئے باعث ننگ و عار ہے جو مسائل شرعیہ سے ناواقفیت کے باوجود سمجھانے پر بھی نہ سمجھ سکتا ہو۔ کیونکہ خلافت رسول مسلمانوں کی خلافت ہے۔ جس کو خلافت کہنا غلط ہی کہا جا سکتا ہے کیونکہ خلافت رسول آں نہ یہی خلافت ہے۔ جو لوگ خلافت کے صحیح مفہوم کو نہیں جانتے حق تو یہ ہے کہ صرف مسند خلافت کو نہ سمجھ سکنے کی وجہ سے اسلام میں فرقہ بندیوں کا سلسلہ جاری رہا ہے ورنہ آج امامت اور نبوت کے مدعی بن رہے ہیں۔ کوئی جاہل سے جاہل شخص یہ دعویٰ کرنے لگا کہ کوئی شخص خلیفہ حق اور نائب رسول ہو کر بھی اپنی زبان سے اقرار کرے۔ اور ہر وقت حل مسائل میں دوسرے لوگوں کا محتاج ہو۔ ایسے جاہل شخص کو نائب رسول کہنا کن لوگوں

کا حصہ ہے کوئی حسب [illegible] اور کوئی منصب [illegible] نقص [illegible] دینی
امور [illegible] کی [illegible] دینا گوارا نہ کریگی۔ عجیب بر تعجب تو آج کل کے بعض سنی نوجوانوں
پر ہے جو موجودہ [illegible] کی خلافت۔ سوال کے صحیح منشا کو سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے اور
بغیر سوچے [illegible] سے [illegible] ایک چھوٹی ترمیم میں ہزار اعتراض کرتے ہیں
[illegible] ایمان کی خریداری تک بھی [illegible] سوال نہیں کرتے
خدا ان کی حالت زار پر رحم فرمائے۔

موضوعات در شان جناب ابوبکر صاحب بالخلافہ

[illegible] مطبوعہ [illegible] میں [illegible] حضرت [illegible]
پردے میں ظاہر جلوہ گر ہوگا۔ (۲) خدا نے [illegible] کیا (۳) ابوبکر نے ایک غلاف سے
وضو کیا [illegible] ایک وضو کرنے والا جبرئیل اور رومال دینے
والا میکائیل [illegible] خدا نے جب ارواح کو پیدا کیا۔ تو روح ابوبکر کو تمام پر مقدم کیا۔ جس کی مٹی
بہشت [illegible] پانی [illegible] حیات [illegible] ابوبکر کے [illegible] علیہ [illegible]
[illegible] (۵) [illegible] ابوبکر کی طرح [illegible]
ابوبکر [illegible] کہ مجھے [illegible] کو داخل [illegible]
[illegible] ابوبکر [illegible]
[illegible]
[illegible] قرشی [illegible]
زندگی [illegible] ابوبکر کے [illegible] اس وقت [illegible] کی بجائے
تکذیب کی [illegible] اور [illegible]
جب [illegible] ابوبکر [illegible] منکر و نکیر کے [illegible]
پاؤں [illegible] کی ہوگی [illegible]
[illegible] ابوبکر [illegible] (۱۳) شب معراج ہم جہاں
جہاں گئے [illegible] محمد رسول اللہ [illegible] اور ابوبکر صدیق [illegible]
(۱۴) [illegible] کرامت [illegible] ابوبکر [illegible] کوئی [illegible] سرزد

موردہ (۵) جب ہم نے معراج [illegible] علی [illegible] تو آسمانوں میں شور برپا ہو گیا
اور ملائکہ [illegible] گئے [illegible] ابو [illegible] جبرئیل
نے مجھ سے کہا [illegible] ابو بکر سے کہا
جائیگا [illegible] داخل [illegible] مجھے [illegible] رکھنے والے [illegible]
کے [illegible] داخل نہیں ہونگے [illegible] اگر [illegible] مخلوقات کے ایمان کو ترازو کے دو پلڑوں
میں رکھا جائے [illegible] (۷) [illegible] مجھ میں
نے ابو بکر کے سینہ میں [illegible]

صحاح اور [illegible] کتب میں مرقوم ہے کہ [illegible] نے [illegible]
[illegible] تو ابو بکر کو دوست بناتا۔

فقرہ [illegible] یعنی
معصوم [illegible] ارضی اور مادی مخلوقات کے خلق
ہونے سے پہلے مخلوق [illegible] ابو بکر [illegible] حرام ہے۔ وہ بلکہ خدا خلیفہ
ہے یعنی جمہور کی رائے سے خلیفہ [illegible] ہوگا
وہ بھی [illegible] ہے [illegible] کا مجموعی ایمان [illegible]
ہے اور [illegible] کا [illegible] معلوم ہے۔

اگر ناظرین مذکورہ [illegible] دیکھیں گے تو آپ پر [illegible] ہو جائیگا
کہ یہ [illegible] کس غرض سے گھڑی گئی ہے [illegible]
کریں تو منقبت ابو بکر کی ذلت و رسوائی [illegible] کی ہے۔
[illegible]
[illegible] کے ہوتے ہوئے وہ
کیونکہ معصوم [illegible]

[illegible] فاطمہ کو غضبناک کیا [illegible] غضبناک [illegible]
کو [illegible] غضبناک ہونا [illegible] دلیل ہے [illegible] ہو سکتا
[illegible] مجھے ابو بکر کی ایک
فضیلت [illegible] کہ ابو بکر [illegible] میں [illegible]

وہ شنگری جب عدیم المثال تھا پس اس کی ذات و اوصاف پر خدا اور عالم اور ملائکہ اور تمام لوگ بھیجتے ہیں

حالات ہجرت

تفسیر در منثور جلد سوم ص۲۴۰ سطر ۶ پر سورہ توبہ آیت نمبر ۴۰ الا تنصروہ فقد نصرہ اللہ اذ اخرجہ الذین کفروا ثانی اثنین اذ ہما فی الغار کی تفسیر میں ہے کہ آنحضرت نے حضرت علی علیہ السلام کو اپنے بستر پر سلایا۔ اور ابوبکر کو ساتھ لیا۔ یہ غلط ہے بلکہ ابوبکر راستہ میں اتفاقیہ ملگیا تھا اور مکہ سے داہنی جانب دو کوس کے فاصلہ پر جبل ثور پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ گئے۔ وہاں ایک گول پتھر تھا جو اندر کی طرف سے خالی تھا۔ اس غار کا ایک دروازہ تھا۔ جو قریباً ڈیڑھ بالشت لمبا چوڑا تھا۔ اسکے اندر آنحضرت اور ابوبکر داخل ہو گئے۔ خدا نے ان کے دروازہ پر فوراً ایک خاردار جھاڑی اگا دی اور اس پر کبوتر نے انڈے بھی دے دیئے اور دروازہ پر مکڑی نے جالا بھی تن دیا۔ وہاں تین دن چھپے رہے اور عامر بن فہیرہ جو ابوسفیان کو وہاں چرانے جاتا تھا انکو دودھ پلاتا۔ تین دن کے بعد حضرت علی علیہ السلام رات کو سواریاں اور راستہ کا لیڈر ساتھ لے آئے۔ اور آنحضرت اور ابوبکر مدینہ کو ہجرت کر گئے۔

مدارج النبوۃ جلد دوم صفحہ ۱۳۰ میں ہے کہ ابوبکر کے پاس دو اونٹ تھے جو اس نے چار سو درہم پر خریدے تھے اور ایک روایت میں ہے آٹھ سو درہم پر خریدے تھے اور چار ماہ چرا کر ان کو فربہ کیا تھا۔ دونوں کو آنحضرت کے پاس لے آیا۔ ان میں سے ایک کو قبول کیجئے۔ حضور نے فرمایا کہ میں فروخت کی شرط پر قبول کرتا ہوں پس آنحضرت نے ایک اونٹ کے نو سو درہم ادا کئے۔ اور یہ واقعہ عین ہجرت کے وقت ہے۔

بخاری میں بروایت عائشہ لکھا ہے کہ آنحضرت نے ابوبکر کو کہا کہ جو کچھ تیرے پاس ہے باہر لے آ۔ ابوبکر نے کہا کہ میرے پاس تو سوائے میری دو لڑکیوں عائشہ اور اسماء کے کچھ نہیں ہے۔ آنحضرت نے فرمایا کیا تجھے خبر ہے کہ مجھے ہجرت کا حکم ہو چکا ہے۔ ابوبکر نے کہا میں بھی ساتھ چلوں گا۔ میرے پاس دو اونٹ ہیں جو اس وقت کے لئے تیار کئے ہیں۔ ایک آپ لے لیں۔ آپ نے فرمایا میں نے قیمت پر لیا۔

تاریخ طبری میں ہے کہ حضرت نے ہجرت کی۔ قصوی نامی ناقہ تین سو درہم پر خریدا۔

ابن حجر لکھتا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا۔ ہم ایسے اونٹ پر سوار نہ ہونگے جو ہمارا نہ ہو۔ تو ابوبکر نے کہا یہ اونٹ بھی آپ کا ہی ہے۔ حضرت نے فرمایا۔ بشرطیکہ اس قیمت پر دو جس قیمت پر تم نے خریدا ہے۔

بخاری پارہ ہشتم کتاب البیوع صفحہ ۱۲ میں ہے کہ ابوبکر کے پاس دو اونٹنیاں تھیں جن سے ایک

اس سے آنحضرت کو دینی چاہی۔ مگر آنحضرت نے فرمایا میں تو بے قیمت نہ لوں گا۔ حاشیہ بخاری چھپی مترجمہ وحید الزمان میں ہے کہ اس اونٹ کا نام قصویٰ تھا۔ یہ جدعا تھی جس کی قیمت آٹھ سو درہم تھی۔ مدارج النبوۃ شیخ عبد الحق دہلوی مطبوعہ نولکشور جلد دوم ص۔ اور روضۃ الصفا جلد دوم ص۵۹ اور سیرت النبی ص۱۹۱ پر ہے کہ ابوبکر نے دو اونٹ چار سو درہم یا آٹھ سو درہم پر خرید رکھے تھے۔ ان میں سے ایک آنحضرت نے نو سو درہم پر خریدا۔

تاریخ خمیس ص۳۱ پر ہے کہ جب وہ وقت آیا کہ آنحضرت غار سے نکلیں تو راہنما دونوں کے دو اونٹ لیا اونٹ لیکر حاضر ہوا۔ اسماء بنت ابوبکر بھی ناشتہ کا دسترخوان لائے لٹکاتے وقت معلوم ہوا کہ دسترخوان کا بند نہیں ہے جب اسماء نے اپنا ازار بند کھول کر اس سے دسترخوان باندھا جس کی وجہ سے اسماء کا نام ذات النطاقین مشہور ہوا۔ ناظرین! آنحضرت کا ارشاد ہے کہ ہم کو قیام غار کے ایام میں سوائے پیلو کے کوئی چیز کھانے کو نہیں مل سکی۔

بخاری میں ہے کہ انس کہتا ہے کہ ابوبکر نے کہا کہ جب ہم غار میں تھے تو میں نے آنحضرت سے کہا کہ اگر کوئی شخص اپنے قدموں کے نیچے دیکھے تو ہم کو دیکھ لے گا۔ آنحضرت نے فرمایا کیا تیرا ایسے دو شخصوں کی نسبت گمان و شک ہے کہ جن کا تیسرا اللہ ہے۔ ناظرین! بھلا غار میں مصاحبت کونسی وجہ فضیلت ہو سکتی ہے خصوصاً جبکہ یار غار گریہ و بکا بھی اتنی فرسودہ عمری میں اس حد تک کرنے لگے کہ آنحضرت کے گرفتار ہونے کا یقینی خطرہ پیدا ہو جائے۔ اور خداوند عالم کو بھی آیہ سکینہ کے نزول کی ضرورت لاحق ہو۔ اگر خدانخواستہ گرفتاری عمل میں آجاتی تو آنحضرت کی جان پر آبنتی۔ ابوبکر شاید اس وجہ سے کفار سے ہاتھ میں ہاتھ ملائے کہیں چلا جاتا۔ اور فضیلت ابوبکر میں یہ دلیل پیش کرنا کہ خدا ان کے ساتھ تھا کس قدر لغو اور بیہودگی ہے کیونکہ خدا کا ارشاد نہیں ہے جو کافر اور مسلمان کے لئے یکساں ہے "نحن اقرب الیہ من حبل الورید" جب کچھ بن نہیں پڑتی تو سنی لوگ یہ بہانہ تک دیتے ہیں کہ ابوبکر کے پاؤں کو سانپ نے ڈس لیا تھا۔ اور اس کے رونے کی یہی وجہ تھی۔

بخاری مطبوعہ مصر جلد دوم ص۲۰۵ پر ہے کہ عبداللہ بن ابی بکر بھی شب کو اسی غار میں سویا کرتا اور صبح وہیں سے آکر قریش میں مل جاتا۔

تفسیر درمنثور جلد دوم ص۲۴۰ پر ہے کہ جب آنحضرت رات کو اپنے مکان سے باہر نکلے اور غار ثور کے قریب جا پہنچے تو آپ کے پیچھے ابوبکر بھی آرہا تھا۔ آنحضرت نے جب اس کی چال دریافت کی تو خوف ہوا کہ کوئی پیچھا کرنے والا دشمن ہو۔ جس پر ابوبکر نے کھانسا۔ تو آنحضرت نے اس کو پہچان لیا۔ اور ٹھہر گئے

یہاں تک کہ دونوں غار میں داخل ہوگئے۔ ادھر قریش نے آنحضرتؐ کی تلاش میں ہر طرف قائف (کھوجی ۲۹
سراغ رساں) کو بھیجا وہ غار تک آ پہنچا۔ اور دیکھا غار کے دروازہ پر ایک درخت ہے۔ اس کے نیچے
اس نے پیشاب کیا۔ اور کہا یہاں سے آگے نہیں بڑھے۔ اس وقت ابوبکر غمگین ہوئے۔ تو آنحضرتؐ نے
فرمایا لا تحزن ان اللہ معنا۔ یعنی اے ابوبکر خدا ہمارے ساتھ ہے۔ تفسیر ص ۲۲۱ پر ہے کہ ... اور عبد
سعید بن جبیر حمیری سے روایت کی ہے کہ جب شب آنحضرت گھر سے نکلے ہیں ابوبکر نے آنحضرت کا تعاقب
کیا اور غار تک قریش کے مشورہ سے امداد کے لئے پیچھے دائیں بائیں چلنے لگا۔
تاریخ خمیس جلد اول ص ۳۲۶ پر ہے کہ جب ابوبکر غار کی طرف چلا ہے تو اس نے اپنا کل مال ساتھ
لے لیا جو قریباً چھ ہزار درہم تھا۔ پس ناظرین اس کے رونے کی بھی یہی وجہ ہوئی کہ مال کی طمع پر
کفار مجھے قتل کر دیں گے۔
تفسیر در منثور سیوطی جلد ۳ صفحہ ۲۴۲ پر ہے کہ غار کے تین دن و رات کے دوران میں عامر بن فہیرہ
کھانا کر لایا کرتا جو حضرت علی علیہ السلام مہیا کر کے بھیجتے۔ حضرت علی علیہ السلام نے بحرین سے اونٹوں سے
تین اونٹ خرید کر اور ایک راہنما مقرر کیا۔ تیسری رات حضرت علی علیہ السلام دو اونٹ اور راہنما
لے کر غار پر آئے۔
مسلم کتاب شریف جلد دوم ص ۴۲۱ پر ہے کہ جب آنحضرتؐ غار کی طرف جاتے ہوئے پیاس
لگی۔ تو راستہ میں ایک چرواہا ملا جس نے قدح میں دودھ دوہا اور آنحضرتؐ نے پیا اور ص ۱۶۰ پر
ہے کہ ہم نے آنحضرتؐ کو اسی ایک قدح میں سے دودھ شہد پانی اور نبیذ پلائی۔
واقعہ غار پر غور کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ ابوبکر کو آنحضرتؐ کے ساتھ کوئی ہمدردی نہ تھی۔ اگر آنحضرت
نے ابوبکر کا اونٹ مفت لینے سے انکار کر دیا تھا۔ تو اس کا فرض تھا کہ دو اونٹ کی وہ قیمت لیتا
جو اس کی خرید تھی۔ ایسے مصیبت کے وقت منافع حاصل کرنا حد درجہ نازیبا تھا۔
غار میں ابوبکر کا رونا جب کہ غار کے چاروں طرف کفار گشت لگا رہے تھے اور آنحضرتؐ کے
قتل پر آمادہ تھے بہر صورت مذموم اور مشکوک حرکت تھی۔ ابوبکر یا تو چھپا رہتا اور دشمنوں کی بجائے
دوست سے خائف ہو کر رونے لگا۔ بچہ ایسے موقع پر جب جان خطرہ میں ہو۔ ایک بچہ بھی دم بخود
ہو کر رہنا مجبور ہوتا ہے خواہ وہ اکیلا ہی کیوں نہ ہو۔ مگر یہاں تو ابوبکر کے پاس آنحضرتؐ موجود ہیں۔
اس کے خائف ہونے اور بلند آوازی سے رونے کی کوئی معقول وجہ نظر نہیں آتی۔ سوائے اس کے
وہ چاہتا تھا کہ آنحضرت گرفتار ہو کر قتل کر دیئے جائیں اور ابوبکر کو ایک عظیم رقم انعام میں وصول ہو۔

خداوند عالم کا آنحضرتؐ سے ان اللہ معنا فرمانا اس امر کا صریح ثبوت ہے کہ ابوبکر بزدلی ہونے کے
علاوہ احمق بھی تھا شجاعت اور دانائی ہرگز اجازت نہیں دے سکتی کہ ایسے نازک موقعہ پر نالہ و بکا
شروع کر دیا جائے۔ ابوبکر کے رونے سے یہ بات بھی ضمناً ثابت ہوتی ہے کہ اس کا ایمان راسخ نہ
تھا۔ ورنہ وہ بجائے اس کے کہ آنحضرتؐ اس کو تسلی فرماتے۔ آنحضرتؐ سے عرض کرتا کہ آپ کچھ
پرواہ نہ کیجیے یہ غلام آپ کے پسینے کی جگہ خون بہائے گا اور جب تک زندہ ہے آپ کا بال
تک بیکا نہ ہونے دے گا۔

ابلاغ سورہ برات

تفسیر در منثور جلد سوم صفحہ ۲۰۹ سطر ۱۰ اور ینابیع المودۃ مطبوعہ قسطنطنیہ مصنفہ امام شیخ سلیمان
قندوزی جلد اول باب ۱۸ صفحہ ۹۰ سطر ۲ اور خصائص نسائی مطبوعہ محمدی لاہور صفحہ ۱۵ سطر ۹ اور تفسیر کشاف
امام زمخشری مطبوعہ کلکتہ جلد اول صفحہ ۲۲۳ سطر ۱ اور تفسیر کبیر امام فخر الدین رازی مطبوعہ مصر جلد چہارم صفحہ ۵۲۰ سطر ۲
اور مسند امام حنبل مطبوعہ بمبئی جلد مناقب صفحہ ۱۵ سطر ۲ اور تفسیر غرائب التنزیل امام نیشاپوری جلد دوم صفحہ ۲۲۲ سطر ۱۱
اور تفسیر لباب التنزیل جلد دوم صفحہ ۲۱۲ سطر ۳ اور تفسیر حسینی ملا حسین بن العلی الواعظ الکاشفی مطبوعہ
نولکشور صفحہ ۲۳ سطر ۲۰ اور تفسیر معالم التنزیل امام بغوی مطبوعہ بمبئی صفحہ ۲۴۲ سطر ۱۲ میں ہے کہ
جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا۔ جبکہ سورہ برات سے دس آیتیں پیغمبر صلعم پر نازل ہوئیں تو آنحضرتؐ
نے ابوبکر کو بلایا۔ تاکہ اہل مکہ پر جا کر وہ آیتیں پڑھ آئیں۔ اس کے بعد مجھے بلایا۔ اور مجھ سے فرمایا
کہ فوراً ابوبکر سے راستے ہی میں جا ملو۔ پس جہاں بھی اس سے ملو وہ آیتیں اس سے لے لو پس ابوبکر واپس چلے
آیا اور عرض کی یا رسول اللہ میرے بارہ میں کوئی حکم نازل ہوا ہے فرمایا نہیں۔ مگر جبرئیل نے مجھے آ کر
کہا ہے کہ تیری رسالت کوئی ادا نہیں کر سکتا۔ مگر یا تو خود آپ ادائے رسالت کریں یا جو شخص کہ تم میں سے ہو۔
قسطلانی شرح بخاری کتاب التفسیر تفسیر سورہ برات اور فتح الباری شرح بخاری کتاب التفسیر
تفسیر سورہ برات اور رسالہ خصائص جناب امیر علیہ السلام امام حافظ ابو عبدالرحمن احمد بن شعیب نسائی
اور ازالۃ الخفا ولی اللہ فصل ششم در بیان مطاعن و تحریفات قرآن بخلاف خاصہ المقصد اول اور
تاریخ سعید بن مسعود کازرونی اور عمدۃ القاری شرح بخاری علامہ عینی اور تفسیر مفصل شیخ ظہیر الدین۔
ابو العباس احمد بن یوسف بن حسن کواشی اور تعلیقات میرزا محمد بدخشانی قسم اول باب اول اور ارجح
المطالب مولوی عبیداللہ امرتسری صفحہ ۳۸ بہ سند امام احمد حنبل و امام نسائی و طبری و ابوالشیخ

وحاکم وخوارزمی وابن عساکر وابن یوسف گنجی ومحب طبری وسیوطی وغیرہ اور تفسیر ثعلبی اور تذکرۃ خواص علامہ سبط ابن جوزی اور کتاب روضۃ الاحباب جمال الدین محدث اور تاریخ ابن کثیر وقائع سنہ ۹ھ اور سیاق المغزو باب رابع مناقب علی ابن ابی طالب قسم ثانی اور جذب القلوب شیخ عبدالحق محدث اور شرح مشکوٰۃ شیخ عبدالحق محدث کتاب المناقب باب مناقب علی ابن ابیطالب اور ترمذی مطبوعہ دہلی ابواب تفسیر القرآن تفسیر سورہ توبہ صفحہ ۵۵ اور ابطال الباطل فضل ابن روزبہان فی جواب المطلب الرابع فی ان علیا صاحب الحوض واللواء والصراط من القسم الثالث فی فضائل الخارجیہ اور مدارج النبوۃ اور قرۃ العینین شاہ ولی اللہ صفحہ ۲۴۲ اور روضۃ الاحباب اور حبیب السیر اور مدارج النبوت اور بخاری میں بلفظ موافقت پر کتاب تفسیر القرآن باب تفسیر قولہ تعالیٰ براءۃ من اللہ ورسولہ ۲۰۰، کتاب الصلوٰۃ باب ما یستر من العورۃ ۳۰، کتاب الحج باب لا یطوف بالبیت عریان اور فتح الباری شرح بخاری ابن حجر کتاب التفسیر اور جمع الجوامع ملا جلال الدین سیوطی اور کنز العمال تفسیر سورہ توبہ فصل رابع فی التفسیر من کتاب الاذکار من حرف ہمزہ اور روضۃ الصفا کتاب موقعات ابن ابی الحدید جزو عاشر شرح نہج البلاغہ وغیرہ میں بھی تبلیغ سورہ برات سے ابوبکر کی معزولی کا مفصل تذکرہ لکھا ہے۔ متلاشی حق ضرور ملاحظہ کرے۔

تفسیر در منثور سیوطی جلد سوم صفحہ ۲۰۵ پر ہے کہ جب ابوبکر (سورہ برات حضرت علی کے حوالہ کر کے) واپس آیا تو اس کو آنحضرت پر بہت غصہ آیا

قرۃ العینین شاہ ولی اللہ صفحہ ۲۴۳ پر ہے کہ آنحضرت نے ابوبکر اور عمر دونو کو سورہ برات دیکر بھیجا ابھی وہ جا رہے تھے کہ پیچھے سے ایک سوار آیا پوچھا کون ہے فرمایا میں علی ابن ابیطالب اس کے بعد حضرت علی علیہ السلام نے وہ نوشتہ ان سے لے لیا۔ اور وہ دونو مدینہ کی طرف واپس آئے حضرت نے ان سے فرمایا کہ ہم کو حکم ہوا ہے کہ تبلیغ رسالت یا خود کرو یا وہ کرے جو تم میں سے ہو۔

ابوبکر اور عمر کا سورہ برات کی تبلیغ سے بحکم خدا معزول کیا جانا ایک اہم اور امر عظیم ہے۔ نکتہ شناس اور رمز فہم طبیعت اس واقعہ سے کئی نتائج اخذ کرنے پر مجبور ہوگی اول یہ کہ خداوند عالم نے امت رسول پر واضح کر دیا کہ جو اشخاص چند آیات قرآنی کی تبلیغ کی اہلیت نہیں رکھتے وہ تمام کلام خدا کی تبلیغ کیونکر کر سکتے ہیں یعنی شرعی راہنما نہیں ہو سکتے۔ دوم یہ کہ قدرت نے محض ابوبکر اور عمر کی گردن میں ذلت معزولی کا طوق ڈال دیا تاکہ ظاہر ہو کہ لوگ ان کی آئندہ خلافت سازی کو حق بجانب نہ خیال کریں جس میں یہ دونو باہم گردہ ساز ہونگے۔ سوم یہ کہ حضرت علی کے سامنے

اور کوئی شخص خلافت کا حقدار نہیں ہے۔ چہارم یہ کہ خلافت کا تقرر خدا کی مرضی پر موقوف ہے ذکر جمہور کی رائے پر۔ پنجم یہ کہ ابوبکر اور عمر کو معزول کیے نہیں جا سکتا بلکہ حضرت علی آنحضرت صلعم کے بعد خلیفہ بلافصل ہیں۔ ششم یہ کہ معزول مسلمانوں کے گروہ کے سامنے آئے ہیں آپ کی تائید ان پر بھی اتمام حجت ہو گئی چنانچہ خلافت کی بیعت سے معرا ہیں۔ اور خلافت حضرت علی کا حق ہے۔

امامت حضرت ابوبکر صدیق

تفسیر السباری پارہ سوم صفحہ ۵۰ مطبع احمدی لاہور میں ہے کہ آنحضرت صلعم کے مرض موت کے وقت ابوبکر نے امامت کرائی اور جب آنحضرت خود مسجد میں تشریف لے آئے تو ابوبکر نے پیچھے ہٹنا چاہا لیکن آنحضرت صلعم نے ان کو وہاں ہی کھڑا رہنے کا اشارہ کیا اور خود ابوبکر کی بائیں طرف بیٹھ گئے۔ آنحضرت نماز پڑھاتے تھے اور ابوبکر حضرت کی پیروی کرتا اور دوسرے لوگ ابوبکر کی اقتدا کرتے۔ کشف المغطا مطبوعہ صدیقی لاہور صفحہ ۲۳ پر ہے۔ کہ آنحضرت صلعم نے عبدالرحمن بن عوف کے پیچھے نماز پڑھی ناظرین عقل یہ بات ہے کہ یہ حدیث وضعی ہے جو ہمارے لئے حجت نہیں۔ دوسرے یہ کہ حضرت علی جنگ تبوک کے ایام میں ایک مہینہ تک امامت کرتے رہے اور آنحضرت صلعم کے حکم سے صحابہ تمام گرد و نواح میں لوگوں کو قرآن کی تعلیم دیتے اور امامت کرتے۔ جنگ بدر کو جاتے ہوئے آنحضرت نے مبشر بن عبدالمنذر کو حاکم مدینہ و امام نماز بنایا غزوہ مصطلق کو جاتے ہوئے جعال ضمری کو حاکم مدینہ و امام نماز بنایا عبداللہ ابن ام مکتوم کو تیرہ دفعہ حاکم مدینہ و امام نماز بنایا پس امامت نماز نیابت نبوی امامت نہیں ہو سکتی سیرۃ حلبیہ جلد سوم صفحہ ۳۵۰ پر ہے کہ کسی کو جائز نہیں کہ وہ آنحضرت کے آگے کھڑا ہو کر آنحضرت سے پہلے تکبیر کہے نہ کسی کو بھی کسی حالت میں جائز نہیں خواہ نماز پڑھانے کی وجہ ہو یا عذر ہو کیونکہ منع کیا گیا ہے اللہ نے منع فرمایا ہے۔ علاوہ ازیں آنحضرت کا ارشاد ہے کہ جو امام ہوتا ہے وہ شافع ہوتا ہے تو پھر آنحضرت کا شفیع ابوبکر کیسے ہو سکتا ہے۔

مسلم کتاب الصلوٰۃ باب استخلاف الامام اذا عرض له عذر۔ بخاری کتاب الاذان باب اہل العلم والفضل احق بالامامۃ۔ بخاری باب حد المریض ان یشہد الجماعۃ من ابواب الجماعۃ۔ روضۃ الاحباب شرح مسلم نووی جلد اول صفحہ ۱۷۷ بخاری کتاب الاذان باب انما جعل الامام لیؤتم بہ قسطلانی جلد دوم صفحہ ۳۴ استیعاب۔ ذکر صلوٰۃ ابوبکر میں ہے کہ جب آنحضرت مرض الموت میں مبتلا ہوئے۔ تو آنحضرت کے حکم سے ابوبکر امامت کرتے رہے۔ ناظرین اگر امامت سے ہی حق خلافت قائم ہو جاتا ہے تو امام عمرو بن عاص بھی جو ابوبکر سے پہلے جنگ میں ابوبکر و عمر کو نماز پڑھاتے رہے بطور بنیاد جنگ میں حق دار ہونے چاہئیں۔

مدارج النبوۃ میں ہے کہ آنحضرتؐ نے بلال کو حکم دیا کہ ابوبکر سے کہو وہ نماز پڑھائے۔ استیعاب میں ہے کہ چونکہ ابوبکر نہ تھے۔ اس لئے عمر کو نماز پڑھانے کو کہا گیا۔ روضۃ الاحباب میں ہے کہ ابوبکر کو نماز پڑھانے کو کہا گیا۔ مگر اس نے عمر کو نماز پڑھانے کو کہا۔ پھر مدارج النبوۃ میں ہے کہ بلال نے ابوبکر کو نماز پڑھانے کو کہا لیکن اس نے رونا شروع کر دیا۔ بعد اس کے حاضرین مسلمانوں میں رونے کا شور ہوا۔ آنحضرتؐ رونے کی آواز سن کر خود مسجد میں آئے اور نماز پڑھائی۔ [illegible] میں ہے کہ شرح ابن ابی الحدید کہتا ہے کہ اس کے استاد ابو یعقوب نے کہا کہ رسول اللہ نے عذر دیا تھا کہ کسی شخص کو نماز پڑھانے کے لئے کہو کسی خاص شخص کی تعیین نہ کی۔ کشف الیقین میں ہے کہ احیاء العلوم امام غزالی میں بروایت امام باقر علیہ السلام لکھا ہے کہ آنحضرتؐ نے ابوبکر کو پیش نمازی سے معزول کیا اور فرمایا کہ ہو گیا ایک گروہ کو کہ میرے حکم سے پہلے [illegible] حبیب پر حسد کر کے قدم آگے کرتے ہیں۔ خدا کے شکروں میں آگ بھر

شرح مسلم نووی جلد اول ص۱۸۱ اور شرح قسطلانی جلد دوم ص۳۴ میں ہے کہ بعض علماء نے زعم کیا ہے کہ ابوبکر ہی امام تھا اور نبی اکرمؐ اس کے مقتدی تھے لیکن صواب یہ ہے کہ حضرت نبی امام تھے اور ابوبکر

روضۃ الاحباب و روضۃ الاحباب و حبیب السیر و تاریخ خمیس میں ہے کہ آنحضرتؐ نے ابن ام مکتوم کو امامت کیلئے مقرر فرمایا۔ شرح قسطلانی بخاری جلد دوم ص۳۴ میں ہے کہ آنحضرت نے غزوہ تبوک میں صبح کی نماز عبد الرحمان بن عوف کے پیچھے پڑھی۔ ریاض النضرۃ فی فضائل عشرۃ المبشرہ اور مسلم کتاب الصلوات باب تقدیم الجماعۃ من یصلی بہم میں مغیرہ سے روایت لکھی ہے کہ میں نے عبدالرحمن کو امامت سے پیچھے ہٹانا چاہا مگر رسول اللہ نے منع کیا اور فرمایا کہ اس کو اسی جگہ رہنے دو۔ طبقات ابن سعد میں ہے کہ ابوبکر نے عبدالرحمن بن عوف کو اپنے زمانہ میں امامت نماز اور امامت حج پر مقرر کیا

عمدۃ القاری عینی باب بعث النبی اسامۃ کتاب المغازی میں ہے کہ ابوبکر کو آنحضرتؐ نے عمرو بن العاص امیر لشکر بنا کر بھیجا تھا یعنی غزوہ بنی فزارہ اور غزوہ بنی کلاب اور حج میں کسی اور [illegible] کا امیر بنا دیا جاتا رہا ہے

شرح مسلم نووی جلد اول ص۱۸۱ ذیل باب [illegible] تعجیل الصلوٰۃ میں ہے کہ جس کو وسوسہ شیطانی ہو وہ امامت کے لائق نہیں ہے۔

منہاج الکرامہ ابن تیمیہ جواب مطاعن ابو بکر کتاب [illegible] اور کنز العمال کتاب الامارت باب [illegible] فصل دوم حرف الہمزہ اور ریاض النضرہ محب طبری خلافت ابی بکر [illegible] اور مناقب ابی بکر فصل سیزدہم قسم ثانی ذکر استخلاف ابی بکر من البیعۃ و شرح ابن ابی الحدید جواب مطاعن ابی بکر اور تاریخ الخلفاء علی ابوبکر فصل فی [illegible] صواعق محرقہ ابن حجر باب اول فصل اول اور مسند احمد حنبل مطبوعہ مصر جلد اول ص[illegible] اور کتاب جامع

ابوذر ہروی و دیگر کتب موافقت ابن سمان میں ہے۔ اور نیز ابن راہویہ لکھتا ہے کہ ابوبکر نے خطبہ میں کہا کہ اے لوگو! آگاہ ہو کہ میرے ساتھ ایک شیطان ہے جو مجھے عارض ہوتا ہے۔ پس جب تم دیکھو کہ میں نے معصیت کی تو میرے پاس سے دور ہو جاؤ تاکہ میں تمہارے بالوں اور تمہاری کھالوں میں اثر نہ کر جاؤں۔ اور میری اس وقت مدد کرو جبکہ میں راہ راست پر چلوں پس اگر میں مشکل پڑوں تو مجھے اور اس بدلا دو۔ بطریق حسن بصری نے کہا ہے یہ ایسا معصیت ہے جو خدا کی قسم بھر کسی نے کبھی نہیں کہا۔

نہ تو بیچارے ابوبکر کو کبھی امامت کا منصب عطا ہوا اور نہ ہی وہ اس قابل تھے مگر بایں ہمہ سنی لوگوں نے امامت ابوبکر کا خصتر پر ہار رکھا ہے۔ کوئی سنی عالم کہتا ہے کہ ابوبکر امام اور آنحضرت ماموم تھے۔ کوئی کہتا ہے کہ ابوبکر امامت کے لئے کھڑے تو ضرور ہوئے تھے مگر معزول کر دیا گیا۔ کوئی کہتا ہے کہ ابوبکر کی بجائے خود آنحضرت نے عبدالرحمن بن عوف کے پیچھے نماز پڑھی تھی۔ کوئی کہتا ہے کہ ابوبکر بوجہ گریہ وزاری امامت نہ کرا سکا اور عمر بن خطاب نے امامت کی تھی۔ نہیں کوئی بتائے کہ ان میں سے کس عقیدے والے کو سچا اور کس کو جھوٹا قرار دیں۔ ایک انگریزی ضرب المثل ہے کہ جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے۔ اس ضرب المثل کے مطابق اس معاملہ میں سنی عالموں نے بہت ٹھوکریں کھائی ہیں مگر افسوس بایں ہمہ ناکامیاب رہے ہیں۔

ایسا کبھی نہیں ہوا کہ آنحضرت مسجد میں تشریف رکھتے ہوں اور ابوبکر نے پیش نمازی کی ہو۔ یہ کبھی نہیں ہوا۔ کہ آنحضرت گھر میں علیل الطبع ہوں اور ابوبکر نے امامت کی ہو۔ یہ بھی کبھی نہیں ہوا۔ کہ آنحضرت مدینے سے باہر جہاد پر تشریف لے گئے ہوں اور ابوبکر نے آپ کی غیر موجودگی میں نماز پڑھائی ہو۔ یہ بھی کبھی نہیں ہوا کہ دوران جہاد میں کسی مقام پر ابوبکر کو حکم امامت ملا ہو۔ لہذا ابوبکر اور امامت دو متضاد چیزیں ہیں۔

اگر ابوبکر امام اور آنحضرت ماموم ہوتے تو بروز سقیفہ ابوبکر و عمر کی طرف سے یہ دلیل بطور حق امامت ضرور پیش کیا جاتا مگر وہاں تو صرف حق قرابت کو بطور حق خلافت پیش کیا گیا تھا۔

اگر ابوبکر امام اور آنحضرت ماموم ہوتے تو ابوبکر و عمر حضرت علیؑ سے اس امر کا ضرور اظہار کرتے جب کہ آپ نے سرور بدر تشریف لا کر شیخین کو غاصب اور ظالم قرار دیا اور حضرت علیؑ کی تقریر کے جواب میں خود بھی تقریر کرتے جس میں امامت ابوبکر کا بالتفصیل ذکر ہوتا۔

حضرت علیؑ اور بنی ہاشم دین کے معاملہ میں دنیا کو ہیچ جانتے تھے۔ یہ لوگ آنحضرت کی اقتدا سے سر مو انحراف نہ کر سکتے تھے۔ اگر ابوبکر امام اور آنحضرت ماموم ہوتے تو حضرت علیؑ اور بنی ہاشم سنت رسول کو سر آنکھوں پر رکھ کر ابوبکر کے پیچھے نماز پڑھا کرتے۔ مگر نہیں اور واقعات شاہد ہیں کہ حضرت

علیؑ و بنی ہاشم میں سے کسی ایک نے بھی ثلاثہ کے پیچھے کبھی نماز نہیں پڑھی۔

البتہ یہ کہنا درست ہے کہ ثلاثہ نے اپنے عہد خلافت میں امامت کی ہے اور ان کے ہم جنس ان کو امام خیال کرتے رہے ہیں لیکن اگر یہ امامت دلیل نیابت رسولؐ ہے تو یزید اور ولید بھی نائب رسول تھے۔

ابوبکر نے ڈھائی سال عمر نے دس گیارہ سال اور عثمان نے بارہ تیرہ سال حکومت کی ہے اور ہر ایک خلیفہ ہر جمعہ کے روز خطبہ کہتا رہا ہے۔ کیا ان میں سے کسی ایک نے کسی جمعہ کے خطبہ میں اپنی امامت اور رسول کی اقتدا کا ذکر بطور حق خلافت کیا ہے۔ اور کیا ان میں سے کسی ایک نے حضرت علیؑ اور بنی ہاشم کے خلاف کبھی تقریر میں بطور شکایت کہا ہے۔ کہ یہ لوگ ہمارے پیچھے کیوں نماز نہیں پڑھتے جبکہ خود آنحضرتؐ نے ہمارے پیچھے نماز پڑھی ہے۔ جب یہ امور کبھی وقوع پذیر نہیں ہوئے تو ہمیں کہنا پڑتا ہے کہ امامت ابوبکر کذب اور بہتان کا مینار ہے۔

خلافت حضرت ابوبکر صاحب

کتاب حسن المحاضرہ فی محاسن مصر والقاہرہ میں ابن حجر عسقلانی نے وہ خط لفظ بلفظ درج کیا ہے جو معاویہ نے محمد بن ابوبکر کو لکھا۔ اس خط کا صحیح ترجمہ یہ ہے۔ خط تیرا پہنچا جس میں ہمیشہ تیری توقیر کرتا تھا۔ بسبب اس حق کے جو مجھ پر واجب ہے علیؑ بیشک صاحب سوابق مبارک ہیں۔ اور ہمیشہ بلند مرتبہ رہیں یہاں تک کہ خلیفہ اول ابوبکر اٹھا اور ان کے حق کو چھین لیا۔ پس جو کام ہم لوگ کرتے ہیں۔ اگر حق ہے تو اس کام کے شروع کرنے والا تیرا باپ ہے۔ اور اگر خطا ہے تو تیرا باپ اس خطا کا باعث ہے۔ اب تو جو جانتا ہے اپنے باپ کے حق میں کہہ لے۔

مروج الذہب امام ابوالحسن علی بن الحسین مسعودی ۳۴۶ھ برحاشیہ تاریخ کامل جلد ۶ میں ایک خط معاویہ بنام محمد بن ابی بکر منقول ہے جس کا ضروری خلاصہ یہ ہے۔ اے محمد بن ابی بکر ہم لوگ اور تیرا باپ ابوبکر حضرت علی بن ابی طالب کی فضیلت کو پہچانتے تھے۔ ابوبکر اور عمر نے ان کے حق کو چھین لیا اور ان کے امر کی مخالفت پر دونوں نے اتفاق کر لیا۔ یہاں تک کہ ابوبکر و عمر نے بصورت انکی بیعت ابوبکر حضرت علی علیہ السلام کے ساتھ ایک امر عظیم کا قصد کیا۔ (حضرت علی علیہ السلام کو قتل کر دینا چاہا) یہ دونوں کر خلافت کرنے لگے اور علیؑ کو کسی امر خلافت میں شریک نہ کرتے۔ وہ نہ ہی اپنے امر و راز ان سے بیان کرتے۔ پھر عثمان کو خلافت ملی تو وہ بھی اسی روش پر چلا پس اے محمد۔ اگر تیرا باپ

سب سے پہلے یہ کارروائی نہ کرتے تو ہم ہرگز حضرت علی بن ابیطالب کی مخالفت نہ کرتے۔ بلکہ خلافت کو سونپ دیتے۔ مگر کیا کریں ہم تو میرے باپ کے طریقہ پر چل رہے ہیں۔ جیسا ہم اچھا سمجھتے ہیں کرو۔

بخاری مطبوعہ مصر جلد دوم صفحہ ۶۶ پر ہے کہ ایک عورت (نام ندارد) آئی اور عرض کیا یا حضرت اگر آپکو نہ پاؤں یعنی جب آپ مر جاویں اور میرا کام باقی ہو جائے تو کس کے پاس آؤں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا ابوبکرؓ کے پاس آنا۔

ابن حجر عسقلانی فتح الباری جلد سوم صفحہ ۵۰۳ پر لکھتا ہے کہ ابھی تک اس عورت کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔

ابوبکر کی خلافت پر ایک دلیل یہ پیش کی جاتی ہے۔ کہ اس نے آنحضرتؐ کے ایام مرض میں امامت کرائی حالانکہ یہ سراسر غلط ہے۔ اور اگر بفرض محال مان بھی لیا جاوے تو عبدالرحمان بن عوف کو حق خلافت بدرجہ اولیٰ حاصل ہے جو باتفاق علمائے اہلسنت امام بنا اور رسولؐ مقتدی ہوئے ہے دیکھو اصابہ فی معرفۃ الصحابہ ترجمہ عبدالرحمان بن عوف۔

ازالۃ الخفاء ولی اللہ فصل ششم بیان آیات قرآن و تعریضات اور کنز العمال ملا علی متقی فضائل ابوبکر ترجمہ شمائل ابوبکر کتاب الفضائل باب الخلفاء میں بروایت حضرت سلمان لکھا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے پوچھا کہ آیا میں بادشاہ ہوں یا خلیفہ۔ سلمان نے فرمایا کہ اگر تو مسلمان کی زمین میں سے ایک درہم یا اس سے کمتر یا زیادہ غصب کرے اور پھر اسکو وہاں رکھے جہاں رکھنے کا حق نہیں ہے تو تو بادشاہ ہے

کتاب الامامت والسیاست میں ہے کہ ابوبکر نے حضرت عباس سے کہا کہ ہم (ابوبکر اور عمر) آپکو کچھ دیتے ہیں اور آپ اپنے حق سے باز رہیں۔ حضرت عباس نے فرمایا کہ اگر یہ ہمارا حق ہے تو ہم خاموش کیوں رہیں اور اگر ہمارا حق نہیں ہے تو تم دیتے کیوں ہو۔

کتاب الامامت والسیاست صفحہ ۱۸ پر ہے کہ ابوبکر نے مرتے وقت کہا کاش رسول اللہ سے ہم دریافت کر لیتے کہ حضرتؐ کے بعد کون خلیفہ ہوگا۔ تاکہ پھر کوئی نزاع نہ کرتا اور کاش پوچھ لیتا کہ اس میں انصار کا بھی حق ہے یا نہیں۔ عمر کی حسرت ابوبکر کی حسرت سے بڑھ چڑھ کر ہے جیسا کہ الفاروق حصہ دوم صفحہ ۲۳۳ پر ہے کہ عمر کہا کرتا کاش رسول اللہ تین چیزوں کی حقیقت بتا جاتے تو وہ مجھے دنیا و مافیہا سے زیادہ عزیز ہوتی۔ خلافت۔ کلالہ۔ ربا۔ نیز عمر نے بوقت مرگ بڑی حسرت سے کہا کہ اگر خالد بن ولید زندہ ہوتا۔ تو میں اپنے بعد اس کو خلیفہ بناتا

کتاب الامامت والسیاست صفحہ ۱۱ پر ہے کہ جناب امیرؑ نے ابوبکر سے فرمایا۔ کہ تم نے انصار سے قرابت رسولؐ کی دلیل پر خلافت کو حاصل کیا۔ اور ہم اہلبیتؑ سے اب یہی خلافت زبردستی غصب لیتے ہو یعنی قرابت رسولؐ کے لحاظ سے بھی ہم تم سے زیادہ حقدار خلافت ہیں۔ اسی کتاب الامامت صفحہ ۱۲ پر ہے کہ جناب فاطمہؑ نے اپنے گھر کے دروازہ پر کھڑے ہو کر فرمایا۔ ہم جہاں تک جانتے ہیں تم سے بدتر کوئی قوم نہ ہوگی جس نے آنحضرتؐ کا جنازہ

ہمارے سامنے بھیجا گیا اور جا کر خود خلافت کا فیصلہ کر لیا جب ہر کسی طرح ہمارے حقوق کی حمایت ہو چکی

شرح نہج البلاغہ علامہ ابن ابی الحدید میں ہے کہ خلافت ابوبکر کے قائلین نے جب شیعوں کا استدلال احادیث سے دیکھا تو مقابلہ میں انہوں نے بھی ابوبکر کیلئے احادیث وضع کیں چنانچہ حضرت علی کے حق میں جو یہ حدیث مشہور تھی کہ رسول اللہ نے آپکو اپنا بھائی مقرر کیا تو ابوبکر کے لئے یہ حدیث بنائی گئی کہ آنحضرت نے فرمایا۔ کہ اگر میں کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا۔ مدارج النبوۃ میں ہے کہ جب آیہ لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی کا نزول ہوا تو ابوبکر نے دہن میں پتھر رکھ لیا تھا اور جب آنحضرت سے سنتے بیٹھتا تو اپنے منہ کو پتھر کرو کے خاموش بیٹھا دیکھا اچھا ہوتا اگر کوئی شخص اس کے منہ بند کر دیتا

کتاب نبیل الصحیح ابو محمد محسن علی ساسی میں ہے کہ جب ابوبکر خلافت رسول پر جلوہ فروز ہوچکے تو قیصر نے یکصد علمائے نصاریٰ کو منتخب کیا کہ خلیفہ رسول کے پاس جائیں اور وہ مسائل پوچھیں جو انبیاء سے پوچھے جاتے ہیں۔ اگر وہ خلیفہ رسول ہو تو ضرور جواب دیگا۔ ورنہ وہ سمجھیں گے مشتبہ اور ملتبس دونوں سے خلیفہ رسول سمجھا ہے جب یہ ابوبکر سے وہ سوالات کیے گئے تو ابوبکر کبھی معاذ بن جبل کی طرف دیکھتا اور کبھی ابن مسعود کی طرف۔ اس پر راس جالوت نے عبرانی میں کہا کہ یہ شخص یعنی رسول اللہ کے خلیفہ نہیں ہیں۔ قرآن کا خلیفہ کچھ تو معلوم ہوتا۔ حضرت سلمان فارسی نے کہا بلاؤ ابوالحسن حضرت علی علیہ السلام کو جو اہل تورات کو احکام تورات کے مطابق اور اہل انجیل کو احکام انجیل کے مطابق اور اہل زبور کو احکام زبور کے مطابق جواب دے۔ جناب امیر علیہ السلام نے دم دم فرمایا۔ مشکلین میں کل مسائل حل کر دیئے جس پر حضرت سرگروہ عیسائی کنندگان بے اختیار اسلام لے آیا اور کہا میں توحید اور رسالت کی گواہی دیتا ہوں اور اس کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ آپ وصی رسول اللہ ہیں اور دوسرے مسلمانوں نے حضرت علی علیہ السلام کو مفرج الکرب کا خطاب دیا اللہم صل علی محمد و آل محمد۔

کتاب الامامت والسیاست ابن قتیبہ صلا پر ہے کہ جب حضرت علی علیہ السلام کو جبراً ابوبکر کے پاس لایا گیا تو حضرت نے فرمایا میں بندۂ خدا اور برادر رسول ہوں جب آپ سے بیعت ابوبکر کے لئے کہا گیا تو حضرت نے فرمایا میں زیادہ مستحق ہوں بہ نسبت تمہارے بیعت کی جاتی ہے میں ہرگز بیعت نہ کرونگا۔ تم لوگوں نے انصار سے خلافت کو قرابت رسول کی دلیل پر حاصل کیا ہے اسی دلیل پر ہم لوگ ہم اہلبیت سے خلافت غصب کرتے ہو۔ کیا تم نے انصار سے یہ کہہ کر نہیں لیا کہ تم لوگ اس وجہ سے مستحق خلافت ہو کہ رسول اللہ تم لوگوں میں سے تھے۔ تو انصار نے تمہاری اطاعت کر لی اور خلافت کو تمہارے حوالہ کر دیا۔ اب اسی حجت کو جب ہم تم پر پیش کرتے ہیں کہ رسول اللہ سے زندگی اور موت دونوں میں ہم اولیٰ ہیں

تو تم ہی انصاف کرو۔ اگر تم لوگ مومن ہو۔ ورنہ اپنے ظلم کو جگہ دیکھ لینا جس کو تم جانتے ہو۔ عمر نے کہا۔ جب تک ابوبکر کی بیعت نہ کرو گے ہم تم کو نہیں چھوڑیں گے۔ حضرت نے فرمایا۔ اے عمر آج دودھ دوہ لے اس کے لیے کہ تیرا بھی حصہ ہے۔ اور اس کے امر کو مضبوط کر۔ کل وہ تجھے واپس دیگا۔ پھر حضرت نے کہا۔ اے عمر! ہم تیرے قول کو ہرگز قبول نہ کریں گے۔ اور نہ ابوبکر کی بیعت کریں گے۔

کنز العمال فضائل ابوبکر از قسم افعال ترجمہ شمائل ابوبکر کتاب الفضائل باب الخلفاء میں لکھا ہے کہ ایک اعرابی ابوبکر کے پاس آیا اور پوچھا۔ کیا تو خلیفہ رسول ہے۔ ابوبکر نے کہا نہیں تو اعرابی نے پوچھا۔ کہ پھر تو کیا ہے۔ ابوبکر نے کہا میں تو آنحضرت کے بعد خالفہ ہوں یعنی پیچھے بیٹھنے والا۔ نیز خالفہ سے مراد وہ شخص بھی ہے جس میں کوئی خیر و برکت نہ ہو۔ اور جس سے لوگ دین و دنیا میں بہرہ یاب نہ ہو سکیں۔ ملاحظہ ہو مجمع بحار الانوار علامہ شیخ محمد طاہر مطبوعہ نولکشور جلد اول صفحہ ۳۵۰ سطر ۹۔ اور شرح عینی مطبوعہ مصر جلد ہفتم صفحہ ۵۰ اور نہایہ ابن اثیر جلد دوم مطبوعہ مصر صفحہ ۲۵ سطر ۷۔ اور ازالۃ الخفاء مولوی وحید الزمان صفحہ ۹۹

کتاب مواقف مقصد ثالث فی ما یثبت بہ الامامۃ میں ہے جب یہ ثابت ہو گیا کہ ابوبکر کی امامت اختیار اور بیعت سے حاصل ہوئی تھی۔ نہ کہ بعض کے قرآن و حدیث۔ تو جاننا چاہیے کہ اس میں سب اصحاب کے اجماع کی حاجت نہیں کیونکہ اس پر کوئی عقلی یا نقلی دلیل قائم نہیں ہوتی۔ بلکہ امامت کے منعقد ہونے کے لیے اہل حل و عقد میں سے ایک یا دو شخص کا بیعت کر لینا کافی ہے۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ صحابہ نے باوجود اس سختی کے جو وہ دین میں رکھتے تھے۔ ایسی بیعت ہی کو کافی سمجھا ہے جیسا کہ عمر نے بیعت کر کے ابوبکر کی خلافت منعقد کی اور عبد الرحمن بن عوف نے بیعت کر کے عثمان کی خلافت منعقد کی۔ کل امت کا اکٹھا ہونا تو ایک طرف رہا۔ انہوں نے ان لوگوں کے اکٹھا ہونے کو بھی ضروری نہ سمجھا جو کہ مدینہ میں تھے۔ اور کسی شخص نے بھی ان کے اس فعل پر اعتراض نہ کیا۔ یہ غلط ہے سینکڑوں اصحاب رسول معترض ہوئے اور مرتے دم تک ثلاثہ کی بیعت نہ کی اور اسی بات پر آج تک کئی زمانے گزر چکے ہیں۔

کتاب الامامۃ والسیاسۃ علامہ ابن قتیبہ میں ہے کہ ابوبکر کا غلام قنفذ حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں آیا اور کہا آپ کو خلیفہ رسول بلاتا ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگوں نے آنحضرت پر جھوٹ باندھنے میں بہت جلدی کی۔

تفریح الاحباب فی مناقب الاصحاب فصل خلافت ابوبکر صفحہ ۹۲ میں مسند امام احمد بن حنبل اور دلائل النبوۃ امام بیہقی سے حدیث لکھی ہے کہ عمرو بن سفیان سے روایت ہے کہ اس خلافت کی بابت

رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے کوئی عہد اور حکم نہیں فرمایا تھا۔ لیکن ہم نے اپنی رائے سے ابوبکر کو خلیفہ بنا لیا پس۔ ابوبکر اس پر قائم ہو گیا۔ اور مرتے دم تک مضبوطی سے قائم رہا۔ پھر ابوبکر نے اپنی رائے سے عمر کو خلیفہ بنایا پس وہ بھی اس پر قائم ہو گئے یہاں تک کہ دین اپنی جگہ پہ قائم ہوا (خلفائے بدعات شیخین تنہا سے باہر ہیں) پھر اقوام (عثمان، معاویہ وغیرہ) نے دنیا طلب کی پس ان میں بہت سے ایسے کام ہوئے جن کے بارے میں اللہ فیصلہ کرے گا۔

کنز العمال جلد سوم ص۱۳۵ پر ہے کہ رافع بن ابی رافع کہتا ہے کہ جب ابوبکر کو لوگوں نے خلیفہ بنایا تو میں نے کہا کہ یہ تو ہمارا وہی صاحب ہے جو ہم کو حکم دیا کرتا کہ کسی دو آدمی پر بھی حکومت نہ کرنا۔ اسی خیال سے ہم نے گھر سے سفر کیا اور وارد مدینہ ہوئے۔ ابوبکر سے ملاقات کرکے ہم نے کہا۔ ہم کو پہچانتے ہو۔ ابوبکر نے کہا ہاں۔ تب ہم نے کہا۔ یہ بھی تم کو یاد ہے کہ تم ہم کو نصیحت کیا کرتے تھے کہ دو آدمیوں پر بھی حکومت نہ کرنا پھر تم کو کیا ہو گیا۔ کہ ساری امت کے حاکم بن بیٹھے! ابوبکر نے جواب دیا کہ رسول اللہ نے انتقال کیا! وہ لوگ کفر کے ساتھ تازہ عہد تھے۔ لہٰذا ہم کو ڈر ہوا (اور عمر کو) بخوف ہوا کہ کہیں یہ لوگ مرتد نہ ہو جائیں۔ اور اختلاف نہ پیدا ہو۔ اس لئے ہم اس میں داخل ہوئے۔ حالانکہ ہم اس امر سے کراہت رکھتے تھے۔

تاریخ طبری جلد چہارم ص۳ پر ہے کہ خالد بن سعید بن عاص آنحضرت کی طرف سے یمن کا عامل تھا اس نے دو ماہ تک ابوبکر کی بیعت نہ کی جب یہ مدینہ میں آیا۔ تو اس نے حضرت علی علیہ السلام سے کہا اے فرزندان عبد مناف کیا تم لوگ بالکل مغلوب ہو گئے جو غیر امیر بنا لیا۔ تو اسکو خلافت سمجھا ہے یا زبردستی اسے غصب کیا۔ کہ تم لوگوں سے کوئی شخص اولے بخلافت نہیں ہے جو اس امر پر زیادہ حقدار ہو۔

روضۃ الاحباب میں ہے کہ جب معاویہ نے جنگ صفین میں حضرت علی علیہ السلام کے لشکر پر دریائے فرات کا پانی بند کر دیا۔ تو عمرو بن عاص نے کہا۔ اے معاویہ تو حضرت علی جیسے شخص پر پانی بند کرتا ہے۔ حالانکہ تو جانتا ہے۔ کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات پہ تمام زمانہ حضرت علی علیہ السلام کے خلاف ہو گیا۔ تو حضرت علی علیہ السلام نے کہا کاش! اس وقت میرے ہمراہ چالیس آدمی ہوتے تو میں اپنے حق کے مطالبہ پر کھڑا ہو جاتا۔

تفریح الاحباب امام احمد بن حنبل ص۱۵۹ پر بروایت عبداللہ بن مسعود لکھا ہے کہ عمر بن خطاب کو لوگوں پر یہ فضیلت ہے کہ اس کی رائے سے ابوبکر خلیفہ ہوا۔ اور عمر پہلا شخص ہے جس نے ابوبکر کی بیعت کی کتاب تمہید ابو الشکور سلمی ص۱۹۱ پر ہے کہ خلافت کیلئے کسی شخص کے حق میں نص نہ تھی اگر ہوتی تو

اصحاب رسول رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد اتنی جلدی آنحضرت کے دفن سے پہلے آنحضرت کے حکم کی اور وصیت کی مخالفت نہ کرتے یعنی سقیفہ بنی ساعدہ میں جمع ہو کر خلیفہ سازی نہ کرتے۔

مسند امام احمد حنبل جلد اول میں ہے کہ ابوبکر کو لوگوں نے خلیفۃ اللہ کے لقب سے پکارا تو اس نے کہا میں خلیفہ رسول اللہ ہوں اور میں اس پر راضی ہوں۔

صواعق محرقہ علامہ ابن حجر شروع مقصد خامس از باب حادی عشر در فضائل اہلسنت، تاریخ الخلفاء علامہ جلال الدین سیوطی خلافت ابی بکر فصل فی نبذ من خطبہ، منتخب کنز العمال کتاب الامارۃ والخلافۃ حرف الالف، ریاض النضرہ محب طبری باب اول قسم ثانی فصل دوازدہم ذکر ان اصح ابوبکر میں لکھا ہے کہ امام حسن علیہ السلام ابوبکر کی طرف گئے جبکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منبر پر تھا امام حسن علیہ السلام نے فرمایا اے ابوبکر میرے باپ کے بیٹھنے کی جگہ سے اتر جا۔ ابوبکر نے کہا خدا کی قسم تم نے سچ کہا ہے کہ یہ منبر تیرے باپ کے بیٹھنے کی جگہ ہے میرے باپ کی نہیں ہے۔ اس کے بعد ابوبکر نے امام حسن علیہ السلام کو پکڑ کر گود میں بٹھا لیا اور رونے لگے۔ پس حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا واللہ حسن نے میرے سکھانے سے یہ بات نہیں کہی ہے بلکہ خود بخود ایسا کہا ہے۔ اس پر ابوبکر نے کہا اے علی آپ نے سچ فرمایا ہے خدا کی قسم میں نے بھی تو آپ کو تہمت نہیں دی۔ ناظرین، اس روایت میں ابوبکر کا قسم کھانا قابل غور امر ہے یہی روایت کتاب مناقب ابن شہر آشوب اور فضائل السمعانی اور تاریخ تہذیب میں بھی مذکور ہے۔

ابوبکر انباری نے بھی روایت بالا کو بیان کیا ہے انساب سمعانی میں ابوبکر انباری کی بے مثل قابلیت اور عظیم المرتبہ ہونا تسلیم کیا گیا ہے ۳۲۸ھ میں فوت ہو گیا۔

شرح مشکوٰۃ شیخ عبدالحق دہلوی کتاب زکوٰۃ باب من لا یحل لہ الصدقۃ میں ہے کہ امام بھی چھوٹی عمر میں صاحب عقل تھے اور بہ تحقیق یہ دونوں امام یعنی امام حسن اور امام حسین علیہم السلام نہایت چھوٹی عمر میں تھے جبکہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث حفظ کی ہوئی تھیں۔ اور آنحضرت کی وفات کے وقت امام حسن کی عمر آٹھ سال کی تھی کیونکہ آپ ہجرت کے دوسرے سال پیدا ہوئے تھے

خفاجی نے ریحانۃ الالبا میں ابن حجر مکی کو صاحب فضل و کمال تسلیم کیا ہے شیخ عبدالحق ما ثبت بالسنۃ میں اس کو شیخ الفقہاء والمحدثین لکھا ہے اور کشف الظنون میں اس کو امام اجل حافظ کا لقب دیا گیا ہے ۹۷۳ھ میں فوت ہوا۔

علامہ یافعی نے اپنی تاریخ میں ۱۳۵ھ کے واقعات میں لکھا ہے کہ سید حمیری علیہ الرحمہ نے

نو سال سے تھوڑی عمر میں قرآن حفظ کر لیا تھا۔ نیز لکھا ہے کہ یہ شیخ نووی کہتے ہیں کہ شریف رضی ابو الحسن موسوی کی عمر ابھی دس سال نہیں ہوئی تھی۔ کہ ابن سیرافی کے پاس حلقہ تدریس میں بیٹھا تھا۔ ابن سیرافی تعلیم کے طور پر اعراب کا ذکر کر رہا تھا۔ تو کہنے لگا جب ہم کہتے ہیں رأیت عمر۔ (تو عمر کے نصب کی کیا علامت ہے) سید رضی نے فرمایا بغض علی۔ تمام اہل مجلس دنگ رہ گئے۔

درر کامنہ عسقلانی، طبقات اسنوی، جامی، تاریخ ابن رافع، طبقات فقہائے شافعیہ، طبقات السبکی، طبقات النحاۃ سیوطی میں ہے کہ امام ولی گیارہ سال کی عمر میں بالغ ہو گیا تھا۔ وہ علم و فضل میں مشہور زمانہ تھا۔ اس کے اوصاف مثل آفتاب تاباں بیان سے مستغنی ہیں۔ اس کی تصانیف مفید مختلف فنون میں ہیں۔ اس کو رسول اللہ کی زیارت بھی ہوئی۔ اور آنحضرت نے اس کی شفاعت کا وعدہ فرمایا۔

منہج المقال، جو کہ ایک کتب رجال ہے میں مرقوم ہے کہ عبد الکریم بن طاؤس علوی نے صرف چالیس دن استاد سے تعلیم حاصل کی۔ اور اس کی عمر چار سال کی تھی۔ جبکہ اس نے مستقل طور پر کتابت کا فن حاصل کر لیا۔ اور اس کو استاد کی ضرورت نہ رہی۔

لوامع الانوار فی طبقات الاخیار، امام عبد الوہاب شعرانی اور شرح بخاری کرمانی میں ہے۔ کہ ابو محمد سفیان ابن عیینہ نے جو علمائے اخیار میں سے ہے چار برس کی عمر میں قرآن حفظ کر لیا۔ اور سات برس کی عمر میں حدیث کی کتابیں تالیف کیں۔

صاحب منتہی الکلام نے مسلک اول میں امام عبد الوہاب شعرانی کی قابلیت پر مخروم مباہات کیا ہے رسالہ انتباہ فی سلاسل اولیاء شاہ ولی اللہ میں ہے کہ شعرانی عارف باللہ اور صاحب تصانیف تھا۔ مسلم میں ہے کہ عبد اللہ بن زبیر کو جب کہ وہ چار سال سے کم عمر کا تھا۔ غزوہ خندق کے دن کا قصہ واقعہ ضبط تھا۔

شرح مسلم نووی میں ہے کہ غزوہ خندق سنہ ۴ھ میں ہوا۔ جبکہ عبد اللہ بن زبیر کی عمر چار سال سے کم تھی۔ اور اس کا واقعہ غزوہ خندق کو ضبط میں رکھنا ان جمہور محدثین کی تردید کرتا ہے۔ جو یہ کہتے ہیں کہ پانچ برس کی عمر سے پہلے کسی بچہ سے حدیث سننی صحیح نہیں ہے۔ صحیح بات یہ ہے کہ خواہ بچہ پانچ برس کا ہو یا اس سے کم ہو اگر اس کو تمیز حاصل ہے تو پھر اس سے حدیث سننی صحیح ہے اور اس حدیث میں ابن زبیر کی منقبت ہے۔ ابو یحییٰ انصاری نے فتح الباقی شرح الفیہ العراقی میں۔ ابراہیم لقانی مالکی نے کتاب قضاء الوطر من نزہۃ النظر فی توضیح نخبۃ الفکر فی مصطلح اہل الاثر میں۔ ملا علی قاری نے کتاب شرح شرح النخبۃ الفکر میں اور جلال الدین سیوطی نے تدریب شرح تقریب میں ابن الصلاح نے علوم حدیث میں

نے مدینۃ العلوم میں، عینی نے عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں، خطیب بغدادی نے الکفایہ میں لکھا ہے کہ خطیب کہتے ہیں کہ میں نے پانچ برس کی عمر میں قرآن حفظ کیا۔ اور چار برس کی عمر میں ابو بکر بن المقری کے سامنے پیش کیا گیا۔ بعض نے کہا یہ ابھی بہت چھوٹا ہے۔ حدیث نہیں سن سکے گا۔ ابن المقری نے مجھے کہا پڑھو سورۃ الکافرون۔ میں نے پڑھ دی۔ پھر کہا پڑھو سورۃ تکویر۔ میں نے پڑھ دی۔ پھر کہا پڑھو سورۃ المرسلات۔ میں نے وہ بھی پڑھ دی اور کوئی غلطی نہ کی۔ ابن المقری نے کہا اس بچے سے حدیث سنا کرو۔ میں عہد کرتا ہوں کہ جو حدیث یہ بیان کرے گا۔ اس کا میں ذمہ دار ہوں۔

ابن الصلاح نے کتاب علوم حدیث میں لکھا ہے کہ تحقیق ہمیں ابراہیم بن سعید جوہری سے پہنچا ہے کہ اس نے کہا میں نے ایک چار سالہ لڑکے کو دیکھا جس کو لوگ مامون رشید کے پاس لائے۔ بچپن میں قرآن کی قرأت کی مدد سالی میں اجتہاد کرتا تھا۔ مگر یہ بات تھی کہ جب بھوک لگتی تو رو پڑتا۔

خطیب نے لکھا ہے۔ محمد بن ابراہیم سعد اللہ ابن جماعۃ کنانی نے کتاب منہل روی فی اصول حدیث نبوی میں، ملا علی قاری نے شرح نخبۃ الفکر میں، بعد شرح بخاری کا ذکر کرتے عینی نے عمدۃ القاری میں اور سیوطی نے مدینۃ العلوم میں بعینہ واقعہ بالا درج کیا ہے۔

سہل بن عبد اللہ تستری: شیخ الاسلام زکریا انصاری نے احکام الدلالۃ علی تحریر الرسالۃ القشیریہ نے نزہۃ المجالس میں لکھا ہے کہ سہل کہتا ہے کہ میں تین سال کا تھا جبکہ میں رات کو جاگا کرتا اور تہجد ادا کرتا۔

شیخ الاسلام ابو یحییٰ زکریا انصاری شافعی نے فتح الباقی شرح الفیۃ العراقی میں لکھا ہے کہ قاضی ابو محمد اصفہانی نے پانچ برس کی عمر میں سنن ابو داؤد کو پڑھا۔ لوگ اس سے حدیث سننے کے عادی تھے اور اس سے حدیثیں سن کر ضبط کیا کرتے۔

علامہ ابن قیم نے زاد المعاد میں، امام احمد بن حنبل نے مسند میں اور ابن اثیر نے اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابہ میں لکھا ہے کہ ام سلمہ کہتی ہے کہ جب میرے شوہر ابو سلمہ مر گئے اور میری عدت گزر چکی تو رسول اللہ نے مجھے پیغام نکاح دیا۔ میں نے کہا یا رسول اللہ میں بال بچے دار عورت ہوں اور نیز میرا کوئی ولی اس وقت موجود نہیں ہے۔ اسی حدیث میں ہے کہ ام سلمہ نے اپنے بیٹے عمر کو کہا اٹھ اور رسول اللہ کے ساتھ میرا عقد کر دے۔ پس اس نے عقد کر دیا۔ غرض یہ نکاح ماہ شوال سنہ ۴ھ میں ہوا۔ اور عمر بن ابو سلمہ کی عمر اس نکاح کے وقت تین سال یا تین سال سے کم تھی کیونکہ وہ رسول اللہ کی وفات کے وقت ۹ سال کا تھا۔

معرفۃ الاصحاب، تاریخ سبط ابن جوزی، تاریخ خمیس، مواہب لدنیہ، تفصیل لکھا، شیخ عبد الحق دہلوی اور کتاب الاعلام بسیرۃ النبی میں لکھا ہے کہ یہ نکاح ماہ شوال سنہ ۴ھ میں ہوا۔

استیعاب میں عمر بن ابو سلمہ کے حالات میں لکھا ہے کہ وہ سنہ ۲ھ میں ملک حبشہ میں پیدا ہوا تھا۔ تاریخ خمیس میں ام سلمہ کی اولاد کے ذکر میں لکھا ہے کہ عمر وفات رسولؐ کے وقت ۹ سال کا تھا۔ اور وہ سنہ ۲ھ میں پیدا ہوا تھا۔ اور اسد الغابہ میں عمر بن ابو سلمہ کے حالات میں لکھا ہے کہ وہ وفات رسولؐ کے وقت ۹ سال کا تھا

علامہ ابن نعیم۔ اور واقدی سے نقل کرتا ہے کہ رسول اللہ نے ام سلمہ سے نکاح کا پیغام اس کے بیٹے عمر بن ابو سلمہ کو دیا۔ پس اس نے ام سلمہ کا نکاح رسول اللہ سے کر دیا۔ حالانکہ وہ اس وقت خود ۲ سال کا تھا۔

۵۔ شیخ شعرانی نے مختصر فتوحات مکیہ میں لکھا ہے (یہ کتاب فتوحات مکیہ مصنفہ شیخ محی الدین ابن عربی کا خلاصہ ہے) کہ شیخ محی الدین کہتا ہے کہ میں نے اپنی بیٹی کو جبکہ ابھی شیر خوار تھی۔ اور اس کی عمر ایک سال کے قریب تھی کہا۔ تو کیا کہتی ہے اس شخص کے بارہ میں جو اپنی عورت سے جماع کرے اور انزال نہ ہو۔ پس میری بیٹی نے جواب دیا۔ کہ اس مرد پر غسل واجب ہے۔ پھر شیخ محی الدین لکھتا ہے کہ میں نے ایسے بچہ کو دیکھا۔ کہ ایک سال کے پیٹ میں ماں کا تھا جس نے کوئے جواب دیا۔ اور اس کی ماں نے چھینک لی تو حاضرین نے اس بچہ کی آواز اس کی ماں کے شکم سے سنی۔ علی بن برہان الدین نے روایت الا انسان العیون میں بھی لکھی ہے۔ ناظرین اگر یہ پوچھا جائے کہ علمائے اہلسنت اور اصحاب رسولؐ نے ایسی بے سر و پا باتیں کیوں بنائی ہیں۔ تو ایک مستقل کتاب بن جاتی ہے۔ مختصر طور از خود ہم یہ عرض کرتا ہوں کہ اصحاب ثلاثہ کے معتقدین کا فرض تھے۔ اس لئے رسول اللہ اور حضرت علی علیہ السلام اور ابراہیمؑ کے والدین کو کافر قرار دئیے۔ ثلاثہ بت پرست تھے۔ اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف توہین کی [illegible] اور شیطان کی دوسری نسبت کی گئی۔ عمر [illegible] کپڑے [illegible] یہی الزام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیا گیا۔ عمر نے شراب مرتے دم تک ترک نہ کی یہی بات رسول اللہ اور حضرت علی علیہ السلام کے ذمہ لگا دی گئی۔ عمر بحالت جنب نماز پڑھ لیا کرتا تھا۔ اسی قباحت کو آنحضرتؐ سے منسوب کیا گیا۔ ابوبکر پر شیطان غالب ہو جاتا تھا۔ اسی قسم کا جرم آنحضرتؐ کو ٹھیرایا گیا۔ ثلاثہ صدق و صفا سے قطعاً عاری تھے۔ اسی سبب سے تین جھوٹ حضرت ابراہیمؑ کی طرف منسوب کئے گئے۔ عمر بحالت روزہ جماع کر لیا کرتا تھا۔ یہی برائی بروایت عائشہ آنحضرتؐ کے ذمہ لگا دی گئی۔ آنحضرتؐ نے محبت کے جو جو عاشقانہ حرکات اپنی طبیعت سے کئے اس سے بڑھ چڑھ کر بار بار عائشہ کی طرف منسوب کئے گئے۔ ثلاثہ نے تمام عمر ختنہ نہیں کرایا تھا۔ یہی فضیلت حضرت ابراہیمؑ کے سر تھوپ دی گئی۔ حضرت علی علیہ السلام ماں کے پیٹ میں آنحضرتؐ کی تعظیم کو کھڑے ہو جاتے تھے۔ اسی طرح شیخ محی الدین عالم اہلسنت نے ایک عام لڑکی کو اپنی ماں کے پیٹ میں باتیں کرتے سنا۔ آئمہ معصومین نہایت خورد سالی میں کامل فقیہ اور عالم القرآن و احادیث

سے کہ ماحضر واقف تھے۔ یہ بھی عظمت [illegible] حادث [illegible] روایات میں [illegible] کے بعد [illegible] رہتے ہیں [illegible] حفظ [illegible] پر [illegible] کی تشبیہ [illegible] کا فرمایا جاتا ہے۔ آنحضرت کی نبوت [illegible] سے [illegible] تمام [illegible] طرح [illegible] کہا جاتا ہے۔ [illegible] حضور [illegible] نبوت میں بھی اگر [illegible] جاتا ہے [illegible] ہی [illegible] رسالت [illegible] رزق [illegible] بھی [illegible] [illegible] کرنا [illegible] گستاخی [illegible] حضرت [illegible] کردی۔ حیلہ [illegible] البتہ [illegible] حضرت [illegible]

[illegible] کتاب [illegible] علوم [illegible] [illegible] حضرت [illegible] اس کی [illegible] کو [illegible]

[illegible] شرح فقہ اکبر میں امام فخر الدین [illegible] نے لکھا ہے کہ [illegible] صفت [illegible] اس وقت بھی [illegible] آدم [illegible] تھا

[illegible] ۵۵ [illegible] [illegible] ۶۲ [illegible] بخاری [illegible] شہرستانی [illegible] بولاق [illegible] بخاری [illegible] کتاب [illegible] شخص [illegible] کہ [illegible] حضرت [illegible] [illegible] ۱۸۱ [illegible]

[illegible] صاحب [illegible] [illegible]

گواہ حلف اٹھا سے وہ صاحب حق اپنے حق کا مستحق ہو جاتا ہے۔

فتح الباری شرح بخاری کتاب الشہادات جلد چہارم صفحہ ۲۳۵ پر ہے کہ مسلم و کتب سنن ترمذی و ابن ماجہ وغیرہ میں یہ حدیث مذکور ہے کہ آنحضرتؐ نے ایک گواہ اور حلف پر فیصلہ صادر فرمایا۔

درج ہے۔ ابو داؤد علامہ محمد شیخ ... الشہادۃ والایمان ذی الاصول الکافی میں ہے

دو شہادتوں کے برابر ہونے کی وجہ میں آتا ہے کہ ایک یہودی نے آنحضرتؐ سے اپنے قرض کا مطالبہ کیا آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میں تجھے ادا کر چکا ہوں، یہودی نے ثبوت طلب کیا۔ حضرتؐ نے اصحاب سے فرمایا تم میں سے کون ہے جو حق میں گواہی دیتا ہے۔ خزیمہ نے اٹھ کر حضرتؐ کے حق میں گواہی دی۔ بعد میں حضرتؐ نے دریافت فرمایا کہ تم نے کس طرح اس امر کی گواہی دی ہے حالانکہ تم اس وقت موجود نہ تھے۔ خزیمہ نے کہا کہ جب ہم یا رسول اللہ ہم وحی آسمانی میں آپؐ کی تصدیق کرتے ہیں تو کیا اس امر میں آپ کی تصدیق نہ کریں کہ آپ نے یہودی کو قرض ادا کر دیا ہوا ہے۔ پس آنحضرتؐ نے اس کی شہادت کو دو شہادتوں کے برابر قرار دیا اور ذوالشہادتین کہا گیا یعنی اس کی شہادت دو مردوں کی شہادت ہے۔

سنن ابو داؤد کتاب القضاء باب اذا علم الحاکم صدق الشہادۃ الواحد یجوز له ان یقضی بہ جلد دوم مطبوعہ دہلی اور تفسیر نیشاپوری میں بھی واقعہ ذوالشہادتین ویسا ہی لکھا ہے۔

بخاری باب لاخیل ... ان موضع فی هبة وصدقة میں ہے کہ ... ہم کو ... نے حدیث بیان کی ہشام بن یوسف نے حدیث بیان کی کہ ابن جریج نے انہیں خبر دی اس نے کہا مجھے عبداللہ بن عبیداللہ بن ابی ملیکہ نے خبر دی کہ صہیب غلام ابن جدعان کے بیٹوں نے دو گھروں اور ایک حجرہ کا دعویٰ کیا کہ رسول اللہ نے یہ صہیب کو بخش دئے ہیں۔ پس مروان نے جو کہ معاویہ کی طرف سے حاکم مقرر کیا ہوا تھا کہا کہ ان باتوں میں کون ثابت حق ہیں گواہی دیتا ہے۔ انہوں نے کہا عمر بن خطاب کا بیٹا۔ مروان نے اس کو بلایا اور اس نے گواہی دی کہ رسول اللہ نے صہیب کو دو گھر اور حجرہ بخشے ہیں۔ پس مروان نے اس شہادت پر ان کے حق میں فیصلہ دیدیا۔

عینی شرح بخاری جلد یعقوب ... بھی قصے مروان کی بات سلم ... بھی واقعہ اور فیصلہ مروان حق اولاد صہیب غلام ... لکھا ہے مطلب وہی ہے۔

کنز العمال کتاب الامارۃ جزء اول۔ طبقات کبریٰ ابن سعد مکی باب ... عن ... اور کتاب الخمیس باب القطع للبحرین من البحرین کتاب المغازی اور کتاب الشہادات ... جلال الدین سیوطی فصل فی ما وقع فی خلافتہ من خلافۃ ابی بکر مسند احمد حنبل مطبوعہ مصر جلد ۴

صفحہ ۳۰۰ مسلم کتاب الفضائل باب فی سخاوتہ صلی اللہ علیہ وسلم شرح مسلم نووی جلد دوم صفحہ ۲۵۴ شرح بخاری قسطلانی جلد ۴ صفحہ ۲۲۰ میں ہے کہ جب رسول اللہ فوت ہوئے اور بحرین کا مال آیا۔ تو ابوبکر نے کہا جس کی کوئی شئے رسول اللہ کے ذمہ ہو۔ یا جس سے رسول اللہ کا کوئی وعدہ ہو۔ وہ آکے لے لے۔ پس جابر صحابی دعویدار ہوا۔ اور کہا۔ تحقیق رسول اللہ نے فرمایا تھا کہ اگر بحرین کا مال میرے پاس آیا۔ تو میں تجھے اس قدر اور اس قدر دوں گا (حضرتؐ کی مراد اس سے بھرے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں تھیں) پس ابوبکر نے کہا اٹھ دونوں ہاتھوں سے بھر لے۔ پس جابر نے گنے تو پانچ سو درہم ایک دفعہ کی گرفت میں آئے پس ابوبکر نے کہا جابر کو ایک ہزار درہم گن دو۔ اور دوسرے لوگوں کو بھی فی کس دس دس درہم دے دیئے۔

شرح بخاری کرمانی کتاب الکفالہ باب من تکفل عن میت دینا میں ہے کہ ابوبکر نے آنحضرت کے وعدہ کی ذمہ داری اس لئے لی۔ کہ آنحضرتؐ کے وعدہ کی ایفا ضروری تھی۔ کیونکہ یہ امر عمدہ اور بزرگ اخلاق میں سے ہے۔ اور نبیؐ کی شان انک لعلی خلق عظیم ہے اور یہ امر کہ ابوبکر نے صرف جابر کے کہنے پر جابر کو سچا قرار دیا (اور اس سے کوئی شہادت نہ لی) اس کی وجہ قول رسولؐ ہے کہ جو شخص جان بوجھ کر میری طرف جھوٹی بات منسوب کرے پس اسکو چاہیئے کہ اپنی جگہ دوزخ میں مہیا کرے۔ اور یہ وعید ہے۔ اسلئے یہ گمان ہی نہیں کیا جا سکتا کہ ایسے وعید کے ہوتے ہوئے جابر جیسا آدمی آنحضرتؐ کے ذمہ جھوٹی بات منسوب کرنے کا اقدام کرے۔ طحاوی میں بالکل لفظ بلفظ یہی جابر کا واقعہ لکھا ہے۔

فتح الباری شرح بخاری ابن حجر کتاب الکفالہ میں اس حدیث جابر کی شرح میں لکھا ہے کہ صحابہ میں سے جو عادل ہو۔ اس اکیلے کی خبر مقبول ہے۔ خواہ اس خبر سے وہ اپنی ذات کیلئے فائدہ حاصل کرے کیونکہ ابوبکر نے جابر سے گواہ نہ مانگے۔ جو اس کے دعوے کو سچا ثابت کریں۔

عینی لکھتا ہے کہ ابوبکر نے جابر سے اس لئے کوئی گواہ نہیں مانگا تھا۔ کہ جابر کتاب اللہ اور سنت رسولؐ کی رو سے عادل تھا۔ کتاب اللہ کی رو سے تو اس لئے عادل تھا کہ خدا فرماتا ہے۔ کہ تم بہترین امت ہو۔ اور ہم نے تم کو امت وسطی بنایا ہے اور سنت رسولؐ کی رو سے اس واسطے عادل تھا۔ کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے۔ کہ جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھے۔ اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور ایسا ظن کسی مسلمان پر بھی نہیں ہو سکتا۔ چہ جائیکہ ایک صحابی کی نسبت یہ گمان کیا جاوے۔

علامہ ابن عبد البر نے کتاب استیعاب میں حالات ثابت ابن قیس میں لکھا ہے کہ جب ثابت ابن قیس جنگ یمامہ میں مارا گیا۔ تو اس کے بدن پر ایک نفیس زرہ تھی۔ ایک مسلمان نے وہ زرہ لے لی۔

ایک دوسرے شخص نے خواب میں دیکھا کہ ثابت ابن قیس اس کو کہتا ہے۔ کہ میں تم کو وصیت کرتا ہوں۔ اس کو ہرگز وسوسہ یا خیال خام نہ سمجھنا۔ کہ جب کل میں مارا گیا۔ تو ایک شخص جس کا گھر آبادی کے ایک کنارہ پہ ہے۔ میری زرہ لے گیا ہے۔ اور اس نے زرہ پہ پتھر کا ایک مٹکا اوندھا کے رکھا ہوا ہے۔ پس جب تو خالد سے ملے۔ تو کہیو کہ کسی کو بھیج کر زرہ منگوا لے۔ اور جب تو مدینہ میں خلیفہ ابوبکر کے پاس پہنچے۔ تو میری طرف سے کہیو۔ کہ میں نے اس قدر قرض دینا ہے۔ اور میرے فلاں فلاں غلام ہیں۔ پس وہ شخص آیا اور خالد کے پاس گیا۔ اس نے وہ زرہ منگوا لی پھر اس شخص نے جا کر ابوبکر کو وہ خواب سنایا۔ ابوبکر نے خواب کے مطابق عملدرآمد کر دیا۔

ابن عبدالبر اس تمام واقعہ کو لکھ کر کہتا ہے کہ ہم کو معلوم نہیں مگر کہ کسی اور شخص نے بھی ثابت بن قیس کی طرح خواب میں وصیت کی ہو۔ اور اس پہ عملدرآمد ہوا ہو۔

آپ ایک لمحہ کے لئے فرض کر لیں کہ آنحضرتؐ نے کوئی ہبہ نامہ جناب سیدہ کو لکھ کر نہ دیا تھا۔ اور جناب فاطمہؑ نے ابوبکر سے فرضی ہبہ نامہ کی بناء پر مطالبہ فدک کیا تھا۔ اس صورت میں بھی ابوبکر اور عمر کا فرض تھا۔ کہ آنحضرتؐ کی عزت اور محبت کا پاس کرتے ہوئے اور سیدہؑ کی حرمت اور ادب کا لحاظ کر کے فدک دے دیتے اور سمجھ لیتے کہ ہم نے جناب سیدہ کو یہ سالانہ رقم اپنی گرہ سے دی ہے۔ تاکہ اہلبیت ذلت کی تکلیف نہ اٹھائیں۔

اگر آج کسی کے پاس آنحضرتؐ کی کفش مبارک ہو تو تمام روئے زمین کے مسلمان اس کفش سے آنکھیں ملنا اور سر پہ رکھنا فخر خیال کریں گے۔ نواب اور بادشاہ اس کی قیمت میں اپنا خزانہ پیش کرنے کو تیار ہو جائیں گے۔ اور اس کی عزت و حرمت میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی جائیگی۔ اور اگر کوئی شخص اس کفش مبارک کی طرف دست گستاخی بڑھانے پہ آمادہ نظر آئے۔ تو مسلمان یقیناً اس شخص کا قتل واجب جانیں گے۔

یہ امر مسلم ہے کہ وہ تو ہبہ نامہ آنحضرتؐ کا لکھا ہوا تھا۔ شیخین کا فرض تھا کہ اس ہبہ نامہ کو سر اور آنکھوں پہ رکھ کر اسلام اور ایمان کا ثبوت دیتے اور جناب سیدہؑ سے معافی مانگ کر اقرار جرم کرتے اور اپنے عمّالوں اور کارندوں کو فدک سے واپس بلا لیتے۔

لیکن وہ ایسا کار نیک کیوں کرتے ان کے آب و گل میں آنحضرتؐ کی بے ادبی۔ اہلبیتؑ کی عداوت اور دنیا کی محبت ملی ہوئی تھی۔ وہ فطرتاً مجبور تھے کہ وہ ایسے کام کریں جن سے رسول اللہ کی پاک روح کو ایذا پہنچے اور اسلام کے نہال توحید کی بیخ کنی کر کے لات و منات کی محبت کا حق ادا کریں۔

غرض نام فضول نہیں کرتی کہ آنحضرتؐ کو رسول اللہ مان کر آنحضرتؐ کے اہلبیت کی یہ سنگ بےحرمتی کی جائے۔ مسلمان تو مسلمان رہے کسی غیر مسلم سے یہ تمام ماجرا بیان کیا جائے۔ تو وہ کہہ اٹھیگا کہ یقیناً یہ مسلمان نہ تھے بلکہ ظاہری اسلام کی حالت میں بھی درپردہ وہ لات و منات کے حامی تھے۔ اسلام دیکھ کر مصلحتاً مسلمان ہو گئے تھے۔ اور آنحضرتؐ کی وفات کی گھڑیاں گنتے تھے جب حضرتؐ نے وصال فرمایا۔ ان کی دلی مراد پوری ہو گئی۔ اور بعد میں اپنے دل کے غبار سیر ہو کر نکال لیے۔

ان کا اسلام کے نام کی لباس میں ملبوس رہنا سیاسی پہلو سے بہت ضروری تھا۔ وہ سمجھتے تھے۔ کہ علانیہ مرتد ہو جانے سے حق تلفی کی ہوس کے اندیشے و پہنے والی مرتبے ہاتھ سے نکل جائے گی اور یہ عداوت یقیناً اہلبیت میں محسوس ہو جائیگی۔ اس خیال سے اور صرف اس خیال سے انہیں اسلامی وضع قطع برقرار رکھا اور روزہ صوم و صلوٰۃ کی بھی پابندی کی۔ ورنہ خواستہ کرتے ہیں قرآن مجید کے احکامات سے آگاہ ہو کر اور اقوال رسولؐ کو اپنے قانون سے متصادم کر کیسے ہو سکتا ہے کہ زمانہ رسولؐ کو تسکین مصائب میں مبتلا کیا جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ شرافت کے عدم میں آنحضرتؐ نبی اور رسول نہ تھے قرآن بھی کسی خدا کا کلام نہ تھا۔ اور اقوال رسولؐ خود ساختہ اور خود غرضانہ باتیں تھیں پس اس عقیدے کے آدمی آنحضرتؐ اور اہلبیتؑ کی عداوت میں بدسلوکی کرنے پر فطرتاً مجبور تھے۔

میراث حضرت رسول اللہ صلعم

مسند امام احمد حنبل مطبوعہ مصر جلد اول صفحہ ۶ و ۱۰ ینابیع المودۃ علامہ شیخ سلیمان قندوزی حنفی مطبوعہ قسطنطنیہ صفحہ بخاری امام بخاری مطبوعہ بمبئی پارہ کتاب الخمس و کتاب المغازی جلد صحیح مسلم امام مسلم مطبوعہ نولکشور جلد دوم صفحہ ۹۱ تاریخ خمیس جلد ۔ کبریٰ مطبوعہ مصر جلد ۔ صفحہ ۱۹۳ سنن امام ابو داؤد مطبوعہ نولکشور جلد سوم صفحہ ۵۵ ابن قاطبہ تحریر صواعق محرقہ کنز العمال مطبوعہ ۔ لاہور صفحہ ۲۳ صواعق محرقہ ابن حجر مکی مطبوعہ مصر صفحہ ۱۲ معارج النبوۃ ملا معین کاشفی مطبوعہ نولکشور رکن دوم باب دہم صفحہ ۲۲ شرح مواقف علامہ جرجانی مطبوعہ نولکشور صفحہ ۷۳۵ شرح ابن ابی الحدید مطبوعہ ایران جلد دوم قریب صفحہ ۔ کتاب السیاست والامامت امام ابو محمد عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ میں ہے کہ حضرت فاطمہ زہراؑ بنت حضرت سید الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام نے اپنے باپ رسول اللہ کے بعد جناب ابوبکر سے

فدک مانگا۔ لیکن خلیفہ وقت نے یہ کہکر دینے سے انکار کیا کہ انبیاء نہ کسی کے وارث ہوتے ہیں اور نہ انکا کوئی وارث ہوتا ہے۔ اس پر حضرت فاطمہؑ ابوبکر صاحب پر غضبناک ہو گئیں۔ اور تا دم مرگ اس سے کلام نہ کیا۔ اور بخاری میں ہے کہ ابوبکر صاحب کو جنازہ پر آنے کا اذن بھی نہ دیا۔

بخاری مطبوعہ بمبئی [illegible] یعنی باب مناقب فاطمہؑ جلد چہارم ص[illegible] بخاری مطبوعہ بمبئی باب مناقب قرابت رسولؐ ص[illegible] مشکوٰۃ مطبوعہ محمدی دہلی باب مناقب اہلبیتؑ ص[illegible] پر بروایت مسور بن مخرمہ ہے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ فاطمہؑ میرے جگر کا ٹکڑا ہے جس نے اس کو رنجیدہ و غضبناک کیا اس نے مجھ کو غضبناک اور رنجیدہ کیا۔

مسلم مطبوعہ نولکشور ص[illegible] سطر ۲ پر بروایت عمر بن خطاب لکھا ہے کہ جب رسولؐ نے وفات فرمائی ابوبکر نے کہا کہ میں رسول اللہ کا ولی ہوں پس تم دونوں حضرت علیؑ و حضرت عباسؓ میرے پاس آئے عباس تم تو اپنی میراث بھتیجے کے مال سے طلب کرتے تھے۔ اور یہ (علیؑ) اپنی زوجہ کا حق میراث پدر سے طلب کرنے لگے پس ابوبکر نے کہا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا ہے "نحن معاشر الانبیاء لانورث ولا نورث ما ترکناہ صدقۃ" پس تم دونوں نے ابوبکر کو کاذب فاجر خائن اور آثم جانا۔

پس میں (عمر) بعد وفات ابوبکر آنحضرتؐ کا ولی ہوں۔ پس تم دونوں نے مجھے بھی کاذب فاجر اور خائن اور آثم سمجھا۔

کنز العمال باب [illegible] خلافت ابوبکر اور مسند امام احمد بن حنبل مطبوعہ بمبئی ص[illegible] سطر ۲۵ پر ہے۔ محمد بن [illegible] نے [illegible] سے نقل کیا ہے کہ جناب سیدہ نے ابوبکر سے فرمایا جب تم مر جاؤ گے تو تمہارے ترکہ کا وارث کون ہوگا۔ ابوبکر نے کہا میرے بیٹے اور میرے وارث ہوں گے۔ معصومہ نے فرمایا یہ عجیب بات ہے تو تو میرے باپ کا وارث ہو اور میں اپنے باپ کی میراث نہ پاؤں۔ ابوبکر نے کہا رسولؐ نے فرمایا ہے کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا۔

مسند امام احمد بن حنبل ص[illegible] اور بہ اختلاف الفاظ صواعق محرقہ مطبوعہ محمدی لاہور ص۲۳ سطر [illegible] پر ہے کہ ابوبکر نے جناب سیدہ کو جواب دیا [illegible] لیکن رسولؐ [illegible] وہی عمل کروں گا جو آنحضرتؐ کا طریقہ عمل رہا ہے۔ ناظرین کیا خوب سنت رسولؐ پر عمل ہو رہا ہے۔

الفاروق شمس العلماء مولوی شبلی نعمانی مطبوعہ مفید عام آگرہ ص۳۵۲ سطر [illegible] حصہ دوم میں ہے۔ اسی سلسلہ میں باغ فدک کا معاملہ بھی ہے جو حدیث [illegible] ایک فرقہ (شیعہ)

حضرت علیؑ کا خیال ہے کہ یہ مال خاص آنحضرتؐ کی مانند نہ تھا کیونکہ اس پر چڑھائی نہیں ہوئی تھی بلکہ وہاں کے لوگوں نے خود آنحضرتؐ کے سپرد کر دیا تھا۔ اور وہ اس وجہ سے اس آیت کے تحت میں داخل ہے کہ اے لوگو جو کچھ حصہ اپنے پیغمبر کو ان لوگوں سے دلوایا جن پر تم اونٹ یا گھوڑے دوڑا کر نہیں گئے تھے خدا نے اپنے پیغمبرؐ کو جس پر چاہتا ہے مسلط کر دیتا ہے۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے جب وہ فدک آنحضرتؐ کی ملک خاص ٹھہری تو اس میں وراثت کا عام قاعدہ جو قرآن مجید میں مذکور ہے جاری ہوگا۔ اور آنحضرتؐ کے ورثا اس کے مستحق ہونگے لیکن عمر نے اور ابوبکر نے باہم مشورہ کر کے باوجود حضرت علیؑ کے طلب و تقاضا کے آل نبیؐ کو اس سے محروم رکھا۔

نہایہ امام ابن اثیر جزری باب علام و علیم حدیث متہ میں ہے کہ معصومہؑ نے فدک کے بارہ میں ابوبکر پر عتاب کیا۔

لسان المیزان ابن حجر عسقلانی میں ہے کہ ایک دن واعظ بلخی نے جو شعلانی کا معاصر ہے اور حافظ یوسف شیرازی کا استاد ہے اپنی مجلس میں کہا کہ ایک دن سیدہ تھیں اس نقل کو جناب امیرؑ نے عرض کیا یا فاطمۃ الزہراؑ آپ کیوں گریہ کرتی ہیں اور میرے سامنے رنج و ملال کا اظہار کرتی ہیں کہا میں نے آپ سے فدک چھین لیا۔ کہا میں نے آپکے حق کو غصب کیا۔ اور کیا میں نے آپ کو وہ ورثہ ادا نہ کیا ہے

مسند احمد، کنز العمال، ریاض النضرہ فصل الخطاب میں ہے کہ ابوبکر نے کہا کہ وراثت اصل میں تو رسولؐ کا حق تھا۔ اب اس کے جانشین کا حق ہے۔

تاریخ الخلفا جلال الدین سیوطی میں ہے کہ ابوبکر نے فدک میں ... کیلئے مقرر کر دیا تھا۔

صواعق محرقہ ابن حجر باب اول فصل پنجم شبہ چہارم۔ اور تاریخ الخلفا علامہ سیوطی فصل فی ماوقع فی خلافت ابوبکر میں ہے کہ اصحاب نے آنحضرتؐ کی میراث کے بارہ میں اختلاف کیا۔ سیدہ کے طلب فدک و وراثت پر۔ پس اس بارہ میں کسی کو وہ نص ہوتی نہ پائی گئی۔ تو ابوبکر نے "لا نورث ولا نورث" پڑھ دیا۔

کتاب الاکتفا ابراہیم بن عبداللہ یمنی بروایت عائشہ فضیلت ابوبکر شافعی۔ تاریخ ابن عساکر اور تاریخ الخلفا صفحہ ۵۳ بروایت عائشہ لکھی ہے کہ سیدہ کے طلب فدک و وراثت پر اصحاب میں میراث آنحضرتؐ کے بارہ میں اختلاف ہوا۔ اور کسی کے پاس بھی اس کے متعلق واقفیت نہ پائی گئی تو ابوبکر نے "لا نورث ولا نورث" پڑھ دیا۔

بخاری کتاب الاحکام باب شہادت تکون عند الحاکم ۔ ۔ میں ہے کہ علمائے حجاز اور امام

مالک وغیرہ کہتے ہیں کہ حاکم اپنے علم کی بنا پر فیصلہ صادر نہ کرے۔ وہ امر خواہ اسکی حکومت کے دوران میں معلوم ہوا ہو یا اس کی حکومت سے پہلے۔ اور اگر مجلس قضا میں دو میں سے ایک فریق اس حاکم کے سامنے دوسرے فریق کے کسی حق کا اقرار کرے۔ تو اہل حجاز میں سے بعض کا قول ہے کہ اس صورت میں بھی فیصلہ صادر نہ کرے جب تک دو گواہوں کو بلا کر انکے سامنے اس کے اقرار پر گواہی موجود نہ کر لے۔

فتح الباری شرح بخاری ابن حجر میں ہے۔ کہ بخاری سے منقول ہے۔ کہ اہل حجاز نے کہا ہے کہ حاکم اپنے علم کی بنا پر فیصلہ نہ کرے وہ علم خواہ اس کو اس کی حکومت کے دوران میں حاصل ہوا ہو خواہ اس سے پہلے۔ امام مالک کا قول ہے۔ ابو علی کرابیسی کہتا ہے کہ حاکم اپنے علم کی بنا پر بخوف تہمت فیصلہ صادر نہ کرے۔ کیونکہ وہ اپنے ذمہ تہمت آ جانے کے خوف سے بے خطر نہیں ہوگا۔

طبقات ابن سعد میں ہے کہ ابوبکر نے عائشہ کو صوبہ بحرین کی آمدنی بخشدی جو عوالی عروضہ ابن حجر باب فضل عائشہ میں ہے کہ ابوبکر اور عمر عائشہ کو دس ہزار درہم سالانہ وظیفہ دیا کرتے تھے مستدرک حاکم میں ہے کہ عمر نے عائشہ کا وظیفہ دو گنا کر دیا۔ حالانکہ آنحضرتؐ نے اپنے بعد نو ازواج چھوڑی تھیں جن میں بموجب تقسیم عائشہ کو آٹھویں حصہ کا نواں حصہ ملنا چاہئے تھا۔ مگر عائشہ کے بارہ میں یہ تاکید ہو گیا۔ نیز واضح ہو کہ حفصہ کو بھی دس ہزار درہم سالانہ بیت المال سے ملا کرتا تھا۔ برخلاف اسکے اہلبیت رسولؐ فاقہ کشی کرتے رہے۔ اور حضرت علیؑ یہودیوں کے باغ میں مزدوری کر کے اہل و عیال کا پیٹ پالتے رہے۔

اہلسنت کی حدیث مدلجی من حدیث سیوطی نے بیہقی سے روایت کی ہے اور مدارج النبوۃ قسم چہارم میں ہے کہ چونکہ زندوں کی میراث تقسیم نہیں ہوتی۔ اور ہمارا نبی زندہ ہے۔ اسلئے فاطمہؑ کا میراث میں حصہ نہ تھا۔ ناظرین! اس دلیل پر کسی نبی کی میراث کا مالک کسی نبی یا وصی کو نہ ہونا چاہیے جو خلاف قرآن ہے۔ اور نیز شہدا کی جائیداد کا بھی داخل بیت المال ہونا ضروری تھا۔ بلکہ سب سے بڑھ کر یہ امر ہے کہ خلافت ہی فی نفسہ ناجائز ہوتی۔ کیونکہ نبی بعد موت زندہ ہے اور نبی ہے۔ اس لئے نبوت اور خلافت ایک ہی وقت جمع نہیں ہو سکتی۔

شرح ابن ابی الحدید میں ابن ابی الحدید کہتا ہے کہ میں نے علی ابن علی فارقی شافعی مدرس مدرسہ غربیہ بغداد سے پوچھا۔ کہ آیا جناب فاطمہؑ فدک کے دعوے میں سچی تھیں۔ اگرچہ وہ شخص بہت معزز اور خوددار اور متین تھا۔ تاہم مسکرایا۔ اور کہا کہ اگر ابوبکر فدک کو واپس کر دیتا۔ تو سمجھا جاتا کہ فاطمہؑ اپنے دعویٰ میں سچی ہے۔ تو پھر وہ اپنے خاوند کے لئے خلافت کا دعوے کر دیتی۔ اور ابوبکر ترک خلافت پر مجبور ہونا پڑتا۔ کیونکہ وہ اس دعویٰ فدک میں صادق قرار دے چکا ہوتا۔ ان

بی رحمد بد کہتا ہے۔ کہ میں ان کی گفتگو صحیح تھی۔

ناظرین۔ ابو بکر نے سنت رسول پر چلنے کی کئی بار قسم کھائی تھی مگر جس سے وہ دور ہی رہے بلکہ سنت رسولؐ کو الو بکر و عمر وغیرہ نے پڑھا [illegible] ہے وہ صرف ظن ہے۔ [illegible] از قسم فصل تحت صلی منبر اسی مطبوعہ احمدی دہلی صفحہ ۳۰ پر ہے۔ فرمایا آنحضرتؐ نے جو کوئی میرے منبر پر جھوٹی قسم کھائے اس کا ٹھکانا جہنم ہے۔ غرض بقول رسولؐ مقبول منبر رسولؐ پر جھوٹی قسم کھانے کی سزا جہنم ہے۔ تو پھر وہ لوگ جو منبر رسولؐ پر بیٹھ گئے۔ احکام شریعت میں بدعات کیں۔ اور صحابے رسولؐ کی مخالفت کی قتل [illegible] وہ عذاب کے مرتکب ہوئے۔ ان کی مواخذہ کہلانے ہے۔

تاریخ ابو الفدا جلد اول صفحہ ۲۸ پر ہے کہ حضرت سلیمانؑ نے حضرت داؤدؑ سے [illegible] وارث پائی۔

تاریخ ابو اسحاق ثعلبی صفحہ ۲۸۳ پر ہے کہ حضرت سلیمانؑ نے حضرت داؤدؑ سے ملک اور نبی وراثت پائی۔

تفسیر غرائب القرآن نیشاپوری جلد سوم صفحہ ۲۲ پر سورہ نمل کی آیۃ ورث سلیمان داؤد کی تفسیر میں لکھا ہے۔ کہ وراثت سے مراد مال ہے۔

بیضاوی نے سورہ صاد کی تفسیر میں لکھا ہے کہ حضرت سلیمانؑ نے ایک ہزار گھوڑے اپنے باپ دادا کی ورثہ سے حاصل کیے۔ نیز کشاف تفسیر سورہ صاد۔ نیز علامہ زمخشری۔ تفسیر ثعلبی و ثعلبی۔ تفسیر معانی تفسیر مدارک تفسیر معالم التنزیل بغوی حیاۃ الحیوان دمیری وغیرہ کتب معتبرہ میں لکھا ہے کہ حضرت سلیمانؑ نے اپنے باپ حضرت داؤدؑ سے ایک ہزار گھوڑے بطور ورثہ حاصل کیے۔

تفسیر معالم التنزیل بغوی مطبوعہ بمبئی صفحہ ۵۵۳ پر ہے کہ حضرت سلیمانؑ وارث ہوئے حضرت داؤدؑ کی نبوت اور علم اور ملک (مال) کے۔

سورہ مریم آیہ ۶ میں ہے کہ حضرت زکریاؑ نے دعا کی کہ خدایا۔ مجھے اپنی رحمت سے ایک جانشین عطا فرما جو میرا وارث ہو اموال و نبوت کا اور آل یعقوبؑ میں سے بھی لوگوں کا وارث ہو۔

شرح تجرید علامہ قوشجی صفحہ ۳۷۰ پر ہے کہ اگرچہ حدیث لا نورث ولا نورث خبر واحد ہے۔ مگر ظن ہے تاہم چونکہ ابو بکر نے آنحضرتؐ سے خود سنا تھا۔ اس لئے قطعی الدلالت ہے اس کے متعلق صاحب مواسات لکھتا ہے۔ کہ ابو بکر کے خود سننے کے باوجود بھی جبکہ خبر واحد ہی رہی۔ تو خطا جانب ابو بکر ہے۔ اور صواب بجانب سیدہؑ۔

سورہ نساء رکوع ۲ میں ہے۔ یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین۔

یعنی اللہ تمہیں تمہاری اولاد کے بارہ میں حکم دیتا ہے کہ لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے برابر ہو۔ ناظرین یہ حکم پیغمبر اور امت کے لئے یکساں ہے۔

پارہ ۵ سورہ نساء رکوع ۵ میں ہے "ولکل جعلنا موالی مما ترک الوالدان والاقربون" یعنی ہم نے ہر ایک (نبی ہو یا امام) کے لئے وارث ٹھہرائے ہیں اس ترکہ میں سے جو والدین اور رشتہ داران چھوڑ مریں۔

سورہ نساء میں ہے "للرجال نصیب مما ترک الوالدان والاقربون وللنساء نصیب مما ترک الوالدان والاقربون مما قل منہ او کثر نصیبا مفروضا" یعنی ماں باپ اور رشتہ داروں کے ترکہ میں خواہ تھوڑا ہو یا بہت مردوں کا حصہ ہے اور ایسا ہی عورتوں کا بھی حصہ ہے۔

سورہ نساء آیہ ۱۳ میں ہے کہ "ومن یعص اللہ ورسولہ ویتعد حدودہ یدخلہ نارا خالدا فیہا ولہ عذاب مہین" یعنی جو ترکہ کی تقسیم میں خدا اور رسول کی نافرمانی کی اور اس کی حدوں سے گذر گیا تو اس کو خدا جہنم میں ڈالے گا جہاں وہ ہمیشہ رہیگا اور اس کے لئے بڑی رسوائی کا عذاب ہے

شرح ابن ابی الحدید میں ہے کہ نبی صلعم کی وفات کے بعد اور سیدہ کے دعوے وراثت کے پیچھے کسی نے بھی حدیث "لا نورث ولا نورث" کو روایت نہیں کیا ہے۔ سوائے ابوبکر کے یا مالک بن اوس بن حدثان نے روایت کیا ہے۔

شرح ابن الحدید میں ہے کہ ابوبکر نے خطبہ میں کہا کہ میں نے حضرت علی (علیہ السلام) کو رسول اللہ کی اسلحہ اور سواری کا مالک اور عمامہ دیا ہے۔ بجز دیگر اشیاء کہ "لا نورث ولا نورث" میں داخل ہیں۔

انسان العیون جلد سوم ص[illegible] اور تاریخ سبط جوزی میں ہے کہ ابوبکر نے سیدہ کو فدک دینے کا پروانہ لکھ دیا تو عمر نے پھاڑ دیا۔

مسلم اور بخاری (کتاب الایمان باب علامات منافق) میں بروایت عبداللہ بن عمر لکھا ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ چار خصلتیں ایسی ہیں کہ جس میں وہ ہوں وہ خالص منافق ہے۔ اور جس میں ان سے ایک خصلت ہو اس میں نفاق کی ایک خصلت ہے جب تک وہ اس کو ترک نہ کرے (۱) جب امانت دیا جاوے تو خیانت کرے (۲) جب بات کرے تو جھوٹ بولے (۳) جب عہد کرے تو بیوفائی کرے (۴) جب جھگڑا کرے تو فحش و فجور کرے۔ پھر بخاری میں بروایت ابوہریرہ لکھا ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ منافق کی تین علامتیں ہیں۔ خواہ وہ روزہ رکھتا ہو نماز پڑھتا ہو۔ اور گمان کرتا ہو کہ وہ مسلمان ہے (۱) جھوٹ بولنے والا (۲) وعدہ کے خلاف کرنے والا (۳) امانت میں خیانت کرنے والا۔

مرقاۃ شرح مشکوٰۃ کتاب الجہاد باب الفئ فصل ثالث قسطلانی شرح بخاری شرح باب فرض خمس جلد پنجم ص۱۵۵ شرح موطا ملا علی قاری۔ باب لنبی لا یورث کتاب الفرائض مفاتیح شرح مصابیح

شمس الدین محمد بن مظفر الدین خلخالی باب مجدد و باب المکرمات فتح الباری شرح بخاری اوائل
کتاب خمس باب فرض الخمس میں ہے کہ عثمان نے اپنے عہد خلافت میں فدک اپنے سالے مروان کو دے دیا
جواہر مشکوٰۃ شیخ عبدالحق میں ہے کہ مستدرک حاکم میں بروایت عبدالرحمان بن عوف لکھا ہے
کہ جب کسی کے ہاں بیٹا پیدا ہوتا تو اس کو نبی کے پاس خیر و برکت کے لیے لایا جاتا تھا لیکن جب مروان بن حکم
حضرت کی خدمت میں لایا گیا تو حضور نے فرمایا - یہ ملعون ابن ملعون ہے - فتح الباری میں ہے کہ
آنحضرت کا لعنت کرنا مروان کے باپ حکم پر اور اسکی اولاد پر احادیث میں وارد ہے جسکو طبرانی وغیرہ نے
بھی لکھا ہے کنزالعمال میں ہے کہ مروان نے کہا کہ نعوذ باللہ اہلبیت محمد ملعون ہیں - اس پر
امام حسن علیہ السلام نے غضبناک ہو کر فرمایا خدا کی قسم تجھ پر جس نے اپنے رسول کی زبانی لعنت کی جبکہ
تو بھی اپنے باپ کی پشت میں تھا - اس کنزالعمال والی حدیث کو ابن سعد ابو یعلی اور ابن عساکر
نے بھی لکھا ہے۔

کتب صحیح مسلم میں ہے کہ فرمایا جناب امیر علیہ السلام نے کہ ہاں - فدک ہر ایک شخص سے جس پر آسمان
نے سایہ کیا ہے ہمارے واسطے خالص تھا ہمارے قبضہ میں تھا پس چند اشخاص ابو بکر و عمر و عثمان کے دلوں نے اس پر بخل
کیا اور بعض دوسرے لوگوں نے اپنے دل میں بات سے ٹال دیا - پس اللہ بہتر فیصلہ کرنے والا ہے
کنزالعمال میں ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ میں تم سے پہلے جانیوالا ہوں پس تم دیکھتے رہو
کہ تم میرے بعد ثقلین سے کیا سلوک کرتے ہو - آنحضرت سے پوچھا گیا ثقلین کون کون ہیں - فرمایا قرآن
اور میرے اہلبیت - یہ دونوں چیزیں آپس میں جدا نہ ہوں گی - یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر
پر آملیں - میں نے سوال کیا ہے رب سے ان دونوں کے حق میں - پس تم ان دونوں چیزوں پر مقدم نہ ہو اور
نہ ان دونوں کو تعلیم دو - کیونکہ یہ دونوں تم سے زیادہ عالم ہیں۔

جواہر العقدین سید نور الدین سمہودی نے حدیث ثقلین بیان کرنے کے بعد مسند سے
نقل کیا ہے کہ ان دونوں پر تقدیم اختیار نہ کرو - ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے - ان کا ساتھ ترک نہ کرو ورنہ ہلاک ہو
جاؤ گے - اور نہ ان کو تعلیم دو یہ تم سے زیادہ عالم ہیں -

یہی مضمون بالا کتاب صواعق محرقہ میں بھی مرقوم ہے -

تاریخ طبری جلد دوم بروایت ابن عباس ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا میں بندۂ
خدا ہوں اور رسول اللہ کا بھائی اور صدیق اکبر ہوں کوئی اور صدیق ہونے کا دعویٰ کرے وہ کاذب ہے -
مرزا محمد بدخشانی نے مفتاح النجا میں مسند احمد نسائی ابن ماجہ حاکم ضیاء مقدسی معجم کبیر طبرانی معجم اوسط طبرانی

حلیۃ ابونعیم، مناقب ابن مردویہ وغیرہ۔ اور شیخ عبدالحق نے رجال مشکوٰۃ میں مستدرک حاکم، معجم طبرانی، کامل ابن عدی، جمع الجوامع سیوطی وغیرہ سے نقل کیا ہے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ علیؑ حق اور قرآن علیؑ کے ساتھ ہیں۔

شرح ابن ابی الحدید و مستدرک حاکم میں ہے کہ جب زینب (آنحضرتؐ کی سوتیلی لڑکی) کا خاوند ابوالعاص بطور قیدی آنحضرتؐ کے پاس لایا گیا اور زینب نے اس کے فدیہ میں وہ ہار بھیجا جو اس کو بوقت شادی خدیجہؓ نے جہیز میں دیا تھا تو آنحضرتؐ نے ابوالعاص کو بغیر فدیہ چھوڑ دیا اور ہار بھی واپس کر دیا۔ ناظرین! ابوبکر و عمر نے جناب فاطمہؑ کی توقیر و عزت ابوالعاص کا درجہ سے بھی کم سمجھی۔

سیرت حلبیہ جلد سوم ص۳۹۱ پر ہے کہ سبط ابن جوزی نے لکھا ہے کہ ابوبکر نے معصومہؑ کو نوشتہ لکھ دیا۔ اتنے میں عمر آیا اور ابوبکر سے پوچھا کہ یہ کیا ہے۔ ابوبکر نے جواب دیا کہ یہ فاطمہؑ کے لیے نوشتہ ہے کہ وہ اپنے باپ کی میراث پائیں۔ عمر نے کہا پھر مسلمانوں کو کہاں سے دو گے حالانکہ عرب تم سے برسر جنگ ہیں۔ یہ کہہ کر عمر نے وہ نوشتہ لیا اور چاک کر دیا۔

کنز العمال جلد دوم ص۱۸۹ پر ہے کہ ابوبکر نے اپنے داماد زبیر کیلئے قطعہ زمین کا ایک نوشتہ لکھا اتنے میں عمر آگیا تو ابوبکر نے اس نوشتہ کو فرش کے نیچے چھپا دیا۔ جب عمر چلا گیا تو اس پر عملدرآمد کیا

کنز العمال ص۳۰۹ پر ہے کہ آنحضرتؐ نے بلال کو وادی عقیق کی زمین بطور جاگیر دی جو اسکے قبضہ میں آنحضرت اور ابوبکر کے زمانہ میں رہی۔ جب عمر قابض ہوا تو اس نے اس زمین پر جبر قبضہ کر لیا اور تھوڑا سا حصہ بلال کیلئے چھوڑ دیا۔ حالانکہ بلال بہت چیخا چلایا کہ یہ زمین میرے حق میں آنحضرتؐ کی عطا کردہ ہے۔

علامہ سیوطی کا قول ہے کہ عمر بن خطاب کے داماد نے عمر کو کہا کہ مجھے بیت المال سے دو۔ عمر نے اسکو جھڑک کر کہا کہ تو چاہتا ہے کہ میں خائن بادشاہ بن جاؤں لیکن پھر اس کو اپنے اصل مال سے دس ہزار درہم دیئے۔ [illegible] ایسی ہے کہ خطبہ [illegible] سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ مگر دراصل بیت المال سے ہے۔ اس کا ثبوت چھبیس ہزار کا قرضہ بیت المال کا ہے جو بوقت مرگ عمر کی گردن پر واجب الادا تھا۔

شرح ابن ابی الحدید [illegible] جلد دوم ص[illegible] پر ہے کہ عمر بن خطاب کا ایک باغ ملک [illegible] سال کو عمر [illegible]

[illegible] اپنے [illegible] کی [illegible]

[illegible] جلد دوم [illegible] کی [illegible] ہزار درہم [illegible]

اور عمر نے [illegible] ابن جوزی کہتا ہے کہ عمر نے اپنے بعد

تین سو اونٹ یا سونا چھوڑا۔ تاریخ کامل جلد سوم صفحہ ۳۳ میں ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر ہمارے پاس چاندی سونا ہوتا جس سے ہم ایک چادر خریدتے تو ہم اپنی تلوار کو بیچتے
ازالۃ الخفا صفحہ ۹۶ میں ہے کہ عمر نے کہا ہم وادی میں باپ کے اونٹ چرایا کرتے اور ایک موٹے کپڑے کا کرتہ پہنتے۔ مگر آج ہماری یہ حالت ہے کہ ہمارے اور خدا کے درمیان کوئی نہیں ہے۔ اور صفحہ ۱۹۹ میں ہے کہ عمر کا کوڑا اتفاقاً ایک شخص کے دامن کو جا لگا۔ تو عمر نے اس کو چھ سو درہم انعام دے دیا۔
بخاری پارہ بارھواں کتاب الجہاد والسیر صفحہ ۹۹ ازالۃ الخفا مقصد دوم صفحہ ۴۹ میں ہے کہ زبیر بن عوام کی جائداد پانچ کروڑ دو لاکھ روپیہ تھی۔ بوقت مرگ اس نے چار عورتیں چھوڑیں جن میں سے ہر ایک کے حصہ میں کل جائداد کے آٹھویں حصہ میں سے بارہ لاکھ روپیہ ملا۔ یہ زبیر خلیفہ اول کے داماد تھے۔ بخاری کتاب الجہاد والسیر پارہ بارھواں صفحہ ۴۹ میں ہے کہ زبیر نے پیچھے ایک غابہ گیارہ گھر مدینہ میں، دو گھر بصرہ میں، ایک گھر کوفہ میں ایک گھر مصر میں چھوڑے۔ غابہ زمین کو اس نے ایک لاکھ ستر ہزار روپیہ میں خریدا تھا۔
تاریخ اسلام جلد سوم صفحہ ۲ میں ہے کہ افریقہ کے پچیس لاکھ دینار کا خمس عثمان نے مروان کو پانچ لاکھ پر دے دیا۔ اور پھر اس میں سے بھی ایک لاکھ دینار مروان کو ہبہ کر دیا۔
فتح الباری شرح بخاری ابن حجر کتاب مغازی باب غزوہ خیبر میں ہے کہ جناب فاطمہؑ کی زندگی حضرت علی علیہ السلام کی عزت کا موجب تھی۔ لیکن جب سیدہ فوت ہو گئیں اور حضرت علی علیہ السلام بیعت ابوبکر نہ کرنے پر قائم رہے۔ تو لوگوں نے حضرت علی علیہ السلام کی توقیر کم کر دی۔
تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۵۹ میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے جب فدک کو واپس کیا تو کہا ہم سب گواہ رہنا کہ میں نے فدک کو اسی حالت میں واپس کیا جس حالت میں عہد رسول اللہ میں تھا۔ غرض یہ کہ عمر بن عبدالعزیز نے فدک واپس کیا اور حضرت علی علیہ السلام پر لعنت کرنے کی رسم کو بالکل بند کیا۔ اس لئے اہل بیت نے سکا بدلہ دیا۔ تاریخ خمیس صفحہ ۳۱ میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے بیٹ فلاں سے پوچھا کہ تم نے مجھکو زہر کیوں دیا ہے۔ کہا مجھ سے ایک ہزار اشرفی کا وعدہ کیا گیا ہے۔ اور مجھے آزاد کر دیا جاؤ نگا
سنن ابوداؤد مطبوعہ نولکشور لکھنؤ جلد دوم صفحہ ۵۰ میں ہے کہ جب عمر بن عبدالعزیز خلیفہ ہوا تو فدک کی آمدنی (سالانہ) چالیس ہزار دینار تھی۔ لینی لاکھ روپیہ حساب انگریزی سکہ مروجہ۔
جب جناب فاطمہؑ نے ابوبکر سے مطالبہ فدک کیا۔ تو ابوبکر نے ضمیر فروشی کر کے ایک حدیث آنحضرت صلعم کی طرف منسوب کر دی کہ پیغمبر کسی کے وارث ہوتے ہیں اور نہ کچھ بطور ورثہ اپنا چھوڑتے ہیں

حیرت ہے کہ اس حدیث کا علم نہ تو اہلبیتؑ میں سے کسی کو تھا نہ بعد کسی اور بنی ہاشم کو۔ آنحضرتؐ نے یہ حدیث صرف ابوبکر کے کان میں اس قدر آہستہ سے کہی کہ کوئی اور نہ سن سکا۔ بالفاظ دیگر آنحضرتؐ نہ چاہتے تھے کہ آپؐ کی لڑکی آپؐ کے بعد آپؐ کی کسی چیز سے مستفید ہو سکے۔ معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرتؐ کو جناب سیدہؑ سے عداوت تھی۔

اگر یہ حدیث صحیح ہوتی تو جناب سیدہؑ کبھی مطالبہ نہ کرتیں اور نہ اہلبیت اس مطالبہ کی حمایت میں گواہی دیتے۔ یہ پاک نفوس جھوٹا دعویٰ نہ کر سکتے تھے اور نہ ان کی غیرت غلط دعویٰ کی رسوائی برداشت کر سکتی تھی۔ ان کا دعویٰ کرنا اس بات کا بدیہی ثبوت ہے کہ یہ حدیث طومار کذب و دروغ اور دختر مکر و فریب تھا۔

اگر یہ حدیث صحیح تھی تو ابوبکر کا فرض تھا کہ وہ جناب سیدہؑ کی درخواست اور اصرار پر ہرگز فدک واگذاری نہ لکھ دیتا۔ جسے عمر بن خطاب نے چاک کر کے حدیث پر عمل کیا۔ اس معاملہ میں ابوبکر و عمر میں سے ایک فریق ضرور خطا کار ہے۔ کیونکہ دونوں کا عمل باہم برخلاف ہے

اگر اس حدیث کو صحیح مانا جائے تو اس کا یہ مطلب ہوا کہ انبیاء کی جائداد ان کی وفات کے بعد مال غنیمت متصور ہو۔ نہ کہ ہر ایک نبیؐ کی جائداد اس کے ورثاء کو ملتی ہے۔

یہ حدیث واضح طور پر کلام مجید کے خلاف ہے قانون وراثت سے انبیاء کا ترکہ باہر نہیں ہو سکتا کون عقل کا اندھا اس بیہودگی پر کان دھرنے کو تیار ہوگا کہ نبی کا ترکہ عوام الناس کا حق ہے۔ اور اس کے اہل بالکل اس سے محروم رہیں۔ نبی کے لئے بارگاہ الہی سے کیسا اچھا انعام مقرر ہوا کہ جو نبی ہوں نے نبوت میں بند کیں اس کے اہل وعیال اس کی امت کے دروازوں کی گدائی پر مجبور کر دئے جائیں۔

فرض کریں کہ یہ حدیث صحیح ہے تاہم اس حدیث کے اثر سے ہبہ نامہ باہر ہے۔ کیونکہ فدک آنحضرتؐ کے ترکہ میں شمار نہیں ہو سکتا۔ آنحضرتؐ نے فدک اپنی زندگی میں جناب سیدہؑ کو ہبہ کر دیا تھا اور جناب سیدہؑ کا اس پر قبضہ ہو چکا تھا۔ اب آنحضرتؐ بھی اس کو جناب سیدہؑ کی مرضی کے خلاف واپس نہ لے سکتے تھے۔

مندرجہ امور پر غور و انصاف کی نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ابوبکر اور عمر نے محمدؐ و جناب فاطمہؑ پر ظلم کیا ہے

آنحضرتؐ کا ارشاد ہے کہ وہ شخص ملعون ہے جو میری طرف وہ بات منسوب کرے جو میں نے

کہی بجا۔

ابوبکر و عمر نے اہلبیت پر ہی ظلم کرنے پر اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ ان لوگوں کے حقوق کو بھی پامال کردیا جو اہلبیت محمد کی توقیر کرتے تھے۔ ان باتوں سے یہ نتیجہ نکالنا آسان ہے کہ شیخین نے نبوت اور امامت کی مستقل ضد کے مظاہرے ہیں۔ ہر ممکن کوشش کی اور محبان نبوت و امامت کے نقش کو لوح زیست سے مٹا دینا چاہا۔ مگر قدرت نے ان کے مکروہ ارادہ کو بر آور نہ ہونے دیا۔ اور دنیا کے ہر حصہ میں محبان علیؑ موجود ہیں۔ چنانچہ اس ہندوستان میں دو کروڑ سے زیادہ شیعہ آباد ہیں۔

خمس

فتح القدیر شرح مقاصد شرح السنۃ بغوی زاد المعاد ابن قیم سنن ابوداؤد مسند دارمی اور در منثور میں ہے۔ کہ عمر بن خطاب نے اہلبیت کا حصہ خمس بند کردیا۔

سنن ابوداؤد کتاب الخراج والفئی والامارہ میں ہے کہ حضرتؐ خمس کو صرف بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب میں تقسیم کیا کرتے تھے۔ اور بنی عبد الشمس جن میں سے عثمان تھا اور بنی نوفل جن میں سے جبیر تھا۔ ان دونوں خاندانوں کو کچھ نہ دیتے تھے۔

مستدرک حاکم میں ہے کہ ابوبکر نے بدر کو چھ چھ ہزار درہم سالانہ دیا اور امہات المومنین میں سے ہر ایک کو سوائے تین ازواج رسولؐ کے دس دس ہزار درہم سالانہ دیتا۔ کنز العمال کتاب الامارہ میں ہے کہ عمر نے ازواج نبیؐ میں سے ہر ایک کا وظیفہ بارہ بارہ ہزار درہم سالانہ کردیا۔ سوائے صفیہ اور جویریہ کے جنکو چھ چھ ہزار دینا چاہا لیکن وہ ناراض ہوئیں پس انکا وظیفہ بارہ بارہ ہزار کردیا۔ استیعاب میں ہے کہ عمر نے معاویہ کو گورنر شام مقرر کرکے اسکا وظیفہ ہزار دینار یعنی انگریزی سکہ پانچ ہزار روپیہ ماہوار مقرر کیا۔

کنز العمال علی متقی حرف الف کتاب الامارہ خلافت ابوبکر ریاض النضرہ محب طبری باب عل فصل نہم من فضائل ابوبکر فصل الخطاب محمد پارسا فضائل ابوبکر سعد نصف کتب میں لکھا ہے کہ جناب سیدہؑ نے علاوہ فدک اور وراثت وغیرہ کے حصہ خمس بھی مانگا لیکن ابوبکر نے انکار کردیا۔

جمع بین الصحیحین حمیدی اور کتاب الخراج قاضی ابویوسف شاگرد ابوحنیفہ و قرۃ العینین ولی اللہ اور تفسیر فقہ ابوالبرکات و نسائی اور در منثور ... سنن بیہقی و اصول شاشی اور شرح مسلم ... فتح القدیر ابن ہمام حنفی اور عنایہ شرح ہدایہ و تفسیر مدارک و تفسیر کشاف و تفسیر ... میں ہے کہ حضرتؐ کے عہد میں خمس کے پانچ حصے ہوتے تھے لیکن ابوبکر اور عمر نے اس کے تین حصے کر لیے۔

جناب فاطمہؑ نے ایسا پُرسوز نالہ دل سے بلند کیا کہ تمام گروہ میں گریہ و زاری کا خروش برپا ہوا۔ کچھ عرصہ گریہ کرنے کے بعد آپ نے ذیل کا خطبہ فرمایا جس کو احقر مصنف درج کرتا ہے۔

خداوند عالم کی بے انتہا نعمتوں کا اور احسانات کا شکریہ ادا کرتی ہوں جس نے مخلوقات پیدا کیں۔ رسول کو بھیجا اور راستہ ارضی و سماوی علوم سے کما حقہ بہرہ ور فرمایا۔ جس نے رسالت کو خاتم الانبیاء پر ختم کیا اور وہ تمام مخلوقات سے برگزیدہ ہے۔

جناب رسول پاک کا تمام مسلمانوں کے لئے اس کی آل اور قرآن کے اوامر و نواہی پر چلنے کا تاکیدی حکم صادر ہو چکا ہے۔ ہماری اطاعت ملت کا نظام ہے اور تفرقہ سے امان ہے۔ ہمارے حق کا غصب کرنے والوں سے لینا مغفرت کا ذریعہ ہے۔ پاکدامنوں کو تہمت لگانے سے پرہیز کرنا لعنت سے بچانے والا ہے۔ یتیموں کا مال نہ کھانا اور ان کا سرمایہ ہضم کر جانا ظلم کا امر ہے بس ڈرو تم اللہ سے جیسا کہ ڈرنے کا حق ہے۔ اور اس کے احکام کی اطاعت کرو۔

لوگو میں فاطمہؑ بنت محمدؐ ہوں اپنے قول میں صادق ہوں۔ جو نہیں کہتی ہوں غلط نہیں کہتی۔ تمہارے درمیان میرا باپ بھیجا گیا جس نے تم پر احسانات کیے اور شیطانوں کی زبانیں گنگ کر دیں اور ہماری طفیل جن کے حق میں آیۂ تطہیر کا نزول ہوا۔ اسلام کامل ہوا۔ اگر تم رسول پاک کے نسب کو یاد کرو تو وہ میرے باپ ہیں نہ کہ تمہارے۔ اور میں ان کی بیٹی ہوں۔ نہ کہ تمہاری بیٹیاں۔ میرے چچا زاد حضرت علیؑ ان کے بھائی ہیں۔ نہ کہ تم لوگوں کے۔

جب کبھی کفر کی چنگاری بھڑکتی یا شر منہ کھولتی تو شرک بھی اپنا منہ کھولے بڑھتا۔ اس وقت آپ اپنے بھائی علیؑ ابن ابی طالب کو ان کے حلق میں جھونک دیتے۔ وہ جنگ سے منہ نہ پھیرتے جب تک ان کے سرکش کانوں کو پیروں اپنے قدم شجاعت سے کچل نہ ڈالتے۔ اور ان کی آتش فتنہ کے دھوئیں اڑا نہ دیتے۔ وہ اللہ کی خوشنودی کے لئے اپنے تئیں مصیبت اور رنج میں ڈال دیتے۔ رسول اللہ کا ساتھ مصیبت کے دن نہ چھوڑتے تھے۔ وہ اولیاء اللہ کے سردار خیر خواہ مخلص اور مجاہد ہیں۔ اور تم لوگ اپنے وقت میں تن آسانی سے کام لیتے اور منتظر رہتے کہ ہماری نسبت کوئی منحوس خبر سنو۔ جب کبھی جنگ پیش آتی تو تم پہلو تہی کرتے اور قتال کے وقت دشمن کی طرف پیٹھ کر کے بھاگ جاتے۔

رسول پاک کے انتقال پر تمہارے سینوں میں نفاق کے آثار ظاہر ہوئے اور تمہارے اسلام کا ظاہری لباس بوسیدہ ہو گیا۔ چھپے ہوئے اور دبکے ہوئے لوگوں نے سر اونچا کیا اور گمنام اور ذلیل آدمی ظاہر ہو گئے۔ کفر کے اونٹوں نے سنبھالا اور میدانوں میں دوڑنا شروع کیا۔ شیطان نے ...

سنگ اس جگہ سے بلند کئے جہاں وہ اپنے سر کو چھپائے بیٹھا تھا۔ تم نے شیطان کی آواز کو سنا اور جواب کیا۔ تم نے اہل حق کی مخالفت کی اور اس وقت کو مغتنم کر کے اپنی حکومت بنالیا جو تمہارا نہ تھا۔ جبکہ ابھی رسول خدا کی نعش اطہر قبر میں بھی نہ سونپی گئی تھی۔

تم نے بہانہ کیا یہ کام فتنہ کے خوف سے کیا گیا ہے۔ مگر یاد رکھو کہ فتنہ وہ ہے جس میں تم پڑے ہو۔ شیطان تم کو گمراہ کئے جا رہا ہے۔ تم نے قرآن پاک کے ظاہر اور روشن احکام کو پس پشت ڈال دیا ہے۔ تم نے دوزخ کی آگ میں جلنے سے درنگ نہ کیا۔ تم نے اپنی باطل خلافت کو محکم کرنے میں دیر نہ کی۔ اب ہم اس شخص کی طرح صابر ہیں جس کا وجود تیر و تفنگ سے چھلنی ہو رہا ہو۔ تم نے فدک کو خلاف حکم خدا و رسول مجھ سے چھین لیا۔ وہ کیسا ہولناک وقت ہوگا جبکہ اللہ تعالیٰ حاکم ہوگا۔ اور رسول پاک حق رسی کے ضامن ہونگے۔ عنقریب تم جان لوگے کہ عذاب ابدی میں گرفتار ہونا کس قدر شاق ہے۔

جناب فاطمہ نے رسول پاک کی قبر کی طرف منہ کیا۔ اور فرمایا والد بزرگوار آپ کے انتقال کے بعد سخت فتنہ اور آشوب نے منہ دکھایا۔ آپ کے جدا ہونے سے یہ ہوا اور اہل دنیا ہم سے جدا ہو گئے۔

پھر آپ انصار سے مخاطب ہوئیں اور فرمایا۔ لوگو۔ میری حق رسی میں کیوں سستی کی جاتی ہے۔ اور مجھ پر ازالہ مظالم میں کیوں غفلت کرتے ہو۔ میری حرمت کو نگاہ میں رکھو۔ ہمارے لئے دنیا تیرہ و تار ہو گئی اور ہم بیچارہ اور معطل کر دئیے گئے۔ یہ وہ بلا تھی جو قرآن پاک نے صبح و شام تم کو پکار پکار کر سنا دی۔ اے فرزندان قیلہ کیا میرے باپ کی میراث مجھ سے چھین کر ہضم کر لی جائے اور تم دیکھتے رہو۔ تم میری دعوت کو اجابت کرنے کے طعنوں کو پوشیدہ کرتے ہو۔ تم تعداد اور سامان حرب رکھتے ہو۔ اور تمہارے پاس ہیرے اور ڈھالیں ہیں۔ تم وہ گروہ ہو جنہوں نے کفار کو نیزوں کی نوکوں پر رکھ دیا۔ تم کو ہماری اطاعت کا حکم ہے جن کی برکت سے آسیائے اسلام گردش میں آئی۔ غیرت ایام جوش کی ہوئی اور دین محکم ہوا۔ ایمان کی طرف پیشقدمی کر کے تم پھر پیچھے ہٹ گئے۔ ان کے مقابلے میں نہیں کھڑے ہوتے۔ جو وعدہ کے بعد ایمان سے پھر گئے ہیں۔ اور دین میں طعن کرتے ہیں۔ کفر کے اماموں سے قتال کرو جن کو ایمان سے کچھ حصہ نہیں ہے۔

میں دیکھتی ہوں تم نے تن آسانی کی طرف تسلیم کیا ہے۔ راحت کی طرف میلان کیا ہے۔ جو تم نے لیا تھا۔ اس کو باہر نکال پھینکا ہے۔ اور جو کچھ حلق میں اتارا تھا۔ اس کو قے کر دیا ہے۔ میں نے جو کچھ کہا ہے اتمام حجت کے لئے کہا ہے۔ تمہاری بزدلی اور ضعف ایمان کو جانتی ہوں۔ لیکن یہ دلی جوش اور رنج کا اظہار سینہ کے جمع شدہ درد و الم تھے۔

میں قیامت میں تمہارا کوئی مددگار باقی نہیں رہ سکتا۔ لے لو میرے حق کو اور ذخیرہ کر لو۔ اس کو جو تمہاری پشتوں کو زخمی کرنے والا اور باطل کو مجروح کرنے والا ہے۔ اور جس کی شرم و ننگ باقی رہے گی جب تک کہ یہ جسم قائم رہے گا۔ اور جس کا اصل شعلہ بھڑکانے کی روشن آگ ہے۔ جو ان لوگوں کے لئے بند کر کے رکھی گئی ہے۔ بس اس کی بیٹی ہوں۔ جو تم کو آنے والے عذاب شدید سے ڈرانے والا تھا۔ پس تم جان لو۔ اور ہم جانتے ہیں۔ اور تم منتظر رہو۔ اور ہم منتظر ہیں۔

"با آل نبی ہر کہ در افتاد بر افتاد"

جناب فاطمہؑ اس رسولؐ کی بیٹی ہیں جو کہ بلحاظ شجاعت اور کیا بلحاظ صبر عدیم المثال ہیں۔ بعد آنحضرتؐ کی وفات کے آپ کا شب و روز مصروف گریہ و بکا رہنا آپ کے شایان شان نہ تھا۔ آپ کی نگاہ اطہر میں دنیا کی زندگی اور دنیا کا آرام ہیچ تھا۔ قضا اور رضا کے راز سے آپ کماحقہ آگاہ تھے۔ پھر آپ کا وقف بیت الحزن ہو جانا ضرور کسی اور وجہ سے بھی تھا۔

خلافت چھین لی گئی۔ فدک غصب کر لیا گیا۔ خمس بند کر دیا گیا۔ ورثہ دولت جلا دیا گیا یا محسن شہید کر دیئے گئے۔ نسل علیؑ کی سرکوبی کی کوشش کی گئی۔ اہانت اہلبیت کے سامان مہیا کئے گئے۔ آپ نے ان تمام مظالم کو محسوس کیا۔ اور آپ کی آنکھوں نے آنسوؤں کے تار کی شکل میں اظہار احساس بھی کیا

جناب سیدہ کی مآل اندیش نگاہ صدہا دیگر مصائب کے سیلاب کو اپنے آستانہ عالیہ کی طرف تیزی سے آتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔ اور یہی وجہ تھی کہ آپ کی بس اشک مسلسل بہ رہی تھی۔

آپ نے اس اٹھتے ہوئے ابر سیاہ میں وہ اولے دیکھ لئے تھے جن کی زد سے اہلبیت محمدؐ کی کشت حیات برباد ہو جانے کو تھی۔ آپ نے دیکھ لیا تھا کہ جس تلوار سے حق اہلبیت کو ذبح کر دیا گیا ہے یہی تلوار آپ کے واجب الحرمت شوہر کی گردن پر چلنے والی ہے یہی تلوار زہر کی شکل میں تبدیل ہو کر امام حسنؑ کے جگر کو پھاڑنے کو ہے۔ اسی تلوار کی ضرب سے حسینؑ کو شہید کیا جائیگا۔ اسی تلوار کو رسن و زنجیر کے لباس میں کوفہ و شام کے کوچہ و بازار میں نظر آنا ہے۔ اور پھر اسی تلوار کو محبان اہلبیت کیلئے کبھی سولی کبھی زندان کبھی آگ کبھی شکنجوں اور کبھی دیوار کی شکل میں تبدیل ہونا ہے پس حضرت فاطمہؑ کی آہ و زاری مستقبل کے حالات کا آئینہ تھا اور صفحات آئندہ مظالم کی زبردست پیشگوئی تھی۔

خلافت حضرت ابوبکر کے کارنامے

مرأۃ الزمان ابواب الخلفا باب اول وقائع سنہ ۱۱ھ قصہ طلوع، در صواعق محرقہ باب اول فصل

[illegible] جلد پنجم اور کتاب استیعاب میں ہے کہ ابوبکر کے حکم سے خالد بن ولید بن مغیرہ بن عبداللہ بن مخزومی نے مالک بن نویرہ کو قتل کر دیا۔ علامہ قوشجی بھی یہی امر لکھتا ہے۔

سہیل نے عمر بن خطاب سے روایت کی ہے کہ عمر نے ابوبکر سے کہا۔ کہ خالد کی تلوار میں زیادتی و صد جلدی ہے پس تو خالد کو قتل کر کیونکہ اس نے مالک بن نویرہ کو بے قصور قتل کیا اور اس کا سر چولہے کے طور پر دیگ کے نیچے رکھا یہاں تک کہ دیگ پک گئی۔

فوات الوفیات میں ہے کہ خالد کو مالک بن نویرہ کی عورت کا عشق اور اسکی دستگیر تھا۔ تاریخ ابن خلکان میں ہے کہ یہ بات صراحت سے ظاہر ہے کہ یہی عشق قتل مالک کا باعث ہوا ہے۔ بالفرض مالک بن نویرہ عہد رسول اللہ میں آنحضرت کی طرف سے صدقات وصول کرنے کیلئے عامل مقرر تھا صحیح العقیدہ راسخ الاعتقاد مومن تھا۔ آنحضرت کی وفات پر ابوبکر کے خلیفہ ہو جانے کی وجہ سے اس نے اپنی قوم کو فہمائش کی کہ جب تک حضرت علی زیب دہ اورنگ خلافت نہ ہوں یہ صدقات کو روک رکھو اسی بنا پر ابوبکر نے خالد کو سردار لشکر بنا کر بھیجا جس نے اہل یمامہ کے مومنین کو بے دریغ قتل کیا۔ ان کے اہل و عیال کو تہ تیغ کیا مسلمانوں کو اسیر کیا۔ گھر بار لوٹ لئے بعض کو جلایا بعض کو پہاڑ سے گرایا بعض کو کنوؤں میں پھینکا۔ گویا ابوبکر کے اغراض سے اس نے زیادتی کا نمونہ پیش کرنے کیلئے سنگ بنیاد رکھ دیا حالانکہ قتل و غارت سے پیشتر خود اور لشکر خالد نے اہل یمامہ کی مسجدوں سے اذانیں سنیں اور ان کو نمازیں پڑھتے دیکھا۔ خالد نے مالک بن نویرہ کو قتل کیا اور اسی رات اس کی منکوحہ سے بالجبر زنا کیا۔ لوٹ مار کے مال میں سے جو حصہ عمر بن خطاب کو دیا گیا۔ اس نے وہ حصہ علیحدہ امانت رکھ چھوڑا اور اپنے عہد خلافت میں ویسے کا ویسا اصل مالکوں کو واپس دیدیا۔ اسی مال غنیمت میں سے ایک عورت خولہ بنت جعفر حضرت علی علیہ السلام کو دی گئی جس سے حضرت نے نکاح کیا اور کنیز کے طور پر نہ رکھی حالانکہ دوسرے تمام مسلمانوں نے اپنے اپنے حصہ کی عورتوں کو کنیزی کی صورت میں بغیر نکاح رکھا اسی خولہ کے بطن سے حنفیہ پیدا ہوئے جب خالد زوجہ مالک کو مدینہ میں لایا تو عمر نے ابوبکر سے بالاصرار کہا کہ خالد قتل عمد اور زنا بالجبر کا مرتکب ہوا ہے اسکو سنگسار کر مگر ابوبکر نے یہ کہہ کر ٹال دیا۔ کہ میں خدا کی تلوار کو نیام میں نہیں کر سکتا

مرآۃ الزمان علامہ سبط ابن جوزی ذکر عزل خالد بن ولید عن الشام اور تاریخ کبیر طبری جلد پنجم اور تاریخ ابن خلکان بسبب ثانی فی ذکر عمر بن الخطاب خلافتی فی وقائع السنۃ الثالثۃ عشر اور کنز العمال ملا علی متقی بہ ترتیب جمع الجوامع سیوطی کتاب الامارۃ والخلافۃ خلافت ابوبکر اور مرآۃ الزمان فی تاریخ الاعیان باب اول من ابواب ذکر الخلفاء وقائع سنہ ۱۱ھ خلافت ابوبکر اور انسان العیون حلبی برجل

الدین حلبی اور تاریخ کامل ابن اثیر اور فوات الوفیات محمد بن شاکر بن احمد کتبی اور اسد الغابہ ابن اثیر جزری اور استیعاب ابن عبدالبر یوسف اور روضۃ الاحباب جمال الدین محدث ذکر قتل مالک بن نویرہ جلد دوم خلافت ابوبکر وغیرہ میں ہے کہ خالد نے مالک بن نویرہ کو قتل کیا اور اس کی زوجہ لیلے بنت سنان کو مدینہ میں لے آیا۔ عمر اور جناب امیرؑ اور سعد بن ابی وقاص اور طلحہ بن عبیداللہ نے ابوبکر سے خالد پر سنگساری حد لگانے کو کہا۔ مگر ابوبکر نے کہا۔ کہ میں خدا کی تلوار کو نیام میں نہیں کرونگا۔ ناظرین تفسیر کشاف میں ہے کہ خالد کا باپ ولید ایک دولتمند شخص تھا جس کے دس بیٹے تھے۔ وہ بیٹوں سے کہا کرتا تھا۔ کہ تم میں سے جو کوئی محمدؐ پر ایمان دے گا۔ میں اس کو جائداد سے عاق کر دونگا۔ خود بھی آنحضرتؐ سے کئی بار کہہ چکا تھا۔ کہ اگر آپ ہمارے بتوں کی مذمت چھوڑ دیں۔ تو میں اپنی تمام دولت آپؐ کے حوالے کر دیتا ہوں۔ یہ ولید ولد زنا تھا۔ جس کو مغیرہ نے اس کی پیدائش سے اٹھارہ سال بعد اپنا بیٹا بنایا تھا قرآن مجید کی سورہ ن والقلم کی آیہ بھی اسی ولید کے حق میں ہے کہ اے محمدؐ تو کہا نہ مان ہر ایک قسم کھانے والے ذلیل عیب جو چغلخور بخیل۔ ظالم۔ تند مزاج اور ولد حرام کا۔

تفسیر مدارک تفسیر سورہ ن تحت آیہ "ولا تطع کل حلاف" میں ہے کہ اس آیہ مبارکہ کے نزول پر ولید بہت گھبرایا۔ اور تلوار سونت کر اپنی ماں کے پاس گیا۔ اور کہا سچ بتا کہ میں کس کا بیٹا ہوں۔ اس کی ماں نے جواب دیا اے بیٹا تیرا باپ نامرد تھا۔ اور تیرے چچازاد بھائیوں کی آنکھیں ہماری جائداد پر لگی ہوئی تھیں۔ میں نے ایک چرواہے سے بدفعلی کرائی اور تو پیدا ہوا۔ نیز واضح ہو کہ خالد سیف اللہ کی دادی مسماۃ ام ولید فاحشہ عورت تھی۔

تاریخ خمیس صفحہ ۳۳۳ پر ہے۔ کہ عمر بن خطاب آنحضرتؐ کو قتل کرنے کے ارادہ پر آنحضرتؐ کے دولت پر آیا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا۔ اے عمر مسلمان ہو جاؤ۔ ورنہ تمہارے حق میں بھی ولید کی طرح آیہ قرآنی کا نزول ہوگا۔ عمر مسلمان ہو گیا۔

مسند احمد حنبل جلد اول صفحہ ۱۱ پر بہ روایت ابوہریرہ اور مشکوٰۃ فصل سوم کتاب الزکوٰۃ اور بخاری اور مسلم میں لکھا ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا۔ کہ مجھے لوگوں سے حکم قتال ہوا۔ تا آنکہ وہ لا الہ الا اللہ کہہ دیں جب انہوں نے لا الہ الا اللہ کہہ دیا۔ تو انکی جانیں اور مال محفوظ ہو گئے۔ سوائے اس کے کہ انکے ذمہ کوئی حق ہو جس کا حساب خدا پر ہے۔ ابوہریرہ کہتا ہے جب لوگ مرتد ہو گئے تو عمر نے ابوبکر سے کہا کہ کیا تو ان سے قتال کریگا جو بقول رسول اللہ مسلمان ہیں۔ ابوبکر نے کہا میں زکوٰۃ کی ادائیگی کے مقابلہ میں نماز کی کچھ پرواہ نہیں کروں گا (یعنی حکم رسولؐ کوئی چیز نہیں ہے)

یعنی آنحضرت اور ابوبکر سے ملے تو اپنی امیدوں کو کم کر اور سیر ہو کر نہ کھا۔ اور تہبند کو نیچا کر
اور قمیص کو اونچا کر اور اپنی جوتی آپ گانٹھ۔

کنزالعمال مذکورہ کے اسی حوالہ میں ہے کہ حضرت علیؑ نے عثمان کو فرمایا کہ اگر تجھے بھلا معلوم ہو کہ تو اپنے دو دوستوں یعنی ابوبکر اور عمر سے ملے تو اپنی امیدوں کو گھٹا اور سیر ہو کر نہ کھا۔ اور تہبند کو نیچا کر وغیرہ۔ پس عقل کہتی ہے کہ حضرت علیؑ کی مراد صاحبین سے آنحضرت اور ابوبکر تھی۔

کنزالعمال میں ہے کہ ابوبکر نے یمامہ پر فتح کرنے کے بعد میں اصحاب رسولؐ سے مشورہ کیا۔ عمر نے کہا کہ ان سے نماز قبول کر لے اور زکوٰۃ چھوڑ دے اور قتال سے باز رہ۔ حضرت علیؑ اور دیگر تمام مہاجرین و انصار نے عمر کی رائے کی تائید کی۔ شرح ابن ابی الحدید میں تاریخ طبری سے نقل کیا گیا ہے کہ جب اہل عرب یعنی اہل یمامہ نے کہا کہ زکوٰۃ کی ادائیگی ہم پر واجب نہیں ہے تو تمام مسلمانوں نے اسی بات کو قبول کر لینے پر اجماع کیا مگر ابوبکر نے انکار کر دیا۔ ناظرین۔ اجماع کی ذلت اور مقبولیت ملاحظہ ہو۔

روضۃ الصفا میں ہے کہ عمر ابن خطاب نے یمامہ کے تمام قیدیوں کو جب وہ خلیفہ ہوا اپنے اپنے وطنوں کو واپس بھیج دیا۔

محلی علامہ ابن حزم میں ہے کہ اہل ردہ دو قسم کے تھے مسلمان اور کافر۔ کافر توبہ کر سکتے اور اسلام لا سکتے تھے اور مسلمانوں سے کفر ظاہری نہیں ہوا۔ سوائے اس کے کہ انہوں نے ابوبکر کو زکوٰۃ دینے سے انکار کیا۔ (یعنی زکوٰۃ کی ادائیگی سے انکار نہیں کیا۔ بلکہ ابوبکر کو زکوٰۃ ادا کرنے سے انکار کیا) جس کی وجہ سے وہ قتل کئے گئے۔ شافعی اور حنفی کا اس پر اتفاق ہے۔ کہ وہ مرتد نہ تھے۔

سبط ابن جوزی حیاتِ ابوبکر میں لکھتا ہے۔ کہ ابوبکر نے خالد کی سرزنش کی اور حکم دیا کہ مالک کی عورت کو طلاق دے دو۔

مروج الذہب جلد ۱ میں ہے کہ ابوبکر کے خلیفہ بننے کے دس روز بعد عرب مرتد ہو گئے۔ مشکوٰۃ میں ہے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ جو شخص ہماری جیسی نماز پڑھے ہمارے قبلہ کی طرف اور ہمارا ذبیحہ کھائے پس وہ مسلمان ہے اور ہماری حفاظت میں ہے۔

تاریخ کامل ابن اثیر جزری جلد دوم صفحہ ۱۳۲ ذکر ردہ بنی عامر و بنی ہوازن و بنی سلیم میں ہے کہ ان لوگوں سے مقاتلہ کرنے کے بارہ میں صحابہ فریق ہو گئے۔ حضرت علیؑ و عمر بن خطاب و ابو عبیدہ جراح و عثمان و سعد بن ابی وقاص وغیرہ کی رائے یہ تھی کہ ان سے قتال نہ کیا جائے بلکہ انکے حال پر چھوڑ دیا جائے۔ مگر ابوبکر نے حکم قتال دے دیا۔ اور بعد میں فتح مغلوبین کو قتل کیا گیا اور زندہ جلایا گیا۔ ناظرین اب اجماع کہاں گیا۔

تاریخ خمیس دیار بکری جلد دوم اور ریاض النضرہ اور فتح الباری میں ہے کہ ان قبائل کے لوگوں کو قتل کیا گیا۔ بعض کے ناک اور کان کاٹ ڈالے۔ زندہ جلا یا پتھروں سے کچلا پہاڑوں سے گرایا۔ اور کنوؤں میں دھکیلا۔

مولوی بدیع الزمان شاگرد مولوی نواب صدیق حسن خان بھوپالی و تلمیذ مولوی سید نذیر حسین محدث دہلوی نے فتح المبین علی رد مذہب المقلدین ص۱۳۳ پر لکھا ہے کہ بعد حصول فتح ان کے اہل و عیال و مال پر قبضہ کیا گیا۔ اور بغیر عدہ و نکاح کے انکی ازواج اور ماؤں اور بیٹیوں اور بہنوں پر تصرف کیا گیا۔ حتی کہ عورتیں صاحب اولاد ہوئیں۔ اور بے شمار اولاد الزنا پیدا ہوئے۔

تاریخ کبیر طبری جزو خامس میں ہے کہ عمر بن خطاب نے خالد کو کہا کہ تو نے ایک مسلمان مرد مالک بن نویرہ کو قتل کیا۔ اور پھر اس کی زوجہ سے زنا کیا۔ خدا کی قسم میں تجھے سنگسار کروں گا۔

مدارج النبوۃ جلد دوم ص۳۷ میں ہے کہ جب آنحضرتؐ نے حضرت علیؑ کو یمن کی طرف بھیجا۔ تو فرمایا۔ اے علیؑ اگر تیرے ہاتھ پر ایک شخص بھی اسلام لے آئے تو یہ باب ان تمام اشیاء سے بہتر ہے جن پر آفتاب طلوع و غروب کیا ہو۔ بخاری کتاب الفتن میں ہے کہ گالی دینا مسلمان کا فسق ہے اور قتال کفر ہے۔

تاریخ اسلام جلد دوم ص۲۳۲۔ الفاروق شبلی مطبوعہ آگرہ جلد اول ص۱۲۵۔ تاریخ اعثم کوفی مطبوعہ بمبئی ص۔ تاریخ طبری مطبوعہ لکھنؤ جلد چہارم ص۲۲۔ بخاری مطبوعہ مصری جلد پنجم ص۲۹۰۔ تکمیل زاد طرف محمد ذی شکوہ ص۲۰ پر ابو بکر کا خالد کو بھیجنا۔ اور اس کا مالک بن نویرہ کو قتل کر کے اس کی زوجہ سے بالجبر زنا کرنا اور حضرت علی علیہ السلام اور عمر کا ابو بکر سے کہنا کہ خالد پر حد شرعی جاری کرو اور ابو بکر کا انکار کرنا۔ اور عمر کا اپنے عہد میں خالد کو سپہ سالاری سے معزول کر دینا تذکرہ درج ہے۔

اصابہ جلد ششم ص۳۶ میں ہے کہ مالک بن نویرہ کو رسولؐ نے صدقات وصول کرنے پر مامور فرمایا ہوا تھا جب رسول اللہ نے وفات فرمائی اور وہ متردد ہوا۔ کیونکہ وہ ابو بکر کو خلیفہ نہ سمجھتا تھا۔ اور اس نے صدقات کے جمع کردہ اونٹ اپنی قوم کو واپس کر دئے۔

تاریخ خمیس دیار بکری جلد دوم ص۲۳۱ میں ہے کہ جب ابو بکر نے اس قوم سے جنگ کرنا چاہا تو تمام صحابہ رسول نے اس کی مخالفت کی۔ اور عمر نے کہا کہ تم اس قوم سے لڑنا چاہتے ہو جو لا الہ الا اللہ کہتی ہے اور اس کا خون اور مال رسول کے قول سے محفوظ ہے۔

تاریخ خمیس ص۲۳۲ میں ہے کہ اہل بحرین میں اطیبہ بن بجیر دسفروسی تھے جن کو اہل مدینہ کے لڑکے مارتے اور کہتے۔ اے دشمنان خدا۔ تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے۔ وہ کہتے خدا کی قسم ہم کبھی

بھی بیان نہیں دائے۔ مگر ابوبکر نے ان دونو کو معاف کر دیا۔ درمان نامہ نگار یہ دیگر مالک کو مرتد ہونے کے خیال سے قتل کر دیا۔ کہ یہ بحث اجنبیت ہے۔

تاریخ عسقلانی میں جو جلد ششم ۳۶ ہے کہ خالد نے مالک بن نویرہ کی زوجہ کو دیکھ لیا جو نہایت حسین و جمیل تھی۔ اور مالک نے بھی دیکھ لیا کہ خالد نے اس کو دیکھ لیا ہے تو مالک نے کہا اب ہم سب بعد قتل کر دئے جائیں گے۔

وفیات الاعیان میں قاضی شمس الدین ابن خلکان جلد دوم ۱۲ ہے کہ خالد نے مالک کو قتل کرنا چاہا۔ تو مالک نے کہا تم مجھے ابوبکر کے پاس بھیج دو وہ جو چاہے حکم دے۔ کیونکہ جن لوگوں کے قصور مجھ سے بڑھ کر تھے ان کو بھی اس نے بخش دیا ہے۔ خالد نے کہا۔ خدا مجھے نہ بخشے اگر میں تم کو قتل نہ کروں۔ مالک نے اپنی زوجہ ام متمم کی طرف دیکھا اور کہا میرے قتل میں یہی عورت ہی وجہ ہے جو باعث ہوا ہے۔ خالد نے کہا نہیں بلکہ تو اسلام سے خارج ہو گیا ہے۔ مالک نے کہا میں تو اسلام پر قائم ہوں۔ پھر خالد نے ضرار بن ازور کو حکم دیا اور مالک قتل کر دیا گیا۔ خالد نے اس کے سر کو دیگ کے نیچے رکھ کر کھانا پکایا گیا۔ اور خالد نے ام متمم پر قبضہ کر لیا۔

تاریخ ابو الفداء میں ہے کہ مالک بن نویرہ مسلمان تھا۔ اور خالد نے اس کو صرف اس غرض سے قتل کر دیا کہ اس کی زوجہ سے اپنی خواہش پوری کرے جو نہایت حسینہ تھی اور پھر بعد قتل مالک خالد نے اسی شب ام متمم سے نکاح کیا بغیر گزرنے عدت کے اور ہم بستری کی۔

ریاض النضرہ محب الدین طبری میں ہے کہ جب خالد نے ابوبکر کے حکم سے بنی سلیم پر چڑھائی کی۔ اور بعض مسلمانوں کو آگ میں زندہ جلا دیا تو عمر نے ابوبکر کو کہا کہ تم نے ایسے شخص کو چھوڑ رکھا ہے جو لوگوں کو خدا کے عذاب سے معذب کرتا ہے۔ ابوبکر نے جواب دیا۔ واللہ میں اس تلوار کو نیام میں نہیں کرونگا جو خدا نے کھینچی ہے تا وقتیکہ اس کو خدا ہی نیام میں کرے تو کرے۔

تاریخ خمیس جلد دوم ۲۳۲ ہے کہ جب قوم بنی اسد قتل کی گئی تو قیدی بنائی گئی خالد نے عام حکم دے دیا جس کو کہ کھانا پکانا ہو یا پانی گرم کرنا ہو۔ وہ دیگچی کا چولھا سروں سے بنائے اور لکڑیاں نہ جلائے۔ سروں میں آگ لگا کر تمام قیدی جلا دئے گئے۔ چنانچہ حبیب بن اسید صحابی بھی جو رسول اللہ کی طرف سے صدقات کا عامل تھا زندہ جلا دیا گیا۔ اور ایک عورت ام طیبہ قیدی یہ کہہ کر آگ میں خود بخود کود پڑی کہ اسے موت تو کس قدر خوشگوار ہے۔ پھر زمین میں بڑے بڑے گڑھے کھودے گئے۔ لوگوں نے پوچھا یہ کیوں بنائے ہیں۔ پس پھر خالد نے ابوبکر کا حکم نامہ نکال کر پڑھ دیا۔ کہ جب تم

ضرار اب ہو چکو تو سب کو آگ میں جلا دو۔

روضۃ الاحباب واقعات ۱۱ھ کنز العمال کتاب غزوات حرف الف بعث اسامہ بن زید جلد چودھواں کتاب المناقب فتح الباری شرح بخاری کتاب المغازی باب بعث النبی اسامہ بن زید فی مرضہ الذی توفی فیہ کتاب مغازی امام واقدی ترجمہ النبوت در آخر کتاب ابن سعد سیرۃ ابن ہشام ابن اسحاق مدارج النبوۃ شیخ عبدالحق ملل و نحل شہرستانی فتح الباری ابن حجر باب مناقب زید بن حارثہ شرح بخاری قسطلانی تہذیب التہذیب امام ذہبی وغیرہ میں مرقوم ہے کہ آنحضرتؐ نے تمام مہاجرین و انصار کو جن میں ابوبکر اور عمر اور عثمان بھی شامل تھے حکم دیا کہ وہ اسامہ بن زید کی ماتحتی میں رومیوں کے ساتھ جنگ کرنے کو جائیں۔

مدارج النبوۃ میں ہے کہ حضرت علی علیہ السلام کو حکم تھا کہ وہ اس جنگ میں نہ جائے۔

روضۃ الاحباب واقعات ۱۱ھ کی عبارت کا خلاصہ یہ ہے ناظرین کرتا ہوں کہ صفر کے دن آنحضرتؐ نے حکم دیا کہ تمام مہاجرین و انصار اسامہ بن زید کی ماتحتی میں رومیوں سے جنگ کرنے کو چلے جائیں اور آنحضرتؐ نے اپنے ہاتھ سے جھنڈا باندھا اور حکم دیا کہ حضرات مہاجرین اور انصار میں ابوبکر صدیق عمر فاروق عثمان ذوالنورین سعد بن وقاص۔ ابو عبیدہ جراح سعد بن زید قتادہ بن نعمان سلمہ بن اسلم وغیرہ بھی تھے جب اہل لشکر میں چہ میگوئیاں شروع ہوئیں کہ ہم کو ایک نوجوان کے ماتحت کیا جاتا ہے۔ تو آنحضرتؐ نے برسر منبر فرط غضب میں بعد حمد خدا فرمایا۔ حالانکہ حضرتؐ کو اس وقت تپ اور درد سر لاحق تھا اور سر پر پٹی باندھی ہوئی تھی۔ کہ آج تم اسامہ کی سرداری میں طعن کرتے ہو۔ اور پہلے تم نے اسامہ کے باپ زید پر بھی طعن کیا تھا جب میں نے اس کو اس کے ماتحت غزوہ موتہ میں بھیجا تھا خدا کی قسم اسامہ تمہارا امیر ہونے کے لائق ہے اور جس طرح مجھے زید محبوب ہے اسی طرح مجھے اسامہ محبوب ہے مجھے ان دونوں پر نیکیوں کا گمان ہے (پس تم اس کی ماتحتی میں فی الفور جاؤ)

ملل و نحل مطبوعہ مصر صفحہ ۱۱ ذکر اختلافات اصحاب فکار الابکار آمدی فصل بیست و نہم فصل حکم مخالفت حق ابن قتیبہ۔ شرح مواقف آخر حصہ کتاب رسالہ عبداللہ بن محبوب تتمہ کی خاتمہ کتاب ذکر سلاطین شرح ابن ابی الحدید جلد ششم در بیان شرح قول لا اتحصت الیہ امامۃ السقیفہ تاریخ الطبری علامہ ابراہیم بن عبداللہ بن عبدالمنعم ہمراہ الاسرار عبدالرحمان بن عبدالسلام بن قاسم میں ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا تاکید اور بار بار کہ جو کوئی اسامہ کی ماتحتی میں جانے سے تخلف کرے اس پر خدا کی لعنت ہو۔

مفہم شرح مسلم باب کبائر کتاب ایمان میں ہے کہ ابن عباس فرماتے ہیں۔ کہ ہر گناہ کبیرہ

ہیں جن پر اللہ نے مہر کر دی ہو یا نار جہنم یا غضب یا لعنت یا عذاب سے

تاریخ طبری میں ہے کہ ابوبکر نے عمر بن خطاب کو اسامہ [illegible] کی تھی جب جہاد کے لئے بھیجا [illegible] تو لوگوں نے عمر کو واپس [illegible] ابوبکر کو کہا کہ ابوبکر سے کہو کہ وہ ہم پر [illegible] بزرگ کو امیر لشکر بنائے۔ عمر نے ابوبکر کو یہ پیغام دیا تو ابوبکر نے [illegible] کر عمر کی داڑھی پکڑ لی اور کہا۔ اے ابن خطاب رسول اللہ نے تو اسامہ کو امیر مقرر کیا اور تو کہتا ہے کہ میں اس سے امارت چھین لوں

تاریخ طبری جلد دوم صفحہ ۲۲۲ پر ہے کہ عبداللہ بن عمر سے پوچھا گیا کہ مشرکین نے جو آنحضرتؐ کو سب سے زیادہ ایذا دی۔ اس کو بیان کرو۔ عبداللہ بن عمر نے کہا آنحضرتؐ ایک دن کعبہ کے پاس تھے کہ عقبہ بن ابی معیط نے حضرتؐ کے گلوئے مبارک میں آپ کی ردا کو زور سے لپیٹا اور سخت فشار دیا پھر لکھا ہے کہ ابوبکر نے یہ حالت دیکھ کر ہاتھ کھڑے رونا شروع کر دیا اور کہتا تھا کیا تم لوگ ایسے شخص کو قتل کرتے ہو جو کہتا ہے خدا ہمارا رب ہے۔ بعد ازاں وہ لوگ چلے گئے۔ ناظرین یہ ہے جرأت و غیرت کہ ابھی آنحضرتؐ کا گلا گھونٹا جا رہا ہے۔ اور ابوبکر بجائے ہاتھ سے کفار کو روکنے کے جلدی اور نہ ہی ان کو سخت سست کہا۔ کیا تو یہ کیا کہ رونا شروع کر دیا۔ غالباً اسی لئے تو آپ رقیق القلبی میں مشہور آفاق ہیں۔

تاریخ خمیس صفحہ ۲۲۲ پر ہے کہ اس وقت (جب آنحضرتؐ کی یہ حالت کی جا رہی تھی [illegible] تھی) جناب سیدہ تشریف لائیں اور اس ملعون کو حضرتؐ سے جدا کیا۔ ناظرین اس وقت جناب سیدہ کی عمر صرف پانچ سال تھی۔ اور نیز جناب سیدہ نے بآواز بلند کفار کو سخت [illegible] بھی کہا [illegible]

ابوبکر بہت رقیق القلب ہوں گے اور ہم بھی ان کو [illegible] رقیق القلب پاتے ہیں۔ خالد جیسے بیدین اور ضدیہ ترین دشمن اہلبیت [illegible] شریعت [illegible] پر ابوبکر نے اس سے کچھ باز پرس نہ کی۔ کیا یہ امر ابوبکر کی رقت قلب کا [illegible] ثبوت [illegible] ہے۔

اسی رقت قلب نے [illegible] کا جامہ پہن لیا۔ جب فدک [illegible] کا مطالبہ کیا گیا اسی رقت قلب نے قتل علیؑ کا فتویٰ صادر کیا۔ اور یہی رقت قلب عمر بن خطاب کی جانشینی کی تحریر بن کر لفافہ میں بند ہو گئی۔ یہ دو چار لمعہ رقیق القلب آنحضرتؐ کی [illegible] نسبت [illegible] جانے تو [illegible] کو صفحہ ہستی سے مٹا دیا جاتا۔

خالد نے مالک بن نویرہ اور دیگر مسلمانوں کو محض اس دلیل پر قتل کیا کہ وہ ابوبکر سے منحرف ہونے کی وجہ سے مرتد اور واجب القتل تھے کیا اسی دلیل کی بنا پر معاذ اللہ اور علی وغیرہ مرتد اور واجب القتل نہ تھے۔

جالمیت، قتل مومنین اور زنا بالجبر کے الزام کی جوابدہی ابو بکر کی گردن پر ہے گی جس سے عہدہ برآ ہونا ان کے لئے ناممکن ہے۔

تیرہویں جواب، تدبر نگاہ عائشہؓ سے معلوم ہوتا ہے کہ ابو بکر نے خالد جیسے ناپاک الاصل کو سر ہونے سے دانستہ اجتناب کیا تھا۔ وجہ یہ تھی کہ ابو بکر کو ذاتی علم تھا۔ کہ خالد کے دل میں عداوت اہلبیتؑ ہے۔ لہذا اس کو ایسے آدمی کی قدرتاً خاطر منظور تھی۔

خالد، ایسے شخص اور مرتد کو سیف اللہ کہنا اور اس کی تعریف میں کچھ لکھنا عین کفر اور عین عناد ہے۔ بعض لوگ تو یہاں تک بک دیتے ہیں۔ کہ خالد اور جناب مرتضیٰ شجاعت میں ہم پلہ تھے یہ لوگ دراصل دشمن علی ہوتے ہیں۔ ورنہ کہاں خالد اور کہاں جناب امیر چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔ خزف کو گوہر سے، نجاست کو طہارت سے اور سگ کو شیر سے نسبت دینا دیوانوں کا کام ہے خالد اس ولید کا بیٹا ہے جس کا ولد الحرام ہونا قرآن مجید سے ثابت ہے لہذا عداوت اہلبیت خالد کے خمیر میں ملی ہوئی تھی۔ ناپاک الاصل آدمی محب علی نہیں ہو سکتا۔

خاتمہ حضرت ابو بکر

موطا امام مالک مطبوعہ دہلی ملک میں ہے کہ جب آنحضرتؐ نے جنگ احد کے شہدا کے حق میں دعا مغفرت مانگی تو ابو بکر اور عمر نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ہمارے حق میں بھی دعائے مغفرت کیجئے حضرتؐ نے فرمایا تمہارے دلوں میں پوشیدہ شر ہے جو چیونٹی کی طرح رینگ رہا ہے۔

بخاری الواب مناقب اصحاب نبیؐ میں ہے کہ عائشہ نے کہا کہ جب آنحضرتؐ فوت ہوئے تو ابو بکر مقام سنح میں مدینہ سے دو تین میل کے فاصلہ پر تھا اور عمر کہتے تھے۔ خدا کی قسم آنحضرتؐ فوت نہیں ہوئے۔ تاریخ صحیح بخاری اور کنز العمال میں ہے کہ آنحضرتؐ فوت ہو گئے۔ تو ابو بکر مقام سنح سے آیا۔ ابن سعد یہاں لکھتا ہے کہ عمر کو وفات رسول اللہ سے انکار کرنے سے مقصود یہ تھا۔ کہ اگر آنحضرتؐ کی وفات کی خبر ابو بکر کے سنح سے واپس آنے سے پہلے پھیل گئی تو امر خلافت میں بھوٹ کا باعث ہو گا۔ وفاء الوفا سمہودی میں ہے کہ آنحضرتؐ کی وفات کے بعد ابو بکر گھوڑے پر سوار ہو کر مقام سنح سے واپس آیا۔

مستدرک حاکم میں ہے کہ عائشہ کہتی ہے کہ ابو بکر یوں اس طرح فوت ہوا کہ یہودیوں نے ابو بکر کے ساتھ جو سردی کا دن تھا اس نے غسل کیا جس کی وجہ سے وہ پندرہ دن بیمار رہ کر مر گیا۔ وہ پندرہ دن تک گھر سے باہر نہ نکلا۔ تاریخ امام طبری مطبوعہ مصر جلد چہارم صفحہ ۵۲ اور منتخب کنز العمال برحاشیہ مسند امام احمد حنبل مطبوعہ

مصر جلد ثانی ص۱۰۱ ۔ اور تاریخ کامل مبرد اور کتاب سقیفہ احمد بن عبد العزیز جوہری اور شرح ابن ابی الحدید بسند مبرد و جوہری اور کتاب السیاست و الامامت ابن قتیبہ ۔ اور کتاب الاموال ابو عبیدہ اور کتاب فضائل الصحابہ خیثمہ بن سلیمان طرابلسی اور معجم کبیر طبرانی اور تاریخ ابن عساکر اور کتاب مختارہ ضیا مقدسی اور جمع الجوامع جلال الدین سیوطی اور کنز العمال ملا علی متقی در مرآۃ الزمان سبط ابن جوزی وغیرہ میں ہے ۔ کہ ابوبکر نے مرتے دفعہ کہا کاش میں نے خانۂ فاطمہؑ کی پردہ دری نہ کی ہوتی ۔ اور اس سے باز آگیا ہوتا ۔ خواہ وہ جنگ کے لئے بند کیا گیا ہوتا ۔

کنز العمال ملا علی متقی حرف ہمزہ کتاب مادہ خلافت ابوبکر اور منتخب کنز العمال برحاشیہ مسند احمد حنبل جلد ۱ ص۱۴ میں ہے کہ عبد الرحمن بن عوف سے روایت ہے کہ ابوبکر نے مرتے دفعہ کہا کہ میں کسی امر پر متاسف اور متغیر نہیں ہوں سوائے تین کاموں کے جو میں نے کئے اور کاش کہ میں نے نہ کئے ہوتے ۔ اور تین کاموں کے جو میں نے نہیں کئے ۔ اور کاش میں نے کئے ہوتے ۔ اور تین باتوں کے جو کاش کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے پوچھ لی ہوتیں ۔

بس وہ تین کام جو کاش کہ میں نے نہ کئے ہوتے ہیں (۱) کاش کہ میں نے خانہ فاطمہؑ کی پردہ دری نہ کی ہوتی ۔ اور اس سے باز آگیا ہوتا ۔ خواہ وہ جنگ کے لئے بند کیا گیا ہوتا (۲) سقیفہ بنی ساعدہ کے دن میں امر خلافت کو ان دو آدمیوں یعنی ابو عبیدہ جراح یا عمر بن خطاب میں سے کسی ایک کے گلے میں ڈال دیتا ۔ اور وہ خلیفہ بن جاتا ۔ اور میں اس کا وزیر ہو جاتا (۳) کاش کہ جب میں نے خالد کو مرتدوں کی طرف بھیجا ۔ تو خود میں مقام ذی القصہ (ایک مقام کا نام ہے) میں ٹھہرتا تاکہ اگر مسلمان غالب ہوتے تو بہتر ورنہ میں جنگ یا مدد کے درپے ہوتا ۔

اور وہ تین کام جو کاش کہ میں نے کئے ہوتے (۱) کاش کہ جب میرے پاس اشعث قید کر کے لایا گیا ۔ تو میں اس کو قتل کر دیتا ۔ کیونکہ مجھے خیال ہے کہ اس نے کوئی امر شر نہیں دیکھا جس کا وہ مددگار نہ ہو گیا ہو ۔ (۲) کاش کہ جب فجاءۃ میرے پاس لایا گیا تو میں اس کو آگ میں نہ جلاتا ۔ یا تو اسکو آسانی سے قتل کرا دیتا ۔ یا اسکو رہا کر دیتا (۳) کاش کہ جس وقت میں نے خالد کو شام کی طرف بھیجا اس وقت اسکو عراق کی طرف بھیجتا پس میں نے اپنے دونوں ہاتھ خدا کے راستہ میں پھیلائے ہوتے ۔

اور وہ تین کام جو کاش کہ میں نے رسول اللہ سے پوچھے ہوتے (۱) کاش کہ میں نے رسول اللہ سے خلافت کے بارہ میں پوچھ لیا ہوتا تاکہ میں خلافت کے بارہ میں ان سے تنازعہ نہ کیا ہوتا جو خلافت کے اہل تھے ۔ (۲) کاش کہ میں نے رسول اللہ سے پوچھا ہوتا کہ آیا انصار کا بھی کوئی حق خلافت میں ہے (۳) کاش

کہ بیٹے عمر کی میراث اور بہن کی لڑکی کی میراث کاش ! چچا ہوتا کیونکہ مجھے ایسے آپ ہی اس کی حاجت ہے۔

شعب الایمان بیہقی اور مصنف ابن ابی شیبہ، کنز العمال جلد ۶ بالفضائل باب ابوبکر میں ہے۔ کہ ابوبکر نے کہا کہ ابوبکر نے ایک درخت پر ایک پرندہ دیکھا تو کہا۔ مبارک ہو تجھ کو اے پرندے۔ خدا کی قسم میں دل سے خواہش رکھتا ہوں کہ میں ہوتا تیری طرح۔ تو درخت پر بیٹھتا اور پھل کھاتا اور اڑ جاتا۔ کیونکہ نہ تجھ سے حساب لیا جاتا ہے اور نہ تیرے واسطے عذاب ہے۔ خدا کی قسم میں دل سے چاہتا ہوں کہ میں کسی راستے کے کنارے پر درخت ہوتا کہ مجھ پر اونٹ گزرتا۔ اور پکڑ کر اپنے منہ میں داخل کرتا اور کھا لیتا پھر مجھے چبا کر ہضم کر جاتا۔ پھر مجھے پاخانہ کی صورت میں پھینک دیتا۔ لیکن میں آدمی نہ ہوتا۔ یہی روایت تفریح الاحباب میں ہے۔

کنز العمال میں ہے کہ ابوبکر نے کہا کہ کاش میں کسی مومن کے جسم کا بال ہوتا۔ کہ اس وسیلہ سے بخشا جاتا۔

کنز العمال میں ہے کہ ضحاک بن مزاحم سے روایت ہے۔ کہ ابوبکر نے ایک چڑیا کو دیکھ کر کہا کہ تو میوے کھاتی اور درختوں میں اڑتی پھرتی ہے نہ تیرا حساب ہوتا ہے اور نہ تجھ کو عذاب ہوگا۔ کاش کہ میں گوسفند ہوتا اور میرا مالک مجھے موٹا تازہ کرتا اور مجھے ذبح کرتا۔ میرا کچھ حصہ دیگ میں بریاں کرکے بھونتے اور کچھ حصہ کے ٹکڑے کرکے خشک کرکے چھوٹے رگ کھا جاتے۔ پھر مجھے گوہ کی صورت میں گھوڑی پر پھینک دیتے۔ مگر انسان نہ بنایا جاتا۔ یہی روایت کتاب دلیل ابن فتوح میں بھی مرقوم ہے۔

طبقات ابن سعد میں ہے کہ ابوبکر نے کہا۔ کاش کہ میں سبز چارہ ہوتا۔ کہ مجھے مویشی کھا جاتے۔

احیاء العلوم امام غزالی میں ہے کہ ابوبکر نے کہا۔ کہ اے پرندے کاش کہ میں تیری طرح پرندہ ہوتا اور انسان نہ بنایا جاتا۔

تنقیص کرالمبسی اور رد بہوالمبتی اور مواعظ الکرامی میں ہے کہ ابوبکر نے مرتے وقت کہا۔ کاش کہ میں پرندہ ہوتا اور جنگلوں میں درختوں پر بیٹھتا اور ان کے میوے کھاتا اور نہروں کا پانی پیتا۔ مگر میں خلافت کو اختیار نہ کرتا اور لوگوں کے امور اپنے ذمہ لیتا۔ اس وقت عمر آیا۔ تو ابوبکر نے کہا۔ یہ ہے جس نے مجھے ایسے امور میں ڈالا تھا۔

تاریخ طبری جلد چہارم صفحہ ۵ پر ہے۔ کہ ابوبکر نے پاخانے سے سر نکالا جب کہ اس کی زوجہ اسماء بنت عمیس جس کے ہاتھ رنگین تھے۔ اس کو تھامے ہوئی تھی۔ اور کہا کیا تم لوگ اس شخص کی خلافت پر راضی ہو جس کو ہم خلیفہ بناتے ہیں۔ قسم خدا کی ہم نے نصیحت اور خیر خواہی میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی اور میں نے اپنے کسی اہل قرابت کو خلیفہ نہیں بنایا۔ بلکہ ہم نے عمر کو خلیفہ بنایا ہے۔ جس پر سب نے کہا۔ کہ ہم نے سنا اور مانا۔ ناظرین۔ ابوبکر کو خلافت لیک دار وہ میں ملی جہاں ہر دو بد معاش لوگ بھنگ چنڈو اور شراب پیتے اور عمر کو خلافت پاخانہ میں ملی۔

منتخب کنز العمال جلد دوم ص۱ اور ازالۃ الخفا شاہ ولی اللہ مقصد دوم ص۲۱۲ پر ہے کہ جب ابوبکر نے عمر کو خلیفہ بنا دیا۔ تو حضرت علیؑ اور طلحہ نے ابوبکر کو کہا کہ تم خدا کو کیا جواب دو گے۔ کہ تم ایسے سخت اور تند خو شخص کو خلیفہ بنا چکے ہو۔

زاد المعاد ابن القیم ص۱۳۵ پر ہے کہ ابوبکر اور عمر پر نماز جنازہ دخلاف حکم رسولؐ) مسجد میں پڑھی گئی رہور کسی صحابی نے چون و چرا تک نہ کی)

وفا الوفا ص۳۱ پر ہے کہ ابن زبالہ کہتا ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے ایک چوکیدار مقرر کیا تھا کہ کسی کو نماز جنازہ مسجد میں نہ پڑھنے دے (سنت رسولؐ کے اتباع کے خیال سے) کثیر بن زید کہتا ہے کہ میں عمر بن عبد العزیز کا چوکیدار دیکھا تھا عروہ بن زبیر نے چوکیداروں سے پوچھا تم لوگ مسجد میں نماز جنازہ پڑھنے پر لوگوں کو روکو کیوں کرتے ہو۔ حالانکہ ابوبکر و عمر پر نماز جنازہ مسجد میں ہی پڑھی گئی تھی۔

وفا الوفی ص۳۵ پر ہے کہ علامہ مورخ شہاب الدین مالکی نے وصیت کی کہ مجھ پر نماز جنازہ مسجد سے باہر پڑھی جائے کیونکہ مسجد میں نماز جنازہ پڑھنے سے لازم آتا ہے۔ کہ مردہ کے پاؤں آنحضرتؐ کے مزار کی طرف ہوں۔ جو بالکل خلاف ادب ہے۔

سکرات موت میں آسانی رحمت الہٰی کی نشانی ہوا کرتی ہے جس سے ابوبکر محروم تھا۔ بوقت مرگ اس کے تمام مظالم کا نقشہ اس کی آنکھوں کے سامنے موجود تھا۔ جس کی وجہ سے وہ مضطرب تھا۔ اس کے اپنے الفاظ ہی اس کے ارتداد کا ثبوت ہیں۔

متفرقات

سیرت الرسولؐ باب ہشتم ص۹۵ پر ہے کہ ابوبکر کا داماد زبیر ذات سے قصائی تھا۔ حیواۃ الحیوان علامہ دمیری میں ہے کہ زبیر بن العوام قصاب تھا۔ یاد رہے۔ ناظرین زبیر اور اسما بنت ابوبکر کا نکاح متعہ ہوا تھا (مروج الذہب مسعودی) جس کی وجہ سے عبد اللہ پیدا ہوا جب عبد اللہ جوان ہوا۔ تو اس نے زبیر کو کہا کہ اب آپ میری ماں سے جماع نہ کیا کریں۔ کہ یہ بات میری شان کے خلاف ہے۔ اس پر زبیر نے اسما کو طلاق دے دی۔ (تاریخ کامل جلد ۴ ص۱۳۲)

قاسم طیب۔ طاہر خدیجہ۔ ابوطالب۔ فاطمہ بنت اسد۔ زینب رقیہ و ام کلثوم ابراہیم ابن رسول اللہ۔ حمزہ۔ جعفر طیار۔ کی اموات پر ابوبکر نے مراسم تعزیت میں سے کوئی رسم ادا نہ کی۔

ابوبکر و عمر و عثمان کی اموات پر حضرت علیؑ نے کوئی رسم تعزیت بجا نہ لائی۔ نہ جنازہ پڑھا۔ اور نہ

پس ماندگان کو پرسا دیا۔ اور نہ کھانا بھیجا۔ عمرؓ کی نماز جنازہ اس کے غلام صہیب نے پڑھائی تھی۔ افسوس اقلیم اس شرف سے محروم رہا۔

حضرات اہلبیتؑ میں سے کسی ایک نے بھی ثلاثہ کے پیچھے نماز جنازہ نہیں پڑھی اور نہ ہی جیب کی مخدراتِ اہلبیتؑ میں سے کسی ایک نے بھی ثلاثہ کی وارث عورتوں کو ثلاثہ کی اموات پر نہ پرسا دیا۔ اور نہ کھانا بھیجا۔ حالانکہ انصار کی عورتوں سے یہ عرض معاوضہ قائم تھا۔

اگر کوئی دو شخص آپس میں کھانا پینا، رشتے لینا دینا، اوقات غم و شادی میں شامل ہونا، جنازہ پڑھنا پڑھانا وغیرہ تمام دنیاوی علاقوں کو منقطع کر دیں۔ تو ہر ایک ذی عقل آدمی بلا تامل کہہ دیگا کہ وہ آدمی باہمدگر دوست نہیں ہیں۔

ثلاثہ کے دوران خلافت میں کئی اموات اور شادیاں خاندان اہلبیتؑ میں واقعہ ہوئیں اور کئی اموات اور شادیاں خاندان ثلاثہ میں واقعہ ہوئیں۔ مگر کوئی ایک بھی دوسرے کا شریک حال نہیں ہوا۔ اس امر سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ان کے تعلقات آپس میں خوشگوار نہ تھے۔

ان حقائق کی موجودگی میں اہلسنت کا یہ کہنا محض افتراء ہی ہے کہ حضرات ثلاثہ اور اہلبیتؑ باہمدگر شیر و شکر تھے۔

مظلوم اور ظالم کا آپس میں رشتہ ہونا مشاہدہ اور تجربہ کے خلاف ہے۔ انسان کی عادت اور فطرت کے مخالف ہے۔

باقی رہا حضرت علیؑ کا مسائل شریعت میں ثلاثہ کی امداد کرنا۔ یہ کام امام حق پر بہر صورت واجب ہوتا ہے اگر جناب امیرؑ بھی حضرت ثلاثہ کو ان کے اپنے حال پر چھوڑ دیتے۔ تو شریعت حقہ پامال ہو جاتی۔ فرض کیجئے کہ کوئی شخص قرآن کریم کو جلانے لگے تو شیعہ اور سنی اس آدمی کی مخالفت کو تیار ہو جائیں گے۔ اس وقت یہ کہنا صحیح نہیں ہو سکتا کہ شیعہ اور سنی باہمدگر کوئی ذہنی اختلاف نہیں رکھتے۔

مدارج النبوۃ جلد دوم ص۳۳۰ پر ہے کہ ابوبکر نے آنحضرتؐ کی قبر مطہر کو جو پہلے سطح تھی۔ ماہی پشت بنا دیا۔ کتاب الامامت والسیاست ص۲۰ پر ہے۔ کہ انصار نے معصومہؑ کو کہا۔ کہ اگر آپ کے شوہر حضرت علیؑ ابوبکر کے خلیفہ بننے سے پہلے آئے ہوتے تو ہم کسی کو ان کا مقابل نہ سمجھتے۔ معصومہؑ نے فرمایا کیا وہ بھی رسول اللہؐ کو بلا کفن و دفن چھوڑ کر خلافت کے لئے نزاع کرتے۔ بیشک ابوالحسنؑ نے وہی کیا جو مناسب تھا۔ اور اس قوم نے وہ کام کیا جس کا مواخذہ خدا کے حوالے ہے۔

اصابہ جلد سوم ص۲۳۲ پر ہے کہ قیس بن حازم کہتا ہے۔ کہ ہم نے عمر بن خطاب کو دیکھا۔ کہ اس

کے بازار میں متاع خرما کا ایک ڈھیر تھا۔ وہ وہ لوگوں کو پکار رہا تھا اور کہتا تھا کہ خلیفہ رسول ولی نعمت کی صحبت سنو۔ اتنے میں ابوبکر کا غلام شبیہ داخل ہوا۔ عمر کو پیش کی معلوم تھا کہ شبیہ دار ہوتی اور اس نے ابوبکر کا فرمان سنایا۔ کہ جس شخص کا نام ہے۔ مدینہ میں جب سب لوگ اس کی اطاعت کریں۔

مدارج النبوۃ شاہ عبدالحق دہلوی جلد دوم صفحہ ۳ پر ہے۔ کہ جب ابوبکر نے خطبہ پڑھا تو کسی نے اس کے سر و داڑھی کو کھینچا۔ اور یہاں تک نوبت آئی کہ ان کو جوتیاں ماریں کہ بیہوش ہو گیا۔

تاریخ الخلفاء صفحہ ۵۶ میں ہے کہ ابوبکر بیعت خلافت کے دوسرے روز چادریں لے کر بازار میں بیچنے چلا گیا (جیسے عام شہروں اور گاؤں میں خوانچوں کا پیشہ ہے) تو عمر نے کہا۔ اب تم خلیفہ ہو تجارت کرنے کیوں جاتے ہو۔ چنانچہ ابوعبیدہ سے وظیفہ مقرر کر دیں تاکہ ابوعبیدہ نے کہ نصف بکری کا گوشت روزانہ اور مہاجرین کی تنخواہ کے برابر مقرر کر دیے اور دو سو روپیہ سالانہ مقرر ہو گیا۔ اس پر ابوبکر نے کہا ہم عبال دار ہیں اور رقم بڑھاؤ۔ اس پر پچیس بڑھا دیا گیا۔ الغرض۔ مکہ میں ابوبکر کا بازار ابھی تک زیارت گاہ سنیاں ہے جہاں یہ بیٹھ کر شعار وغیرہ بیچا کرتا تھا۔

الفاروق شبلی ص ۲۲۵ اور ریاض النضرہ محب الدین طبری اور کنزالعمال میں ہے کہ ابوبکر نے پانسو احادیث کے مجموعہ کو جلا دیا

عبداللہ حامدی نے رسالہ العنوان میں لکھا ہے کہ جن لوگوں نے قرن اول اسلام میں کتابت کی ان میں سے ایک ابوبکر تھا جس نے ایک کتاب لکھی جس میں پانچ سو سے زیادہ احادیث جمع تھیں چنانچہ حافظ شیخ المشائخ امام ذہبی نے اس بات کو سند کے ساتھ بیان کیا ہے لیکن ابوبکر نے پھر یہ مجموعہ احادیث کو اس خوف سے جلا کر رکھ دیا اور محو کر دیا کہ اس میں کوئی غلطی نہ ہو۔ یہی مطلب کشف الظلام عن البیان جلد ششم صفحہ ۱۷۲ سے نقل کیا گیا ہے۔

کنزالعمال کتاب فضائل علی اور شرح مشکوٰۃ ملا علی قاری کتاب منتخب مناقب علی فصل ثانی اور جمع الجوامع سیوطی اور معجم کبیر طبرانی میں ہے اور نیز ابن مردویہ نے مناقب علی میں روایت نقل کی ہے۔ کہ جس روز غزوہ طائف کا دن تھا۔ اس روز حضرت علی آنحضرت سے دیر تک باتیں کرتے رہے پھر چلے گئے پس ابوبکر نے کہا یا رسول اللہ آپ کی راز گوئی تو آج بہت لمبی ہو گئی۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ میں نے علی سے راز گوئی نہیں کی بلکہ اس سے خدا نے راز گوئی کی ہے۔

ابوبکر بن قحافہ کی اصلیت جو بہت مشکل سے پتہ چلتا ہے کہ اس کا خاندان بہت بڑی مخصوص امتیاز رکھتا تھا۔ یہ شخص چالیس سال تک کفر کی تاریکی میں پھنسا رہا۔

ابوبکر کا باپ قحافہ عبداللہ بن جدعان کے دسترخوان پر مکھیاں اڑانے کی ملازمت پر مامور تھا۔ ابوبکر خود کبھی تو قریش کے اونٹ بکریاں چرا کر پیٹ پالتا اور کبھی پیٹھ پر کپڑے رکھ کر گلی کوچوں میں بیچا کرتا۔ معلوم ہوتا ہے کہ کپڑوں کا مالک اور شخص ہوگا اور ابوبکر اس کا تنخواہ دار حمال ہوگا۔ ابوبکر کا پچکا ہوا لاغر بدن۔ رخساروں کے گڑھے۔ آنکھوں کی گہرائی۔ شانوں کا جھکاؤ۔ سینے کا خم۔ اور پیشانی کی ناہمواری عجیب لطف انگیز نظارہ ہوگا۔

وہ متکلم رہا ہے یہاں تک ناآشنا تھا کہ غیر مسلم معترضین کے اعتراضات کا جواب نہ دے سکتا تھا۔ مسلمانوں کو خلاف حکم شرع قتل کر دیتا اور زندہ جلا دیتا تھا۔ وہ اپنی زبان سے اعتراف کیا کرتا تھا کہ میری رائے میں شیطان دخل انداز ہوتا ہے۔

وہ مکار اور دنیا طلب دشمنوں کی طرح بات بات پر رو دیتا تھا۔ تاکہ حاضرین اس کو مقرب خدا اور رقیق القلب سمجھ کر اس کے دلدادہ ہو جائیں۔ یہ تصنع اور فریب بیکار ہے۔ جب ہم دیکھتے ہیں کہ اس نے غصب خلافت میں حد درجہ سنگدلی سے کام لیا۔ غصب فدک میں غایت درجہ ظلم اور بے رحمی دکھائی۔ اور مرتے وقت بعد خلافت میں عمر بن خطاب کو اپنے بعد خلیفہ نامزد کرنے میں شقاوت ظاہر کی۔ نخوت اور کنجوسی کا پہلو اس کی عادت میں داخل تھا۔

شب ہجرت آنحضرت حضرت علی کو اپنے بستر پر سلا کر دولت خانہ سے باہر تشریف لائے تو ابوبکر راستہ میں مل گئے۔ [illegible] آنحضرت کے قاتلوں کی معاونت کے لئے باہر نکلا ہوگا۔ آپ نے اس کو ہمراہ لے لیا تاکہ یہ کہیں اعدائے رسالت کو آپ کے روانگی ہجرت کی خبر نہ دے دے۔ غار میں پہنچ کر اس فرسودہ عمری میں اس قدر شدید آواز سے چیخنا چلانا اور رونا شروع کر دیا کہ دشمنان رسول کو مقام رسول سے آگاہی حاصل ہو۔ آنحضرت نے اس کو لا تحزن کہا۔ یہی لوگ اسی قرآنی آیہ سے ابوبکر کی فضیلت کے پل باندھتے ہیں۔ حالانکہ یہ آیہ شریفہ سراسر اس کی فضیحت کا ثبوت ہے۔ یہ لوگ اتنا بھی نہیں سوچتے کہ اگر ابوبکر کے دل میں کچھ بھی رسول اللہ کی الفت ہوتی تو ایک اونٹ کی فروخت میں آنحضرت سے بہت سود [illegible] درہم کا منافع وصول نہ کرتا۔

جو شخص خدا کے حکم کے بموجب صرف ایک سورہ برات کی تبلیغ کے قابل نہیں ہے وہ تمام قرآن (خلافت) کی تبلیغ کی اہلیت اور قابلیت کب رکھ سکتا ہے۔

ابوبکر کوئی کام عمر بن خطاب کی مرضی کے خلاف نہ کر سکتا تھا۔ ابوبکر کی خلافت بھی دراصل عمر بن خطاب کی خلافت تھی۔ جب آنحضرت نے وفات فرمائی تو حضرات ثلاثہ اور ان کے اعوان آنحضرت کی نعش مبارک [illegible]

ابوبکر کو اس خیال سے خلیفہ بنا دیا کہ وہ بہت بوڑھا ہے۔ قبر میں پاؤں لٹکائے بیٹھا ہے نرم اور بہت سادہ لوح ہے۔ اسکو برائے نام خلیفہ بنا دیتا ہوں امور سلطنت جب جو معاملہ چاہوں گا کروں گا۔ اسکی کیا مجال ہے کہ میرے خلاف زبان کھول سکے۔ نیز عمر کو یقین تھا کہ ابوبکر کی موت کے بعد میرے سوا تخت خلافت پر کوئی اور شخص قدم نہیں رکھ سکتا۔

ابوبکر نے عمر کے کہنے پر صرف خلافت فدک ہی غصب نہیں کیا تھا بلکہ خمس بھی بند کر دیا تاکہ اہلبیت علیہم السلام کو کسی طرف سے بھی مالی امداد نہ مل سکے۔

ابوبکر کی موت قابل غور و فکر ہے جب وہ اپنی زبان سے اقرار کر رہا ہے کہ کاش میں خانہ فاطمہ کی بے پردگی نہ کرتا اور سقیفہ بنی ساعدہ کے دن خلیفہ نہ بنتا وغیرہ۔ ظاہر ہے غور طلب ہے۔ صرف ڈھائی سال کی بادشاہت کے لئے ابوبکر نے مجھ سے عداوت کی۔ اب ابوبکر اور یاران ابوبکر وہ خوش ہو چکے ہیں۔ ہاتھیاں تنگ گلی سے گزر گئی ہیں۔ ابوبکر اور یاران ابوبکر ہی نہ تھے کہ ان کی خوشنودی پر ایمان لانا فرض ہو اور امام نہ تھے کہ ان کی امامت مخلوق پر حجت ہو سکے محض بادشاہ تھے۔ جو اور بادشاہوں کی طرح ہوس کا شکار تھے۔

اب انکی حسرت انگیزیاں، انکی خلیفہ سازیاں، انکے نظام، انکی چیرہ دستیاں، انکی اسلام سوزیاں، انکی … انکی ریشہ دوانیاں اور انکا ظلم و ستم طشت از بام ہو چکا ہے۔ اب مسلمانوں کا فرض ہے کہ قرآن، … تاریخ اور عقل کی دوربین سے انکی پُرفریب زندگی کے چھوٹے چھوٹے پردوں پر نگاہ ڈالیں اور پتہ لگائیں کہ کون کون سی مقدس ہستیاں کس کس کی ہوس کی نذر ہو چکی ہیں۔

آپ میری درخواست پر انصاف سے غور فرمائیں ایک بات تمہیں عرض کر دیتا ہوں … موت اٹل ہے اور اس سے گریز ناممکن ہے مگر جو شخص کسی ظالم کے بیہودہ حکم کے صدمات سے جان بھی دے وہ حق رکھتا ہے کہ بروز حشر اپنے خون کا دعویٰ کر سکے اس شرعی مسئلہ کو پیش نظر رکھ کر مجھے یہ کہنا پڑتا ہے کہ ابوبکر اور یاران ابوبکر جناب فاطمہؑ اور محسن کے قاتل ہیں۔

اگر ابوبکر اور یاران ابوبکر خلافت کو غصب نہ کرتے۔ تو معاویہ ابن ابوسفیان حضرت علیؑ سے جہد کرنے میں کبھی کامیاب نہ ہوتا پس اس کی ذمہ داری ابوبکر اور یاران ابوبکر پر … سے متعلق ہے۔

اگر ابوبکر اور یاران ابوبکر اہلبیت علیہم السلام کو گونا گوں چالوں اور فریبوں سے عوام کی نگاہ میں ذلیل اور خوار نہ کرتے تو معاویہ امام حسنؑ سے خلافت چھین سکتا اور نہ ہی آپ کو زہر سے شہید کرا سکتا اور نہ ہی عائشہ جیسی سنگدل عورت آپ کے جنازے پر تیر برسا سکتی۔ لہذا ابوبکر اور یاران

ابوبکر امام حسن علیہ السلام کے قاتل ہیں۔

اگر ابوبکر اور یاران ابوبکر اہلبیت علیہم السلام کے حقوق کو پائمال نہ کرتے تو نہ تو امام حسینؑ مع اقرباء و احباب شہید ہوتے۔ اور نہ ہی خاندان رسولؐ کو کوچہ و بازار رسوا کیا جاتا۔ اور نہ ہی باقی آئمہ معصومین علیہم السلام تختۂ مشق بنا کر شہید کردئے جاتے۔ اور نہ ہی آخری امام علیہ السلام روپوش ہوتے۔ پس ثابت ہوا کہ اہلبیت علیہم السلام پر جو ظلم روا رکھے گئے۔ ان تمام کے بانی ابوبکر اور یاران ابوبکر ہیں۔

اے مسلمانو خدا کے لئے، رسول اللہؐ کے لئے اور اپنی بہتری کے لئے ابوبکر اور یاران ابوبکر کے خارستان کو ترک کرکے اہلبیتؑ کے چمن زار میں چلے آؤ۔ جہاں دونوں جہانوں کی سعادت باندیوں کی طرح تمہاری پیشوائی اور خدمت کو کھڑی ہے۔ اور آنکھیں بچھائے تمہاری راہ دیکھ رہی ہے۔ اپنی جان، تن، فادر کو انتظار کی تکلیف نہ دو۔ میری بات مانو مجھے تم سے غمگساری اور ہمدردی ہے۔ کاش کوئی مسلمان ایسا کہیں نہ ہو جس کا سر اہلبیت علیہم السلام کے در دولت پر خم نہ ہو۔

حالات حضرت عمر صاحب و دیگر کیفیات

عمر بن خطاب خاندان قریش میں سے عدی قبیلہ سے تھے۔ دس برس بادشاہ رہا۔ اس کی بیٹی حفصہ آنحضرتؐ کے نکاح میں تھی۔ تریسٹھ سال کی عمر میں قتل کر دیا گیا۔

مسند امام ابوحنیفہ مرویہ حصکفی کتاب الفضائل میں ہے کہ عمر بن خطاب کو پہلے ابن حنتمہ کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ واضح ہو کہ عمر کو ابا حفصہ بھی کہا جاتا تھا۔

تفسیر کبیر مطبوعہ مصر جلد ششم میں ہے کہ عمر نے ام کلثوم بنت عقبہ ابن ابی معیط سے نکاح کیا۔

استیعاب میں ہے کہ ام کلثوم بنت جرول کا معہ زوجہ عمر اور اس کا بیٹا زید ایک ہی وقت فوت ہوئے۔ ناظرین۔ ان دونوں کی نماز جنازہ امام حسنؑ کے حکم سے عبداللہ بن عمر نے پڑھائی۔ امام حسنؑ کی شہادت معاویہ کی زندگی میں واقعہ ہوئی۔ ام کلثوم بنت علیؑ اسیران کربلا میں موجود تھیں پس ام کلثوم زوجہ عمر کوئی اور ام کلثوم ہے۔

تاریخ خمیس [illegible] میں ہے کہ عمر کی ایک اور زوجہ کا نام بھی ام کلثوم بنت عاصم تھا۔

اصابہ [illegible] میں ہے کہ عمر کے عقد میں ام کلثوم بنت جرول خزاعی تھی۔ تاریخ طبری اور تفسیر کبیر میں

ہے کہ عمر کے عقد میں ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط تھی۔ تاریخ خمیس جلد دوم مطبوعہ مصر صفحہ ۲۵۱ پر ہے کہ عمر کے عقد میں ام کلثوم بنت عاصم تھی۔

معارف ابن قتیبہ صفحہ ۵۸ و تاریخ کامل مطبوعہ مصر جلد سوم صفحہ ۲۲ پر ہے کہ عمر نے ام کلثوم بنت ابوبکر سے عائشہ کی معرفت نکاح کرنا چاہا۔

ازالۃ العین مولوی حیدر علی حنفی صفحہ ۲۰ پر ہے کہ زید اور اس کی ماں ام کلثوم بعہد حکومت معاویہ کے عہد میں ایک ہی دن فوت ہوئے۔

کتاب معارف ابن قتیبہ مطبوعہ مصر ۱۳۰۰ھ صفحہ ۷۱ پر ہے کہ حضرت علیؑ کی تمام بیٹیاں اولاد عقیل و اولاد عباس سے بیاہی گئیں سوائے ام الحسن کے جس کا نکاح حضرت علی علیہ السلام کے بعد جعدہ بن ہبیرہ مخزومی سے ہوا اور سوائے فاطمہ کے جس کا نکاح سعید بن اسود سے ہوا جو بنی الحرث بن اسد سے تھا۔

صواعق محرقہ ابن حجر مکی میں ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے اپنی بیٹیوں کو پہلے ہی سے اپنے بھتیجوں سے منسوب کر دیا تھا جب عمر نے حضرت سے نکاح ام کلثوم کی درخواست کی تو حضرت نے فرمایا کہ میں نے اپنی بیٹیوں کو اپنے بھتیجوں کے لیے مخصوص کر رکھا ہے۔

تاریخ کامل جلد دوم صفحہ ۱۷۱ پر ہے کہ ابوبکر نے بحالت اسلام حبیبہ بنت خارجہ سے نکاح کیا جس سے ابوبکر کی وفات کے بعد ام کلثوم پیدا ہوئی۔ تاریخ طبری صفحہ ۸ پر ہے کہ ابوبکر کی موت کے بعد ایک لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام ام کلثوم رکھا گیا۔ تاریخ طبری جلد پنجم مطبوعہ مصر صفحہ ۱۷ پر ہے کہ عمر نے ابوبکر کی لڑکی ام کلثوم سے عقد کرنا چاہا عائشہ نے قبول کر لیا مگر ام کلثوم نے کہا میں ایسے خشن العیش اور درشت خو بہ شدت کرنے والے شخص سے عقد کرنا نہیں چاہتی۔ ناظرین حضرت زینب بنت علیؑ کا نکاح عبداللہ بن جعفر طیار سے اور حضرت ام کلثوم بنت علیؑ کا نکاح محمد بن جعفر طیار سے ہوا تھا۔ اور دونوں بہنیں واقعہ کربلا میں موجود تھیں۔

تاریخ کامل جلد سوم صفحہ ۲۱ پر ہے کہ عمر نے ام کلثوم بنت ابوبکر سے نکاح کرنے کے لئے عائشہ کو پیغام بھیجا۔ مگر ام کلثوم نے کہا میں ایسے خشن العیش اور درشت خو شدید شخص سے نکاح کرنا نہیں چاہتی۔ ناظرین۔ عمر کا ام کلثوم کے لئے عائشہ کو پیغام بھیجنا اس امر کی روشن دلیل ہے کہ ام کلثوم بنت ابوبکر سے منسوب تھی بجائے حضرت علی علیہ السلام کو پیغام بھیجا جاتا۔

حیرت ہے کہ علمائے اہلسنت نے کیوں اعتدال پسندی اور ضمیر فروشی سے کام لے کر یہ بات لکھ دی کہ عمر بن خطاب کا نکاح حضرت ام کلثوم بنت علیؑ سے ہوا اور ام کلثوم کے بطن سے ایک لڑکا بھی

پیدا ہو ۔ اب ہم اس مسئلہ پر کچھ روشنی ڈالنا چاہیں۔

حضرت ام کلثوم بنت [illegible] کے لحاظ سے عمر بن خطاب کی پوتی کہی جا سکتی ہے پس اگر یہ نکاح شرعاً مشروع [illegible] اور شرمناک ہے کوئی ذلیل سے ذلیل قوم اس رشتہ کو [illegible] کی نگاہ سے دیکھے گی ۔ اہل عرب تو خصوصاً ایسی ہتک آمیز حرکت سے [illegible] متنفر ہیں [illegible] بوڑھے شخص کو جو شکل و صورت سے بھی مکروہ ہو ۔ ایک [illegible] لڑکی کا [illegible] بوڑھے آدمی کو ایسے الو کے نکاح سے شرم [illegible] ہے ۔ لوگ کچھ کہیں [illegible] شرم و حیا بھی کوئی چیز ہے عصمت اور عفت بھی قابل [illegible] ہیں [illegible] معلوم ہوتی ہیں ۔ وہ جوانی میں بڑی نظر آتی ہیں اور [illegible] انسان [illegible] ہیں اس سے کوسوں پیچھے ہٹ جاتا ہے کتب معتبرہ [illegible] عمر بن خطاب سے حضرت ام کلثوم بنت علی سے نکاح کرنے کے [illegible] ظہور میں آیا ۔ اور نہ ہی ان دونوں کے ان کوئی [illegible] جعفری ہے ۔ ان کا خیال تھا کہ اس طرح [illegible] عمر بن خطاب اور حضرت علی علیہ السلام کے درمیان دوستی محبت [illegible] نتیجہ بھی قدرتاً ظاہر ہوگا ۔ کہ حضرت علی عمر بن خطاب [illegible] سمجھتے تھے ۔ اور ان دونوں کی تمام حرکات [illegible] اس نکاح کے پردہ میں نظر آسکتے ہیں۔

مگر کم عقلوں اور نادانوں [illegible] ان کی یہ تمام عیاری بیکار ہو جائیگی اور لوگ عقل و خرد [illegible] ہوں گے ۔

یہ [illegible] وقت [illegible] نکاح بیان کیا جاتا ہے عمر کو [illegible] بڑھاپے سے خواہش نکاح کرکے خواہ مخواہ ذلیل [illegible] بھلا سے سفید ریش بوڑھے کی گردن میں زبردستی [illegible] ڈال دیا گیا ہے ۔

اگر عمر بن خطاب اس وقت زندہ ہو جائے [illegible] کم و کاست کہہ دیں

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ان کی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اور

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت عمر [illegible] ام کلثوم [illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت علی [illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت علی [illegible] عمر بن خطاب [illegible] شریف اور اخلاق [illegible]

[illegible] ام کلثوم [illegible] عمر بن خطاب [illegible]

[illegible]

اگر یہ واقعہ کسی [illegible] قوم کے سربرآوردہ افراد کا ایسا

اگر [illegible] تو [illegible] قوام کی سوسائٹی میں بیٹھ کر حاصل کرنے کے قابل نہیں ہو سکتی۔

[illegible] ام کلثوم ابوبکر کی لڑکی تھی۔ ام کلثوم کی ماں اسما بنت عمیس جو [illegible] سے نکاح میں آ گئی اور اس سے ایک بیٹا عبدالرحمٰن اور ایک بیٹی ام کلثوم [illegible] کے نکاح میں آ گئی۔ اس وقت ام کلثوم اپنی ماں کے ہمراہ تھی [illegible] عمر بن خطاب نے [illegible] ام کلثوم سے نکاح کیا۔

[illegible] ام کلثوم کا نکاح عمر بن خطاب سے ہوا وہ ابوبکر کی بیٹی تھی [illegible] ہم اس رشتے کے مخالف نہیں ہیں اگر تینوں خلفاء [illegible] رشتہ ناطے کر لیتے تو۔

چشم ما روشن دل ما شاد

[illegible] کبھی گھر سے کہیں باہر جانے لگتا تو میری عورتیں [illegible] کو گھورنے لگتی ہیں۔ تاریخ کامل ابن اثیر جلد سوم [illegible] کا انکار کر دیا [illegible] اور حج جماعت سے نکالا ہے۔

[illegible] اور بخاری پارہ ۲۰ [illegible] کی عورتوں نے عمر کو کہا کہ تم [illegible] ہماری پاک کتاب فی المحبوبات [illegible]

[illegible] شجاع الدین مدینہ میں [illegible] اس منظر [illegible] کر گیا۔ [illegible] عمر بن خطاب [illegible] اس سلسلے [illegible] سکے [illegible] تھا۔

[illegible] مسلم [illegible] میں بروایت ابوموسیٰ اشعری لکھا ہے کہ [illegible] آنحضرت [illegible] سوال کرنے [illegible] کی وجہ سے حضرت بہت ناراض [illegible] ایک صحابی نے کہا میرا باپ کون ہے۔

حضرت نے فرمایا حذافہ دوسرے اصحاب نے پوچھا میرا باپ کون ہے تو فرمایا سالم شیبہ کا غلام جب
عمر نے آنحضرت کے چہرہ سے آثار غضب دیکھ کر کہا۔ ہم خدا کی درگاہ میں ایسے سوالات سے معافی
چاہتے ہیں (عمر کے معافی مانگنے کی اور کوئی وجہ معلوم ہوتی ہے۔)

معالم التنزیل بغوی اور لمعات شرح مشکوٰۃ میں بھی یہ واقعہ لکھا ہے۔

ترمذی جلد دوم کتاب تفسیر سورہ مائدہ ص۱۳۵ بروایت انس بن مالک لکھا ہے کہ ایک شخص نے
آنحضرت سے پوچھا کہ میرا باپ کون ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ لا تسألوا۔ ایسی باتیں
نہ پوچھا کرو جن کا اظہار تم پر ناگوار ہو۔

سید محمد [illegible] نے [illegible] مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی
کی [illegible] کہ جھگڑے ہو کر [illegible]
[illegible] علامہ جلال الدین سیوطی سے نقل کی گئی ہے کہ زمانہ جاہلیت
میں بہت لوگ مخنث تھے [illegible] ہیں اور [illegible] زمانہ جاہلیت میں یہ مرض ابنہ
بہت لوگوں کو تھا جیسے کہ ابو جہل وغیرہ اور [illegible] کہتے ہیں [illegible] کو بھی یہی مرض تھا۔ وہ تو جانتے
ہیں کہ [illegible] مرض [illegible] کے بعد بھی تھی

[illegible] ابن عباس سے روایت ہے کہ آنحضرت نے ایک [illegible]
[illegible] عمر [illegible] داخل ہوا۔
اور عمر کو اس [illegible] حالت کا دیکھنا ناگوار ہوا۔

[illegible] کہ عبداللہ بن عمر نے کہا کہ میں نے حمام میں
لوگوں [illegible] سے نکالا

[illegible] کہ عمر بن [illegible] کہا [illegible]
[illegible] خطاب [illegible] خدا کی قسم [illegible] باپ خطاب کو دیکھا تھا
کہ ان [illegible]
تھی [illegible] حالانکہ میرا باپ [illegible]
قیمتی لباس پہنا کرتا تھا۔ [illegible] قبل اسلام عمر بن خطاب دلالی بھی کیا کرتا تھا۔

شرح ابن ابی الحدید میں ہے کہ عمر بن خطاب دوسرے لوگوں کے اونٹ چرایا کرتا تھا۔

کتاب نہایت مطلب حنبلی میں ہے کہ عمر گدھے بیچا کرتا تھا۔

مجمع الامثال میدانی جیسا بھی سے ایک مشہور مثل لکھی ہے کہ فلاں شخص [illegible] سے
سے بھی زیادہ محنت ہے۔ اس مثل کی تحقیق اور شرح میں لکھا ہے کہ [illegible] صاحب الفصائل کی اصطلاح
ہے جو بنی مخزوم سے تھا [illegible] جن کا ذکر ہے کہ [illegible]
سے علاوہ بنی ہاشم ہے جو عمر بن خطاب کا حقیقی ماموں ہے اور جو بنی مخزوم سے تھا [illegible]
برس کے [illegible] تھے اسلئے وہ [illegible] تاکہ جب [illegible] ہو۔ [illegible]

میدانی جیسا بھی وہ علامہ ہے جس [illegible] اور شبلی نعمانی نے الفاروق میں سند
لی ہے [illegible] احادیث صحاح کا مشہور راوی ہے۔

ازالۃ الخفا مقصد دوم [illegible] اور [illegible] عمر خطیب ہے [illegible]
[illegible] حضرت خطاب کے لئے ایک [illegible] لائی جاتی تھیں اور وہ [illegible]
جاتا تھا۔ [illegible]

آنحضرت کا ارشاد ہے [illegible] آنحضرت
نے فرمایا کہ [illegible]
اور اسکے [illegible] ہے [illegible]

طبرانی میں ہے کہ آنحضرت نے فرمایا [illegible]
آنحضرت نے فرمایا کہ [illegible] آنحضرت [illegible]
[illegible] جلد چہارم [illegible] ہے [illegible]
ازواج اور اولاد (لڑکیوں) کو [illegible] کرتے تھے۔

مسند [illegible] ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت نے فرمایا کہ جو سوال کرو میں جواب دونگا۔
اس پر عبداللہ بن حذافہ نے پوچھا میرا باپ کون ہے۔ آنحضرت نے فرمایا حذافہ بن قیس۔ جب عبداللہ
اس امر کی تحقیق کرنے کے [illegible] ان کے پاس گیا [illegible]۔ اے عبداللہ تم کو کیا ہو گیا
ہے۔ جو ایسے [illegible] سمجھتے ہو۔ ہم اس وقت زمانہ جاہلیت میں تھے۔

کتاب مثالب [illegible] ہے جو اہلسنت کی نہایت معتبر کتاب ہے [illegible]
[illegible]
[illegible]
ہے کہ عمر بن خطاب [illegible] لوگوں کے نسب پر اعتراض کرتے تھے۔ عمر

نے بالائے منبر [illegible] کے عیوب کے [illegible] ابو [illegible] کی [illegible] مطاعن

لکھا ہے کہ جب [illegible] کا ذکر [illegible] سے ہوا تو [illegible] کلبی عبدالعزیٰ اور ضحاک

کا تذکرہ [illegible] کلبی [illegible] عمر بن [illegible] حبشی [illegible] جہاں کے

دادا نفیل کی [illegible] تھی۔ [illegible] خطاب پیدا ہوا [illegible] ماں کی طرف سے بھائی ہے

اور باپ کی طرف سے چچا [illegible] خطاب بن نفیل کی [illegible]

[illegible] نفیل کی [illegible] کے [illegible] عمر [illegible] سے جماع کیا۔ اور [illegible]

پیدا ہوا۔ گویا [illegible] کی ماں اور خطاب کی [illegible] ہے [illegible] خطاب

کا باپ خطاب ایک [illegible] کا بچہ بھی ہے۔ [illegible] نے اپنے باپ

نفیل کی [illegible] زندہ جلا ڈالا

[illegible] کرتے کرتے یہاں

تک [illegible] کیا [illegible] آنحضرت [illegible] اللہ علیہ وآلہ

تھا۔ [illegible] پہلا کیا [illegible]

عمر بن خطاب [illegible] ہوگیا اور کہا [illegible] آپ کے رسول [illegible]

[illegible] قرآن [illegible] عمر [illegible]

قاموس [illegible] عمر [illegible] حلال [illegible]

[illegible] کہ جب ابوبکر اور عمر [illegible] اور پھر [illegible]

جانے لگے تو [illegible] ابوبکر و عمر [illegible] کوئی

[illegible] لے [illegible] اٹھالے

گی [illegible] کوئی [illegible] اور کوئی [illegible] بیٹا لیتا ہے۔

[illegible]

حضرات ثلاثہ کے [illegible]

[illegible]

[illegible] اسلام بھی [illegible]

[illegible] آنحضرت [illegible] اسلام [illegible]

حضرت عثمان کے اسلام [illegible] آنحضرت [illegible] رسول [illegible]

... رسول اللہ ... [illegible] ... حاصل کر لیں
... حضرت ... [illegible] ... بھی عزت بخشی
تو آپ ... [illegible] ... شیر کی طرح تھے - جو مسجد
... [illegible] ... نکل جائے

فضائل حضرت عمر صاحب

... الخطاب ... [illegible] ... آنحضرت نے بحکم خدا ... کے دروازے سوائے
حضرت علی علیہ السلام ... [illegible] ... آنحضرت ... ایسا طرح
رکھ لینے ... [illegible] ... آنحضرت ... ایسا نہیں
... [illegible] ...

... [illegible] ... یہودیوں کے ہاں
... [illegible] ... یہودیوں کی ... نکال
... [illegible] ... کیونکہ تم
ہمارے ... [illegible] ... ابو بکر - عمر - عثمان - طلحہ
زبیر ... [illegible] ... بہ روایت
... [illegible] ... اصحاب ...
... [illegible] ...
... [illegible] ... وغیرہ وغیرہ -

... [illegible] ... رسول میں
... [illegible] ... رسول اللہ کے پاس
... [illegible] ... بازار میں خرید و فروخت
کرنا ... [illegible] ... حکم دیتے
... [illegible] ...

... [illegible] ... مسجد میں ... کا ایک حجرہ بنایا تھا
جس میں ... [illegible] ... ایک رات حضرت کی

آواز نہ سنائی دی۔ [illegible] تھے کہ حضرت [illegible] فرمایا ہم تمہارے لئے لکھ دیں
[illegible] ہوئے۔ [illegible] جب [illegible] گئی تو پھر تم سے ایک
شخص بھی [illegible] اس [illegible] کو حافظ [illegible] کیونکہ بہتر ہے
[illegible] مقام [illegible] کہ آنحضرت [illegible]
[illegible] بعض [illegible] سے پیدا ہی نہیں

[illegible] کہ مسلمانوں میں جو اختلاف و مذہبی تفرقہ
خونریزیاں پیدا ہوئیں [illegible] جس [illegible] وصیت کو خلافت
کے لئے [illegible] کی وجہ [illegible] لوگوں کو خلافت کی خواہش پیدا ہو گئی۔ اگر عمر بھی
ابوبکر کی طرح [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] جب عمر اس کو
پیش کیا تو حضرت [illegible] کہ تم بھی عمر نے وہی ملا [illegible]
[illegible] عمر [illegible] ممنوع ہے۔

[illegible] فاروق اعظم رضی اللہ
[illegible] شدید [illegible] آنحضرت کو
[illegible] اخلاق [illegible] جیسا کہ عمر کے تورات
پڑھنے کے وقت [illegible]

[illegible]
[illegible] آنحضرت [illegible] شروع کر دیا تو آنحضرت کا چہرہ
[illegible] آنحضرت کا چہرہ نہیں دیکھتے
[illegible] لوگ اہل کتاب انصار
اور یہود) سے [illegible] قرآن [illegible]
[illegible] خود بیان کرتا ہے کہ میں کتاب یہود لکھ کر آنحضرت کے پاس
لایا آنحضرت نے [illegible] ہم [illegible] حضرت
[illegible] کہ سب لوگ جمع ہو جائیں
جب انصار نے سنا تو کہا حضرت [illegible] اور سب نے منبر کے گرد حلقہ باندھ لیا اور حضرت

نے فرمایا، ایہا الناس [illegible] [illegible] میں پاک [illegible]

[illegible]

اصحاب کو [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] آنحضرت [illegible]

ترمذی میں ہے کہ آنحضرت نے عمر کے حق میں فرمایا کہ [illegible] عمر کی زبان اور دل [illegible]

[illegible]

[illegible] شیطان [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کے درمیان ہے اور حضرت

جبرئیل اس کی زبان سے [illegible]

اس کے [illegible] اور مسلم میں ہے کہ فرمایا آنحضرت نے [illegible]

[illegible] اور آنحضرت نے اس کے حق میں

[illegible] آنحضرت [illegible]

[illegible] ترمذی میں

ہے کہ فرمایا آنحضرت نے [illegible]

[illegible] کے حق میں فرمایا

اللھم صل علی محمد [illegible]

[illegible] میں مسلمان [illegible]

مولوی [illegible]

سے [illegible] ناممکن تھا [illegible]

کی [illegible] مثنوی کا [illegible]

[illegible]

تاریخ [illegible]

عبداللہ بن مسعود سے نقل ہے کہ عبداللہ بن مسعود کا ... [illegible] ... حق حضرت عثمان
انکی حمایت پر آمادہ ہو جاتی حضرت عثمان ... [illegible] ... ہے۔ مؤلف کا
دعویٰ ہے کہ حضرت عثمان ... [illegible] ... کی بغاوت کا باعث ہوا
تاریخ خمیس [illegible] ... [illegible] ... عبداللہ ابن مسعود
ان کے پاس حضرت ... [illegible] ... جمع ہوئے ... [illegible] ... عثمان نہیں سنا
ہے۔ اس کو کون ... [illegible] ... خوف ہے کہ تم
کرا دیا ... [illegible] ... تو وہ روک سکیں
ابن مسعود نے کہا ... [illegible] ... حضرت ...
کرا ... اپنے مجمع میں بیٹھے ... [illegible] ... کہا
انکے مجمع کی طرف ... [illegible] ... آدمی
تلاوت کر رہا ہے ... [illegible] ... سنا ... اس نے
... پھر وہ اپنے مجمع میں ... [illegible] ... حضرت ... کو
کو اتنی حقیقت ضرور ... [illegible]

واضح ہو کہ ... [illegible] ... عثمان
کرنے پر عثمان نے آپ کو ... [illegible]

تاریخ طبری ... [illegible] ... حضرت عمر بن خطاب
تشنیعوں کی وجہ سے ... [illegible] ... حضرت
میں جا رہا تھا۔ ابوجہل ... [illegible] ... ہاشم کے
لئے کھانے ... [illegible] ... ابوبکر
اونٹ کی ... شکار ... ابوجہل ... [illegible]

تاریخ خمیس ... [illegible] ... آزاد ہو
تاریخ خمیس ... [illegible] ... کی طرف سے
یعنی سلامی ... [illegible] ... نہیں۔

الفاروق شبلی ... [illegible] ... ارسال ...
معلوم ہو جاتی۔

تفسیر [illegible] عماد الدین ابن کثیر جلد دوم ص۲۳۴ پر [illegible] حدیثوں کے حوالہ سے مذکورہ قول عمر کا

صاحب [illegible]

[illegible] جلد [illegible] ہے کہ عمر بن مرہ سے کہا کہ اگر آنحضرت [illegible] معاملہ [illegible] کو بیان کر گئے ہوتے

تو ہم کو [illegible] ایک خلافت [illegible] دوسرے کلالہ [illegible]

تفسیر [illegible] جلد [illegible] روایت مسروق لکھا ہے کہ عمر نے کہا میں [illegible] کے بارہ میں آج

[illegible] کلالہ [illegible] عمر [illegible] کلالہ [illegible] مسروق [illegible] مسروق کی داڑھی پکڑلی [illegible]

خیال [illegible] اور بہت [illegible] کو جانوں [illegible] خوب

خیال کرو [illegible] آنحضرت [illegible] تو حضرت نے فرمایا تھا [illegible]

ہے حضرت نے تین مرتبہ یہی فرمایا

[illegible] ہے کہ عمر کہا کرتا [illegible] قرآن [illegible] سال [illegible] لوگ گمراہ

[illegible] کلالہ [illegible] بیان [illegible] ہم پر تو [illegible]

[illegible] ہے [illegible] آنحضرت [illegible]

اور حذیفہ [illegible] حذیفہ [illegible] حذیفہ

[illegible] تین [illegible] کے [illegible] وہ صاحب

بیان [illegible] آنحضرت نے ہم کو بتایا [illegible]

خدا [illegible] نہیں [illegible] سمجھے

[illegible] جلد [illegible] عمر کے [illegible] میں یہ بھی

بھی مرقوم ہے

ناظرین [illegible] لوگ جو [illegible] قرآن [illegible] جیسا

کتاب اللہ کہاں کہاں تک [illegible] ذاتی [illegible] کہاں تک دسترس رکھ سکتا ہے

تفسیر [illegible] جلد [illegible] ایک [illegible] کے پاس [illegible] عمر [illegible] یعنی

عمر کے خیال میں [illegible] غلط پڑھ رہا تھا [illegible] شخص [illegible] آنحضرت کے سامنے پڑھا اور

حضرت [illegible] آپ [illegible] درست [illegible] وہ شخص [illegible] آنحضرت کے

پاس [illegible] آنحضرت [illegible] اس شخص [illegible] یہ درست ہے عمر کے دل میں

شک پیدا ہوا جس کو حضرت نے [illegible] آنحضرت نے عمر کے سینہ پر کوئی چیز ماری

(پر ٹھوکر) مارا اور فرمایا اے عمر دور کر اس شیطان کو حضرت نے یہی کلمہ تین دفعہ فرمایا اور پھر فرمایا کہ پھر عمر تو سب صواب ہے عجب تک عذاب کو رحمت اور رحمت کو عذاب نہ بنا دے۔

تاریخ ابن عساکر اور تاریخ الخلفاء سیوطی صفحہ ۱۳۳ سطر [illegible] اور تفریح الاحباب مناقب عمر میں ہے کہ ابن عباس نے عمر کے مرنے کے ایک سال بعد اور عبد اللہ بن عمرو عاص نے بارہ سال بعد عمر کو خواب میں دیکھا تو عمر نے کہا کہ اب تک حساب اعمال میں مبتلا رہا [illegible] عمر بن خطاب کے بیٹے سے روایت ہے کہ عمر کی وفات سے بیس سال بعد عمر کو خواب میں [illegible] ماتھے کا پسینہ پونچھ رہا ہے دریافت کرنے پر اس نے کہا کہ اب تک حساب اعمال میں مبتلا رہا ہوں [illegible] یہ جملہ روایات تفریح الاحباب فی مناقب الاصحاب اور تاریخ الخلفاء سیوطی میں بھی موجود ہیں۔

بیہقی [illegible] جلد دوم صفحہ ۲۲ [illegible] کتاب فضائل صحابہ اور [illegible] میں ہے کہ ایک منکوحہ عورت نے زنا کیا [illegible] عمر نے اس کو [illegible] سنگسار کرنے کا حکم دے دیا لیکن حضرت علی نے فرمایا کہ سنگساری کو اس وقت تک ملتوی رکھو جب تک وضع حمل [illegible] عمر نے کہا [illegible] اگر حضرت علی موجود نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہو گیا ہوتا۔

تفسیر در منثور [illegible] میں ہے کہ شیطان [illegible] عمر کی [illegible] اور ہر وقت غالب [illegible] بخاری [illegible] صفحہ ۲۰۹ [illegible] کی عورتوں [illegible] اور [illegible] نے [illegible] کھانا [illegible] کی [illegible] سے عمر کی [illegible] کر [illegible] کا حکم دیا۔

شرح [illegible] صفحہ ۱۴۰ [illegible] کہ عمر کو جب [illegible] کسی پر غصہ آتا تو جب تک وہ اپنے ہاتھ کو دانتوں سے کاٹ کر [illegible] جلد دوم [illegible] پر لکھا ہے کہ ابن عمر کی کنیز عمر کے پاس آئی [illegible] عمر کی شکایت کی [illegible] عمر کے ہاتھ [illegible] غصہ [illegible] چبایا۔

کنز العمال جلد چہارم صفحہ ۲۲۲ [illegible] کہ عمر [illegible] جماعت لوگوں کو نماز پڑھاتی جب پڑھا گیا وحدہ تو نماز کا اعادہ کیا [illegible] دوسروں کو [illegible] اور [illegible] ہے کہ ایک دن عمر نماز ظہر پڑھا رہا تھا [illegible] پیچھے [illegible] ایک [illegible] کو [illegible] پر کھڑا کر دیا۔ پھر جب نماز عصر پڑھانے لگا تو [illegible] کا بازو پکڑ کر کھڑا ہو گیا۔ اور کہنے لگا کہ جب میں [illegible] ظہر کے لئے وضو کر چکا تو میں نے اپنی [illegible] میں سے ایک کو دیکھا۔ اور [illegible] جب [illegible] میں مشغول ہوا۔ تو مجھ [illegible]

محسوس کی۔ اس لئے اب میں تجدید وضو و نماز کرتا ہوں۔

کنز العمال جلد چہارم صفحہ ۲۱۳ پر مندرجہ حدیث میں حنظلہ لکھتا ہے کہ عمر نے نماز مغرب پڑھائی تو پہلی رکعت میں کچھ نہ پڑھا اور دوسری میں الحمد و سورۃ پڑھی اور ابن حبان کی روایت سے ظاہر ہے کہ ایک دفعہ نماز مغرب پڑھائی تو کسی رکعت میں بھی قرأت نہ کی۔ لوگوں نے پوچھا تو کہا کہ رکوع اور سجود کیسے تھے۔ انہوں نے کہا وہ تو بہت عمدہ تھے۔ اس پر کہا تو پھر کچھ مضائقہ نہیں۔ پھر بروایت ابراہیم نخعی لکھا ہے کہ عمر نے نماز پڑھائی اور کچھ نہ پڑھا جب نماز ختم کی تو لوگوں نے کہا کہ آپ نے کچھ پڑھا ہی نہیں۔ جواب دیا کہ میں نے دل میں ایک قافلہ ملک شام کو بھیجنے کے لئے تیار کیا اور اس کو منزل بمنزل وہاں پہنچایا اور اب اس کی خرید و فروخت سے فارغ ہوا ہوں۔ پھر نماز لوٹائی گئی۔ پھر بروایت عکرمہ لکھا ہے کہ عمر نے نماز عشا میں کچھ نہ پڑھا ... عبدالرحمن بن عوف اس کے ... ہو گیا۔ ... نماز ثانی ... معجزہ ... پھر تجدید نماز کی گئی۔

کنز العمال جلد چہارم صفحہ ۳۰۲ پر حدیث ... ماہ رمضان میں روزہ رکھا۔ آسمان ابر آلودہ ہو گیا تو روزہ افطار کر دیا ... پوچھا تو کہا جس کا آسان ہے فکر پرواہ نہیں۔ ہم نے وقت کے ... کی تھی۔ پھر حدیث حنظلہ لکھی ہے کہ ایک دن عمر اور اس کے اصحاب نے ماہ رمضان میں ... انہوں نے ... وہ دل پر چڑھ کر ... تو انہوں نے کہا لوگو ابھی آفتاب ... پھر بروایت ... لکھا ہے کہ ماہ رمضان میں ... روزہ افطار کر لیا۔ پھر سورج نکل آیا۔ تمام اصحاب نے کہا کہ ... ہم کبھی قضا نہ کریں گے ہم نے کوئی گناہ تو نہیں کیا۔ پھر بروایت ... عمر کی زوجہ عمر کے سر پر بوسہ دیا کرتی جبکہ وہ روزہ سے ہوتا۔ ... محمد بن عمرو بن حزم لکھا ہے کہ اس سے عبداللہ بن ... عمر کی زوجہ عاتکہ عمر کا سر چومتی جبکہ وہ روزہ سے ہوتا۔ پھر بروایت ... رسول اللہ کو دیکھا اور ان کے چہرہ پر غصہ ... تم روزہ میں بوسہ بازی نہیں ... کرو گے۔

کنز العمال جلد چہارم صفحہ ۲۳۲ پر ... لکھا ہے کہ عمر نے نماز صبح پڑھائی۔ نماز تمام کرنے کے بعد یاد آگیا کہ میں تو احتلام سے تھا ... دوبارہ نماز کی۔

شیخ [illegible] اور آفتاب [illegible]

[illegible] کیا ہے۔

[illegible]

[illegible] کو کہتا [illegible]

[illegible] اگر [illegible]

[illegible] تمام [illegible] مشہور [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

طلوع آفتاب کے بعد نماز پڑھتے ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

پر قادر نہیں ہیں۔

[illegible] شیخ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] سے کل درخت خشک
[illegible] حضرت [illegible] پوچھا۔ اس
درخت کو [illegible] اس کی جگہ خود درخت
لگایا جو اسی سال میں [illegible]

ترمذی [illegible] شعیب نے المقری سے
اس نے حیوۃ بن شریح سے [illegible] نے عقبہ بن
عامر سے روایت کی ہے کہ [illegible] ہوتی تو عمر ہوتی۔

امام [illegible] ضعیف حدیث ہے ذہبی نے لکھا ہے
میزان میں لکھا ہے [illegible]
حدیث [illegible] نے لکھا
ہے کہ مشرح [illegible] تخلیق لگائی۔ ابن
جوزی نے کتاب الموضوعات میں [illegible]
اس [illegible]
[illegible] کے حال
[illegible] اور رسول نہ کرلیا جاتا۔

[illegible] حسن بن عرفہ عبسی نے اس سے
[illegible] اس سے بکر بن
[illegible] فرمایا رسول اللہ
[illegible] حدیث صحیح نہیں ہیں پہلی تو
[illegible] ابن عدی نے کہا ہے کہ
[illegible] نے کہا ہے کہ عبد اللہ
بن واقد کوئی حیثیت [illegible] متروک محدث ہے اور کہا ہے کہ ابن حبان
سے منقلب [illegible] انتہی

فیض القدیر [illegible] اور ترمذی نے اپنی صحیح میں
اور حاکم نے مستدرک [illegible] حدیث لکھی ہے کہ فرمایا۔

رسول اللہ نے کہ اگر میرے بعد نبی ہوتا تو عمر ہوتا۔ [illegible] مسند میں نقل کی ہے اور اس کے راوی [illegible] ثقہ ہیں
وہ آیات جو وحی سے قبل بخاری نے [illegible] کی ہیں [illegible] ہو یا بعد [illegible]

کنز العمال [illegible] جلال الدین سیوطی فضائل عمر میں [illegible] کنز العمال میں ہے کہ فرمایا رسول
خدا نے کہ اگر میرے بعد نبی ہوتا تو عمر ہوتا۔ نقل کیا ہے طبرانی نے [illegible] اور یہ روایت
ابن عساکر نے بھی عقبہ بن عامر سے نقل کی ہے کہا ہے کہ یہ حدیث [illegible] حدیث غریب
(غیر صحیح) ہے [illegible] ابو موسی [illegible] موضوعات
میں درج کیا ہے

کنز العمال فضائل عمر بن خطاب میں [illegible] ہے کہ ابن عمر سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ نے
کہ اگر میرے بعد نبی ہوتا تو عمر ہوتا۔ خطیب نے کہا ہے یہ روایت منکر ہے

کتاب الفرقان [illegible] ہے کہ ترمذی وغیرہ نے [illegible] حدیث ہے
کہ اگر کوئی میرے بعد نبی ہوتا تو عمر ہوتا

نوٹ: محمد کی ختم نبوت کے باوجود [illegible] موضوع [illegible]
نے عصمت [illegible] حضرت [illegible]
کی ہو سکتا ہے [illegible] اگر وہ نبی ہو سکتا ہے تو پھر بھی [illegible]

ترمذی نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے [illegible] کی زبان اور قلب پر حق
کو قرار دیا اور ابن عمر نے کہا کہ کوئی امر ایسا نہیں [illegible] محمد نے کوئی بات
کہی ہو مگر قرآن اس کے مطابق نازل ہوا جو عمر نے کہی تھی

تفسیر در منثور جلد سوم [illegible] ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ عمر [illegible] مسلمانوں سے اختلاف کرنے
کی وجہ سے قریب تھا کہ ہم پر عذاب خدا نازل ہوتا اور اگر نازل ہوتا تو سوائے عمر کے کوئی نہ بچتا

اتقان جلد اول ص ۳۵ پر ہے کہ ابن مردویہ نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ عمر [illegible] تھا
تو قرآن اس کی رائے کے مطابق نازل ہوتا [illegible] ہے کہ عمر نے
کہا کہ مجھ سے خدا نے چار باتوں میں موافقت کی ان میں سے ایک یہ ہے کہ جب آیہ لقد خلقنا
الانسان من سلالۃ من طین کا نزول ہوا تو میں نے کہا فتبارک اللہ احسن الخالقین
پس بعینہ میرے لفظوں میں آیہ کا نزول ہوا۔

اتقان جلد اول ص ۳۵ پر ہے کہ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ ایک یہودی عمر بن خطاب

سے ملا سکتا ہوں کیا وہ جبرئیل جو تمہارے رسول کو تعلیم دیتا ہے ہمارا دشمن ہے اس پر عمر نے کہا۔ من کان عدوا للہ وملائکتہ ورسلہ وجبریل ومیکائیل فان اللہ عدو للکافرین۔ پس یہی کلام قرآن میں نازل ہوا۔

تفسیر درمنثور ص ۹۵ ... میں ہے کہ مجاہد سے اس نے روایت کی ہے کہ عمر نے کہا کہ میں نے مصلائے ابراہیم کی بابت کہا ... پس یہی کلام نازل ہوا۔ پھر میرے کہنے پر رسول اللہ کی ازواج کے بارہ میں یہ آیت نازل ہوئی ... عسیٰ ربہ ان طلقکن ان یبدلہ ازواجا خیرا منکن پس یہی کلام نازل ہوا۔

نوٹ: سنیوں کا فخر ہے کہ انہوں نے جوش محبت عمری میں خود خدا کا ہم پلہ بنایا۔

خداوند ... قرآن ... کا مثل نہیں لا سکتے لیکن سنی کہتے ہیں کہ عمر خطاب اس کا مثل لائے۔ نہیں نہیں بلکہ خدا نے ہی ان کی نقل کی توبہ توبہ (مصنف)

تفسیر کتاب تفسیر ... جلد ... میں ابن عمر سے روایت ہے کہ عبداللہ ابن ابی منافق مر گیا تو عبداللہ کے بیٹے نے آنحضرت سے ... کفن دینے کے لئے حضرت کا کرتہ مانگا حضرت نے کرتہ دے دیا جس میں وہ کفن دیا گیا۔ بعد میں آنحضرت سے نماز جنازہ کی درخواست کی جو مقبول ہوئی۔ جب آنحضرت نماز جنازہ پڑھانے لگے تو عمر نے حضرت کا دامن کھینچا اور کہا کیا آپ ایسے لوگوں کی نماز جنازہ پڑھتے ہیں جن کی بابت قرآن میں خدا نے ممانعت کی ہے۔ حضرت نے فرمایا مجھے خدا نے [illegible] کہا ہے ... تو یہ آیت ولا تصل علی احد منہم مات ابدا ... جس پر یہ آیۂ قرآنی عمر کی رائے کے مطابق نازل ہوا کہ اے پیغمبر ایسے لوگوں کی نماز نہ پڑھو۔ بلکہ وہ مر جائیں تو ان کی قبر پر بھی نہ جاؤ ... یہی حدیث بخاری کتاب اللباس باب لبس القمیص میں بھی ہے۔

ازالۃ الخفاء ... میں ہے کہ ایک شخص نے عمر سے استفتا کیا کہ ہماری ایک جاریہ ہے اور اس کی ایک بیٹی ہے ... کیا ہم دونوں سے مقاربت کریں۔ عمر نے کہا کہ ایک آیت سے حلال [illegible] اور ایک آیت سے حرمت معلوم ہوتی ہے لیکن ہم ایسا فعل کرتے نہیں جانتے۔

فتح الباری شرح کتاب ... میں ... ہے کہ ابن عمر نے کہا کہ عمر بن خطاب کے مسئلہ حج کے متعلق ... ہیں کہ ہر ایک ان میں ایک دوسرے سے متناقض ہے۔

علامہ ابن حزم نے کتاب المحلی میں ... لکھا ہے کہ ابن عمر نے کہا جب [illegible] جرأت کرتا ہے وہ ... مسئلہ حج میں جرأت کرے ... کی کتاب میں بروایت محمد بن ہلال لکھا ہے کہ میں نے سعید بن

سعید بن ... [illegible] ... کو پوچھ کر کیا ہو گے پھر روایت
سعید بن مسیب لکھا ہے کہ ... [illegible] ... کو جب سے کہ مسئلہ عبداللہ کا حکم لکھے ...
کنزالعمال میں روایت ... [illegible] ... رسول اللہ سے پوچھا
کہ مسئلہ عبداللہ کا کیا حکم ہے حضرت نے فرمایا ... [illegible] ... قبل ... کہ تم اس مسئلہ کو جب سعید
بن مسیب کہتا ہے کہ ... [illegible] ... روایت کو بیہقی اور
عبدالرزاق اور ابوالشیخ نے نقل کیا ہے۔

علامہ سیوطی نے ... [illegible] ... بیہقی نے لکھا ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ میرے اصحاب مثل
ستاروں کے ہیں ... [illegible] ... اور ان کا اختلاف باعث رحمت ہے
تفسیر بیضاوی جلد ... [illegible] ... کہ اسلام کے
اسلام میں یہ ... [illegible] ... عمر بن
خطاب نے نماز تراویح کے بعد ... [illegible] ... رسول اللہ ... [illegible] ... اسلام میں
کہ اس فعل ... [illegible] ... کا اقرار ... [illegible] ... عمر کی
خبر ... وهل لكم ... [illegible]

حسرت ہے جو شخص ... [illegible] ... کا فتویٰ
دیتا ہو۔ تورات سے مسائل ... [illegible] ... شریعت ... [illegible] ... نماز اور روزہ
کے ارکان کے توڑنے کا عادی ... [illegible] ... کیا جیسے
جاہل کو نائب رسول ... [illegible]

شجاعت عمریہ

تاریخ طبری ... [illegible] ... کہ جنگ احد کے دن تمام اصحاب رسول آنحضرت
کو چھوڑ کر بھاگ گئے ... [illegible] ... صرف حضرت علی اور ابودجانہ اور سماک
... [illegible] ... اس جنگ میں امیر حمزہ شہید ہوئے
... بھی شہید ہو گئے اور سماک ... [illegible] ... حضرت علی رہ گئے ... [illegible]
نے کہا یا حضرت ... [illegible] ... حضرت نے فرمایا کیوں نہ ہو علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں
جبرئیل نے کہا میں آپ دونوں سے ہوں ... [illegible] ... لا سيف الا ذوالفقار لا فتی الا علی

تاریخ خمیس میں ہے کہ جب جنگ احد میں تمام مہاجر و انصار آنحضرتؐ کو چھوڑ کر بھاگ گئے تو انس بن نضر عم انس بن مالک کا گزر عمر بن خطاب اور طلحہ پر ہوا جو ایک جماعت مہاجرین و انصار کے ساتھ ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھے تھے۔ انس نے کہا یہاں کیوں بیٹھے ہو۔ کہا کیا کریں۔ رسول اللہ تو مارے گئے۔ انس نے کہا پھر زندہ رہ کر کیا کرو گے تم بھی اسی راہ پر مر جاؤ جس پر آنحضرتؐ نے وفات فرمائی مگر ان میں سے کوئی بھی نہ لوٹا خود انس گیا اور مارا گیا۔

تفسیر در منثور ص۸۸ میں ہے کہ کتب صحاح سے روایت کی ابن عباس کہتے ہیں آنحضرتؐ کو لوگوں نے میدان میں جنگ احد چھوڑ دیا جن میں سات انصار تھے اور دو مہاجر اور دسویں آنحضرتؐ خود تھے۔

ازالۃ الخفاء مقصد دوم تاریخ ص۲۹۳ مذہب معتبر ترجمہ خصائص نسائی مطبوعہ محمدی لاہور ص۲۲ پر ہے کہ آنحضرتؐ نے جنگ خیبر کے دن ابوبکر کو چند لوگوں کو مقابلہ کے لیے بھیجا۔ پھر دوسرے دن اس کے بعد عمر اور اس کے ساتھی شکست کھا کر پلٹ آئے۔ دوران میں وہ عمر کو اور عمر ان کو نامرد کہتا تھا۔

تاریخ خمیس ص۱۱۱ تفسیر حسینی جلد اول ص۲۷۲ اور روضۃ الصفا جلد دوم ص۲۵ میں ہے کہ جنگ حنین کے روز تمام مہاجرین و انصار سوا ابوبکر و عمر و عثمان بھاگ گئے جبکہ آنحضرتؐ کے پاس صرف چار آدمی رہ گئے بنی ہاشم سے حضرت علی اور حضرت عباس اور ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب غیر بنی ہاشم سے عبداللہ بن مسعود۔ ناظرین یہ جنگ ۸ھ میں ہوئی اور ۱۱ھ کو آنحضرتؐ وفات پا گئے

ملا علی قاری لکھتا ہے کہ براء سے کہا کہ تم حنین کے دن میں آنحضرتؐ کے ساتھ نکلے لیکن جب مشرکین غالب ہوئے تو مسلمانوں کو شکست در پیش آئی۔ اس حدیث کی شرح میں لکھتا ہے کہ توربشتی کہتا ہے کہ ابو قتادہ صحابی نے اصحاب کے لیے شکست اور فرار کا لفظ کہنا پسند نہ کیا۔ اس لیے مخفی کے لفظ سے اس کی طرف کنایہ کیا۔

بخاری کتاب المغازی باب یوم حنین و مجمع مسلم میں ہے کہ ایک شخص نے براء بن عازب سے پوچھا کہ کیا تم حنین کے دن رسول اللہ کو چھوڑ کر بھاگ گئے تھے اس نے کہا لیکن رسول اللہ تو نہیں بھاگے تھے۔

بخاری میں ہے کہ ابو قتادہ کہتے ہیں کہ بروز حنین مسلمان بھاگ گئے اور میں بھی ان کے ساتھ بھاگ گیا پس ناگاہ میں نے بھاگنے والوں میں عمر بن خطاب کو دیکھا۔ میں نے کہا لوگ کیوں بھاگ نکلے ہیں۔ عمر نے کہا خدا کا امر یہی تھا۔

حبیب السیر و تاریخ ساق جلد سوم اور روضۃ الاحباب اور تاریخ ابن کثیر شامی اور انسان العیون اور معارج حافظ و سیاحی احمد تاریخ اور تفسیر کبیر میں لکھا ہے کہ جب آنحضرتؐ کا لشکر مکہ سے باہر نکلا تو ابوبکر کی

[illegible] کثرت و شوکت پر بڑی امید رکھتے تھے اور آج مغلوب ہو گئے۔ ایسے سخن صادر ہونے کی وجہ سے آنحضرت کے لشکر نے حنین میں پہلی شکست کھائی۔

[illegible] دیکھ کر [illegible] اور صاحب مدینہ سب لوگ روز حنین آنحضرت کے پاس صرف چار اشخاص رہ گئے تین تو بنی ہاشم سے علی ابن ابی طالب و عباس و ابو سفیان بن حارث تھے اور ایک شخص ان کے سوائے عبداللہ بن مسعود تھا۔ علی ابن ابی طالب آنحضرت کی حفاظت سامنے سے کرتے اور ابو سفیان بن حارث [illegible] کی باگ پکڑے تھا۔ اور عبداللہ [illegible] طرف سے حفاظت کرتا تھا۔

صحیح بخاری کتاب غزوات میں ہے کہ جب روز حنین لوگ بھاگ گئے۔ تو رسول اللہ ان کو کہتے جاتے تھے کہ میں نبی ہوں اور میں جھوٹا نہیں ہوں۔ اور میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں۔ مگر سوائے چار اشخاص کے حضرت کے پاس کوئی نہ رہا۔

ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ بجز سات آدمیوں کے روز حنین آنحضرت کی معیت کو چھوڑ کر [illegible] بھاگ گئے اور پراگندہ ہوگئے

در منثور میں [illegible] سے روایت ہے کہ حضرت نے [illegible] جنگ حنین میں [illegible] [illegible] آنحضرت نے فرمایا [illegible]

[illegible] سنہ ۳۳ [illegible] آنحضرت [illegible] فرمایا کہ حضرت علی [illegible] [illegible] شروع ہو گئی۔

[illegible] پر لکھا ہے [illegible] طرف [illegible]۔

[illegible] [illegible] حضرت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] آنحضرت کے پاس صرف چند اصحاب رہ گئے مہاجرین میں سے ابوبکر و عمر [illegible] و علی ابن ابی طالب [illegible] و عباس [illegible] ابو عبیدہ بن جراح و زبیر بن العوام [illegible]

ودعا کمر ں ثابت و [illegible] بن الصمۃ و سہل بن حنیف وابی بن حضیر و سعد بن معاذ۔

[illegible] سے نقل کیا گیا ہے کہ ابن عباس فرماتے ہیں کہ [illegible]

[illegible] ایک عبداللہ بن مسعود تھا۔

[illegible] جنگ احد میں تمام اصحاب رسول بھاگ گئے۔ اور آنحضرت کی خدمت میں سوائے علی ابن ابی طالب [illegible] سہل بن حنیف کوئی نہ رہا۔ اس وقت آنحضرت پر زخموں کی وجہ سے غشی طاری ہوئی جب [illegible] علی سے پوچھا کہ لوگوں نے کیا کیا علی نے عرض کیا لوگ [illegible] آنحضرت نے [illegible] سے علی [illegible] جمعیت کی [illegible] علی نے [illegible] آنحضرت کی خدمت میں [illegible] آنحضرت کا [illegible]

[illegible] عبداللہ بن مسعود سے پوچھا [illegible] جنگ [illegible] سوائے علی [illegible] سہل بن حنیف کے کوئی شخص [illegible] کہ پیچھے [illegible] بھاگ گئے تھے سوائے علی کے کوئی بھی شخص آنحضرت کے پاس [illegible] کے بعد [illegible] آنحضرت کی خدمت میں [illegible] پھر [illegible] کہاں تھے [illegible] کے کان [illegible] واپس [illegible] تو آنحضرت [illegible] بہت دور چلا گیا تو بعض [illegible] جنگ سے [illegible]

[illegible] آنحضرت [illegible]

مدارج النبوۃ جلد دوم [illegible] میں یوں لکھا ہے کہ [illegible] حضرت عثمان [illegible] بخاری میں ہے کہ عثمان جنگ بدر سے غائب رہا اور بیعت الرضوان میں شامل نہ ہوا اور جنگ احد سے بھاگ گیا۔

مدارج النبوۃ جلد دوم [illegible] فصل دوم باب [illegible] کہ جب مسلمان بھاگ گئے اور آنحضرت کو [illegible] چھوڑ گئے تو حضرت غضب [illegible] پیشانی سے پسینہ ٹپکنے لگا اس حالت میں آنحضرت نے دیکھا کہ علی آپ کے پہلو میں کھڑے ہیں تو حضرت نے فرمایا اے علی تو بھی دوسرے لوگوں کے ساتھ کیوں ملحق نہیں ہو گیا [illegible]

کہا مجھ سے ایمان لانے کے بعد کافر نہیں ہوں گا ... مجھ پر آپ کی پیروی لازم ہے۔

حوالہ ... مسند ... تفسیر ابن کثیر جلد ... روضۃ الصفا ... تاریخ خمیس اور حبیب السیر میں ہے کہ عمر، ابوبکر و عثمان احد میں بھاگے۔

کنز العمال میں ہے کہ ... جب کبھی ابوبکر کے سامنے جنگ احد کا ذکر آتا تو وہ کہتے اور کہتا کہ وہ دن تمام طلحہ کا تھا ... پھر کہتا تھا میں پہلا شخص تھا جو احد کے دن بھاگ کر پہلے واپس آیا۔

تاریخ خمیس میں ہے کہ ... ابوبکر نے کہا ... احد کے دن جب لوگ رسول اللہ کے پاس پلٹ آئے تو میں ان میں سے پہلا تھا جو رسول اللہ کی خدمت میں ... صلی اللہ ... میں آ کر ... عائشہ سے حدیث اخراج کی ہے کہ ابوبکر نے کہا کہ جب احد کے دن لوگ رسول اللہ کو چھوڑ کر چلے گئے تو میں پہلا شخص تھا جو ... دیکھا تو ... پیچھے سے کسی نے بلایا ... حضور رسول اللہ کے پاس ... دیکھا تو وہ ابو عبیدہ تھا

در منثور ... تفسیر ... کنز العمال ... فصل چہارم فی الخصائص ... کنز العمال ... عمر بن خطاب ... سورہ آل عمران پڑھی ... جب ... لوگ بھاگ گئے ... پہاڑ پر چڑھ گیا ... میں ... اچھل رہا تھا گویا میں پہاڑی بکری تھا اور لوگ کہتے تھے کہ محمد قتل ہو گئے ... میں نے کہا ... جو بھی یہ بات کہنے والے کو قتل کر دوں گا یہاں تک کہ ہم سب پہاڑ پر جمع ہوئے تو اس آیہ کا نزول ہوا۔

درمنثور ... ابن جریر ... روایت ہے کہ جب روز احد اصحاب رسول بھاگ گئے ایک کہنے والے نے کہا کہ محمد شہید ہو گئے ہیں تم لوگ اپنے پہلے دین کی طرف رجوع کر لو۔ اس وقت اس آیہ کا نزول ہوا۔

تفسیر ... میں ہے کہ جب اصحاب رسول روز احد جنگ سے بھاگ گئے تو خدا نے نازل کیا کہ مسلمانو تم اس وقت کو یاد کرو جب تم بھاگے جا رہے تھے پہاڑ پر چڑھے جاتے تھے۔ اور رسول اللہ تمہارے پیچھے تم کو پکار رہے تھے اور تم مڑ کر بھی نہیں دیکھتے تھے اور رسول اللہ کا چہرہ زخمی ہو گیا اور آپ کا خود ... ٹوٹ گیا۔

رسولؐ تمہارے ساتھ ہوئے ۔ تب علی نے کہا مجھے برطرف [illegible] مشورہ ۔ کیا تم جو عیسائی حضرت عیسیٰ کو سمجھتے ہیں تو ایسی طرح تمہارے حق میں [illegible] بہت [illegible] سے گزرتا [illegible] قتل کے بیچ کی خاک پھانکے ۔ [illegible] ذات السلاسل بھی کہتے ہیں [illegible] قبیلہ کی سیم سے تھے ۔ اور اسی جنگ میں حضرت [illegible] تب سورہ و العادیات کا نزول ہوا۔

جمع الجوامع سیوطی حرف الف میں حذیفہ [illegible] وہ دی سند میں ہے کہ حاکم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ فرمایا آنحضرت نے جو [illegible] اس سے [illegible] چالیس آدمیوں پر کسی شخص کو [illegible] حالانکہ ان میں [illegible] ایسا شخص ہے جو اس امیر سے افضل ہے [illegible] قوم کی خیانت کی۔

تہذیب التہذیب [illegible] ذات السلاسل میں ابوبکر و عمر عمرو عاص کے ماتحت بھیجے گئے۔

فتح الباری کتاب معرفۃ [illegible] اصحاب بیان [illegible] ابوبکر و عمر [illegible] عمرو بن عاص نے حکم دیا کوئی شخص آگ نہ جلائے عمر [illegible] کیونکہ رسول اللہ نے اس [illegible] کو بات کا علم ہے۔

ناظرین جنگ [illegible] رسولؐ [illegible] چودہ آدمی یعنی ابوبکر، عمر، عثمان، طلحہ [illegible] ابو موسیٰ اشعری [illegible] ابوہریرہ [illegible] حذیفہ [illegible] ابوطلحہ انصاری [illegible] عمرو عاص نے مشورہ کیا کہ [illegible] آنحضرت [illegible] اونٹ پر سوار گزریں [illegible] ایک جانب [illegible] حضرتؐ کو وادی کی تہ میں گرا دیں گا اور وہ جاں بحق [illegible] مشورہ سے آگاہ کر دیا۔ کہ فلاں فلاں چودہ آدمی [illegible] حضرت حذیفہ بن الیمان کو ان چودہ منافقین کے نام بتا دیے اور حکم دیا کہ تم فلاں مقام پر [illegible] حذیفہ وہاں گیا اور ان تمام کو دیکھ [illegible] پراگندہ ہو گئے [illegible] بتانے کی وجہ سے حذیفہ کو صاحب السر کہا جاتا ہے اسی طرح واقعہ [illegible] بھی آنحضرتؐ کو شہید کر دینے کا منصوبہ [illegible] مگر خداوند عالم نے محفوظ رکھا عمر بن خطاب حضرت حذیفہ سے پوچھا کرتا تھا [illegible] حذیفہ [illegible] بھی ان چودہ منافقوں

میں ہے حذیفہ نے کہا کہ [illegible] تو خود بھی طرح جانتا ہے۔

سیرۃ الحلبیہ میں [illegible] نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ [illegible] کی خبر [illegible] ملی تو آنحضرت نے مشورہ لیا [illegible] کلام [illegible] تو آنحضرت [illegible] کی طرف [illegible] پھر عمر سے گفتگو کی تو آنحضرت نے اس کی بات [illegible] آنحضرت کا جو ارادہ ہو ہم حاضر ہیں [illegible] ہم سمندر کی تہ میں جائیں تو ہم [illegible] تو ہم جائیں گے پس آنحضرت نے [illegible] جب جنگ کا موقعہ آیا تو ابوبکر و عمر کا [illegible] لوگوں کو [illegible] کیا اور [illegible] کے لئے [illegible] کا [illegible]

مدارج النبوۃ [illegible] کے مشورہ سے اس جنگ میں [illegible] [illegible] آنحضرت کے پاس [illegible] تھا۔

[illegible] ہے [illegible] کیا [illegible] ایک [illegible] ہیں اور [illegible] کی سواری [illegible] مشغول ہوتے ہیں [illegible] غالب آگئے تو [illegible] سواری پر بیٹھ کر جائے [illegible] گئے ہیں۔

بخاری کتاب [illegible] پاس بیٹھا تھا [illegible] الاحزاب [illegible] جلد دوم [illegible] میں ہے [illegible] احزاب کے دن رسول اللہ [illegible] کوئی عمرو بن عبدود کے مقابلہ پر [illegible] علی نے عرض کیا کہ مجھے اجازت دیجئے [illegible] عمرو بن عبدود سے [illegible] کیا تم میں کوئی مرد نہیں ہے [illegible] رسول اللہ [illegible] میدان میں جانے کا حکم دیا۔ مگر [illegible] عمرو بن عبدود کی قوت [illegible] دوسروں کو بھی بزدل بنا دیا۔

[illegible] آنحضرت [illegible] عمرو بن عبدود کا مقابلہ کرنے کا حکم دیا تو [illegible] اس وقت عمر نے کہا۔ یا حضرت یہ عمرو ابن عبدود

بہت بہادر ہے۔ ایک وحدہ کو ڈرن سے اس کا مقابلہ ہوا تھا اس کے پاس ڈھال موجود نہ تھی۔ تو
اس نے اونٹ کا بچہ پکڑ کر بطور ڈھال استعمال کیا

ابن ابی الحدید معتزلی [illegible] غزوہ ملحوب بہ خندق کا یعنی غزوہ احزاب مسلمانوں کے
لیے ایک سخت کا دن تھا [illegible] دیکھا گیا۔ [illegible] وقت سخت بیماری ابوبکر آنحضرتؐ کے
[illegible] عمرو بن عبدود گھوڑے کو
جولان دیتا ہوا خندق سے گزر گیا۔ اور [illegible] سے نکلے۔ پس آنحضرتؐ کے تمام
اصحاب ساکت ہو گئے [illegible] کوئی [illegible] حضرت علی علیہ السلام نے
عرض کیا مجھے اجازت دیجئے کہ میں [illegible] کے درمیان [illegible] اگر میں نے اس کو قتل کر دیا۔
تو وہ جہنم میں جائے گا۔ اور اگر اس نے مجھے قتل کیا تو میں جنت میں جاؤنگا۔ پس آنحضرتؐ نے فرمایا
اے علیؑ اس کے مقابلہ پر جاؤ [illegible] روضۃ الاحباب و شرح ابن ابی الحدید میں مرقوم ہے

[illegible] عمرو بن عبدود [illegible] گھوڑا دوڑاتا پھرتا
تھا یہاں تک کہ خندق سے گزر [illegible] تمام اصحاب رسولؐ دم
بخود تھے [illegible]
[illegible]
[illegible] آنحضرتؐ نے فرمایا
[illegible] مولوی [illegible] نے اپنی [illegible] مدارج النبوۃ [illegible]
سے نقل کیا ہے کہ جب عمرو بن عبدود [illegible] نعرے لگانے لگا۔ تو حضرت علی علیہ السلام
نے اس کے مقابلہ کا ارادہ کیا تو آنحضرتؐ نے منع کر دیا۔ [illegible] عبدود پکار پکار کر طعنہ زنی کرنے لگا
کہاں ہے وہ جنت [illegible] جو شخص تم میں سے قتل ہوگا وہ اس میں داخل
ہوگا پھر کیوں تم میں سے کوئی بھی میرے مقابلہ کو نہیں آتا [illegible] آنحضرتؐ کی خدمت میں آئے
اور مقابلہ کی اجازت چاہی آنحضرتؐ نے اجازت عطا فرمائی اور اپنا عمامہ اپنے سر سے اتار کر حضرت علیؑ کے
سر پر باندھا۔ اور فرمایا کہ اسی سامان سے چلے جاؤ۔ جب جناب مشکلکشاؑ اس کے سامنے گئے۔ تو
وہ یہ رجز کہہ رہا تھا [illegible] نعرے لگا لگا کر تھک گیا جب کہ بہادر [illegible]
[illegible] کے مقام میں تھا۔

مستطرف باب [illegible] فصل دوم جلد اول [illegible] پر ہے [illegible]

[illegible] جو [illegible] اور [illegible] میں [illegible] وہ [illegible]
[illegible] دہشت [illegible] برچھیاں [illegible] گئے۔

[illegible] نے آنحضرت کی [illegible] وہ علی و عباس فضل ابن
عباس و [illegible] شخص ایمن بن عبید تھا۔

لطیفہ [illegible] ہے۔ [illegible] نبی علیہ السلام کو آنحضرت صلعم نے خرما دیا ہوا تھا۔ [illegible]
[illegible] ہوگی۔ [illegible] کو اس [illegible] کا علم نہ تھا۔ [illegible] لئے ابوبکر کی [illegible]
[illegible] صحیح رکھتی ہے [illegible]۔ ابوبکر و عمر کو [illegible] تو آنحضرت
[illegible] اہلبیت کو [illegible] کر دیتے۔ پھر وہ جنگ سے [illegible]
[illegible] آنحضرت [illegible] اگر مسلمان ہوتے تو [illegible] جیا ہے تھا۔

[illegible] حذیفہ سے پوچھا کہ تم کو منافقین کے نام کس طرح معلوم
ہوئے [illegible] آنحضرت نہیں جانتے۔ حذیفہ نے کہا کہ شب عقبہ ہم رسول اللہ کی سواری کے پیچھے جاتے
تھے حضرت [illegible] کہ ہم [illegible] آنحضرت کو اونٹ سے گرا دیں کہ حضرت
کی [illegible] حذیفہ [illegible] میں [illegible]
[illegible] کی وجہ سے حضرت [illegible] پوچھا کون ہے [illegible]
[illegible] میں سے سب کے نام [illegible] حضرت سے فرمایا یہ سب
منافق [illegible]

[illegible] معارج النبوۃ
[illegible] کون کون ہیں [illegible] کتب میں لکھا ہے۔ [illegible]
[illegible]

[illegible] آنحضرت کو عقبہ میں [illegible] گرا دیں [illegible]
[illegible] آنحضرت نے جبرئیل سے منافقوں کے نام اور ارادہ
سے [illegible] حضرت حذیفہ کو حکم دیا۔ کہ وہ پیچھے سے ہنکاتے
چلیں جب [illegible] صحابی نے [illegible] کیا کہ اگر حکم ہو تو ہم ان منافقوں
کو قتل کریں۔ آنحضرت نے اجازت نہ دی۔

[illegible] حذیفہ سے [illegible]

[illegible]

[illegible] سورۂ آل عمران میں ہے اگر

[illegible] بجلی کی طرح چمکتا تھا۔

[illegible] اور ربیعین فرزانی

[illegible] علی علیہ السلام کے

[illegible]

[illegible] ہم حق پر ہیں

[illegible] مصیبت ہم پر ہو [illegible]

[illegible]

[illegible] ابو بکر

[illegible] یا حضرت

[illegible] جس کے

[illegible] زیادہ عزیز رکھے

[illegible] تو حال

جنت کیونکر ہو سکے گے۔

[illegible]

[illegible] عمران [illegible]

[illegible] اللھم لعن

[illegible]

[illegible] سبیل اللہ [illegible]

[illegible] لا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ

[illegible]

[illegible] کو چھوڑ کر رسول [illegible] دفن کر دیا گیا۔

[illegible] جناب حضرت جناب امیر علیہ السلام

[illegible] مدارج النبوۃ جلد دوم صفحہ ۵۵ میں ہے کہ حضرت

جناب امیر علیہ السلام [illegible] حضرت کا آب دہن جناب امیر کے سینہ

[illegible] کا ظہار کیا یہی توحید ہے۔

[illegible] کا قول ہے کہ مختصر تشبیہ یعنی دو شنبہ کے

[illegible] اور [illegible] کو [illegible] میں مصروف تھی صواعق محرقہ مطبوعہ مصر

[illegible] ۹۲ اور [illegible]

[illegible] والیہ اہم

[illegible] کے دفن و کفن میں شریک نہیں ہو

[illegible] تو خبر دار میں

[illegible] دیکھ چکا ہے کہ اس سوال [illegible]

[illegible] نہیں ہوتی

[illegible]

[illegible] الفاظ میں یہی رائے لکھی ہے

[illegible] شریک ہوئے [illegible] خلافت [illegible] تھا

[illegible] کی طرف جلدی کی اور چھوڑ دیا۔

[illegible]

[illegible] جناب عائشہ روایت کے

بعد آیا [illegible] حضرت کا چہرہ کھول کر دیکھے یہاں تک کہ حضرت کا پیٹ

پھول گیا [illegible] حضرت کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور کہا

میرے ماں باپ آپ پر فدا [illegible]

[illegible] جا کر ابوبکر کو وفات رسول کی اطلاع دی پھر لکھا

ہے کہ حفصہ اپنے باپ عمر [illegible] یہاں تک کہ رسول اللہ نے انتقال کیا

[illegible] مسجد میں آئے تو مسجد کو خالی پایا۔

اس وقت حضرت کے مکان سے مدینہ کی [illegible] وفات محمدؐ [illegible] جنید بغدادی سے گریہ فرماتے [illegible] وارجاتے [illegible] سبب پر عذاب ہوتا ہے حالانکہ جب کوئی [illegible] سے ہمیشہ [illegible] ہوئی [illegible] دونوں سے سمجھ اور اتفاق کی ہیں اور [illegible] کہی گئی ہیں [illegible] وقت کی [illegible] آنحضرتؐ لیٹے ہوئے تھے [illegible] آپ سے اس وقت [illegible] پہنچے [illegible] بنیا سعید کو چلے گئے ہیں [illegible] قریش کو بلایا۔

کنز العمال [illegible] جلد [illegible] میں سے کہ [illegible] شافعی [illegible] وہ دونوں [illegible] حضرت [illegible] کہ وہ دونوں واپس آئیں نماز [illegible] کو [illegible]

سیرت حلبیہ [illegible] آنحضرت [illegible] دوپہر کو انتقال فرمایا۔ وہ دن تمام [illegible] شنبہ کی [illegible] رات [illegible] شنبہ بھی بدھ کی رات بڑی [illegible] دفن [illegible] حضرت کی [illegible] فضل ابن عباس صالح غلام آنحضرتؐ [illegible] مشغول تھے [illegible] آنحضرت پیر کی دوپہر کو وفات ہوئے [illegible] کئے گئے ہیں۔ اس حساب سے حضرت کی نعش [illegible] رہ کر دفن [illegible] دار الملوک [illegible] اور تمام حجاج [illegible] سے روایت ہے کہ فرمایا آنحضرت [illegible] نماز جنازہ پڑھو [illegible] آنحضرت [illegible]

تاریخ خمیس جلد [illegible] وفات [illegible] رسول [illegible] درمیان قبر و منبر [illegible] جس [illegible] عثمان [illegible] اور عبد الرحمان ابن ابی بکر قبر میں [illegible] رات [illegible] دفن ہوئے یعنی [illegible] شب کو وفات ہوا اور اسی دو شنبہ کی شب کو دفن [illegible] آنحضرت کی [illegible] دفن پڑی رہی۔ حضرات ثلاثہ [illegible] آنحضرت کے [illegible] دفن [illegible] ایسا ہے؟

کہ [illegible] کی [illegible] طرح آسمان پر چلے گئے جس طرح حضرت موسیٰ [illegible] گئے تھے
[illegible] اور [illegible] گے [illegible] کہ حضرت [illegible]
[illegible] دیکھے [illegible] وقت [illegible] حضرت [illegible]
حضرت عمر [illegible] حضرت [illegible] کو [illegible]
شان [illegible] کہ [illegible] اور [illegible] وما محمد الا رسول قد
خلت من قبله الرسل افئن مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم [illegible]
[illegible] اگر وہ فوت ہو [illegible]
حضرت [illegible] در [illegible] متوجہ [illegible] خطاب [illegible] کر [illegible]
پر [illegible] گئے [illegible] حضرت [illegible]
جا پہنچا۔ حضرت ابو بکر [illegible] اس کے بعد [illegible]
رہا تھا جس [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ابو بکر [illegible] کہا [illegible]
جب [illegible] فوت [illegible]
تھا اور [illegible] غسل کر [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] عمر [illegible]
[illegible] مشغول [illegible]
آنحضرت صلعم کی وفات کے صدمہ سے حواس باختہ [illegible]
کر کہتے [illegible] معشوق کی موت کے بعد عاشق کا جینا لاحاصل ہے [illegible]

تو ہم و لدو دوں کا شیوہ ہے۔

عاشق نے اپنے معشوق کی دلدادگی کا کیسا ثبوت دیا۔ کہ جنازہ میں دو تین گھنٹے تک صرف دیدار سے کام رہا۔ محبت معشوق کے واسطے [illegible] مسلمانوں کے گھر بار کو جلا دینے کی ہمہ تن کوشش میں کا ہو گیا ہے۔ [illegible] معشوق [illegible] ہو جاتا ہے گو یہاں حضرت عاشق جفا کار ہیں [illegible] خفیا طاسے مٹی ڈال کر چھپتی ہے کہ اب اس نجاست کا نشان تک [illegible] ہے مگر نجاست کی نعش خود بخود پھوٹ کر نجاست کا پتہ دے دیتی ہے۔

خلفاء ثلاثہ

تاریخ [illegible] ہے کہ خلفاء تین ہیں پہلا ابو بکر [illegible] قتل میں۔ دوسرا عمر بن عبد العزیز [illegible] متوکل [illegible] سنت [illegible] اور اہل خیر کو [illegible] میں اس سے چند سوالوں [illegible] سنت [illegible] کی مدد کی [illegible] مضمون سے ایک تو یہ ثابت ہوا کہ عمر و عثمان [illegible] دوسرے یہ کہ چونکہ متوکل نے [illegible] علی اور سادات کو قتل کیا اور [illegible] حضرت [illegible] کو منہدم کر کے اس پر ہل چلوایا۔ اور دریا کا پانی روضہ کی طرف [illegible] مذہب اہلسنت قرار دیا۔

[illegible] بھی [illegible] نقل کرتے ہیں [illegible] خلافت اور سادات [illegible] کی نگاہ میں معاویہ بھی [illegible] اول [illegible] الدین تھی اور متوکل بھی [illegible] علی [illegible] سمجھے [illegible] تعصب [illegible] عالم پر موجود ہیں [illegible] قتل [illegible] کو مخلص [illegible] کی [illegible] سمجھتے ہیں۔

مقابلہ فتوحات عمریہ ولیدیہ

جب شیعہ حضرت [illegible] کا [illegible] کر دیتے ہیں تب انکے پاس عمر کی حمایت میں [illegible] اپنے عہد خلافت میں یہ یہ فتوحات کئے۔ جاہل یہ نہیں سمجھتے کہ فتوحات [illegible] نفسانی غرض [illegible] ہے۔ [illegible] کو بطور حق خلافت پیش کرنا دیوانگی نہیں۔

تو اور کیا ہے۔ اور اگر فتوحات ملکی کی تفصیل کے قول کے مطابق [illegible] ظاہر کرتی ہیں
تو مسلمانوں کے لئے گویا حضرت خلیفہ ولید کو عمر و بکر و عثمان [illegible] جب خصوصیت حاصل ہے جو کسی خلیفہ کے سراسر
خلاف ہے۔ تاریخ الخلفاء سیوطی صفحہ [illegible] پر ہے کہ ابن ابی عبلہ سے [illegible] خدا ولید پر رحم کرے اور کہاں ہو سکتا
ہے مثل ولید کے جب سے ہند اور اندلس فتح کیا۔ اور مسجد دمشق بنائی اور فقرا و مساکین پر مساجد بیت المقدس
میں روپیوں کی تھیلیاں تقسیم کرواتا [illegible] ۸۶ھ میں جب باپ عبدالملک کی جگہ پر خلیفہ ہوا۔
۸۷ھ میں مسجد دمشق کی تعمیر شروع کی اور مسجد نبوی گرانے اور وسیع کرنے کا حکم دیا [illegible]
علاوہ قسطنطنیہ [illegible] فتح کیا ۸۸ھ میں [illegible] فتح کیا ۸۹ھ میں جزیرہ [illegible] فتح کیا۔
۹۱ھ میں [illegible] ۹۲ھ میں [illegible] اندلس [illegible] فتح
کیا۔ ۹۳ھ میں [illegible] ۹۴ھ میں [illegible] کابل فرغانہ [illegible] اور سندھ
وغیرہ فتح کیا۔ ۹۵ھ میں ملتان [illegible] فتح کیا ۹۶ھ میں [illegible] فتح کیا۔ اور اسی سال ولید
نے ۵۱ سال کی عمر میں انتقال کیا۔ [illegible]
[illegible] مسکتی ہیں [illegible] علیہ [illegible]
[illegible] طبع ضعیف [illegible] کامل [illegible]
[illegible] کوئی دیوار حائل بھی

[illegible]

[illegible]

[illegible] اور کہا کہ کوئی [illegible] سوال
[illegible] ولید [illegible] انتظام [illegible]
[illegible] مسجد نبوی کو وسیع کیا [illegible] کاری کرائی [illegible]
[illegible] اور بھائیوں کے لئے [illegible] نصب کئے۔ [illegible] ہزار مثقال سے
[illegible] اور ستون کو طلا کاری [illegible] میں ایک [illegible] ابھی [illegible]
[illegible] ہر ماہ رمضان میں خود [illegible] ختم کرتا [illegible]
[illegible] حافظ قرآن [illegible]
باوجود [illegible] مسجد [illegible] تاریخ [illegible]
[illegible] عمر بن عبدالعزیز [illegible]

[illegible] قرۃ بن شریک سے ... ظلم و جور سے بھر دی۔

تاریخ خمیس [illegible] ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کہتے ہیں کہ جب ولید کو قبر میں لٹایا گیا تو اس کے پاؤں [illegible] گئے۔ [illegible] جب ولید کو قبر میں لٹایا گیا تو اس کے دونوں گھٹنے [illegible] گردن سے مل گئے [illegible] ولید سیاہ ہوگیا۔ عمر بن عبدالعزیز [illegible] عذاب میں جلدی کی گئی۔

تاریخ خمیس [illegible] ولید بن [illegible] عبدالملک [illegible] کی کہ ولید کے [illegible] موت کی [illegible] ... [illegible] بڑی [illegible] مشہور تھا۔

[illegible] عبدالملک [illegible] کا ذکر تفصیل سے لکھا جا [illegible] ... [illegible] کے خلاف [illegible]

[illegible] علامہ [illegible] دیوبندی [illegible] ... [illegible] ولیعہدی [illegible] ... [illegible] کے لئے [illegible] ... [illegible] باس [illegible] ... [illegible] والا [illegible] ... [illegible] قیامت کے دن [illegible]

[illegible] کے ساتھ [illegible] ... [illegible] لوگوں کو نماز پڑھائے گی۔
چنانچہ وہ لونڈی [illegible]

[illegible] اور صاحب [illegible] ...

[illegible] سے کہا کہ ہم رنگ مہدی [illegible]

خلیفہ عباسی کے پاس بیٹھے تھے [illegible] سیوطی [illegible] ۔ ابو علامہ نقیب سنت حضرت بلال [illegible] زندیق فرمادے یعنی جو [illegible] خلیفہ [illegible] ۔

علامہ ابن حجر عسقلانی [illegible] علامہ جلال الدین سیوطی نے تاریخ الخلفاء میں [illegible] قاضی عیاض نے شفا میں [illegible] دوازدہ کے اسمائے گرامی [illegible] عبد الملک بن [illegible] یزید، سلیمان [illegible]

تاریخ الخلفاء سیوطی مطبوعہ [illegible] ولید بن یزید عبد الملک بن مروان نے [illegible] سلیمان [illegible] پر سلیمان خلیفہ ہوا [illegible]

دیا جاتا ہے کہ سکندر [illegible] سلطنت کو بہادری اور استقلال سے کس قدر وسعت دی [illegible] کیا انہیں کسی نے آج تک [illegible]

سکندر اعظم اور چنگیز [illegible] کیونکہ وہ تو خود میدان جنگ میں شریک ہوتے تھے [illegible] آنحضرت کے تمام غزوات [illegible] ایسا نہیں جس میں حضرت علی کے [illegible] اور انوکھی طرح کے ہتھیار [illegible] زمانہ اور بہادر دوران کہلاتے ہیں [illegible] اور بزدلی ہیں تو ہم بھی [illegible]

غزوات رسول کو دیکھیں تو [illegible] سرفروشی کا سہرا نائب رسول ۔ زوج بتول ۔ [illegible] ۔ فاتح خیبر ۔ قاتل مرحب عنتر ۔ دست خدا ۔ شیر کبریا ۔ مولا المومنین ۔ خلیفۃ المسلمین ۔ حیدر کرار ۔ آقائے نامدار محبوب مصطفیٰ سردار دوسرا شافع محشر ۔ [illegible] کہ حضرت علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سر اطہر پر تھا۔

خلافتِ عمریہ

[illegible] موت ہو گئی [illegible] کامل ابن اثیر جزری جلد دوم

[illegible] حضرت [illegible] کے بارہ میں حدیث گھڑی

[illegible] بیان ہوئی عثمان نے اپنی طرف سے

عمر بن خطاب کا نام [illegible] عثمان سے کہا جو کچھ آپ کے دل میں تھا

آپ نے معلوم [illegible] لکھ دیا۔

[illegible] فرمودہ ابو بکر عثمان نے وہ وصیت لفافہ

میں بند کر کے [illegible] بیعت [illegible] خلافت کی۔ کسی نے پوچھا کہ اس لفافہ

میں کیا ہے [illegible] شفاعت کریں گے

تو اس شخص نے کہا [illegible] کو خلیفہ بنایا تھا

اور [illegible]

[illegible] اور عمر بن خطاب کے

ہاتھ میں ڈنڈا لئے کھڑا تھا۔

[illegible] طبری اور

[illegible] صواعق محرقہ ابن حجر

[illegible] نے بیان کیا

[illegible] کے منبر سے اترئیے باپ کے منبر

کی طرف [illegible] میرے باپ کا کوئی منبر نہیں

[illegible] فرمایا۔ خدا کی

قسم [illegible] کو کہا کہ جو کچھ آپ چاہیں

[illegible]

[illegible] کو خلیفہ بناؤ۔ اس پر عمر نے

کہا خدا تجھے قتل کرے [illegible] نہیں کی ہے۔ بلکہ مجھے خوش کرنے کو کہی

ہے ہم اس عمر کو خلیفہ کیونکر [illegible] اپنی زوجہ کو طلاق کس طرح دی جاتی ہے

بانی بلکہ اس نظر بندی و پابندی جماعت سے مستثنیٰ تھے۔

مروج مذہب علامہ مسعودی برحاشیہ تاریخ کامل جلد پنجم ص۱۲۵ پر ہے کہ عمر نے عبداللہ بن عباس کو کہا کہ مجھے کھٹکا ہے کہ اگر میں مر جاؤں تو میری طرف سے [illegible] تم لوگوں کو اپنی طرف کھینچ [illegible] حسداً من عند انفسهم [illegible] میں ہے کہ عمر نے منبر پر کہا کہ تم لوگ اپنی عورتوں کے مہر [illegible] ایک عورت نے کہا ہم تمہاری بات کی پیروی کریں یا خدا کے حکم کی [illegible] تب عمر نے کہا کہ مجھ سے ہر شخص زیادہ عالم ہے پس [illegible]

تفسیر معالم التنزیل ص۹۰ میں ہے کہ عمر نے ایک شخص کو پڑھتے سنا ومن الناس من یشتری نفسه ابتغاء مرضات الله تو انا لله وانا الیه راجعون پس ایک شخص امر بالمعروف و نہی عن المنکر سے کھڑا ہوگیا عمر نے اس کو قتل کروا دیا۔

تفسیر طبری مطبوعہ مصر [illegible] ہے کہ ابن عباس نے کہا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ ایک شخص [illegible] کا حکم دیتا ہے۔ اور دوسرا شخص [illegible] (جہالت) کی وجہ سے قبول نہیں کرتا [illegible] دونوں لڑتے لڑتے [illegible]

الفاروق شبلی ص۲۲۳ پر ہے کہ عمر نے [illegible] ابن مسعود اور ابو درداء اور ابو مسعود انصاری کو قید کر دیا اور کہا کہ تم لوگوں نے آنحضرت سے بہت حدیث کی روایت شروع کر دی ہے الفاروق ص۲۲۴ پر ہے کہ [illegible] کا نتیجہ یہ ہوا کہ ابن مسعود کم حدیث روایت کرتا یہاں تک کہ [illegible] سال تک قال رسول نہیں کہتا تھا

تاریخ خمیس ص۲۲۳ پر ہے کہ [illegible] نے کہا کون ہے جو محمد کو قتل کرے تو عمر نے کہا اس کام کو میں کرونگا۔

ازالۃ الخفاء [illegible]

کشف الغطاء مطبوعہ [illegible] پر ہے کہ ایک دن بوقت فجر عمر کے [illegible] آیا اور کہا الصلوٰۃ خیر من النوم یعنی سونے سے نماز بہتر ہے عمر نے کہا یہی کلمہ صبح کی اذان میں کہا کرو۔

بخاری کتاب الصوم [illegible] رمضان [illegible] پر ہے کہ عمر نے لوگوں کو ایک [illegible] کے پیچھے [illegible] نماز [illegible] بدعت ہے تاریخ الخلفاء [illegible]

جو شخص [illegible] مر گیا اور اس کی گردن پر کسی امام کی بیعت نہ ہو تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہے۔ تو اس حدیث پر خدا کی سنت ہو کہ بعد حضرت کی وہ قبول نہ کریگا جو منصب پیغمبر کے [illegible] اول کریگا

تاریخ الخلفاء سیوطی مطبوعہ مصر کراچی جلد صفحہ ۱۳۹ سطر ۱۵ پر حضرت [illegible] سے روایت

ہے کہ عمر نے کہا کہ خدا کی قسم میں نہیں جانتا کہ آیا میں خلیفہ ہوں یا بادشاہ۔

ریاض النضرہ باب [illegible] فصل [illegible] مناقب عمر [illegible] اور صواعق محرقہ ابن حجر باب اول فصل چہارم اور مسند امام احمد حنبل جلد [illegible] اور صحیح مسلم کتاب الامارت اور بخاری کتاب الاحکام باب الاستخلاف اور مستطرف اور [illegible] و قول الصحابہ ترمذی [illegible] عمر نے کہا کہ اگر میں خلیفہ مقرر کروں تو اس شخص نے بھی [illegible] خلیفہ مقرر کیا جو مجھ سے بہتر تھا اور اگر مقرر نہ کروں تو اس شخص کی سنت پر عمل ہو گا جس نے [illegible] کو خلیفہ نہ کیا۔ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

شفقتہ [illegible] اور استیعاب [illegible] اور مستدرک حاکم [illegible] سے

مفتی محمد شفیع الدین [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کی کتاب [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کی معرفت حضرت علی علیہ السلام کو انکار [illegible] [illegible]

بیشک [illegible] رسول اللہ کی معرفت [illegible] [illegible]

[illegible] تمہارے سر پر کیا خبر ہے تمہارے دل میں کس بات کا [illegible]

یہ کیا کہتا ہے [illegible] لوگوں کو [illegible] تمہاری [illegible] [illegible]

نے [illegible] اور [illegible] کس سبب سے [illegible] [illegible]

رسول اللہ نے بعد خلافت [illegible] کو [illegible] کیا تھا۔ وہ [illegible] کوئی

قول ہے اللہ کا کوئی آیت قرآنی۔

مسلم کتاب الایمان جلد اول [illegible] شرح مشکوٰۃ [illegible] کتاب [illegible]

پر روایت ابوہریرہ لکھا ہے کہ حضرت نے مجھ کو اپنی نعلین مبارک دیں اور فرمایا کہ باہر جا کے جس شخص کو [illegible] اقرار کرے کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ [illegible] جنت

ہوگا [illegible] کے لئے باہر نکلا ہی تھا کہ مجھے عمر بن خطاب ملے [illegible] صورت معاملہ بیان

کی تو میرے سینہ میں [illegible] دو [illegible] [illegible] [illegible]
کے مبارک [illegible] آنحضرت [illegible] [illegible] وہاں آ
پہنچے آنحضرت [illegible] [illegible] آپ نے اس کو پھینک دیا تھا
دیا تھا۔ اس پر عمر نے کہا [illegible] [illegible] عبادت [illegible] ترک
کردیں۔ آنحضرت نے [illegible] جانے دو

جامع ترمذی [illegible] [illegible] میں ابن عمر
سے نقل کر کے روایت کی ہے [illegible] [illegible] سب سے
بہتر تھا یعنی ابوبکر [illegible] [illegible] [illegible] جو سب سے بہتر تھا۔
یعنی رسول اللہ نے کسی کو خلیفہ نہیں بنایا تھا

طبقات ابن سعد میں [illegible] [illegible] میں لکھا ہے کہ عمر بن
خطاب نے کہا کہ خدا کی قسم [illegible] [illegible] [illegible] ایک شخص
نے کہا اے امیر المومنین [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
خلیفہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
رکھے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
لوگوں سے [illegible] [illegible] [illegible] عمر [illegible]۔

تاریخ [illegible] [illegible] روایت ہے کہ ابوبکر [illegible] لکھوایا تھا
جب ابوبکر کا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] روایت [illegible]
بیہقی اور کتاب [illegible] [illegible] [illegible] مرقوم ہے۔

ابوبکر نے وقت مرگ [illegible] [illegible] [illegible] اپنے
بعد خلیفہ مقرر کیا [illegible] [illegible] [illegible] دیا گیا۔

جب عمر بن خطاب نے [illegible] [illegible] [illegible] سے پوچھا
کہ اس میں کس شخص کا نام ہے تو [illegible] [illegible] [illegible] اس
کے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] قابل
ہو سکتا ہے۔

[illegible] وصیت لکھوا لیتا۔ اگر [illegible]

[illegible] کو

[illegible] وصیت نامہ لکھواتا۔ [illegible]

[illegible]

[illegible] کارنامے

[illegible]

[illegible] تو اس وقت

[illegible] اور کہا میں نے

[illegible]

[illegible]

[illegible] اس واقعہ کو بھی

[illegible]

[illegible] کا مرتکب ہے۔

[illegible] رسول اللہ

[illegible]

[illegible]

سے کہ وہ لوگ ان کی اقتدا کریں۔

[illegible]

طرح زمانہ قریش میں ہوا۔

[illegible]

[illegible]
سے نکل گیا۔
[illegible]
[illegible]
[illegible] الصفا۔
کتاب الانصاف [illegible] مشکوٰۃ
المصابیح [illegible]
[illegible]
سورۂ مائدہ [illegible]
سورۂ [illegible]
[illegible]
کتاب [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] اگر
[illegible]
[illegible]
حدیث [illegible]
اس حدیث [illegible]
[illegible]
روایت منقول [illegible] اس
[illegible] کو حرام
[illegible]
[illegible]
[illegible]

زن خلیفہ کے حسب [illegible]

[illegible] تمام حسین [illegible]

[illegible] کی اپنی

[illegible] بیان [illegible] لوگ اپنے

[illegible]

[illegible] جماعت کربلا میں عمر

بن خطاب [illegible]

[illegible] آنحضرت

کے پاس آکر [illegible] کیا۔ پھر کہا۔

رات کو میں [illegible] حضرت [illegible] کہا

[illegible] پاس جاکر۔

[illegible] ہو گیا

[illegible]

[illegible] اصحاب کے

پاس [illegible]

[illegible] میں

اس سے [illegible]

[illegible] تھا۔ کہ

[illegible] تم سے

لیکن اللہ کا [illegible] ہوں۔

[illegible] بن خطاب

کی جماعت [illegible] گیا۔

[illegible]

[illegible] وقت لوگوں نے

[illegible] اپنے شہر میں یا اس کے اطراف

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] عظیم [illegible]

[illegible]

پیدا ہوا وہ شیطان کا نفاخ تھا جس نے بلند ہو کر [illegible] دوڑی تھی۔ وہ [illegible] میں اپنی
خواہش نفس کو اختیار کیا اور اپنی [illegible] کی [illegible] سات [illegible]
پیدا ہوئے جو تمام عالم میں پھیل گئے [illegible] پیدا ہوا۔

[illegible] شبلی نعمانی جلد دوم صفحہ ۲۳ [illegible] کا موجد در اصل عمر ہے
کیونکہ [illegible] جس میں کہ رسول اللہ
نے کوئی کام کرنا چاہا ہے یا کوئی بات [illegible] دی ہے۔
الفاروق شبلی صفحہ ۲۳ [illegible] کی بنیاد ڈالی۔ وہ
عمر بن خطاب ہے۔

[illegible] عبد الوہاب [illegible] کہ اہل اللہ کے
لئے قیاس کرنا حرام ہے۔

در منثور سیوطی جلد ہفتم [illegible] بی بی عمر
بن خطاب [illegible] کو پانی دیا
[illegible]
[illegible]
[illegible] نوبیوں شوہا۔
الف۔ [illegible]
[illegible] حضرت علی [illegible]

ب۔ در منثور [illegible] حضرت [illegible]
[illegible] کو حکم دیا [illegible]
دینے کے لئے عمر بن خطاب [illegible] کا حکم دیا [illegible]
[illegible] وہاں کوئی [illegible] نہیں [illegible] کو بھیجا [illegible]
وہاں موجود [illegible] بیان [illegible]
آنحضرت نے [illegible] آنحضرت کا ساتھ [illegible]

سعد بن [illegible] کہا ہے کہ ہم سب [illegible] [illegible] بیعت

نہ کی تھی [illegible] کہا ہے کہ آنحضرت صلعم کا [illegible] قریب [illegible] تھی کہ میں

[illegible] گا [illegible] قربان کردوں گا [illegible] دو قسم کی تھی ایک

[illegible] گئے [illegible] ہم [illegible] مسعود [illegible] کہا

قریش کا [illegible] دیکھ رہا ہوں جو فرار کر جائینگے

اور آنحضرت کو تنہا چھوڑ جائیں گے [illegible]

ج - [illegible] کے قریب [illegible] [illegible] وقاص [illegible] زبان

خانہ اللہب [illegible] آنحضرت [illegible] صلح [illegible]

[illegible]

[illegible] تھے [illegible]

د - [illegible] النبوة ۱۹۲ [illegible] صحابہ کو [illegible]

[illegible] دشمن کو [illegible]

[illegible]

[illegible] آنحضرت [illegible]

[illegible] بھی سر منڈوایا۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جب وہ آنحضرت کو [illegible] تھا

[illegible] کہ جب بھی آنحضرت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] فرقان [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] العربية

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

نکلتے ہیں کہ پیغمبر صلعم کے سوائے کسی کو بھی جناب فاطمہ سے افضل نہیں [illegible]

ترمذی صفحہ ۲۱۷ سطر ۱۵ اور مشکوٰۃ مطبوعہ مجمعی دہلی صفحہ ۵۴۲ سطر ۲۰ میں ہے کہ آنحضرت نے فرمایا جو شخص علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ کا دشمن ہے وہ میرا دشمن ہے اور جو ان کا دوست ہے وہ میرا دوست ہے

نیز مشکوٰۃ میں ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ فاطمہ سیدہ و سردار ہے جنت کی تمام عورتوں کی۔

بخاری مطبوعہ [illegible] باب مناقب فاطمہ جلد چہارم صفحہ ۵۵ سطر ۲۲ اور ترمذی جلد دوم صفحہ ۲۲۴ [illegible] سطر [illegible] میں ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے جس نے اس کو غضبناک کیا اس نے مجھ کو غضبناک کیا۔

ترمذی مطبوعہ مطبع احمدی [illegible] جلد دوم صفحہ ۲۲۹ سطر ۵ میں ہے کہ جب جناب فاطمہ معصومہ صلعم کے پاس تشریف لاتیں تو حضرت [illegible] صلعم تعظیماً کھڑے ہو جاتے اور آپ اپنی جگہ پر بٹھاتے۔

مصنف ابن ابی شیبہ [illegible] عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ جب ابوبکر منبر خلافت پر بیٹھا [illegible] علی اور زبیر اور چند بنی ہاشم خانہ سیدہ میں [illegible] فاطمہ زہرا موجود تھے پس عمر [illegible] قسم ہے [illegible] جلا دوں گا اگر تم لوگ بیعت ابوبکر [illegible] نہ کروگے۔

[illegible] ابوالفداء [illegible] ربیع الاول ۱۱ھ میں [illegible] بنی ہاشم اور [illegible] عباس [illegible] عمار اور سلمان فارسی اور [illegible] حضرت علی علیہ السلام [illegible] ابوبکر [illegible] عتبہ بن ابی لہب نے [illegible] اشعار [illegible] اسی طرح ابوسفیان [illegible] معاویہ [illegible] عمر بن خطاب کو حضرت علیؑ کے پاس [illegible] ارادہ [illegible] خانہ سیدہ سے نکال دو اگر وہ [illegible] عمر بن خطاب نے تھوڑی سی آگ [illegible] جناب سیدہ [illegible] میں ملیں۔ [illegible] داخل ہو جاؤ

اعانۃ شبلی مطبوعہ [illegible] سطر [illegible] ہے کہ ابن ابی شیبہ نے مصنف میں

[illegible] طبری [illegible] کے ارادہ کے بارہ
میں صرف دو جملے لکھے ہیں [illegible] حضرت فاطمہ علیہا السلام کے گھر کے دروازے پر
[illegible] آپ ہم کو سب سے زیادہ محبوب ہیں تاہم اگر یہ لوگ
اس طرح جمع [illegible] لوگوں کو حکم دوں گا کہ آپ کے گھر میں آگ لگا دوں گا۔ اگر ہم
[illegible] نہیں کر سکتے کیونکہ اس روایت کے راویوں کا حال
ہم کو معلوم نہیں [illegible] ثقہ اور معتبر ہیں) ہم درایت کے اعتبار سے اس واقعہ
کے [illegible] کوئی وجہ نہیں [illegible] سے یہ حرکت کچھ بعید نہیں۔

کتاب [illegible] مطبوعہ مصر صفحہ ۳ سطر ۲۳ پر تفصیل سے لکھا ہے کہ عمر نے خانۂ فاطمہ
کو جلانے کے لیے آگ [illegible] حضرت علی علیہ السلام نے لوگوں سے اپنی بیکسی
اور مظلومیت کا [illegible] بلند آواز سے [illegible]
[illegible] حضرت علی علیہ السلام نے قبر رسول سے لپٹ
کر [illegible]

[illegible] طبری مطبوعہ مصر جلد سوم [illegible]
[illegible] مطبوعہ مصر جلد دوم [illegible] تاریخ ابو الفداء فی اخبار البشر
[illegible] روضۃ المناظر [illegible] تاریخ کامل جلد یازدہم
[illegible] حاشیہ تاریخ کامل جلد
[illegible] مطبوعہ حیدرآباد دکن جلد اول صفحہ ۳۴۵ تحفہ اثنا عشری شاہ
عبد العزیز دہلوی [illegible] دہلوی مقدمہ دوم [illegible] پر
[illegible] مولوی وحید الزمان [illegible] مطبوعہ جعفری لکھنؤ ۲۴۲
[illegible] رسالہ [illegible] مصنفہ [illegible]
[illegible] جلد سوم صفحہ ۵۱۹
[illegible] بھی عمر کا آگ لگا [illegible]
[illegible] خانۂ سیدہ [illegible] دھمکی دینا لکھا ہے

[illegible] مطبوعہ مصر میں ہے کہ [illegible] حماد بن سلمہ
سے روایت کرتا ہے کہ عروہ بن زبیر [illegible] عبد اللہ بن زبیر سے اس حرکت پر کہ اس نے حضرت

منشیٰ کے جلانے کا قصد [illegible] یہ تھی کہ ان لوگوں
کو [illegible] انکار کیا تھا۔ و جلانے
[illegible] کے جلانے [illegible]

[illegible] چشم دیدگاں ہم ہنوز
[illegible] در سوختند
کافر [illegible] حقیقے [illegible] شکست

[illegible] حضرت عمر [illegible] کہ جب حضرت علی اور حضرت عباس نے بیعت ابو بکر سے انکار کیا تو [illegible] ارادہ کیا۔ کہ حضرت علی اور حضرت عباس کو آگ میں جلا دیں۔

تفسیر درمنثور [illegible] روایت لکھی ہے کہ رسول اللہ سے آیہ فی بیوت اذن اللہ ان ترفع [illegible] تو ایک شخص نے [illegible] کہ وہ گھر کون سے ہیں فرمایا یہ انبیاء کے گھر ہیں [illegible] علی اور فاطمہ کا گھر بھی گھروں میں داخل ہے حضرت نے فرمایا ہاں [illegible]

تاریخ خمیس جلد دوم [illegible] کہ جب آنحضرت نے مدینہ کی طرف ہجرت کی [illegible] کافر نے جس کا نام [illegible] اور وہ [illegible] جس کی وجہ سے [illegible] داخل ہو گیا۔

تفسیر [illegible] اور اس بات پر تنبیہ ہے کہ [illegible] اس سبب سے کہ یہ امامت اللہ کی طرف سے [illegible] صلاحیت نہیں رکھتا اور سوائے اس کے نہیں ہے کہ امامت [illegible] سے ہوں۔

[illegible] امامت کے حالانکہ امام اس واسطے نصب کیا جاتا ہے [illegible] شخص نصب کیا جائے گا [illegible] اس نے ظلم کیا۔

کنز العمال جلد سوم [illegible] مطبوعہ حیدر آباد دکن میں ہے کہ [illegible] حضرت علی علیہ السلام اور زبیر خانہ فاطمہ

میں تھے اور حضرت علی اور زبیر [illegible] جب یہ خبر عمر بن خطاب کو پہنچی تو
وہ خانہ فاطمہ پر آیا اور کہا [illegible] میرے نزدیک [illegible] مخلوق سے محبوب ترین تیرے باپ
رسول خدا تھے اور [illegible] محبوب ترین [illegible] قسم بخدا یہ دونوں امور
مجھے [illegible] لوگ مشورہ کریں گے تو میں اس گھر کو جلا دونگا۔

کتاب [illegible] تو [illegible] کہتے ہیں کہ جن لوگوں
ابوبکر کی بیعت سے تخلف کیا وہ علی و عباس و زبیر و سعد [illegible] تھے۔ علی اور عباس جناب فاطمہ کے
گھر میں بیٹھے رہے یہاں تک [illegible] اور ابوبکر نے عمر کو
حکم دیا کہ [illegible] اور یہ قصد کیا
کہ جب [illegible]
کے بیٹے [illegible] جلا دونگا [illegible]
کہ علی اور عباس [illegible]

کتاب مختصر [illegible] ہاشم کی ایک
جماعت اور زبیر [illegible] ابوذر غفاری اور عمار یاسر [illegible]
بن عازب [illegible] اس امر کے متعلق [illegible]
کچھ جنکا مطلب [illegible] علی سے منحرف ہونے کی
کیونکہ علی سب [illegible]
کہ علی [illegible] ہیں ہے جس کی مدد
جبرئیل نے رسول [illegible] موجود ہیں موجود [illegible]
تمام لوگوں میں [illegible] اور فضیلت کی وہ باتیں
موجود نہیں [illegible] بیعت ابوبکر سے تخلف کیا پس
ابوبکر نے عمر کو [illegible] تاکہ وہ ان کو خانہ فاطمہ سے نکالے
اور ابوبکر نے عمر کو حکم دیا [illegible] قصد سے چلا کہ ان کے
گھر کو جلا دے [illegible] فاطمہ [illegible] گھر کو جلانے آیا
ہے عمر نے کہا ہاں [illegible] داخل ہوئے ہیں
بلاذری [illegible] کہ علی [illegible] سے انکار کیا تو عمر اپنے ساتھ آگ لے کر آیا۔

فاطمہؑ نے عمر کو دروازے پر دیکھ کر کہا کہ اے پسر خطاب کیا تو اس لئے آیا ہے کہ ہمارا گھر جلا دے عمر نے کہا ہاں اور یہ امر زیادہ قوی ہے بہ نسبت اس امر کے جو تیرے باپ لے کر آئے۔

"تحفہ طبری ذکر خلافت ابوبکر میں ہے۔ عمر بن خطاب علی علیہ السلام کے گھر آیا اور اس میں طلحہ اور زبیر اور مہاجرین میں سے چند لوگ تھے عمر نے کہا خدا کی قسم [illegible] ضرور یہ گھر تم پر جلا دوں گا یا ابوبکر کی بیعت کرنے کے لئے باہر نکلو۔"

مولوی وحید الدین خان نے کتاب [illegible] مطبوعہ [illegible] میں لکھا ہے کہ بروایت تاریخ ابو الفداء اور رسالہ صاحب [illegible] پر [illegible] [illegible] معلوم ہوتی ہے کہ حضرت عمر خانۂ فاطمہ علیہا السلام کو جلانے کے لئے [illegible] آگ [illegible] تھے اور حضرت ابوبکر نے یہ حکم دیا تھا کہ علی بیعت نہ کریں تو علی اور ان کے ساتھیوں [illegible] اور حضرت کا گھر جلا دیا جائے۔

اگر کوئی شخص [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] تو اس وقت ہر ایک انسان کے دل میں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ہوتی جاتی ہے لیکن [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ہے۔

اگر عمر بن خطاب [illegible] ابوبکر [illegible] [illegible] [illegible] تو [illegible] اہلبیت کو سیر ہو کر [illegible] علی کے گھر میں [illegible] [illegible] [illegible] کے خلاف پر قبضہ کر لئے تھے اور [illegible] [illegible] [illegible] حضرت علی [illegible] [illegible] [illegible] اور خانہ [illegible] [illegible] [illegible] جلا دینے کی [illegible] [illegible] [illegible] کا [illegible] سے حضرت علی ابوبکر کی بیعت کرتے۔

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کسی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] حضرت علی [illegible] خلافت میں ان کی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] گئی۔

غیر [illegible] اور اس کے بعد کے خلفاء نے جو جو [illegible] سلوک [illegible] اور [illegible] اہلبیت سے روا رکھے ظاہر و باہر ہیں۔ اس خونی دنیا کا منبع [illegible] [illegible] [illegible] اسلام [illegible] اعظم عمر بن خطاب تھا۔

قصۂ قرطاس

بخاری امام بخاری مطبوعہ مصطفائی جلد پنجم [illegible] مسلم [illegible] مسلم مطبوعہ [illegible] جلد دوم [illegible] تاریخ

[illegible] مطبوعہ [illegible] کاشی مطبوعہ نولکشور [illegible]

[illegible] روضۃ الاحباب محدث جمال الدین

حسینی مطبوعہ [illegible] مطبوعہ [illegible] مطبع عام آگرہ حصہ دوم

[illegible] عباس [illegible]

[illegible] اس کا خلاصہ یہ ہے کہ آنحضرت نے اپنی

[illegible] دوات کاغذ [illegible]

[illegible] ہرگز گمراہ [illegible]

[illegible] مرض کی [illegible] خلاف

[illegible] حاضرین میں [illegible] آوازی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تمام اعمال ضائع ہو جائیں گے۔

[illegible] رسول کو ایذا دیتے ہیں اللہ نے اپنی [illegible]

[illegible]

[illegible] ابن عباس نے فرمایا کہ پنجشنبہ

[illegible] وصیت نامہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت [illegible]

[illegible] حضرت خاموش ہو گئے [illegible]

[illegible]

[illegible] آنحضرت کو کاغذ و قلم کے طلب فرمانے پر [illegible] بتایا

[illegible] آنحضرت [illegible] فرما رہے ہیں۔

ہم جوڑی ہے جیسی وصیت کو وہ لکھ دینا چاہتے تھے درج ہو سکی ہیں لیکن ہم اس بھید کو بتا دیتے ہیں۔

حوالہ سر العالمین امام غزالی مطبوعہ بمبئی صفحہ ۹ ہے کہ جب آنحضرت کا انتقال ہوا تو مرنے سے پہلے حضرت نے فرمایا کہ دوات اور کاغذ لاؤ تا کہ میں تم سے خلافت اور امارت کی مشکلات کو دور کردوں اور بتادوں کہ میرے بعد خلافت و امارت کا کون مستحق ہے۔ مگر عمر بن خطاب نے اس وقت کہہ دیا کہ چھوڑ دو اس شخص کو کہ یہ ہذیان بک رہا ہے۔

کتاب ... مطبوعہ ... جلد ۳ صفحہ ۲ ہے کہ آنحضرت کا مقصود یہی وقت وصیت لکھنے سے یہ تھا کہ امر خلافت کا فیصلہ کر جائے۔ ... ایک خاص خلیفہ مقرر کیا جائے۔

تفسیر ... آیت یحکموک فیما شجر ... لکھا ہے کہ آنحضرت کا ہر ایک قول و فعل واجب التعمیل ہے اور جس نے ایک ... کی مخالفت کی وہ اسلام سے خارج ہو گیا۔ خواہ اس کی مخالفت شک کی وجہ سے ہو یا ... کی وجہ سے۔

امام غزالی ... لکھتے ہیں ... حضرت کی وصیت ... نہیں کر سکے اس سے خلافت کے حق ... کیونکہ ... ہوگا۔

... آنحضرت نے ... اس وقت آنحضرت کے ... موجود تھے۔

کتاب ... صفحہ ۳۰۲ سطر ۳ ... ہجر کے معنی ملاحظہ کریں ... ہجر کے معنی ... ہیں۔

تاریخ ... جلد دوم صفحہ ۱۹۲ سطر ۲۶ ... مطبوعہ محمدی دہلی ۱۲۵۵ھ ... عمر بن خطاب نے حضرت پر ہذیان کا ... حضرت نے فرمایا ... دور ہو جاؤ مجھ سے دور ہو جاؤ مجھ سے۔

بخاری کتاب العلم ... و کتاب الخمس باب اخراج الیہود من جزیرۃ العرب و کتاب المغازی باب مرض النبی و کتاب الجہاد باب ہل یستشفع الی اہل الذمہ و کتاب الاعتصام باب کراہیۃ الخلاف و صحیح مسلم کتاب الوصایا باب وصیت نبی و مشکوۃ ... باب ... باب مناقب الصحابہ میں ہے کہ حضرت ابن عباس پنجشنبہ یعنی جمعرات کے روز ذکر کرتے۔ یہاں تک کہ زمین پر پڑے ہوئے سنگریزے ان کے آنسوؤں سے تر ہو جاتے۔ ... کرتے تھے۔ کہ یہ دن تمام مصیبتوں کا

فاطمہؑ نے عمر کو دروازے پر دیکھ کر کہا کہ اے ابن خطاب کیا تو اس لئے آیا ہے کہ ہمارا دروازہ جلا دے عمر نے کہا ہاں اور یہ امر زیادہ قوی ہے بہ نسبت اس امر کے جو تیرے باپ لے کر آیا۔

تاریخ طبری ذکر خلافت ابوبکر میں ہے کہ عمر بن خطاب خانہ جناب امیر علیہ السلام پر آیا اور وہاں طلحہ اور زبیر اور چند مہاجرین تھے پس عمر نے کہا خدا کی قسم میں ضرور یہ گھر تم پر جلا دوں گا یا یہ کہ ابوبکر کی بیعت کرنے کے لئے باہر آؤ۔

مولوی وحید الزمان خاں نے کتاب [illegible] مطبوعہ [illegible] باب [illegible] روایت تاریخ ابوالفداء [illegible] صاحب [illegible] ہوتا [illegible] معلوم ہوتی ہے کہ حضرت عمر خانہ فاطمہ علیہا السلام کو جلانے کے لئے آگ لے کر گئے تھے۔ اور حضرت ابوبکر نے یہ حکم دیا تھا کہ علیؑ جب تک بیعت نہ کریں تو علیؑ اور ان کے ساتھیوں کو گھر سے نکال دیا جائے۔

اگر کوئی شخص قوت بصیرت اور اس کا خاندان معروف [illegible] ہو تو اس وقت ہر ایک انسان کو ان خاندانوں سے [illegible] ہوتی ہے جن [illegible] ہوتی ہے [illegible] ہیں [illegible] آجاتا ہے [illegible] ہو جاتا ہے۔

اگر عمر بن خطاب ابوبکر بن ابی قحافہ [illegible] اہلبیت کو سیر ہو کر ثابت [illegible] کے علم میں [illegible] خلافت پر قبضہ کر چکے تھے اور اصحاب [illegible] کا مجمع موجود [illegible] حضرت علیؑ سے بیعت [illegible] اور خاندان [illegible] جلا دینے کی دھمکی [illegible] دھمکا کے حضرت علیؑ ابوبکر کی بیعت کرتے۔

حضرات شیخین کے [illegible] کسی [illegible] حضرات ثلاثہ کے [illegible] حکومت میں ان کی [illegible] ظاہر ہے [illegible] لوگوں کے دل سے محو ہو گئی۔

پیغمبر [illegible] کے خلفاء نے جو [illegible] سلوک [illegible] اور عیاں اہلبیت سے روا رکھے ظاہر و باہر ہیں۔ اس خونی [illegible] کا منبع خلافت ہی ہے جس کا [illegible] وزیر اعظم عمر بن خطاب تھا۔

قصہ قرطاس

بخاری امام بخاری مطبوعہ [illegible] جلد [illegible] مسند [illegible] مطبوعہ نولکشور جلد دوم [illegible] تاریخ

دن ہے۔ کیونکہ اس دن رسولؐ خدا کو وصیت لکھنے نہ دی گئی۔ جبکہ حضرتؐ کو ہذیان گو کہا گیا۔

شرح ابن ابی حدید مطبوعہ مصر جلد اول صفحہ ۵۴ سطر ۲ پر صاف طور پر موجود ہے کہ حضرت عمرؓ کے حق میں کلمہ ہذیان کہنے والا حضرت عمر ہی ہیں (حضرت عمرؓ کا خطاب ہے)۔

ایک شاعر کا قول ملاحظہ ہو:-

اوصی النبی فقال قائلہم قد ظل یہجر سید البشر

ورأوا ابابکر اصاب ولم یہجر وقد اوصی الی عمر

ترجمہ: جب آنحضرتؐ نے رشیب لحد وفرطاس کی وصیت کی تو کہنے والے نے کہہ دیا کہ بہ تحقیق سید البشر گمراہ ہو گیا ہے اور ہذیان کہہ رہا ہے لیکن ابوبکر کی نسبت جبکہ اس نے عمر کے حق میں وصیت کی تو وہ ہذیان نہ تھی۔

کنز العمال مطبوعہ حیدرآباد صفحہ ۵۲ پر ہے کہ جب آنحضرتؐ نے بوقت مرض الموت دوات و قرطاس طلب فرمایا عورتوں نے دعمرؓ سے کہا کہ حضرتؐ کی حاجت پوری کرو تو عمرؓ نے کہا چپ رہو تم تو صواحب یوسفؑ ہو کہ جب حضرتؐ بیمار ہوں تو تم اپنی آنکھیں نچوڑ دیتی ہو اور جب وہ صحت پاتے ہیں تو گریہ کرتی ہو اور جب آنحضرتؐ صحیح ہوں تو ان کی گردن پر سوار ہو جاتی ہو۔ پس آنحضرتؐ نے فرمایا اے عمر تم سے یہ عورتیں بہتر ہیں۔ ناظرین! آنحضرتؐ کی حسب وصیت دوات و قرطاس عمر کی خود رائی سے [illegible]۔

فتح الباری کتاب المغازی جلد ۸ صفحہ ۱۰۱ پر ہے۔ جب اصحاب میں قرطاس کے متعلق اختلاف واقع ہوا۔ تو ان سے برداشت نہ ہو سکی۔

نہایہ ابن اثیر جزری لغت ہجر دیوان ابی العلاء المعری در شرح شعر

انطق فیہم ہجر العبد حکمی مابعث حیا من نعمت السمائہ

شرح شفا قاضی عیاض موسوم بہ نسیم الریاض شرح مشکوٰۃ شاہ عبد الحق محدث دہلوی کتاب سر العالمین امام غزالی مدارج النبوۃ شاہ عبد الحق محدث دہلوی ذکر قصہ قرطاس تاریخ حبیب السیر جزو سوم جلد اول صفحہ ۲۱ معارج النبوۃ رکن چہارم مطبوعہ نولکشور صفحہ ۳۴۳ روضۃ الاحباب جلد اول صفحہ ۵۵ بخاری پارہ تیس کتاب الاعتصام باب کراہت خلاف صفحہ ۱۰ جس میں ہذیان کی نسبت لکھی ہے۔ بخاری کتاب العلم مسلم مع شرح نووی جلد ۲ صفحہ ۴۳ کا حاصل یہ ہے کہ آنحضرتؐ کو کلمہ ہجر کا الزام دینے والا عمرؓ بن خطاب تھا۔ بخاری با شرح تیسیر الباری کتاب المغازی باب مرض النبی صفحہ ۲۷ تفہیم الباری شرح بخاری پارہ دوازدہم کتاب الجہاد باب جل یستشفع الی اہل الذمہ بخاری کتاب الجہاد باب الخراج

[illegible] جریدۃ العرب [illegible] بخاری مسلم [illegible] نووی مطبوعہ [illegible]

[illegible] مسلم [illegible] نووی جلد دوم صفحہ [illegible] [illegible] شخص سے کہا گیا

علامہ کرمانی نے شرح بخاری میں [illegible] کی [illegible] [illegible] کہ [illegible]

نے ارادہ کیا تھا کہ [illegible] خلیفہ کا نام لکھ دیں تاکہ لوگ [illegible] [illegible] اور نزاع اور

[illegible] گمراہ نہ ہوں۔ [illegible] نے [illegible] حضرت [illegible] [illegible]

کہا کہ حضرت [illegible] کہ مرض وفات کو اپنے بعد [illegible] کر دیں [illegible]

عبدالحق دہلوی نے شرح مشکوٰۃ میں لکھا ہے کہ آنحضرت [illegible] [illegible]

کسی صحابی کی [illegible] کر دیں تاکہ آپ کے بعد [illegible] [illegible]

تاریخ بغداد احمد بن [illegible] خطیب جلد [illegible] [illegible] [illegible]

ہے ابن عباس سے روایت ہے کہ عمر نے کہا [illegible] ابن عباس [illegible] [illegible]

بولو بتاؤ کہ علی کے دل میں ابھی [illegible] خلافت کا دعویٰ موجود ہے۔ ابن عباس نے کہا ہاں

بلکہ زیادہ بات یہ ہے کہ میں نے اپنے باپ [illegible] [illegible] ہے [illegible]

[illegible] خلافت [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] میں لیکن وہ کچھ [illegible] [illegible] [illegible]

محبت علی کی وجہ سے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

کی طرف [illegible] علی کے نام کی صراحت [illegible] [illegible]

اور اسلام کی [illegible] آنحضرت [illegible] کر دیا کیونکہ [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible]

حکم [illegible] ہو گیا

[illegible] رسالہ [illegible] [illegible] [illegible]

ہے کہ آنحضرت کا اس وقت کاغذ اور قلم طلب کرنا [illegible] کے حکم سے تھا۔ [illegible]

تھا اس لیے اس کی مخالفت گناہ نہیں۔

[illegible] الحفاظ ذہبی جلد اول [illegible] [illegible] [illegible]

ہیں، کہ سعید بن ذی لعوہ نے عمر بن خطاب کی سفری صراحی سے پانی پیا تو مست ہو گیا۔ عمر نے اسکو مارنا شروع کیا۔ تو اس نے کہا میں نے تمہاری ہی صراحی سے پانی پیا ہے۔ عمر نے کہا میں نے تجھے اس سبب سے مارا ہے کہ تم مست کیوں ہو گئے۔

معالم التنزیل صفحہ ۲۲۷ پر ہے کہ عمر بن خطاب نے اپنے بعض عاملوں کو لکھ بھیجا کہ مسلمانوں کو طلا (ایک قسم کی شراب ہے) پلایا کرو جس کا دو ثلث جل جائے اور ایک ثلث باقی رہ جائے۔

کتاب مستطرف امام شہاب الدین ابشیہی جلد دوئم باب ۷۴ صفحہ ۲ پر ہے کہ باوجودیکہ وہ آیات قرآنی نازل ہو چکیں جن میں شراب پینے سے منع کیا گیا تھا۔ مگر عمر بن خطاب نے شراب پی لی۔ اور اونٹ کے کلہ کی ہڈی اٹھا کر عبدالرحمٰن بن عوف کا سر پھوڑ دیا۔ اور بیٹھ کر مقتول کافروں کی نوحہ خوانی اسود بن یعفر کے شعر پڑھ پڑھ کر کرنا شروع کی جن کا ترجمہ یہ ہے کہ بدر کے کنوئیں میں وہ جوان کافر بعد قتل بحکم رسول پھینکے گئے تھے) کیسے ہی سردار اور جوان ہیں۔ کیا مجھے کبشہ کا بیٹا (کفار نے طعن کے طور پر آنحضرت کا نام ابن کبشہ رکھا ہوا تھا) ڈراتا ہے۔ کہ ہم عنقریب زندہ کئے جائینگے۔ حالانکہ جس کی موت پر جانور روتے ہیں کس طرح زندہ ہو سکتا ہے۔ کیا یہ ہو سکتا ہے کہ جو مجھ سے موت کو دفع کرنے سے عاجز ہے وہ میری ہڈیوں کو چورا ہو جانے کے بعد مجھ کو زندہ کر سکے۔ آیا کوئی ہے جو خدا کو میری طرف سے یہ پیغام پہنچا دے۔ کہ میں رمضان کے روزوں کا تارک ہوں۔ اور خدا سے کہہ دے کہ میرا کھانا اور میرا پانی بند کر دے۔ پس جب آنحضرت کو یہ خبر ملی تو آنحضرت غضبناک ہو کر باہر نکلے۔ اور جو چیز آنحضرت کے ہاتھ میں تھی اٹھا کر عمر کو مار دی۔ عمر نے کہا۔ [illegible] باز آیا۔ میں باز آیا [illegible]۔ کبشہ آنحضرت کا نانا تھا جو مومن اور موحد تھا۔ مگر کفار قریش بطور عداوت کہتے تھے۔

مستدرک حاکم میں ہے کہ مغیرہ کے غلام ابو لؤلؤ نے عمر کے کاندھے پر اور کوکھ میں ضرب لگائی جس سے وہ گر پڑا۔ عمر کے علاوہ اس نے تیرہ آدمیوں کو بھی زخمی کیا۔ جن میں سے چھ مر گئے۔ عمر کو اٹھا کر گھر لے گئے۔ اور نبیذ پینے کو دی گئی جو اس نے پی لی۔ لیکن نبیذ زخموں سے بہ نکلی۔ پھر لوگوں نے عمر کو دودھ پلایا۔ وہ بھی زخموں سے بہ نکلا۔ پھر عمر نے صہیب کو حکم دیا کہ نماز پڑھائے۔

طبقات ابن سعد باب استخلاف عمر من ترجمہ عمر حیوٰۃ الحیوان علامہ کمال الدین دمیری لغت و کنز العمال ملا علی متقی کتاب الامارت باب دوئم فصل دوئم فرع ثالث۔ کتاب مصنف ابن ابی شیبہ ازالۃ الخفاء شاہ ولی اللہ فصل سادس مسالۃ التشریف میں ہے کہ عمر نے صہیب کو امامت نماز پر مقرر کیا۔ صہیب عمر کا غلام تھا ازالۃ الخفاء صفحہ ۳۳ پر ہے کہ عمر بن خطاب کے غلام اسلم نے مکی راہب عبداللہ بن عباس مخزومی کے

تاریخ ابوالفداء اور تاریخ خمیس میں ہے کہ آنحضرتؐ نے حاضرین کو خارج از دربار فرمایا۔

جب آنحضرتؐ نے قلم و قرطاس کے لانے دینے کا حکم دیا عمر بن خطاب کے فوراً کان کھڑے ہوگئے اور وہ سمجھ گیا آنحضرتؐ کا مقصد معرض تحریر میں آنے کو ہے۔ وہ کب برداشت کر سکتا تھا کہ آنحضرتؐ اپنے دست مبارک سے حضرت علیؑ کی جانشینی کی وصیت لکھ دیں آنحضرتؐ کا طلب قلم و قرطاس کا مقصود جو عمر کے سینے میں [illegible] اور فوراً کہہ دیا کہ یہ شخص ہذیان کر رہا ہے [illegible] کافی ہے۔

اور آپ پاس وقت شدت مرض [illegible] اور آپ [illegible] کر رہے تھے تو پھر آپ نے دو بار قوموا عنی قوموا عنی یوں فرمایا اور [illegible] تفصیل سے کہیں [illegible] وصیت فرمائیں جس پر اہلبیتؑ نے عمل [illegible] ہوش و حواس درست تھے علاوہ ازیں [illegible] رسول [illegible] ارفع ہوتے ہیں۔

آنحضرتؐ کا فرمانا قوموا عنی قوموا عنی [illegible] سے اٹھ جاؤ [illegible]۔ آپ کا قہر و غضب [illegible] عمر بن خطاب راندۂ درگاہ ہو چکا تھا [illegible] اور [illegible] نکال ہی دیا گیا تھا پس ایسا شخص ہمارے [illegible] جو آنحضرتؐ نے [illegible] بلکہ ہم [illegible] اہلبیت ورود سے بہتر اور افضل ہے۔

شراب

ترمذی کتاب تفسیر جلد دوم [illegible] عمر بن خطاب نے کہا کہ اے خدا شراب کے حرام ہونے میں اس سے زیادہ واضح حکم نازل فرما جو تو فرما چکا ہے

وقائع [illegible] مولوی نواب احمد حسین صاحب خان بہادر حنفی تعلقدار پرتاب گڑھ ملک اودھ صفحہ ۲۹ پر ہے کہ امام نسائی نے سعید بن المسیب سے روایت کی ہے کہ ثقیف کے لوگوں نے عمر بن خطاب کی [illegible] شراب [illegible] عمر نے شراب [illegible] جب منہ کے پاس لایا تو [illegible] پانی [illegible] اور کہا [illegible] تم بھی [illegible] کرو

مسند امام ابو حنیفہ اور فتح الباری جلد [illegible] صفحہ ۱۴۴ پر ہے کہ عمر اور اصحاب عمر اس وقت [illegible] میں [illegible] چاہیے

پاس شراب نبیذ رکھی جس پر اسلم نے کہا کہ اس شراب کو عمر بن خطاب بہت دوست رکھتا ہے۔ عبداللہ بن عباس مخزومی نے شراب نبیذ کا ایک بھرا پیالہ عمر کے پاس لایا۔ عمر نے اس کو اٹھایا اور منہ کے پاس لا کر کہا کہ نبیذ عمدہ ہے۔ اسکے بعد پی۔ دوسرا جس سے ایک اور شخص کو دی جو داہنی جانب بیٹھا تھا۔

الفاروق حالات عمر صفحہ ۳۲ پر ہے کہ ایک حبیب [illegible] کے قتل ہونے پر جس نے نبیذ اور دودھ عمر کو پلایا۔ جو زخم کی راہ سے نکل آیا۔ بخاری کتاب مناقب باب قصۂ بیعت پارہ چودھواں صفحہ ۹۶ سطر ۸ پر ہے کہ عمر کو نبیذ پلائی گئی۔ جو اس کے پیٹ سے باہر نکل آئی۔ تحفۃ المغل مطبوعہ صدیقی لاہور ۵۵۹ پر ہے کہ عمر نے نبیذ پی۔

ازالۃ الخفا مقصد دوم صفحہ ۱۵۷ پر ہے کہ عمر نے اپنے سالے قدامہ بن مظعون بدری پر شراب نوشی پر شرعی حد نہ لگائی۔

ازالۃ الخفا صفحہ ۳۱ پر ہے کہ [illegible] سوائے [illegible] پیالہ [illegible] ایک قدح بھر کر لایا۔ جس میں نبیذ تھی اس عمر نے اس کو پیا۔

فتح الباری ابن حجر جلد ہشتم صفحہ ۳۳ پر ابن حجر نے تحقیق و تفتیش کے بعد شراب خوروں کے نام لکھے ہیں جو یہ ہیں۔ ابوطلحہ۔ ابوعبیدہ۔ ابی بن کعب۔ معاذ بن جبل۔ ابودجانہ۔ سہیل بن بیضا۔ ابوبکر۔ عمر۔ عمر بن شعوب [illegible] صفحہ ۳۲۲ پر لکھا ہے کہ ہمام بن حرث سے روایت ہے کہ عمر ایک دن سفر میں تھا۔ اس کے پاس نبیذ لائی گئی تو اس نے پی اور ترش رو ہوا۔ اور کہا طائف کی نبیذ میں بہت تیزی ہے پھر پانی منگایا۔ وہاں میں [illegible] ڈالا اور پی لی۔ اس حدیث کی سند بہت صحیح بلکہ اصح ہے۔

مسند ابوحنیفہ میں ہے کہ عمر بن خطاب کے پاس ایک [illegible] گرفتار ہو گیا۔ جو نشہ میں تھا۔ [illegible] عمر نے اس کے لئے [illegible] شروع کی۔ یعنی اس پر شرعی حد نہ لگنے کی کوشش کی۔ جب ہر طرح سے عاجز ہوا۔ تو حکم دیا کہ اس کو قید میں رکھو۔ جو نشہ دور ہونے کے بعد اس پر حد جاری کی جائے گی۔ پھر عمر نے اس کی چھوڑی ہوئی شراب منگائی۔ اور پانی ملا کر اس کا نشہ کم کیا اور خود پی۔ اور اپنے ہم خیال [illegible] کا جلسہ کو پلائی اور کہا اسی طرح پانی ملا کر نشہ کم کر لیا کرو۔ اگر شیطان تم پر قبضہ کرے۔

ازالۃ الخفا مقصد دوم صفحہ ۱۵۱ پر عمر کے لڑکے ابوشحمہ کا شراب پینا اور ہلاک ہونا مرقوم ہے۔ جو لکھا جا چکا ہے جس میں ابوشحمہ کا جملہ مطلب ہے مجھ کو وہ شخص حد لگا سکتا ہے جس نے بحالت کفر یا اسلام شراب نہ پی ہو۔ عمر حد نہ لگا سکا۔

استیعاب جلد دوم صفحہ ۵۲۲ پر ہے کہ جب عمر کے سالے قدامہ [illegible] قدامہ عمر کا سالا بھی تھا اور بہنوئی

بھی تھا اس نے شراب پی اور قید بن مظعون کے [illegible] جارود نے عمر سے کہا کہ قدامہ پر حد جاری کرو
عمر نے کہا تو مدعی ہے یا گواہ۔ جارود نے کہا میں گواہ ہوں۔ عمر نے کہا تم گواہی دے چکے اس روز تو جارود
خاموش رہا دوسرے دن کی صبح کو پھر جارود نے حد لگانے کے لئے کہا۔ عمر نے کہا معلوم ہوتا ہے کہ تو
مدعی ہے [illegible] ہم تم کو خدا کی قسم دیتے ہیں
کہ قدامہ پر حد جاری کرو۔ عمر نے کہا [illegible] جائے گی۔ جارود نے
کہا بخدا یہ بالکل حق [illegible] جائے۔

پھر لکھا ہے کہ [illegible] عمر [illegible] تو قدامہ کی زوجہ
ولید کی بیٹی [illegible] کہ بیشک قدامہ
نے شراب پی مگر باوجود اس کے حد [illegible]

مسلم کتاب الاشربہ جلد دوم [illegible] جائے جیسے
چڑا ہے سے ایک قدح میں دودھ [illegible] آنحضرت کو [illegible]
قدح میں سے ہر قسم کی [illegible] دودھ [illegible] شہد وغیرہ

زاد المعاد ابن قیم جلد دوم [illegible] شراب کی حرمت [illegible] دودھ
تواتر تو پہنچ گئی ہیں [illegible] طرح ان
احادیث کا مقابلہ نہیں ہو سکتا۔

بخاری پارہ [illegible] صفحہ ۹۵ [illegible] مغیرہ کے غلام
ابو لؤلؤ نے عمر کو زخمی [illegible] ڈالا

تہذیب القلوب [illegible] ہے کہ
ابن شبیبہ اور ابن زیاد [illegible] پی اور
آیہ قرآنی [illegible] نام مسجد
فضیخ مشہور ہوا امام [illegible] مقام پر رسول اللہ نے
بھی فضیخ پی [illegible] ہے۔

تیسیر [illegible] شیخ عبد الحق محدث دہلوی کتاب تفسیر باب لیس
علی الذین آمنوا [illegible] عبادت میں قوت حاصل کرنے
کی غرض سے پیا جائے تو حلال ہے [illegible] تو حرام ہے۔

امام غزالی نے احیاء العلوم جلد اول صفحہ ۲۲ پر لکھا ہے کہ عمر بن خطاب نے نصرانی کے گھڑے سے پانی لے کر وضو کیا۔

تفسیر [illegible] جلد [illegible] صفحہ [illegible] پر ہے کہ [illegible] قبل از تحریم شراب پی اور [illegible] شعر پڑھے جو [illegible] ہیں [illegible] کتب معتبرہ میں عمر بن خطاب کی طرف منسوب ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ جاہلی مزاج [illegible] رکھتے تھے۔

طہارت

کنز العمال کتاب الطہارت من قسم الافعال جلد [illegible] صفحہ [illegible] پر بروایت زید بن وہب لکھا ہے کہ میں نے عمر بن خطاب کو کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا۔

کنز العمال کتاب الطہارت صفحہ [illegible] پر ہے کہ عمر بن خطاب نے کہا کہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنے سے دبر کی حفاظت ہوتی ہے اور بیٹھ کر پیشاب کرنے سے دبر ڈھیلی ہو جاتی ہے۔

فتح الباری شرح بخاری میں ہے کہ جناب عمر بن خطاب کھڑے ہو کر پیشاب کیا کرتا تھا اور کبھی ایڑی کے بل بیٹھا بھی کرتا تھا [illegible] کھڑے ہو کر پیشاب کرنے سے دبر کی حفاظت ہوتی ہے

ازالۃ الخفا مقصد دوم [illegible] کنز العمال باب سوم فصل اول کتاب الطہارت [illegible] عمر بن خطاب سے روایت کی ہے کہ آنحضرت نے مجھے کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا تو فرمایا اے عمر کھڑے ہو کر پیشاب نہ کیا کر [illegible] عمر نے کھڑے ہو کر پیشاب نہ کیا۔ بعد ازاں صاحب ازالۃ الخفا [illegible] کا اجماع ہے کہ کوئی حدیث مرفوع کھڑے ہو کر پیشاب کرنے [illegible] نہیں اور اس طرح کا عمل کرنا عمر کا قیاسی مذہب ہے۔

اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ [illegible] کھڑے ہو کر پیشاب کرنا عادت جاہلیت پر قائم رہنے کی وجہ سے تھا یا کسی مرض کی وجہ سے [illegible] کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کے عذر [illegible] یہ وجہ قرار دی گئی ہے کہ اس طرح پیشاب کرنے سے دبر کی حفاظت ہوتی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس وقت عمر کو کوئی مرض لاحق ہو [illegible] بیٹھ کر پیشاب کرنے سے اس کی دبر سے نجاست نکل آئے کیونکہ رسول اللہ کا عمر کو کھڑے ہو کر پیشاب کرنے سے منع کرنا حدیث میں وارد ہے۔

شرح مصابیح فضل اللہ بن محمد بن احمد ابو شجاع تورپشتی میں لکھا ہے کہ بیشک میں نے حضرت میں دیکھا ہے کہ عمر بن خطاب کھڑے کھڑے پیشاب کیا کرتے تھے اور کہا کرتا تھا کہ کھڑے کھڑے پیشاب کرنے سے دبر کی حفاظت ہوتی ہے پس یہ بھی سبب ہے تو اس کا یہ فعل کسی مرض کے سبب سے ہوگا کیونکہ وہ بھی تو عادت پیغمبر سے ہے پس وہ آنحضرت کے خلاف حکم عمل نہیں کر سکتا کہ کھڑے ہو کر پیشاب کرے پس ہم گمان کرتے ہیں کہ عمر تو بیٹھ کر پیشاب کرنے سے کوئی چیز دبر سے خارج ہوتی ہوگی۔ اس کی دلیل عمر کا خود قول ہے کہ کھڑے پیشاب کرنے سے دبر محفوظ رہتی ہے۔

قسطلانی باب اول شرح باب البول قائماً وقاعداً میں ہے کہ ایک جماعت نے کھڑے ہو کر پیشاب کرنا مباح کیا ہوا ہے۔ جیسے عمر بن خطاب اور ابن عمر اور زید بن ثابت اور سعید بن مسیب اور ابن سیرین اور نخعی اور شعبی اور احمد حنبل اور مالک وغیرہ۔ مالک کہتا ہے کہ اگر ایسی جگہ پر کھڑے ہو کر پیشاب کیا جائے کہ کوئی چھینٹا نہ اڑے تو پھر کوئی خوف نہیں ورنہ مکروہ ہے شرح مشکوٰۃ شیخ عبدالحق دہلوی لکھتا ہے

فتح الباری شرح بخاری باب البول قائماً وقاعداً جلد اول میں ہے کہ رسول اللہ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔ بخاری مطبوعہ مصر جلد اول ص ۳۲ ابن ماجہ مطبع فاروقی دہلی جلد اول ص ۲۶ نسائی مطبع نظامی جلد اول ص ۶ ترمذی مطبع مجتبائی دہلی جلد اول ص ۴ ابوداؤد مطبع مجتبائی دہلی جلد اول ص ۵ مسلم مطبع انصاری دہلی جلد اول ص ۱۳۳ پر بھی مرقوم ہے کہ آنحضرت نے کھڑے کھڑے پیشاب کیا (یہ رسول اللہ پر افترا ہے)

کنز العمال میں ہے کہ ایک دفعہ سفر میں اصحاب رسول نے عمر کو پیشاب کرتے دیکھا۔ تو کھل کھلا کر ہنس پڑے۔

شرح ابن ابی الحدید معتزلی ذکر اسلام عمر میں ہے کہ عمر بن خطاب اٹھارہ سال کی عمر میں ولید بن مغیرہ کے ہمراہ ملک شام کی طرف جاتا اور اس کے اونٹوں کو چراتا اور حمالی اور لانڈی کا کام اور مزدوری کرتا

موطا امام مالک میں ہے کہ عبداللہ بن عمر خطاب بھی کھڑے کھڑے پیشاب کیا کرتا تھا۔ شرح زرقانی موطا میں ہے زید بن ثابت کاتب قرآن کھڑے کھڑے پیشاب کیا کرتا۔

متعہ

شرح مسلم نووی کتاب النکاح مطبوعہ دہلی ص ۴۵۲ پر ہے کہ ابن زبیر نے تعریضاً کہا کہ کچھ لوگ ہیں کہ اللہ نے ان کے دل کو اندھا کیا ہے جیسے کہ ان کی آنکھیں اندھی ہیں وہ متعہ کی حلت کا فتویٰ دیتے ہیں پس ابن عباس نے للکار کر کہا تو بیشک جلف کا بچہ یعنی ولد المتعہ ہے۔ ناظرین حضرت ابن عباس جیسی

میں غالباً علمی مشاغل کی وجہ سے نابینا ہوگئے تھے۔

موطا امام مالک میں ہے کہ خولہ بنت حکیم عمر کے پاس گئی۔ اور کہا ربیع ابن امیہ نے ایک مولد زادہ عورت سے متعہ کیا اور وہ اب حاملہ ہے عمر غضبناک ہو کر باہر نکلے اور کہا اگر میں نے حرمت متعہ کا اعلان پہلے کر دیا ہوتا۔ تو اس عورت کو سنگسار کر دیتا۔ ثابت ہوا کہ عمر کے عہد میں بھی متعہ کا رواج تھا اور نیز یہ کہ عمر کو خلاف حکم خدا و رسول حاملہ عورتوں کو سنگسار کرنے کا بہت شوق تھا۔

شرح عقد الفرید جلد دوم ص۱۱۱ پر ہے کہ سب سے پہلے متعہ کی انگیٹھی جو روشن ہوئی وہ آل زبیر کی انگیٹھی تھی۔

مدارج النبوۃ شیخ عبد الحق محدث دہلوی جلد دوم صفحہ [illegible] پر ہے کہ اسماء بنت ابی بکر نے آغاز زمانۂ ہجرت میں ہی متعہ کیا تھا۔ کیونکہ دونوں اس کے باپ مالدار تھے اس سبب سے اسماء کا متعہ کرنا ابوبکر کے افلاس کی دلیل نہیں ہو سکتا۔ بلکہ بطور رسم و رواج کے ہوگا۔

ازالۃ الخفا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی مقصد دوم کلمات عمر ص۲۰۰ پر عمران بن سوادہ لیثی سے لمبی چوڑی روایت ہے جس کا ہمارے مطلب کے مطابق خلاصہ یہ ہے کہ عمران نے عمر کو کہا۔ کہ تم نے زمانہ حج میں متعہ کو حرام کر دیا ہے۔ حالانکہ حضرت کے عہد اور ابوبکر کے زمانہ میں حلال تھا۔ اور تم نے عورتوں سے متعہ کرنے کو حرام کر دیا ہے۔ حالانکہ خدا کی طرف سے اس کی اجازت ہے۔

حضرت ابن عباس ان لوگوں کے جواب میں جو متعہ کے حرام ہونے میں ابوبکر اور عمر کا قول پیش کرتے فرمایا کرتے مجھے ڈر ہے کہیں تم پر آسمان سے پتھر نہ پڑیں کہ ہم تو حدیث رسول بیان کرتے ہیں اور تم ابوبکر و عمر کا قول پیش کرتے ہو۔ ترمذی ابن کثیر میں ہے کہ جب ابن عمر سے کسی نے کہا کہ تمہارے باپ تو متعہ سے منع کرتے تھے۔ تو ابن عمر نے کہا۔ ہم کو ڈر ہے کہ تم پر آسمان سے پتھر نہ پڑیں۔ حضرت نے اس متعہ کو حلال کیا ہے۔ اب قول رسول قابل عمل ہے یا طریقہ عمر۔ تفسیر در منثور سیوطی جلد دوم ص۱۴۰ پر ہے کہ ابن عمر نے حرمت متعہ کا فتویٰ دیا۔ (بہ تقلید عمر) تو کہا گیا کہ ابن عباس تو حلال جانتے ہیں۔ ابن عمر نے کہا۔ ابن عباس نے عمر کے زمانہ میں یہ فتوے کیوں نہ دیا۔

تفسیر کبیر امام فخر الدین رازی مطبوعہ مصر جلد سوم ص۲۸۹ بخاری امام بخاری مطبوعہ مجتبائی جلد پنجم ص[illegible] ترمذی امام ترمذی مطبوعہ احمدی میرٹھ ص۱۵۳ مسلم امام مسلم مطبوعہ نول کشور جلد اول ص۲۴۳ و ص۲۴۵۔ تاریخ الخلفاء امام سیوطی مطبوعہ سرکاری لاہور ص۱۳۷ تفسیر در منثور سیوطی مطبوعہ مصر جلد دوم ص۱۴۰ و ص۱۴۱ مسند امام احمد حنبل مطبوعہ مصر جلد اول ص۱۹۱ و ص۱۹۲ ہدایہ فقہ امام ابو حنیفہ مطبوعہ کلکتہ جلد دوم ص۷ شرح معانی الآثار

امام طحاوی صلا [illegible] معانی الآثار مطبوعہ لاہور جلد دوم ص۱۳ و ص۱۵ تفسیر مواہب الرحمٰن امام ثعلبی جو نپوری جلد اول ص۱۳۲۲ [illegible] امام جار اللہ زمخشری مطبوعہ کلکتہ جلد اول ص۲۳ تفسیر لباب التنزیل امام خازن بغدادی [illegible] جلد اول ص۵۵ [illegible] سورۃ نساء صدیق حسن خاں بھوپال مطبوعہ محمدی لاہور ص۳ تاریخ [illegible] مطبوعہ [illegible] جلد دوم ص۵۹ جو ہے کہ [illegible] متعہ کو [illegible] تک حلال [illegible]

ناظرین [illegible] متعہ کا [illegible] [illegible] کی شرائط اور پابندیاں بھی تھیں [illegible] نکاح [illegible] تو متعہ کی پابندی ضروری ہے سورۃ نساء آیت نمبر ۲۳ میں [illegible] فما استمتعتم به منهن فآتوهن اجورهن فریضة

یعنی جن عورتوں سے تم نے متعہ کیا ہو [illegible]

ناظرین [illegible] متعہ کا [illegible] حضرت [illegible] اور ابو بکر اور عمر بن خطاب کے زمانہ حکومت [illegible] کوئی امر اس وقت تک نا مشروع نہیں ہو سکتا جب تک [illegible] قرآنی آیت اس امر کو منسوخ نہ کر دے یا حدیث رسول [illegible] کی وفات کے بعد کوئی شخص قرآن اور حدیث کے خلاف حلال امر کو [illegible] حکم [illegible] اس شخص کا حکم خلاف شریعت ہے اس لئے قابل تعمیل نہیں [illegible] حلال [illegible] کو اس شخص واحد کے [illegible] مبارک ہو۔

تفسیر کشاف علامہ جار اللہ زمخشری مطبوعہ کلکتہ جلد اول ص۲۹۳ سطر [illegible] آیت متعہ کی تفسیر میں ہے کہ یہ آیت متعہ آیات محکمات سے ہے یعنی کسی دوسری آیت سے منسوخ نہیں ہوئی اور اس کے حکم و عمل باقی ہے پھر لکھا ہے حضرت ابن عباس [illegible] آیت متعہ کو یوں پڑھا کرتے تھے۔ فما استمتعتم به منهن الی اجل مسمی فآتوهن اجورهن فریضة یعنی جن عورتوں سے تم نے متعہ کیا ایک وقت مقررہ کے لئے تو ان کو ان کا مقررہ مہر دیدو۔

تفسیر لباب التنزیل مطبوعہ مصر جلد اول ص۳۵۵ سطر [illegible] امام خازن بغدادی نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آیہ متعہ آیات محکمات سے ہے اور متعہ کی رخصت حاصل تھی۔

تفسیر درمنثور امام جلال الدین سیوطی مطبوعہ مصر جلد دوم ص۱۴۰ سطر [illegible] ہے کہ ابی نضرہ کہتا ہے کہ آیہ متعہ کو میں نے ابن عباس [illegible] تلاوت کیا فما استمتعتم به منهن فآتوهن اجورهن

"وقد لیضتہ" تو ابن عباس نے کہا یوں پڑھو "فما استمتعتم به منهن الی اجل مسمی فآتوهن
اجورهن فریضة" میں نے کہا ہم تو اس طرح قرأت نہیں کیا کرتے۔ ابن عباس نے کہا خدا کی قسم
اس آیہ کو خدا نے اسی طرح نازل کیا ہے جس طرح میں نے پڑھا ہے۔

تفسیر مواہب [illegible] جلد اول صفحہ ۱۳۵ سطر ۶ پر ہے کہ عمران بن حصین نے کہا ہے
کہ آیہ متعہ قرآن میں [illegible] کے بعد اس آیہ کو منسوخ کرنے والی کوئی آیت نازل نہیں ہوئی۔
آنحضرتؐ نے ہم کو متعہ کرنے کا حکم دیا۔ اور ہم نے پیغمبر صلعم کی موجودگی در حیات میں متعہ کیا۔ پھر پیغمبر صلعم
بعد ازاں فوت ہو گئے۔ وہ متعہ کرنے سے ہم کو منع نہیں کر گئے۔ آنحضرتؐ کی وفات کے بعد ایک شخص
نے محض اپنی رائے سے جو چاہا کر دیا۔ اس کی مراد اس شخص سے عمر بن خطاب تھا

تفسیر امام فخر الدین رازی مطبوعہ مصر جلد سوم صفحہ ۲۰۰ [illegible] تفسیر محمد بن جریر طبری سے
بروایت حضرت علی علیہ السلام منقول ہے کہ اگر عمر بن خطاب لوگوں کو متعہ سے نہ روکتے تو سوائے
شقی کے کوئی زنا نہ کرتا۔

تفسیر امام فخر الدین رازی مطبوعہ مصر جلد سوم صفحہ ۲۹۱ سطر [illegible] پر ہے کہ اکثر احادیث سے ثابت
ہے کہ آنحضرتؐ نے حجۃ الوداع اور یوم فتح کے بعد متعہ کو مباح کیا [illegible] یوم خیبر سے
بعد [illegible] یہ دلیل ہے اس روایت کے غلط ہونے پر جس میں یوم خیبر کو متعہ کا منسوخ ہونا وارد
ہے کیونکہ منسوخ [illegible] پہلے ہی [illegible] نسخ کا آنا محال ہے۔

تفسیر کبیر امام فخر الدین رازی مطبوعہ مصر جلد سوم صفحہ ۲۸۶ سطر ۹ [illegible] عمر بن خطاب نے ایک دفعہ
منبر پر چڑھ کر کہا متعتان [illegible] آنحضرت کے زمانہ میں جائز و حلال [illegible] ان
دونوں متعوں کو حرام کرتا ہوں [illegible] متعہ کرنے سے ممانعت کرتا ہوں [illegible] اس امر
کی نص ہے کہ متعہ نکاح [illegible] کا یہ کہنا [illegible] منسوخ [illegible]
ہوا۔ اس امر کی دلیل ہے کہ آنحضرتؐ نے متعہ کو منسوخ نہ کیا تھا۔ اور نہ کوئی ناسخ [illegible]
ہے۔ سوائے اس کے کہ عمر نے نسخ کر دیا [illegible] تعجب ہے کہ متعہ [illegible]
کیونکہ جو شرعی حکم آنحضرتؐ کے زمانہ میں ثابت اور مروج تھا۔ جس کو آنحضرتؐ نے خود منسوخ نہیں
کیا تو وہ نسخ عمر سے منسوخ قرار نہیں پا سکتا [illegible] حجت [illegible] ہے جس سے عمران بن حصین نے
حلت و جواز متعہ پر احتجاج کیا ہے اور وہ کہتا ہے کہ خدا نے متعہ میں آیت نازل کی اور اس کو منسوخ
نہیں کیا کسی دوسری آیت سے۔ اور آنحضرتؐ نے ہم کو متعہ کرنے کے لئے حکم دیا [illegible]

ہم کو بھی ممانعت [illegible] آنحضرت کی [illegible] ایک شخص نے [illegible] جو چاہا کہو

تفسیر [illegible] جلی مطبوعہ [illegible] صفحہ سطر ۲ پر [illegible] ابن ابی [illegible] سعید بن المسیب

لکھا ہے [illegible]

[illegible] مطبوعہ محمدی [illegible] سطر اول پر ہے کہ عمر کی

[illegible]

[illegible] سطر ۳ [illegible] عمر میں لکھی ہے کہ عمر پہلا

شخص ہے [illegible] سے پہلے [illegible]

[illegible] سے پہلے ماہ رمضان میں تراویح

ایجاد کیں [illegible]

[illegible] سعید [illegible] لکھا ہے کہ حضرت

علی [illegible] متعہ یا عمرت کو منع کرتا تھا

[illegible] اسلام [illegible] حسب [illegible] نماز کیا عمر

[illegible] لکھا ہے کہ

[illegible]

[illegible]

[illegible] سے کوئی [illegible]

[illegible] سطر [illegible]

[illegible] کی [illegible]

کہا یا رسول اللہ [illegible] کرسکتے ہم [illegible]

تو [illegible] کی تلاوت [illegible] حرام [illegible]

[illegible]

[illegible] مطبوعہ [illegible] کتاب [illegible] جلد دوم صفحہ سطر ۱۵ پر

ابن عباس [illegible] کی حرمت [illegible] رحمت کیا ہے۔

اور اگر عمر [illegible] متعہ سے [illegible] کے کوئی بھی زنا نہ کرتا۔

[illegible] جلد دوم صفحہ ۵۹ سطر ۱۳ پر [illegible] عمر لکھا ہے کہ متعہ

حج اور متعہ نکاح دونوں آنحضرتؐ کے زمانہ میں [illegible] تھے میں [illegible] ممانعت کرتا ہوں

ترمذی [illegible] سطر [illegible] دن سے [illegible]

[illegible] عمر [illegible] متعہ کے متعلق کیا

عقیدہ [illegible] ہے [illegible] باپ عمر نے

[illegible] کی [illegible] کی ہے اور رسول اللہ

[illegible] مردوں کی۔ مرد شامی

[illegible] ہے

[illegible] عمر بن [illegible]

متعہ [illegible] کے بعد [illegible] متعہ کرنے

والی [illegible] نہیں ہوئی [illegible] آنحضرتؐ کی وفات

کے بعد [illegible] ہے [illegible] نکاح

[illegible] سطر [illegible] ہے

[illegible] امام [illegible] خطاب نے بیان

کیا [illegible] وقت قوم

[illegible] کے زمانہ

میں متعہ [illegible] سے متعہ کیا ہے

[illegible] جلد [illegible]

[illegible] سے یہاں تک

کہ عمر [illegible] مشکوٰۃ جلد اول [illegible]

سطر [illegible] اس مجلس

اور [illegible] میں نے

دونوں متعہ کو [illegible]

[illegible] متعہ نکاح اور متعہ حج

اور [illegible] ان تینوں باتوں سے ممانعت

کرتا ہوں اور تینوں کو حرام قرار دیتا ہوں [illegible] عذاب اور عتاب کروں گا

قسطلانی جلد ۹ صفحہ ۳۵ نووی جلد اول صفحہ ۴۵۱ و صفحہ ۴۵۲ موطا صفحہ ۱۹۵ نہایہ ابن اثیر جزری مجمع البحار فتح الباری باب متعہ فی مختصر صفحہ ۱۲۱ احادیث حق بر جال۔ شرح تجرید صفحہ ۱۹۵ پر بھی لکھا ہے کہ متعہ حج اور متعہ نکاح صرف بحکم عمر بن خطاب حرام ہو

نسیم الریاض خفاجی شرح شفا قاضی عیاض میں ہے کہ قرآن کی ایک آیت کا منکر بھی قرآن کی تکذیب کرنے والا ہے۔ اور وہ کافر ہے۔

تفسیر در منثور جلد پنجم صفحہ ۲۲۷ پر ہے کہ ابن ابی حاتم نے ابن [illegible] کی ہے کہ مراد الحاد سے یہ ہے کہ کلام خدا کو غیر موضع میں رکھا جائے۔ تفسیر در منثور جلد دوم صفحہ ۱۴۰ پر ہے کہ وہ لوگ کلام خدا کو پڑھتے تھے لیکن عمل کرنا چھوڑ دیا۔

میزان الاعتدال [illegible] ہے کہ ابن جریج متعہ کو [illegible] بلکہ اس نے نوے ساٹھ عورتوں سے متعہ کیا۔ [illegible] ابن جریج [illegible] ماخوذ ابن جریج [illegible] میں فوت ہوا [illegible] روایات صحاح ستہ میں موجود ہیں [illegible] فقیہہ تھا سفیان ثوری سفیان بن عیینہ [illegible] وغیرہ [illegible] بخاری [illegible] اس نے [illegible] سب سے پہلے کتب تصنیف کیں

تہذیب التہذیب [illegible] ابن جریج نے [illegible] عورتوں سے متعہ کیا [illegible]

متعہ کو [illegible] نکاح سے جس کی میعاد مقرر ہو وہ نکاح [illegible] متعہ اور نکاح دائمی میں مشترکہ متعہ کی اولاد جائداد کی وارث ہوتی ہے [illegible] متعہ کرنے والی [illegible] حالات ہو جائے تو طہارت تک متعہ [illegible] نکاح پڑھا جاتا ہے [illegible] مہر کی تعیین کی جاتی ہے [illegible] کچھ فرق نہیں ہے [illegible] ہے کہ متعہ [illegible] نکاح دائمی [illegible] مرد [illegible] کو صرف دینے کا [illegible] رکھتا ہے۔ مگر متعہ کی حالت میں مرد کو میعاد مقررہ سے پہلے طلاق دینے کا حق حاصل نہیں ہے۔

مسئلہ متعہ میں عمر بن خطاب [illegible] ہے [illegible] کے [illegible] تھی [illegible]

عمر بن خطاب کو اس کے خلاف فتوی دینے کا کیا حق حاصل تھا [illegible] کی [illegible] ہیں کہ

عمر کو سنت کے ہر کام سے عداوت تھی [illegible] کا [illegible] ہے [illegible]

کی خواہش تھی [illegible] سے حرمت [illegible] صحت [illegible] کے

[illegible] کے [illegible] کا [illegible] ہو جائے۔ ثلاثہ

رہنماؤں کو اپنے ہر فعل [illegible] مسائل [illegible] اپنی مرضی

کے مطابق توڑ مروڑ دیا [illegible] کوئی [illegible] تھی۔

[illegible] نہیں [illegible] تمام [illegible] کی [illegible]

[illegible] معصومین [illegible] کے کلمات

میں کس دلیری سے [illegible] گیا ہے

وضو تک [illegible] کی دستبرد [illegible] شامل

[illegible] کی [illegible] کی

[illegible]

[illegible] تعدیل [illegible]

[illegible] ہیں [illegible]

[illegible]

[illegible] سے [illegible]

[illegible] بے [illegible] حقیقت [illegible] ہے

امام حسین علیہ السلام [illegible] تھی۔ ابوبکر، عمر، عائشہ اور عثمان نے [illegible] تھی۔ [illegible]

[illegible] کی [illegible] ہے [illegible]

تھی۔ لہذا امام حسین کے قتل [illegible] تھے۔

قول عمر

کنز العمال حرف ہمزہ [illegible] روایت [illegible] لکھا ہے کہ عمر

بن خطاب نے کہا کہ جو شخص [illegible] ہے اور جو شخص اپنے تئیں کہے

[illegible] مومن ہوں وہ کافر ہے۔ بخاری کی کتاب [illegible] کی [illegible] فی الجامع باب [illegible] کتاب [illegible] ہے [illegible] سے وہی معروف [illegible] (یعنی مومن ہوں) [illegible] واس کی تفسیر [illegible] ہیں۔

واردات:

[illegible] دیکھیں تب تو لوگ [illegible]

[illegible] کے ترجمے [illegible]

[illegible] کال باتوں کے [illegible]

[illegible]

[illegible] حاملہ ہوئی۔

[illegible] قابل کی [illegible] یعنی آنحضرت [illegible] قریبا [illegible]

[illegible] تھا جب کچھ بڑی خوبصورت تھی [illegible] اس بہانے اس سے جماع کیا۔

[illegible] ہے۔

[illegible] بدری انصاری نے فضیلت [illegible] ثعلبہ کی ایک عورت [illegible] سے جماع کیا۔

[illegible] مطبوعہ مصر صفحہ ۲۵ [illegible] کا [illegible]

وفیات الاعیان [illegible] [illegible] شمسہ [illegible] کتاب

الاسانی [illegible]

میں ام جمیل بنت الاقم [illegible] اس فعل مذکور [illegible]

صحابہ [illegible] مغیرہ [illegible] خود دیکھا [illegible]

گواہی [illegible] کو [illegible] مغیرہ کو [illegible]

[illegible] مغیرہ

بن شعبہ [illegible] ام جمیل [illegible]

مغیرہ [illegible]

طرح [illegible] عہد میں [illegible]

یہودیوں کو [illegible]

خالد بن ولید

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ابو بکر کی

عہد خلافت میں خالد بن ولید [illegible] مالک بن نویرہ کو قتل [illegible] کی خوبصورت [illegible]

اسی رات [illegible] عمر بن خطاب نے خالد کو شرعی سزا

دینی چاہی [illegible] خلافت [illegible]

تھی کروہ [illegible] عمر نے خالد کو [illegible] لکھا

کہ [illegible] اسی [illegible] چلا آیا

ہوں۔ اور اب [illegible] ہو سکتی تھی۔ اور [illegible]

بیت المال کی رقم کو [illegible] خالد کو لکھا۔ کہ

[illegible] خالد [illegible]
[illegible] سے معزول کیا گیا۔

[illegible] بھی کہ عمر [illegible]
[illegible] کی بجائے ابو عبیدہ جراح کو سپہ سالار لشکر مقرر کیا

[illegible] ابو عبیدہ جراح
[illegible] حبیب تم کو یہ میر [illegible]
[illegible] کہ
[illegible] معزول کر دیا گیا ہے [illegible] کی اطاعت کریں
[illegible] ہوتا تو مجھے ہرگز
معزول نہ کیا۔

[illegible] خطاب [illegible] کی اصلی وجہ یہ تھی۔
[illegible] علاج
[illegible] خالد کو شام
[illegible] کا والی نہ ہو

[illegible] یعنی اے خالد بن ولید
[illegible] خلفاء میں وقائع
[illegible] میں مفصل
[illegible] ابو عبیدہ [illegible] سپہ سالار مقرر کیا
[illegible] مغیرہ [illegible] کی
پیدائش سے اٹھارہ سال پیدا ہوا [illegible] حضرت [illegible]
اس کتاب میں درج ہے کہ [illegible]

[illegible] ہے [illegible]
[illegible] کی [illegible] حیثیت
[illegible] ہے

درمنثور سیوطی [illegible] کی

جھپٹا مارا اور خلافت ہم لوگوں سے چھین لی۔

مروج الذہب مسعودی برحاشیہ تاریخ کامل مطبوعہ مصر جلد ششم ۱۳۵ پر ہے کہ حضرت علی نے مقداد کو کھڑے ہو کر جواب دیا کہ بعد از حمیت رسول کو بعد وفات رسول قتل کی ہے کوئی شخص ایسی ایذا میں مبتلا نہیں ہوا۔ عبدالرحمن بن عوف یہ سن کر چل نکل گیا۔ پھر مقداد نے کہا کہ خدا کی قسم اگر مجھ کو مددگار مل جائے۔ تو میں قریش سے ویسا ہی جنگ کرتا جیسا کہ رسول اللہ کے ہمراہ میں نے جنگ کی۔

سر العالمین امام غزالی مطبوعہ مبئی مقالہ رابعہ صفحہ ۱۰ میں ہے کہ ابوبکر نے منبر رسول پر کہا کہ اے لوگو میری بیعت کا حلقہ اپنی گردنوں سے نکال ڈالو کیونکہ میں تم سے کسی ایک سے بھی بہتر نہیں ہوں۔ صواعق محرقہ ابن حجر میں ہے کہ ابوبکر نے خود کہا تھا۔ کہ میری بیعت توڑ دو یہ محض اس لئے کہا تھا کہ رسول اللہ نے اس قوم کے امام پر لعنت کی ہے جس سے اس کی قوم کراہت کرے۔

سر العالمین امام غزالی اور ابطال الباطل فضل بن روزبہان اصفہانی و خواص الائمہ سبط ابن جوزی اصفہانی و تاریخ خمیس ذکر بیعت ابوبکر میں مطبوعہ مصر جلد دوم ... اور جامع الاصول کتاب الخلافت والامارۃ میں حرف ... باب ثانی بعد ذکر حدیث سقیفہ ... ریاض النضرہ محب طبری باب اول قسم ثانی فصل سیزدہم ۱۶۳ میں بھی ابوبکر کے فوراً بیعت کا واقعہ لکھا ہے

جامع الاصول کتاب الامارۃ حرف ہمزہ و بخاری مطبوعہ مصر جلد سوم ۳۶ اور مسلم مطبوعہ مجتبائی دہلی جلد دوم ۹۱ اور تفہیم شرح مسلم قرطبی مصری کار ... حسن ... حافظ اور کتاب الامامۃ والسیاسۃ ابن قتیبہ مطبوعہ مصر جلد اول ۵۱ اور تاریخ المختصر فی اخبار البشر مؤلفہ عماد الدین اسمٰعیل ابوالفدا مطبوعہ مصر جلد اول ۱۵۶ میں ہے کہ لوگوں نے جناب زہرا کے دروازے سے حضرت علی کی تقریر کرکے چھوڑ دی۔

تاریخ طبری حالات سقیفہ و بیعت ابوبکر میں لکھا ہے کہ علی و زبیر نے بیعت ابوبکر سے انکار کیا زبیر نے تلوار نکال لی اور کہا جب تک حضرت علی علیہ السلام کی بیعت نہ کی جائے لیکن عمر نے کہا کہ اس سے تلوار چھین لو اور پتھر پر مار کر توڑ ڈالو۔ پھر عمر نے کہا کہ خواہ تم ابوبکر سے ناخوش ہو خواہ خوش ہو لیکن پھر بھی بیعت کرو جیسا کہ لوگوں نے بیعت کر لی۔ حضرت علی نے اگر بیعت نہ کی

امام طبری نے کتاب احتجاج میں اور انساب سمعانی ترجمہ عبید بن یعقوب رواجنی نسخہ قلمی ... اور شیعہ عالم فضل ابن شاذان نے کتاب ... سے ... علمائے اہلسنت یعنی سفیان بن عیینہ و حسن بن صالح بن حی اور ابوبکر بن عیاش اور شریک بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ ابوبکر نے عمر کے ساتھ مشورہ کرکے خالد بن ولید کو بلایا اور کہا جو میں کہوں نماز فجر سے فارغ ہو کر سلام کہوں تم علی کی گردن اڑا دینا لب

کو قتل کر دو۔ پس نماز پڑھتے ہوئے ابوبکر کے دل میں حضرت علی علیہ السلام کی سطوت کا خیال آیا اور اس کام کے انجام کو سوچ کر متفکر ہوئے کہ اگر یہ کام ہو تو انجام کیا ہوگا پس بعد فراغت سلام کے موقع پر سلام سے پہلے زور سے تین بار پکارا۔ لوگوں نے خیال کیا کہ بھول گئے ہیں۔ آفتاب نکلنے کے قریب ہو گیا تھا پھر کہا کہ اے خالد مت کرنا وہ کام جس کا تم کو حکم دیا گیا تھا۔ پس جناب امیر علیہ السلام نے خالد کی طرف دیکھا کہ وہ شمشیر باندھے ہوئے پہلو میں بیٹھا ہے۔ حضرتؑ نے اس سے فرمایا کہ مجھے معلوم ہے کہ کس کام کا حکم دیا تھا۔ خالد نے کہا یہ حکم یہ تھا کہ آپ کو قتل کر دوں۔ حضرت نے فرمایا کیا تو یہ کام کر دیتا۔ خالد نے کہا واللہ اگر منع نہ کیا ہوتا تو ضرور قتل کر دیتا۔

ناظرین! اہلسنت کو خاندان نبوت سے یہاں تک عداوت ہے کہ اسی روایت کی بنا پر علمائے اہلسنت فتویٰ دیتے ہیں کہ نماز میں سلام سے پہلے بات کر لی جائے تو نماز باطل نہیں ہوتی ورنہ تعطیل ما ہو نافذ کو بطور سند پیش کرتے ہیں۔ مگر ہم کو نہیں بتاتے کہ اس کلمہ ابوبکر کی علت خالد کو کیا ہے۔ ذرا قابل غور ہو کہ اس روایت کے اندراج سے صرف یہ ظاہر کرنا ہے کہ سنی لوگوں کو خاندان رسول سے کس حد تک عداوت اور بغض ہے۔ بہرحال یہ ناممکن ہے کہ ابوبکر مامور ہوں جناب امیر مامور ہیں۔ خلفائے ثلاثہ میں سے کسی نے بھی ان تینوں خلیفوں کے پیچھے نماز نہیں پڑھی۔

علامہ سمعانی کی کتاب سمعانی میں لکھا ہے کہ عباد بن یعقوب رواجنی کہتا ہے کہ ابوبکر نے خالد سے کہا تھا کہ وہ کام نہ کر جس کا میں نے تم کو حکم دیا تھا۔ جب میں نے اس حدیث کے معنی شریک بن عبداللہ سے پوچھے تو اس نے جواب دیا کہ ابوبکر نے خالد کو حکم دیا تھا کہ وہ علیؑ کو قتل کر دے۔ بعد ازاں ابوبکر متفکر ہوا اور خالد کو منع کر دیا۔ ناظرین! عباد بن یعقوب رواجنی کے علم و فضل کی بابت توثیق کتب میں ملاحظہ ہو۔ متفرقات میں ہے۔

کتاب ... جلد سوم ... و کتاب اصابہ ابن حجر عسقلانی میں ہے کہ عمر بن خطاب نے سعد بن عبادہ کو سبب ابوبکر سے انکار کرنے کی وجہ سے شہر بدر کر دیا سو وہ شام کی طرف چلا گیا اور کسی نے اس کو رات میں تیر مارا اور وہ مر گیا۔ ... کتاب ... میں ہے کہ سعد بن عبادہ کو جب کہ ایک غسل کی جگہ پر ... بوقت نصف شب ... کہ وہ ایک رات آدمی کی ترغیب اور ... سے قتل کیا گیا ... عمر بن خطاب نے خالد بن ولید کو اشارہ کیا اور وہ تیر سے قتل کیا گیا۔

مسند احمد حنبل جلد ... میں ہے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ انصار کے اس خاندان سے خاندان سعد بن عبادہ کی محبت ایمان ہے اور بغض رکھنا نفاق ہے۔ ... مسند احمد حنبل میں ہے کہ سعد بن عبادہ

اور تمام انصار بیعت ابوبکر کے مخالف تھے۔ پھر امام احمد بن حنبل نے محمد بن عبد الرحمان بن سعد بن [illegible] سے روایت کی ہے کہ آنحضرت نے [illegible] سے فرمایا [illegible] عرض ملاقات کی اور کہا تم [illegible] کی [illegible] ہو اور [illegible] پھر آنحضرت نے ہاتھ اٹھا کر دعا کی کہ خدایا سعد بن عبادہ کی اولاد پر اپنی رحمت اور صلوات بھیج۔

قسطلانی کتاب مناقب باب مناقب سعد بن عبادہ میں ہے کہ سعد بن عبادہ سردار اور [illegible] اور صاحب جود و سخی تھا۔ جو عہد خلافت عمر میں ۱۴ھ یا ۱۵ھ میں فوت ہوا۔

ابن اثیر نے اسد الغابہ میں لکھا ہے کہ سعد بن عبادہ [illegible] غسل کی جگہ پر مردہ پائے گئے [illegible] جسم سبز ہو چکا تھا [illegible] سیرین کہتا ہے کہ وہ کھڑے ہو کر پیشاب کیا کرتا تھا۔ اس لئے [illegible] نے قتل کر دیا ہوگا۔ [illegible] جناب نے عمر کو قتل [illegible] جس کا نام [illegible] وغیرہ [illegible] کی خواہش تھی کہ تمام امت رسول اس کی تقلید کرے۔ کیونکہ وہ کہا کرتا تھا [illegible] پیشاب کو [illegible] سے حدت واقع ہو [illegible] اور کھڑے ہو کر پیشاب [illegible] کی [illegible] ہے۔ [illegible] نے [illegible] خیال کیا ہو گا

نہایت العقول [illegible] شرح [illegible] اصل [illegible] میں ہے کہ [illegible] قول ہے [illegible] کی خلافت ابوبکر میں [illegible] کہ [illegible] وہ سعد بن عبادہ [illegible] [illegible] ہیں۔

[illegible] عثمان بن [illegible] اور [illegible] قتل [illegible] ہیں [illegible] سعد بن عبادہ [illegible]

[illegible] بیعت لینی چاہی [illegible] کی [illegible] ہو تو [illegible] تمہاری شیرازہ [illegible] قوم [illegible] تم تابع تھے۔ [illegible]

[illegible] اس [illegible] قسم [illegible] کہ [illegible] بھی [illegible] ملک نہیں [illegible] رہ گئے۔ [illegible]

سعد [illegible] جب [illegible] بیٹھے [illegible] ہی جگہ میں [illegible] کہ [illegible] تو [illegible] مدینہ سے [illegible] کو چلے گئے اور [illegible]

قاضی بیضاوی نے سیپارہ اول تفسیر آیہ [illegible] میں لکھا ہے کہ [illegible]
کہ یہ آیات انسان کی شرافت اور علم کی بزرگی اور بندگان پر اس کی فضیلت ہونے پر دلالت کرتی ہیں
اور علم خلافت کی شرط ہے۔ بلکہ عمدہ شرط ہے۔

حبیب السیر جلد دوم صفحہ [illegible] پر جو کتاب شیعوں کی ہے لکھا ہے کہ اسما بنت عمیس کہتی ہیں کہ جب
آنحضرت نے رحلت فرمائی حضرت علی علیہ السلام کو [illegible] تو ابوبکر کے مکان میں [illegible] اسما
بنت عمیس [illegible] ابوبکر کے نکاح میں تھیں۔ [illegible] موجود ہے مندرجہ ذیل لوگ جمع ہوئے

ابوبکر۔ عمر۔ عثمان۔ طلحہ۔ عبدالرحمن بن عوف۔ سعد بن ابی وقاص۔ ابوعبیدہ جراح۔
معاویہ بن ابوسفیان۔ عمرو بن عاص۔ یہ تو قریش ہیں۔ ابوموسیٰ اشعری۔ [illegible]
شعبہ۔ [illegible]۔ ابوطلحہ انصاری۔

ان لوگوں [illegible] سعید بن عاص اموی نے [illegible] کا [illegible] یہ ہے کہ یہ
عہدنامہ [illegible] جس کی [illegible] سے قرآن
[illegible] کی ہے۔ اس عہدنامہ [illegible] آنحضرت نے [illegible]
کو اپنا جانشین نہیں [illegible] مسلمانوں کی [illegible] مشورہ پر چھوڑ دیا ہے۔ آنحضرت نے
[illegible] خلافت [illegible] ہے۔ [illegible] وراثت قرار [illegible]
مسلمان [illegible] تو وہ بھی خلافت کو [illegible]
[illegible] رسول [illegible]
قتل کر دو اور اس کا قتل [illegible] رسول اللہ نے بھی اس شخص کا قتل مباح قرار
دیا ہے۔ فقط [illegible]

جب مدینہ میں ابوبکر [illegible]
عمر کی [illegible]

ان [illegible] لوگوں نے ابوبکر کی بیعت [illegible]
کے دل [illegible]

مدینے سے باہر بھی قبیلوں [illegible] بیعت [illegible] کو ابوبکر کے حکم سے قتل کیا گیا۔ ان کے
گھروں کو لوٹا گیا [illegible]

خلافت کی [illegible] نے بھی [illegible]

دو تین پہنچ گئیں۔ مگر ان کے بیان میں تو نزول واقع نہ ہو۔

فدک

قاضی نور اللہ شوستری مجالس [illegible] میں [illegible] معجم البلدان یاقوت حموی سے جو ہشتم
جلد [illegible] لکھا ہے کہ فدک خیبر سے [illegible] مدینہ سے دو دن کے فاصلہ پر ہے یا تین دن
کے فاصلہ پر۔ [illegible] سنہ ۷ ہجری میں [illegible] صلح کے ذریعے دے دیا تھا۔ جو خاص رسول اللہ
کی ملکیت [illegible] کثیر التعداد درخت تھے [illegible]
[illegible] حق میں ہبہ کر دیا ہوا ہے۔
فتح الساری [illegible] میں ہے کہ فدک ایک مقام ہے جو مدینہ سے تین منزل کے فاصلہ پر ہے
فدک [illegible] علاقہ [illegible] کا دخل ہے۔

شرح ابن ابی الحدید مطبوعہ [illegible] جلد دوم [illegible] صفحہ [illegible] پر ہے کہ تحقیق رسول اللہ جب
خیبر سے فراغت پا چکے [illegible] رعب ڈال دیا [illegible] تمام
[illegible] کی خدمت میں بھیجا [illegible] نصف فدک پر مصالحت کر لی [illegible] خیبر کی
[illegible] آنحضرت کی خدمت میں پہنچے [illegible] آنحضرت نے [illegible]
[illegible] فدک خالصۃً پیغمبر کا حق تھا [illegible] کہ وہ فدک لشکر کی چڑھائی
[illegible] گھوڑے اونٹ [illegible] بغیر [illegible]

شرح السیر [illegible] جلد [illegible] صفحہ [illegible] پر لکھا ہے کہ نصف فدک خالصۃً پیغمبر کا حق
[illegible] لکھا ہے کہ عمر نے [illegible]
[illegible] من خیل ولا رکاب پڑھ کر کہا کہ
فدک خالص پیغمبر کا حق ہے۔

سوانح [illegible] صفحہ ۲۲ سطر [illegible] میں ہے کہ آنحضرت نے
حضرت علی علیہ السلام کو فدک کے فتح کرنے کے لئے بھیجا۔ فدک کو [illegible] ایک معاہدہ [illegible]
کے حوالے کر دیئے [illegible] جبرئیل نازل ہوئے اور آنحضرت کی خدمت میں عرض کیا خدا فرماتا
ہے حق خویشاں ادا کرو۔ آنحضرت نے فرمایا میرے خویش کون ہیں۔ جبرئیل نے عرض کیا جناب فاطمہ
ہیں ان کو فدک عطا کر دیجئے۔ آنحضرت نے جناب سیدہ کو بلا کر ان کے حق میں علاقہ فدک کے

حضرت کی تحریر [illegible] کی تحریر [illegible] کی تھی [illegible] ہبہ فدک پیش کی اور [illegible] حضرت [illegible] اور [illegible] جمیع المودة [illegible] قطعہ [illegible] حضرت [illegible] کو بخشدیا۔

ہبہ فدک

روضۃ الصفا [illegible] آنحضرتؐ نے بحکم خدا [illegible] فدک [illegible]

[illegible] تفسیر [illegible] و [illegible] وغیرہ [illegible] ابوبکر سے مطالبہ فدک [illegible] میں

[illegible] اس شخص کی ملکیت [illegible] قانون [illegible] فدک [illegible]

[illegible] کسی شخص کو کچھ روکا [illegible] صرف [illegible] رسولؐ کی [illegible] عداوت اہلبیت [illegible]

ایسا عظیم الشان [illegible] شخص [illegible] علاقے کو غصب [illegible] مجبور [illegible] ہے کہ [illegible] شخص کا [illegible] کسی خاص [illegible] ہے۔

ابوبکر و عمر [illegible] کیا جائے جن کی وجہ سے اہلبیت علیہم السلام [illegible] سے [illegible] انہوں نے

فدک پر قبضہ کیا۔ تاکہ آپ نہ اس وقت اور نہ بعد میں ان کی کسی مدد میں دستگیری نہ کر سکے بہر کیف دشوار کر دیا۔ تاکہ دن پر فلاں فلاں طرح کا بڑا ثبوت ہے جس حد تک نہیں اہلبیت میں سے کسی کو کسی قسم کا عہدہ نہ دیا گیا۔ ان کا خمس وغیرہ بھی نہ دیا جا سکے۔

اگر یہ خلیفے عام رعایا پر اس قدر ہمدرد ہوتے۔ تو خلافت کو غصب کرنے کے بعد اہلبیت کو بسر اوقات کے لئے جاگیریں دے دیتے جو ان کو دے دینا ہی تھا اور انہیں ایک فارغ البال مومن کی طرح زندگی گزارنے کا موقعہ دیتے۔ مگر افسوس کہ ان کی شقاوت ان کے ضمیر پر غالب آگئی۔ اور انہوں نے وہ سب کاروائیاں کیں کہ ان کی مثال ڈھونڈھے سے نہیں مل سکتی۔

یہ بہت ان لوگوں کا مذہب ہے کہ جن سے رشتہ رسولؐ کی بھی پرواہ نہ کی بلکہ ایک دنیا کا خیال کر کے سب کچھ ڈالا۔ اب آپ ہی فرمائیں کہ ہم ایسے لوگوں کو کیونکر اچھا کہہ سکتے ہیں کیا یہ بھی سعادت کا عہد ہے کہ ہمیں محبت کی دولت سے محروم رہ جائے

دعوےٰ ہبہ فدک

مندرجہ ذیل کتب اہلسنت میں لکھا ہے کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام نے اپنے والد گرامی حضرت رسول اکرم صلعم کے ہبہ کردہ فدک کا دعوےٰ ابوبکر پر کیا۔ اور حضرت علی علیہ السلام اور حضرت ام ایمن نے اور بعض کتابوں میں ہے کہ امام حسن اور امام حسین نے بھی اس ہبہ کی تصدیق میں گواہی دی لیکن اس پر بھی خلیفہ صاحب نے دعوے خارج کر دیا۔ حالانکہ ابوبکر کو یہ معلوم تھا کہ جناب فاطمہ سیدۃ نساء العالمین ہیں۔ حضرت علی علیہ السلام کے حق میں ارشاد ہے علی مع الحق والحق مع علی علی حق کے ساتھ ہے اور حق علی کے ساتھ ہے۔ اور حسنینؑ کو رسولؐ نے سرداران جوانان اہل بہشت فرمایا ہے اور ام ایمن کے بارے میں تو خود ابوبکر نے شہادت دی کہ حضور انور نے انہیں جنتی فرمایا ہے کما فی شرح المواقف حالانکہ لوگوں کے مقدمات میں ایک گواہ پیش کرنے پر بھی مدعی کے حق میں فیصلہ دیا گیا جیسا کہ آپ کو مندرجہ ذیل واقعات سے معلوم ہوگا۔

ملل ونحل شہرستانی۔ کتاب مغنی قاضی القضاۃ وفاء الوفاء سید نورالدین سمہودی باب ششم فصل ثانی در صدقات۔ خلاصۃ الوفا باخبار دار المصطفیٰ باب ششم فصل ثانی در صدقات جواہر العقدین سید نورالدین سمہودی۔ شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید۔ فصل الخطاب خواجہ محمد پارسا۔ ربیع الابرار آخر کتاب فضائل

ابوبکر۔ انسان العیون فی سیرۃ الامین و المامون مطبوعہ مصر جلد سوم ص ۳۹۱ کتاب مواقف ابن السمان حاشیہ مصباح الدین سندی بر سنن محمد مدنی مسند تحفہ فی صواعق محرقہ باب اول عاقل ابوبکر و ریاض قاطعہ کمال الدین ابن حجر مکی جبری۔ شرح مواقف ص ۷۳۵ مطبوعہ، ہدایت العقول امام فخرالدین رازی ریاض النضرۃ محب طبری ذکر احمد و تذکرہ و شاہد بر اس الفصل الثانی عشر من الباب الاول من القسم الثانی۔ روض الفضولی ماوردی عن اہلبیت و بعض الشیخین و ما نعم علیہما من الباب من القسم الرابع تفسیر کبیر بما افاء اللہ علی رسولہ منہم فما اوجفتم علیہ من خیل ولا رکاب۔ کتاب الاکتفاء ابراہیم بن عبداللہ شافعی یمنی ابن حزم اندلسی حبیب السیر غیاث الدین روضۃ الصفا ملا محمد ابن خاوند شاہ معارج النبوۃ۔ تصانیف معتبر شیعہ کتب صواعق سقائف ابوبکر محمد موسیٰ ابوبکر جوہری معجم البلدان یاقوت حموی معجم، قطعی وغیرہ۔

شرح ابن ابی الحدید جلد دوم کے قریب صفحات میں لکھا ہے کہ جناب سیدہ نے ابوبکر سے کہا کہ حضرت ام ایمن اس امر کی شہادت دیتی ہیں کہ آنحضرتؐ نے فدک مجھے عطا کیا تھا۔ ابوبکر نے جواب میں لکھا کہ تحقیق سے واضح ہے فدک رسولؐ کا مال نہیں ہے بلکہ مسلمانوں کا مال تھا۔ کہ آپؐ اس کو فی سبیل اللہ خرچ کیا کرتے تھے جبکہ آنحضرتؐ کا انتقال ہوا میں اس کا متولی ہوں جیسا کہ پیغمبر متولی تھے۔ سیدہ نے فرمایا اے ابوبکر خدا کی قسم میں مدت عمر تم سے کلام نہ کروں گی۔ ابوبکر نے کہا خدا کی قسم۔ میں بھی تم سے تمام عمر علیحدگی اختیار کروں گا۔ سیدہ نے فرمایا خدا کی قسم میں تمہارے حق میں بد دعا کیا کروں گی۔ ابوبکر نے کہا خدا کی قسم۔ میں بھی تمہارے حق میں بد دعا کیا کروں گا پس سیدہ نے وقت وفات یہ وصیت کی کہ ابوبکر میرے جنازہ میں شریک نہ ہو چنانچہ معصومہ کو رات کے وقت ابوبکر اور عمر کی اطلاع کے بغیر دفن کر دیا گیا۔

کنز العمال کتاب الشہادت فصل ثالث میں ہے کہ جعفر بن محمد نے اپنے باپ سے اور اس نے حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ ابوبکر و عمر و عثمان ایک گواہ اور قسم پر فیصلہ کیا کرتے تھے۔

تاریخ شرح و تصحیح رکن ثانی فصل فی الا تقدم میں بروایت حضرت علی علیہ السلام لکھا ہے کہ بہ تحقیق رسول خدا نے ایک گواہ کی شہادت اور قسم پر فیصلہ کیا اور اس سے روایت ہے کہ بہ تحقیق رسول اللہ اور ابوبکر اور عمر اور عثمان ایک گواہ کی شہادت اور قسم پر فیصلہ کر دیتے تھے۔

موطا امام مالک کتاب الاقضیہ باب القضاء بالیمین مع الشاہد ص ۳۰ پر ہے کہ مالک کہتا ہے کہ ایک گواہ کی شہادت اور قسم پر فیصلہ کرنے کی سنت قائم ہو چکی ہے۔ صاحب حق کا ایک گواہ ہو اور وہ

ہے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ ولد الزنا اور دوام الخمر اور قطع رحم کرنے والا جنتی نہیں ہے۔

تفسیر کبیر سورہ نون و القلم میں ہے کہ ولد الزنا کا بیٹا اور پوتا داخل جنت نہ ہوگا۔

موطا امام مالک باب العمل فی الصلوٰۃ الجماعۃ ص۴۳ پر یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ مدینہ کے ایک موضع عقیق میں ایک شخص امامت کرتا تھا۔ عمر بن عبدالعزیز مروانی نے اس کو معزول کر دیا۔ نواب وحید الزمان نے اس روایت کی شرح میں لکھا ہے کہ وہ امام مسجد مجہول النسب تھا۔ اس لئے امامت سے معزول کر دیا گیا۔

کنز العمال میں بروایت میمون بن مہران لکھا ہے کہ میں نے کہا کہ ابن عمر ولد الزنا کی نماز جنازہ پڑھا کرتا تھا۔ لوگوں نے اس کو کہا کہ ابو ہریرہ ولد زنا کی نماز جنازہ نہیں پڑھتا اور کہتا ہے کہ ولد الزنا شر الثلاثہ ہے یعنی اس میں تین شر ہوتے ہیں۔ خباثت نطفہ، شقاوت، غضب خدا۔ ابن عمر نے کہا کہ وہ خیر الثلاثہ ہے۔

توضیح شرح توضیح ذکر مصاہرت مبحث حدیث ولد الزنا شر الثلاثہ میں لکھا ہے کہ اکثر دیکھا گیا کہ بعض ولد الزنا ولد حلال سے دین و دنیا کے کاموں میں زیادہ ہوشیار ہوتے ہیں پس اس دلیل پر حدیث شر الثلاثہ درست نہیں۔ وہ ولد الزنا امامت و فضائل کا مستحق ہے جن کا ولد الحلال حقدار ہے پس ولد الزنا کا عابد و زاہد متقی و عالم یعنی جانشین رسولؐ ہونا جائز ہے۔ ناظرین چونکہ قرآن کی رو سے امام کا درجہ نبی سے کم ہے۔ اس لئے بقول سنیوں نبی ولد الزنا ہو سکتا ہے۔

علامہ قطب الدین شیرازی سے ترجمہ منسوب ہے۔ امام ابو القاسم راغب اصفہانی نے محاضرات میں لکھا ہے کہ ولد الزنا شریف تر ہوتا ہے کیونکہ مرد خواہش اور نشاط سے زنا کرتا ہے اور بچہ کامل پیدا ہوتا ہے اور یہ بات حلال مقاربت میں میسر نہیں۔ کیونکہ انسان اپنی منکوحہ سے بتقاضائے ولادت کرتا ہے۔

سیرۃ حلبیہ جلد سوم ص۲۰۱ میں ہے کہ آنحضرتؐ نے ایک دفعہ خالد کو تمیم کی طرف بھیجا۔ خالد نے اپنی ذاتی دشمنی کی وجہ سے ان شخص کو قتل کر دیا۔ اس پر آنحضرتؐ نے فرمایا خداوندا ہم بیزار ہیں خالد بن ولید سے اور یہی کلمہ دو دفعہ فرمایا۔ ناظرین۔ حضرت [illegible] جناب سیدہ بحکم رسولؐ [illegible] کا خون برباد کر دیا۔

انجام عمر

کنز العمال باب فی شہادت عمر، جامع عبد الرزاق، مسند احمد حنبل، طبقات ابن سعد۔ تاریخ ابن

عساکر سنن ابو داؤد طیالسی مسند ابو یعلیٰ صحیح ابن حبان مستدرک حاکم مواعظ ابو ہلال عسکری اور سنن بیہقی میں ہے کہ عمر نے بوقت مرگ کہا کہ اگر دنیا کی تمام چیزیں میری ہوتیں تو میں انکو اس امر کے عوض میں جو مجھ کو آخرت میں پیش آنے والا ہے۔ اور اس ہول کے بسبب جو مجھ پر ہونے والا ہے فدیہ ادا کرتا۔

کنز العمال کتاب الفضائل فضائل عمر میں ہے کہ ہناد نے اور حافظ ابو نعیم نے حلیہ میں اور بیہقی نے شعب الایمان میں ضحاک سے روایت کی ہے کہ عمر نے کہا کہ کاش کہ میں گوسفند ہوتا اہلبیت مالک مجھے کھلا پلا کر موٹا فربہ کرتے اور جب میں موٹا فربہ ہو جاتا انکے دوست انکے ہاں مہمان ہوتے بعض میرا جسم تو آگ پر بھونتے اور کچھ حصہ ٹکڑے ٹکڑے کر کے چھوڑتے پھر مجھے کھاتے۔ اور مجھ کو فضلہ کی صورت میں نکال دیتے۔ لیکن میں انسان نہ ہوتا۔

کنز العمال باب وفات عمر میں ہے کہ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں۔ کہ جب عمر کو ضرب لگی تو پہلا شخص میں تھا جو اس کے پاس گیا۔ میں نے کہا اے امیر المومنین میں تجھے جنت کی خوشخبری دیتا ہوں۔ تو نے رسول اللہ کی طول صحبت رکھی اور خلافت میں عدل کیا اور امانت ادا کی۔ عمر نے کہا یہ جو تو نے مجھے جنت کی خوشخبری دی ہے پس خدا کی قسم جس کے سوائے کوئی معبود نہیں اگر جو کچھ آسمان اور زمین کے درمیان ہے میری ملکیت ہوتا۔ تو میں اسکو اس امر کے عوض جو مجھے آگے درپیش آنے والا ہے فدیہ کر دیتا پہلے اسکے کہ مجھے اسکی خبر ہو۔ اور جو تو نے مسلمانوں کی خلافت کا ذکر کیا ہے پس خدا کی قسم میں دل سے چاہتا ہوں کہ اس سے خلاصی پاؤں (یعنی مجھے خلیفہ بنایا ہی نہ جاتا) تاکہ مجھ پر کوئی بوجھ ہوتا اور نہ میرے لئے کوئی ثواب ہو۔ اور یہ جو تو نے صحبت رسول کا ذکر کیا ہے پس یہ بات البتہ یونہی ہے۔

طبقات ابن سعد اور تاریخ ابن عساکر میں ہے کہ عبداللہ بن عبید بن عمیر سے روایت ہے۔ کہ جب عمر کو ضرب لگی۔ تو اس نے کہا۔ یہ وہ وقت ہے کہ اگر وہ تمام چیزیں جن پر سورج طلوع کرتا ہے۔ میری ملکیت ہوتیں اور میں ان امور کے ہول سے جو مجھ پر ہونے والے ہیں فدیہ کر دیتا۔ ابن عباس نے کہا واللہ اے امیر المومنین تیرا اسلام نصرت اور تیری خلافت فتح تھی۔ عدل سے تو نے زمین کو بھر دیا۔ عمر نے کہا۔ اے ابن عباس۔ کیا جب تو خدا سے ملاقات کرے گا تب بھی یہی شہادت دیگا۔ اس نے کہا۔ ہاں۔ تو اس پر عمر خوش ہوا۔ اور تعجب کرتا تھا۔

طبقات ابن سعد میں ابراہیم سے حدیث نقل ہے کہ جب عمر کو ضرب لگی۔ تو لوگ اس کے پاس جاتے تھے۔ پس ایک آدمی نے کہا۔ واللہ مجھے امید ہے کہ دوزخ کی آگ تیرے بدن کو کبھی مس نہ کرے گی پس عمر نے اس کی طرف دیکھا اور کہا۔ اے فلانے کے بیٹے مجھے اس امر کا مسلم

قلیل ہے گر جو کچھ زمین پر ہے میرا ہو۔ تو میں اس ہول پر جو مجھ پر طاری ہے فدیہ کر دیتا۔

طبقات ابن سعد اور مواعظ ہلال عسکری میں شعبی سے روایت ہے کہ جب عمر کو ضرب لگی تو اس کے پاس بیٹھنے والے اس کی مدح کرنے لگے۔ عمر نے کہا بتحقیق وہ شخص جس کو تم نے ان باتوں پر فریفتہ کر دیا بیہودہ امید رکھنے والا ہے۔ خدا کی قسم کاش کہ میں دنیا سے اسی حالت میں نکلتا۔ جس حالت میں کہ دنیا میں آیا تھا۔ اور خدا کی قسم اگر وہ تمام چیزیں جن پر آفتاب طلوع کرتا ہے۔ میری ہوتیں تو میں انکو اس ہول پر جس کی مجھے اطلاع ہے فدیہ کر دیتا۔ یہی کلمات عمر مسند احمد حنبل، صحیح ابن حبان اور مستدرک حاکم اور سنن بیہقی سے صاحب کنز العمال نے لکھے ہیں۔ جس کا جی چاہے دیکھ لے

مسند عدنی میں بروایت حسن بصری لکھی ہے کہ عمر نے عبد الرحمان بن عوف کو کہا۔ یا ابن عوف واللہ وددت انی خرجت منھا کما دخلت فیھا انی اودن نجی اللہ فرائضہا نجوتی بقلیل ولا کثیر العدنی

طبقات ابن سعد میں ذکر وفات عمر میں لکھا ہے کہ عمر رونے لگے۔ تو ابن عباس نے کہا تمہارے رونے کا کیا باعث ہے تو کہنے لگا مجھے میری موت کا ڈر رلا رہا ہے۔

جمع بین الصحیحین حمیدی کی مسند پر بخاری کی پارہ چودھواں باب مناقب عمرؓ پر لکھا ہے کہ عمر نے ابن عباس سے کہا کہ میری بیتابی اس کام کی وجہ سے ہے جو میں نے تجھ سے اور تیرے صاحب (حضرت علی علیہ السلام) سے کیا ہے۔ واللہ اگر میرے لئے زمین سونا ہوتی اور میری ہوتی تو میں دے دیتا تاکہ پیش ازاں کہ عذاب خدا دیکھوں اس سے خلاصی پاتا۔

کنز العمال ابن ابی شیبہ سے روایت کی ہے کہ عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ جب موت عمر کو غش دینے لگی۔ تو میں نے اس کو تھپائی سے لگایا ہوا تھا۔ عمر نے کہا کہ وائے ہو مجھ پر۔ میرا سر زمین پر رکھ دے۔ پس اس پر غشی طاری ہو گئی۔ پھر جب ہوش آیا تو اس نے کہا وائے ہو مجھ پر میرا سر زمین پر رکھ دے پس میں نے اس کا سر زمین پر رکھ دیا۔ پس اس نے اپنا سر اور منہ مٹی سے بھر لیا۔ اور کہا ویل اور خیبت ہے عمر کے لئے عذاب ہو عمر کو۔ اگر خدا اس کو نہ بخشے۔

ابن سعد اور مسدود نے لکھا ہے۔ کہ عثمان بن عفان نے کہا کہ آخری کلمات جو عمر کے منہ سے نکلے یہ تھے کہ عذاب ہو اور ویل ہو عمر کو اور اس کی ماں کو۔ اگر خدا مجھے نہ بخشے یہی کلمات تین بار دہرائے

شرح مشکوٰۃ عبد الحق میں ہے کہ حدیث میں جو آیا ہے کہ تم میں سے کوئی نہ مرے مگر یہ کہ خدا پر اس کا نیک ظن ہو۔ اس میں اس امر کی ترغیب ہے کہ موت کے وقت خدا کے فضل و کرم پر تکیہ کر کے اس پر نیک ظن رکھو۔ محدثین کا قول ہے کہ نیک انجام کی علامت یہ ہے کہ زندگی میں تو اس

پر خوف غالب ہو۔ مگر جب موت کا وقت آئے تو اس پر بخشش کی امید غالب ہو جیسے کہ کہا ہے کہ زندگی میں نیک عمل کرو۔ یہاں تک کہ مرتے وقت خدا پر تمہارا نیک ظن ہو۔ اور جس شخص کے عمل موت سے پہلے نیک نہ ہوں اس کا ظن خدا پر موت کے وقت برا ہوتا ہے۔

تاریخ طبری مطبوعہ مصر جلد ۵ صفحہ پر ہے کہ عمر نے بوقت مرگ ابو طلحہ انصاری سے جو شخص شراب نوشی میں عمر کا شریک تھا کہا کہ تم پچاس آدمیوں کا دستہ لے کر شوریٰ خلافت کے مکان پر موجود رہنا۔ اور اگر پانچ آدمی ایک رائے پر متفق ہوں اور چھٹا جو مخالف رائے رکھتا ہو حضرت علیؑ کو قتل کر دینا۔

ازالۃ الخفا جلد دوم صفحہ ۵ پر ہے کہ جب عمر زخمی ہوا تو پوچھا کہ یہ کون ہے جس نے مجھے زخمی کیا ابن عباس نے فرمایا مغیرہ کا غلام ابو لؤلؤ ہے عمر نے کہا تم اور تمہارے باپ ہی غلاموں کو زیادہ پسند کرتے تھے اب اگر تم کہو تو ہم تمام غلاموں کو بجرم اور بحالت مسلمانی قتل کرا دیں۔ ابن عباس نے فرمایا تم جھوٹ کہتے ہو یہ لوگ ہماری زبان بولتے ہیں ہماری نمازیں پڑھتے ہیں اور ہمارے طریق پر حج کرتے ہیں۔

قرضۂ عمر

بخاری پر حاشیہ مسیح الساری جلد ۲ صفحہ ۳۳۳ پر ہے کہ جب عمر بن خطاب مرا تو اس کے ذمہ بیت المال کا چھیاسی ہزار درہم قرضہ تھا۔ حالانکہ اس کے ایک وارث نے اپنا حصہ ایک لاکھ درہم پر فروخت کیا عمر بن خطاب کی خلافت کا آغاز حقیقت میں آنحضرتؐ کی وفات کے بعد ہو چکا تھا۔ پس یہ شخص تیرہ چودہ سال تک درندے کی صورت میں سراپا غرق رہ کر ۶۳ سال کی عمر میں قتل کر دیا گیا تمام اوصیا کو پنے اپنے عہد میں شہید ہونا ہے۔ لیکن حضرت عمر جیسی سیاہ دلی اور سنگدلی کسی سے کم دیکھا گیا ہے۔ اس کا نمونہ صفحہ ۶۰ پر ملاحظہ ہو۔

جناب فاطمہؑ اور حضرت علیؑ کے آلام و شہادت۔ امام حسنؑ کی تکالیف اور شہادت۔ امام حسینؑ اور آپ کے احباب اور اقربا کے مصائب و شہادت و خاندانِ رسولؐ کی بے حرمتی اور رسوائی ان تمام مظالم کا سر چشمہ عمر بن خطاب تھا۔

اس نے متعدد احکام شرعیہ کو تبدیل کر دیا متعہ کو منسوخ کیا صبح کی اذان میں الصلوٰۃ خیر من النوم بڑھا دیا۔ معاویہ کے دل میں عداوت اہلبیت کا بیج بویا۔ بیت المال میں سے اپنے احباب کو گرانقدر عطیات دیتا رہا۔ وغیرہ

کند ذہن یہاں تک تھا کہ ۱۲ سال کے طویل عرصہ میں سورہ بقر کو بھی حفظ نہ کر سکا۔ کوئی

شرعی مسئلہ پوچھا جاتا۔ تو منہ دیکھتا رہ جاتا۔ مزاج کا کھُردرا طبیعت کا درشت تھا۔ انصاف سے
کوسوں دور تھا۔ غلبۂ اسلام سے مرعوب ہو کر مسلمان ہوا۔ اور آنحضرتؐ کی وفات پر اپنے آبائی مذہب
کی طرف لوٹ گیا۔ خاندانی امارت و ریاست کا یہ حال تھا۔ کہ باپ جیسا قریب برہنہ بدن لکڑیاں ڈھوتے تھے۔
شجاعت کا یہ حال تھا کہ احد کے دن جنگ سے فرار ہوئے۔ اور آنحضرتؐ کو نرغۂ کفار میں گھرا
ہوا چھوڑ کر پہاڑیوں پر بکریوں کی طرح اچکتا پھرتا تھا۔ عزم و استقلال یہاں تک تھا کہ نہ تو
اس کے اور نہ ہی ابوبکر اور عثمان کے بدن پر کبھی بھی کسی بھی جنگ میں خراش تک آئی تھی۔
زخمی اور گھائل ہونا بجائے خود رہا۔

عمر بن خطاب آنحضرتؐ کی نبوت میں شک رکھتا تھا۔ حدیث قرطاس کا گستاخانہ رویہ [illegible]
نے اس کے حق میں بوقت وصال جو وصیت فرمایا۔ [illegible] رسولؐ تھا۔
دختر رز کا فریفتہ اور نشے کے گھڑے پیتا رہنے کا دلدادہ تھا۔ اس کی موت حسرت و درد کا مہیب
کا بے بدل مرقع ہے۔

تاریخ شاہد ہے کہ ابوبکر، عثمان، عائشہ، حفصہ، حسن بصری، ابوہریرہ، خالد، معاویہ، عمرو
عاص، مروان، عبدالرحمن بن عوف، عبدالرحمن بن ملجم، یزید، شمر، عمر بن زیاد، حرملہ، مامون رشید
ہارون رشید، ابوحنیفہ، عبدالوہاب نجدی، بخاری، شیخ عبدالقادر جیلانی اور مرزا حیرت اور مرزا
غلام احمد قادیانی یہ تمام اعدائے اہلبیت عمر بن خطاب کے خوشہ چین ہیں۔ اور یہ ان لوگوں کی
اجمالی فہرست ہے جن کی یاد تازہ رکھنا ہم سب کو ضروری ہے۔

حالات حضرت عثمان صاحب

عثمان بن عفان خاندان قریش میں سے امیہ کی نسل سے بارہ برس بادشاہ رہا۔ آنحضرتؐ کی
نام نہاد دو سوتیلی لڑکیاں رقیہ اور ام کلثوم جو خدیجہ کے بعد نکاح آنحضرتؐ کے گھر آئیں عثمان
کے نکاح میں یکے بعد دیگرے آئیں۔ یہ دونوں لڑکیاں خدیجہ کی نہ تھیں۔ بلکہ خدیجہ کی بہن ہالہ
کی بیٹیاں تھیں۔ اور پہلے ان کا نکاح ابولہب کے بیٹوں عتبہ و عتیبہ سے ہوا تھا۔ مگر بعد ازاں
یہ دونوں لڑکیاں عثمان کے نکاح میں آئیں۔ یہ شخص جہاد اور حمیت سے بے بہرہ تھا۔ خوش پوشی
تن آسانی اور نفس پرستی کا دلدادہ تھا۔ بخل و خلق سے کوسوں دور اور اقربا نوازی کے نہایت نزدیک
تھا۔ ۳۴ سال کی عمر میں حلقۂ اسلام میں آیا۔ ۸۲ سال کی عمر میں اصحاب رسولؐ کے ہاتھ سے قتل ہوا۔

عبدالمناف کے چار بیٹے ہاشم، عبد شمس، نوفل اور مطلب تھے۔ عبد شمس کے سات بیٹے مشہور ہیں۔ امیہ، ربیعہ، عبد العزیٰ، عبد امیہ، نوفل، حبیب اور [illegible]۔ تاریخ کامل جلد اول مطبوعہ مصر ص۲۵ پر ہے کہ امیہ در اصل عبد شمس کا بیٹا نہ تھا بلکہ غلام تھا جیسا کہ [illegible] میں بھی یہ ترجمہ قریب مذکور ہے کہ جب وہ دربار معاویہ میں پہنچا [illegible] معاویہ سے یوں کہا کہ تم لوگ غلطی پر ہو کہ امیہ بیٹا تھا عبد الشمس کا بلکہ غلام تھا جس کا [illegible] ص۲۰۱ پر ہے کہ [illegible] جاہلیت میں [illegible] ہوتا ہے [illegible] اور بنی امیہ کو [illegible] عداوت تھی تو زیادہ تر نوفل [illegible] بیٹے ہو کر بھی غلام خاندان سے تھا سیوطی نے [illegible] (اسلام لانے کی وجہ سے) یہ بات

ابن عساکر نے لکھا ہے کہ عثمان بن عفان [illegible] رقیہ دختر رسول کا بہت عاشق تھا۔ ایک روز [illegible] کعبہ کے پاس بیٹھے تھے [illegible] رقیہ [illegible] اس خبر نے عجب کام کیا کہ دل [illegible] کی کہ رقیہ مجھ کو مل جاتی کیونکہ رقیہ صاحب حسن و جمال تھی

ایک مضحکہ خیز بات [illegible] مسند [illegible] صفحہ ۲۲۳ پر ہے کہ آنحضرت نے [illegible] سے فرمایا اگر میرے پاس [illegible] ہوتیں [illegible] رقیہ اور ام کلثوم کی طرح [illegible] ایک کے بعد دیگرے عثمان کے نکاح میں دیتا [illegible] کہ فرمایا آنحضرت نے کہ رقیہ زوجہ عثمان کی موت کے بعد [illegible] ام کلثوم کا نکاح عثمان سے کیا ہے۔ یہ حکم خدا کا ہے۔ جس کی خبر حضرت جبرئیل میرے پاس لائے تھے۔

عبد [illegible] کی سیرت [illegible] میں لکھا ہے کہ عثمان کے باپ عفان بن العاص [illegible] لوگ مخنث کا کام [illegible] طلحہ کے باپ عبید اللہ کی نسبت لکھا ہے۔

تاریخ صغیر بخاری مطبوعہ [illegible] جلد اول مطبوعہ مصر ص۴۴ پر ہے کہ جب رقیہ کو قبر میں اتارنے لگے تو عثمان آگے بڑھے۔ آنحضرت نے فرمایا۔ رقیہ کو قبر میں وہ شخص اتارے جس نے آج رات مباشرت نہ کی ہو۔ عثمان پیچھے ہٹ گئے۔ [illegible] ابو طلحہ نے رقیہ کو قبر میں اتارا۔

تیسیر الباری شرح بخاری [illegible] ص۳۴ [illegible] ہے کہ [illegible] ابو طلحہ [illegible]

سہیل شوہر ام سلیم والدہ انس بن مالک انصاری کا بچہ بیمار تھا وہ فوت ہوگیا۔ بچہ کی ماں نے مردہ بچہ کو کسی دوسری جگہ چھپا دیا جب ابوطلحہ آیا اور بچہ کا حال دریافت کیا۔ تو اس نے کہا راضی ہوتی ہے۔ ابوطلحہ نہ سمجھ سکا اور رات کو اس عورت سے ہمبستری کی اور صبح کو مہمان کا گوشت کھایا۔ جب ابوطلحہ باہر نکلنے لگا۔ تو بیوی نے اصل واقعہ بتلائی اور بچہ کو دفن کر دیا گیا۔

منازل الاعداد مصنفہ مولوی محمد زمان خان صاحب مرحوم ہے کہ تابعین وجہال تابعین حضرت عثمان ہوگئے۔ نظر بہ انتعمل کی داڑھی بھی عمر کی داڑھی کی طرح بہت لمبی تھی جس کی وجہ سے عائشہ اس کو نعثل کہا کرتی تھی۔ نعثل ایک یہودی کی داڑھی ناف تک لمبی تھی۔ نیز عثمان کے دانت بیاہ اہل ہنود کی طرح سونے کی میخیں لگی ہوئی تھیں۔

تشریح الانساب حصہ دوم نمبر ۲۵ ہے کہ عثمان کا باپ عفان دف بجایا کرتا اور لوگ اس سے مخنث کا کام لیتے تھے۔ اور دل لگی کرتے۔

تاریخ کامل ابن اثیر میں ہے ہرقل نے کہا کہ میں ان لوگوں سے ہوں جو قلیل المقدور ہیں۔ جمہرۃ الجمول علامہ دمیری میں ہے کہ عثمان کی حقیقی بہن ام منہ عورتوں کے سر گوندھا کرتی تھی۔ صاحب کی معارف القمی میں ہے کہ اس کی ماں کا خاوند حکم بن کیسان جو بنی مخزوم کا غلام تھا حجامت کا کام کرتا تھا۔ ناظرین بنی مخزوم وہ قبیلہ ہے جس کا سردار ابوجہل بن ہشام تھا۔ جو ذات سے لوہار اور عمر بن خطاب کا حقیقی ماموں تھا۔

کتاب مجمع الامثال علامہ میدانی جلد اول اور حاشیہ مجلہ سقاموس والقاموس سیوطی میں ہے کہ ابوجہل کو علت مشہد تھی۔ نہایہ ابن اثیر میں ہے کہ عمر بن خطاب کی ماں خنتمہ ہشام کی بیٹی اور ابوجہل کی بہن تھی۔

استیعاب ۸۵۱ میں ہے کہ رقیہ کا پہلا نکاح عتبہ بن ابولہب سے اور ام کلثوم کا پہلا نکاح عتیبہ بن ابولہب سے تھا۔ جب سورہ تبت کا نزول ہوا تو ابولہب اور حمالۃ الحطب نے عتبہ اور عتیبہ سے دختران محمد کو طلاق دلوا دی۔ بعد ازاں بعد رقیہ کا نکاح عثمان سے کر دیا گیا۔ اصابہ جلد ۸ ص ۸۳ میں ہے کہ رقیہ کا نکاح عتبہ سے قبل نبوت ہوا تھا۔ واضح رہے مسئلہ ہے کہ رقیہ اور ام کلثوم خدیجہ کی بہن کی لڑکیاں تھیں۔ اصابہ ص ۹۱ میں ہے کہ حضرت کی سب سے بڑی لڑکی زینب کا نکاح بھی قبل بعثت ہوا تھا۔

علامہ محمد بن علی بن شہر آشوب مازندرانی نے اپنی کتاب مناقب آل ابی طالب میں لکھا ہے جو کتب شیعہ سے ہے۔ کہ احمد بلاذری اور ابوالقاسم کوفی نے اپنی کتابوں میں روایت کی ہے اور

جناب سید مرتضیٰ نے کتاب شافی میں اور ابوجعفر نے کتاب تلخیص میں لکھا ہے کہ جب آنحضرتؐ نے خدیجہؓ سے عقد کیا تو وہ باکرہ تھیں یعنی کنواری تھیں۔ اور کتاب الانوار والبدع میں ہے کہ رقیہ اور زینب حضرت خدیجہ کی بہن ہالہ کی بیٹیاں تھیں۔ یہ بڑا وسیع ہے کہ اس موضوع پر کسی علیحدہ رسالہ میں مفصل روشنی ڈالوں۔ (زادالصفا)

تاریخ اسلام جلد سوم صفحہ ۱۲۲ پر ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میرے منبر پر بنی امیہ کے جابروں میں سے ایک جابر تقدیم کریگا اور اس کی نکسیر جاری ہوگی۔ مظہر اعجاز صفحہ ۱۵۰ حاشیہ صواعق محرقہ میں ہے کہ عمرو بن سعید بن عاص اموی کو منبر پر نکسیر جاری ہوئی۔ تاریخ الخلفاء سیوطی صفحہ ۱۴۳ پر ہے کہ عثمان کو نکسیر جاری ہوئی اور حج کو نہ جاسکا۔

تاریخ الاسلام جلد سوم باب چہارم صفحہ ۱۲۳ سطر ۲۷ پر ہے کہ عثمان نے منیٰ کو امام حج جب خیمہ گاہ بنایا اور جیسا کہ دونوں کی طرح پر تکلف قیمتیں کہیں اور لوگوں کی شہ پر دو ہے
تاریخ اسلام جلد سوم صفحہ ۱۲۵ پر ہے کہ عثمان نے بارش کے پانی سے لوگوں کو محروم کر دیا اور اس کو اپنے اقرباء کے لیے مخصوص کر دیا۔ تاریخ اسلام جلد سوم صفحہ ۱۲۵ پر ہے کہ عثمان نے منع کر دیا کہ سمندر میں ہمارے تجارتی جہازوں کے سوائے اور کوئی جہاز نہ چلے۔

الامامت والسیاست ابن قتیبہ صفحہ ۲ پر ہے کہ خدا نے تورات کو اپنے ہاتھ سے لکھا اور اسی سے عثمان نے اس کا ترجمہ عبرانی سے عربی میں کر دیا۔

خلافت حضرت عثمان صاحب

شرح فقہ اکبر ملا علی قاری صفحہ ۶۶ اور بخاری مطبوعہ احمدی پارہ چودھواں صفحہ ۹۹ پر ہے کہ عمر نے مرتے وقت وصیت کی کہ چھ آدمی۔ علی، عثمان، طلحہ، زبیر، سعد بن ابی وقاص اور عبدالرحمن بن عوف آپس میں کثرت رائے سے خلیفہ مقرر کریں۔ جو شخص کثرت رائے کے مخالف ہو اس کو قتل کر دیا جائے۔ ناظرین! اس حیلہ بازی کو دیکھئے کہ شوریٰ کا اجلاس ہوا اور سب جمع ہوئے۔ حضرت علی علیہ السلام سے کہا گیا کہ اگر آپ سیرت شیخین پر عمل کرنے کا وعدہ کریں جیسی آپ کی بھی بہ عادت شیخین پر کاربند رہیں تو ہم آپ کو خلیفہ تسلیم کرتے ہیں۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا میں صرف قرآن اور احادیث رسولؐ کے مطابق عمل کروں گا۔ پھر یہی سیرت شیخین پر عمل پیرا ہونے کی شرط عثمان بن عفان کے پیش کی گئی عثمان نے اس شرط کو قبول کر لیا اور خلافت کی باگ ڈور عثمان کے حوالے کر دی گئی طرفہ تر امر

یہ ہے کہ جس کمرہ میں عثمان کو خلیفہ بنانے کی کارروائی عمل میں لائی گئی اس کمرہ میں مقررہ چھ اشخاص کے سوائے کسی کو داخل ہونے کی اجازت نہ تھی۔ دروازے پر [illegible] پہرہ [illegible] تھا۔ اور جب عثمان کے حق میں بیعت کا فیصلہ ہو چکا تو اس وقت طلحہ وہاں موجود نہ تھے جب یہ واپس آئے تو ان سے کہا گیا کہ [illegible] خلافت [illegible] ہمارے [illegible] ہم اس کو کالعدم خیال کرتے ہیں اگر کوئی پھر توڑ دیا جائے [illegible] حضرت علیہ السلام کی تخصیت کو دی گئی نیز عمر کا حکم تھا کہ خلافت کا فیصلہ تین دن تک ہو جانا چاہیے۔ مگر عثمان تو ایک گھنٹہ کے اندر اندر خلیفہ بنا دیا گیا۔ دوسرا مطلب یہ بھی ہے سعد بن ابی وقاص عثمان کا [illegible] عبدالرحمان بن عوف چچازاد بھائی تھا اور [illegible] بحیثیت صدر شوریٰ ہونے کے دو ووٹ کا حق حاصل تھا۔

کتاب الامامۃ والسیاست ابن قتیبہ ص۲۵ پر ہے کہ جب عبدالرحمان بن عوف عثمان سے بیعت کر چکا تو جناب امیر علیہ السلام کا [illegible] بہت [illegible] ہیں عمر کی اس سے کیا غرض کسی بھی اہم کو کارروائی میں [illegible] حضرت علی علیہ السلام [illegible] مجھے اس [illegible] کیا مطلب [illegible] خلافت [illegible] کی بہتری کے لئے وہ جہاد کروں نہ کسی کو صاحب قوت [illegible] اس پر عبدالرحمان نے کہا [illegible] حضرت نے فرمایا کہ ہم لیا عہد نہیں [illegible] لوگ تم کو خلیفہ [illegible] کے بعد خلافت مجھے ملے [illegible] پھر اکرے [illegible] کا سامان تھا [illegible] عثمان سے بیعت کر لی [illegible] عثمان نے [illegible] علی کا [illegible] کر دیا اور [illegible] کو قتل کر دیا۔ ورنہ ہی زندہ [illegible] اور نہ ہی کوئی اور سزا دی۔ بات یہ ہے [illegible] ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے تھے۔

حضرت عثمان صاحب کے کارنامے

ازالۃ الخفا مقصد دوئم ص ۲۲۲ پر ہے کہ ان کے پاس ایک عورت لائی گئی جس کے ہاں چھ ماہ میں بچہ پیدا ہوا تھا۔ عثمان نے اس [illegible] کا حکم دے دیا۔ حضرت علی علیہ السلام وہاں آ پہنچے۔ اور فرمایا وہ عورت [illegible] بخاری [illegible]

ماہ ہے اور پھر فرمایا ہے کہ مائیں اپنے بچوں کو دو برس دودھ پلاتی ہیں۔ اس شخص کے لئے جو مدت شیرخوارگی کو پورا کریں۔ پس حمل کا زمانہ چھ ماہ بھی درست ہے۔ عثمان نے کسی کو حکم سنگساری کو منسوخ کر کے بھیجا۔ مگر اس وقت تک وہ عورت سنگسار ہو چکی تھی۔

ازالۃ الخفاء صفحہ ۲۲۲ میں ہے کہ ابن مسعود نے عثمان کے پیچھے منیٰ میں چار رکعت نماز پڑھی اس پر لوگوں نے اعتراض کیا کہ تم تو یہ حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ابوبکر و عمر دو رکعت نماز پڑھا کرتے تھے۔ ابن مسعود نے کہا ہاں ہم یہ حدیث بیان کرتے تھے۔ مگر کیا کریں عثمان اس وقت خلیفہ ہے۔ کیا میں اس کے خلاف کر سکتا ہوں۔ حق یہ ہے کہ اصحاب لا اختیار کو ثلاثہ کی خلافتوں میں مومن آل فرعون کی طرح زندگی بسر کرنی پڑتی تھی۔

استیعاب صفحہ ۴۳۵ میں ہے کہ حضرت عمار بن یاسر کو جب غلامان عثمان نے گالی دی اور اتنا زدوکوب کیا کہ آپ کو عارضہ فتق لاحق ہو گیا۔ اور پسلی کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ تو بنی مخزوم نے احتجاج کیا اور کہا اگر عمار مر گئے تو ہم اس کے عوض میں صرف عثمان ہی کو قتل کریں گے۔ عائشہ کہتی ہیں کہ ہم جو چاہیں تو ہر صحابی کے بارہ میں کہہ سکتے ہیں یعنی ہم ہر صحابی کے عیب و مدح کو معقول بتلا سکتی ہوں۔ مگر عمارؓ کے متعلق آنحضرت کا ارشاد ہے کہ یہ قدم کے تلوے سے سر کی مانگ تک ایمان سے بھرا ہوا ہے انس سے روایت ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ جنت تین شخصوں کی مشتاق ہے علیؑ۔ عمارؓ۔ سلمانؓ۔ بلالؓ کی

بخاری امام بخاری مطبوعہ مصر جلد پنجم تفسیر الدر المنثور صفحہ ۲۵ تاریخ خمیس علامہ دیار بکری مطبوعہ مصر جلد دوم صفحہ ۲۳۰ صواعق محرقہ علامہ ابن حجر مکی مطبوعہ مصر۔ مودۃ القربیٰ کتاب محمد جمال الدین مطبوعہ شیخ بہادر لکھنؤ جلد دوم صفحہ ۲۲۵ مشکوٰۃ امام ولی الدین محمد بن عبداللہ خطیب مطبوعہ مجتبائی دہلی صفحہ ۱۵ ترجمہ تاریخ اعثم کوفی امام ... مطبوعہ بمبئی صفحہ ۲۰ تفسیر اتقان امام سیوطی مطبوعہ احمدی صفحہ تحفہ نذیریہ مولوی قاری عبدالرحمن پانی پتی مطبوعہ ... صفحہ ۵۵ و ۵۶ سکیچز آف محمڈ واشنگٹن ارونگ صفحہ ... میں ہے کہ عثمان نے اپنے عہد خلافت میں تمام مملکت کے قرآن جمع کر کے آگ لگا دی۔ اور بعض پھاڑ دیے۔ اور اپنا ترتیب دیا ہوا قرآن جاری کیا۔

ناظرین! آنحضرتؐ نے اپنے بعد امت کے لئے دو ثقل یعنی دو گرانبہا چیزیں چھوڑی تھیں جن کا ادب حرمت اور اقتدا امت پر واجب تھا قرآن ناطق یعنی علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ کا ادب اور اقتدا جس سرگرمی اور ایثار سے کیا گیا ہے۔ وہ ظاہر و اشہر ہے۔ قرآن صامت یعنی قرآن شریف کا ادب یہ ہوا ہے کہ اس کو آگ میں جلا دیا گیا۔ اور پھاڑا بھی گیا حضرات! اگر عثمان کو

بھی شوخی منظور اور مفید تھی۔ تو کیا قرآنوں کے دفن کر دینے کا قطعاً یقین بھی جس نے تھا خود رسول اللہ اور آل محمدؐ اور انبیاء کے سبق سب ہوسے حضرت عیسیٰ۔ پہلے سے حضرت فرماتے ہیں۔ یا کم از کم قرآنوں کے اوراق کو اپنی پسلیوں سے بند کر دیتے تب دفن کر دیتے۔ جو رفتہ رفتہ آہستہ آہستہ خود بخود مٹ جاتے یا ان قرآنوں کو کسی محفوظ مکان میں رکھ دیا جاتا۔ جیسا کہ دستور چلا آتا ہے۔ اور ان کتب خانوں میں ہزار ہا سال کی تصانیف محفوظ و مصئون ہیں۔ مگر یہ خلفا کو وہ نمائش کرے جو اپنی پسلیاں توڑ دے۔ دیا جلا دین جو منظور کرے۔

ناظرین۔ احراق مصاحف عثمان کی بدعت قبیح کا نتیجہ نہیں ہے۔ علامہ جبین تقلید ابو بکر ہے جس نے احادیث کے مجموعہ کو نذر آتش کر دیا۔ جلنے سے قرآن کے اوراق خاکستر بن کر ہوا میں ادھر ادھر منتشر ہو گئے ہوں گے۔ مگر بچے ہوئے اوراق قرآن ہر پاک و ناپاک مقام پر کوچہ و گلی کے بچے روندے گئے ہوں گے

تہذیب الاسلام کی ترجمہ فارسی مطبوعہ بمبئی ص۲۳ سطر ۲ ہے کہ چند اہل مصر عثمان کے پاس گئے اور کہا تم نے چند ناپسندیدہ کام کئے ہیں جن کی وجہ سے ہم تم پر ناراض ہیں۔ اول یہ کہ تم نے قرآنوں کو جلا دیا اور پھاڑ ڈالا۔ دوسرے یہ کہ تم نے حکم بن عاص کو مدینہ میں واپس بلا لیا حالانکہ آنحضرتؐ اس کو مدینہ سے باہر نکال دینے کا حکم صادر فرما گئے ہیں۔ تیسرے یہ کہ تم خزانہ اور حکومت کو اپنے عزیزوں میں بانٹ رہے ہو اور دوسرے مستحقین کو اس سے محروم رکھتے ہو۔ چوتھے امیر المومنین علی تمہاری ... سے بہتر ہے۔ تمہیں ہے کہ عثمان سے بہت سے مکروہ امور ... رسول کے حق میں ... مثلاً ابن مسعود کو اس قدر زد و کوب کیا کہ اس کے پہلو کی دو ہڈیاں ٹوٹ گئیں اور ان کے قرآن مصحف کو جلا دیا۔

روضۃ الاحباب ... مطبوعہ ... جلد دوم ص۲۳۵ سطر ۲ پر ہے کہ عثمان نے حکم دیا اپنی تمام قلمرو میں کہ سوائے ... ترتیب دیے ہوئے قرآن کے باقی تمام قرآنوں کو جلا دیا جائے یا پھاڑ ڈالا جائے۔ ...

بخاری امام بخاری مطبوعہ مصری جلد ۳ فضائل القرآن ص۹۹ سطر ۔ اور مشکوٰۃ مطبوعہ مجتبائی دہلی ص۱۹۳ سطر ۱۲ پر ہے کہ عثمان نے حفصہ کی طرف کسی کو بھیجا کہ ہمارے پاس صحیفے بھیجو۔ کہ ہم ان میں سے مصاحف میں نقل کریں۔ پھر وہ لوٹا دیں گے۔ حفصہ نے عثمان کے پاس وہ صحیفے بھیج دیئے اور عثمان نے زید بن ثابت اور عبداللہ بن زبیر اور سعید بن عاص اور عبدالرحمن بن حارث بن ہشام کو

مصاحف میں نقل و جمع کرنے کے کام پر مامور کیا۔ وہ تینوں قریشی گروہ کے آدمیوں سے کہہ دیا کہ اگر تم لوگ زید بن ثابت سے قرآن کے کسی امر میں اختلاف ہو جائے تو لغت قریش میں اس کو لکھو کیونکہ نبی کی زبان میں قرآن [illegible] یہاں تک کہ صحیفوں کو مصاحف میں منتقل کر لیا اور حسب [illegible] عثمان نے [illegible] وہ صحیفے واپس کر دیے اور ہر ایک طرف کو ایک تیار شدہ صحیفہ بھیج دیا۔ اس صحیفے کے سوا [illegible] جو قرآنی صحیفہ موجود تھا سب کو جلا دینے کا حکم نافذ کیا۔

یہی امر بالا دوبارہ [illegible] مصاحف منبر [illegible] سیوطی مطبوعہ طبع احمدی کے [illegible] سطر پر مرقوم ہے۔

[illegible] قرآن حفصہ کو [illegible] عثمان [illegible] حکم [illegible] قرآن [illegible] قرآن جو ابوبکر و عمر کے زمانہ میں [illegible] جلا دیا ہوگا۔

صواعق محرقہ [illegible] عثمان نے جلا دیا ان مصاحف کو [illegible] قرآن [illegible] صواعق محرقہ نے حدیث عثمان میں لکھا ہے

تاریخ خمیس [illegible] عثمان نے ابن مسعود اور ابی کے قرآنوں [illegible] ابن مسعود کو اس کے قرآن کے [illegible] قرآن کی نقل موجود تھی [illegible] مسعود [illegible] مامور کیا۔ [illegible] قرآن پر عثمان نے لوگوں کو جمع [illegible]

تحفہ [illegible] عثمان نے اپنے جمع کردہ قرآن کی نقول [illegible]

[illegible] ہے کہ عثمان نے اپنے [illegible] قرآن [illegible]

حکم عثمان قید کر دیا گیا۔ جہاں وہ بحالت قید فوت ہو گیا۔

صحیح بخاری جلد چہارم صفحہ [illegible] میں ہے کہ عثمان نے حفصہ کے پاس کسی کو بھیجا۔ اور ان سے قرآن طلب کیا۔ اس نے انکار کیا۔ جب عثمان نے عہد کیا کہ بعد نقل ضرور واپس کر دیں گے۔ تو حفصہ نے وہ قرآن دے دیا جس سے عثمان نے قرآن نقل کیا۔ اور حفصہ کو قرآن واپس کر دیا۔ اور وہ حفصہ کے پاس رہا۔ مگر مروان نے زبردستی ان سے لے کر جلا دیا۔

علامہ عینی اپنی شرح کے صفحہ ۳۰ جلد ہشتم میں لکھتے ہیں کہ حکم دیا گیا کہ جو قرآن اس قرآن کے مخالف ہو جسکو عثمان نے تمام ملکوں میں بھیجا ہے۔ وہ جلا دیا جائے۔ پس اس وقت عراق کے مصاحف آگ سے جلا دیئے گئے۔

تاریخ الخمیس جلد دوم صفحہ [illegible] میں ہے کہ عثمان نے قرآن جمع کرنے پر زید بن ثابت کے علاوہ عبداللہ بن زبیر و سعید بن عاص و عبدالرحمن بن حارث بن ہشام کو بھی مقرر کیا [illegible]
کنز العمال میں ہے کہ زید بن ثابت [illegible] کوئی شک نہیں ہے مگر اس میں تم زیادتی کر دو [illegible] یہ ایک نئے اور مشورہ کی بات ہے [illegible] کرو تو بہتر ورنہ پرواہ نہیں۔

کتاب تحفہ شاہ عبدالعزیز میں ہے کہ ابی بن کعب نے عثمان کو اپنا قرآن دے دیا۔ اور [illegible] سے محفوظ ہے کہ وہ قرآن بھی عثمان نے جلا دیا۔ [illegible] جلد اول صفحہ ۲۶ میں ہے کہ جب رسول اللہ وارد مدینہ ہوئے۔ تو سب سے پہلے جس شخص نے آنحضرت کے لئے لکھا وہ ابی بن کعب تھے۔ اور آنحضرت نے فرمایا کہ ابی بن کعب قرآن میں سب سے زیادہ ماہر ہے۔ استیعاب صفحہ ۲۵ پر ہے کہ آنحضرت نے ابی بن کعب سے پوچھا کہ قرآن میں سب سے عظیم آیت کونسی ہے عرض کیا۔ واللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم۔ آنحضرت نے ان کے سینہ پر ہاتھ مارا اور فرمایا۔ تجھے علم مبارک ہو۔ نیز [illegible] فرماتے ہیں کہ تم ہماری امت میں سب سے [illegible] قرآن ہو۔ [illegible] میں ہے کہ ابی بن کعب انصار میں سے تھے [illegible] میں آنحضرت کا [illegible] جب سورہ لم یکن الذین کفروا کا نزول ہوا۔ تو آنحضرت نے ابی بن کعب سے فرمایا کہ جبرئیل نے مجھے [illegible] ابی نے عرض کیا کہ کیا خدا نے میرا ذکر کیا ہے حضرت نے فرمایا کہ ہاں۔ [illegible] رونا شروع کر دیا۔ [illegible] صفحہ پر ہے کہ عمر نے کہا کہ ہم لوگوں میں سب سے بڑا قاری [illegible] سب سے بڑا قاری ابی بن کعب ہے۔
تاریخ خمیس صفحہ ۲۰۲ [illegible] (دیکھو تعلیم و تکریم)

تو عمر نے اس کو درہ رسید کیا۔

محاضرات میں ہے کہ ابن مسعود نے کہا کہ ہم کو مددگار ملتے تو ہم بھی عثمان کے قرآن کے ساتھ وہی سلوک کرتے جو عثمان نے ہمارے قرآن کے ساتھ کیا ہے۔

کتاب المعانی میں واحدی نے اور ابن مردویہ نے اور خطیب بغدادی نے اور ابن عساکر نے بروایت ابن عباس لکھا ہے کہ سورہ سجدہ آیہ نمبر ۱۸ "افمن کان مومنا کمن کان فاسقا لا یستوون" کا شان نزول یہ ہے کہ ولید بن عقبہ بن معیط نے حضرت علی علیہ السلام پر اپنی فوقیت جتلانی چاہی۔ تو حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ کہیں مومن اور بدکار بھی برابر ہو سکتے ہیں۔ ناظرین تاریخ الخلفا سیوطی ص۱۰۴ حاشیہ بخاری پارہ چودھواں ص۱۲۱ میں ہے کہ یہ وہی ولید ہے جس کو عثمان نے کوفہ کا گورنر بنایا تھا اور جس نے ایک دفعہ فجر میں مست ہو کر بجائے دو رکعت فریضہ کے چار رکعت پڑھادی تھی اور پھر معلوم کر کے کہا کہ اگر کہو تو اور زیادہ کر دوں۔ اور بخاری پارہ پندرہواں ص۳۴ پر ہے کہ اس پر لوگوں کی شہادت اور جناب امیر علیہ السلام کے مشورہ سے اسی کوڑے کی سزا دی گئی تھی۔ اس شرعی سزا سے ناراض ہو کر ولید نے حضرت علی کی خلافت ظاہری میں حضرت کی بیعت نہ کی تھی۔

سورہ کہف آیہ نمبر ۱۰۷ "ان الذین امنوا وعملوا الصلحت کانت لهم جنت الفردوس" بقول معصومین اس آیت سے مراد حضرت ابوذر و سلمان و مقداد و عمار یاسر ہیں

تاریخ اسلام جلد سوم ص۱۳ مطبوعہ مجتبائی مرتبہ صادق حسین صدیقی ص۱۵۶ بخاری پارہ ۱۵ مطبوعہ احمدی لاہور ص۱۲۰ تاریخ کامل جلد سوم ص۲۳ میں ہے کہ معاویہ نے عثمان کو شکایت کی۔ تو اس نے ابوذر کو بلوایا۔ اور حکم دیا کہ ان کو ربذہ میں شہر بدر کیا جائے اور کوئی شخص ان کو وداع کرنے کیلئے مدینہ سے نہ نکلے جب وہ نکلنے لگے تو عثمان کا حکم توڑ کر حضرت علی علیہ السلام ان کو وداع کرنے تشریف لے گئے۔ ابوذر ربذہ میں ہی جلا وطنی میں فوت ہو گئے۔

تفسیر در منثور مطبوعہ مصر جلد پنجم ص۳۲۲ پر ہے کہ سورہ زمر آیہ نمبر ۱۷ "والذین اجتنبوا الطاغوت" الخ کے بارہ میں ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے زید بن اسلم سے روایت کی ہے کہ یہ آیہ مبارکہ اور اس کے بعد کی تین آیات زید بن عمرو بن نفیل اور ابوذر غفاری اور سلمان فارسی کے حق میں نازل ہوئی ہیں۔ اور ابن مردویہ نے بجائے زید بن عمرو بن نفیل کے سعید بن زید کا نام لکھا ہے۔

استیعاب ابو عمر ابن عبد البر جلد دوم ص۔ پر ہے کہ ابوذر بہت بڑے صحابی ہیں اور قدیم الاسلام ہیں۔ آپ چار آدمیوں کے بعد اسلام لائے اور پانچویں مسلمان تھے۔ ناظرین۔ آنحضرت کا ارشاد

ہے کہ ابوذر حضرت علیؑ کے [illegible] تھے۔ درمنثور ص۲۶۵ پر ہے کہ ابوذرؓ نے اسلام لاتے ہی مسجد میں جا کر
با آواز بلند پکارا۔ اشهد ان لا اله الا الله و اشهد ان محمدا رسول الله تو کفار نے
اس کو مارنا پیٹنا شروع کر دیا۔ دوسرے دن آپ نے پھر یہی کلمہ پڑھا۔ اور پھر پیٹ کھائی۔

اسد الغابہ جلد [illegible] ص [illegible] پر ہے کہ ابوذر رسول اللہ کی بعثت سے تین سال پہلے عبادت خدا
کیا کرتے تھے۔ ص۱۴۳ پر ہے کہ عثمان نے معاویہ کی شکایت پر ابوذر کو ربذہ میں جلا وطن کر دیا جہاں وہ بحالت
جلا وطنی فوت ہو گئے۔ تاریخ [illegible] ص۹۵ پر ہے کہ ابوذر نے حضرت عمر سے کہا کہ اے عمر تو ہم کو اس
سبب سے ملامت کرتا ہے کہ ہم آل محمد سے محبت رکھتے ہیں۔ اور ان کی تعظیم کرتے ہیں۔ خدا کی لعنت
ہو اس شخص پر جو ان حضرات سے بغض رکھے۔ اور ان پر [illegible] کرے اور ان کے حقوق میں ظلم کرے اور لوگوں
کو پھر حاکم بنائے۔ اور امت کو مرتد کرے

تحفہ اثنا عشریہ ص [illegible] پر ہے کہ عثمان نے حکم دیا کہ ابوذر کو [illegible] کیا کہ ہمارے پاس
بھیج دو جو سخت سرکش ہو اور [illegible] تم [illegible] ابوذر کو [illegible]
پھر اسی صفحہ پر ہے کہ حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ [illegible] نے [illegible] نہیں کیا۔ اور
ذی لہجہ سے زیادہ سچا ہو۔ [illegible] عثمان نے ابوذر سے
پوچھا کہ تم سب سے زیادہ کراہت کس شہر سے رکھتے ہو [illegible] ربذہ سے جہاں میں بحالت کفر رہا تھا۔
عثمان نے حکم دیا کہ اس کو ربذہ میں بھیج دو اور مروان بن حکم کو حکم دیا کہ [illegible] ابوذر کو رخصت کرنے کوئی
شخص نہ جائے۔ مگر آپ کو رخصت کرنے حضرت علیؑ و امام حسنؑ و امام حسینؑ و حضرت عقیلؑ و حضرت عمارؓ گئے
بحالت جلا وطنی ابوذر کا پرسان حال صرف آپ کی بیوی اور ایک غلام تھا۔ اور چونکہ عثمان نے آپ کا وظیفہ بند
کر دیا تھا۔ آپ فاقوں سے مضمحل ہو گئے [illegible] تو آپ کے گھر میں کفن
کیلئے کپڑا بھی نہ تھا۔ [illegible] تو آپ نے فرمایا [illegible] رسول [illegible]
دفن و کفن کا کام ایک قافلہ کے سپرد ہو گا [illegible] عبداللہ بن مسعود وغیرہ کے قافلہ نے
آپ کی تجہیز و تکفین کی۔ [illegible] ظلم کرنے والے [illegible] غسل و کفن [illegible] ڈال دیا۔

درمنثور ص۲۳۳ پر ہے کہ [illegible] ربذہ میں حضرت ابوذر پر پہنچا تو پوچھا
یہاں کیوں کر آنا ہوا۔ حضرت نے جواب دیا کہ [illegible] ملک شام میں [illegible] آیہ والذین یکنزون الذهب والفضة
کی تلاوت کی۔ تو معاویہ نے کہا کہ یہ آیہ اہل کتاب یہود و نصاریٰ کے حق میں ہے۔ ہم نے کہا نہیں
ہمارے اور اہل کتاب دونوں کے حق میں ہے [illegible] پر وہ [illegible] ہم سے ناراض ہو گیا اور ہم کو [illegible]

خطا جلا وطن کر دیا۔

تفسیر کشاف جلد ۴ صفحہ ۱۸۶ سورۂ نجم آیہ نمبر ۳۳ افرأیت الذی تولی و اعطی قلیلا واکدی کی تفسیر میں لکھا ہے کہ عبداللہ بن سعد بن ابی سرح نے عثمان کو کہا کہ اس قدر خیرات کر کے تم فقیر ہو جاؤ گے۔ عثمان نے کہا کہ میرے گناہ بہت ہیں اور اسی خیرات کی وجہ سے معاف ہو جائیں گے۔ اس پر عبداللہ نے کہا کہ اگر اونٹ مع پالان مجھ کو دے دو تو میں تمہارے تمام گناہ اپنے ذمہ لے لیتا ہوں۔ چنانچہ عثمان نے دو گواہوں کی موجودگی میں اس کو وہ اونٹ دیدیا۔ نیز لکھا ہے کہ عثمان جنگ احد سے بھاگ گئے تھے۔

سورۂ عبس آیہ اول عبس و تولی ان جاءہ الاعمی کی تفسیر میں آئمہ کا ارشاد ہے کہ رسول اللہ کے پاس عبداللہ بن مکتوم سے (جو حضرت کا مؤذن تھا اور جو نابینا ہو چکا تھا) بیٹھا تھا۔ جس کی وجہ سے وہ ذرا عثمان کے کپڑوں سے مس ہو گیا۔ عثمان کو ناگوار گزرا اور عبداللہ کی طرف پیٹھ کر کے بیٹھ گیا۔ یہ آیت عثمان کی تنبیہ میں نازل ہوئی ہے۔

تاریخ الخلفاء سیوطی صفحہ ۱۷۲ [illegible] صفحہ ۱۰۱ [illegible] ولید بن یزید بن عبدالملک لکھا ہے کہ ولید نے [illegible] اور اس نے فسق کیا اور گناہوں سے روا گویا عثمان اور ولید [illegible]

معارف ابن قتیبہ ذکر عثمان میں ہے [illegible] مسعود صحابی سے قرآن طلب کیا اور اس نے اس جلد کا [illegible] اور اس نے انکار کیا تو عثمان نے اس کو اپنے غلام سے [illegible] ابوسفیان آنحضرت سے ہاتھ پر کراہت [illegible] حکومت میں [illegible]

ایک دن ابوسفیان نے [illegible] سے دوران گفتگو [illegible] کہا کہ نہ کوئی جنت ہے نہ دوزخ ہے نہ ملائکہ نہ قیامت [illegible] عثمان نے ابوسفیان پر شرعی حد نہ لگائی۔ کتاب الامامت والسیاست اور تاریخ اعظم کوفی احوال قتل عثمان [illegible] ہے۔ عثمان نے ابوسفیان پر شرعی حد لگانے کی بجائے اس کو دو لاکھ دینار عطا کر دیا جو بحساب سکہ انگریزی دس لاکھ روپیہ ہوتا ہے۔

مدارج النبوۃ اور روضۃ الاحباب میں ہے کہ عبداللہ بن ابی سرح عثمان کا برادر رضاعی تھا۔ جب آنحضرت نے اس عبداللہ بن ابی سرح کو کاتب مقرر کیا۔ تو اس نے اپنے پاس سے کچھ کمی و بیشی کر دی اور پھر خوف کی وجہ سے بھاگ گیا۔ اس پر آنحضرت نے حکم فرمایا۔ کہ عبداللہ بن ابی سرح کو

زبیر، محمد بن ابوبکر کو حکومت مصر کا پروانہ لکھ دیا۔ بعد ازاں [illegible] کر دی اور ساتھ ہی در پردہ
ایک قاصد کو تحریری فرمان دے کر مصر کے حاکم کو لکھ دیا کہ محمد بن ابی بکر کو وہاں پہنچتے ہی قتل کر دیا جائے
یہی تحریر [illegible] میں تھا۔ اس سے [illegible] سوار کو [illegible] لوٹ گئے اور
مصری حضرات [illegible] محمد بن ابوبکر اور حضرت عمار یاسر اور
مجمع کثیر [illegible] اور عثمان قتل ہو گیا
اور اس کی نعش [illegible] جہاں یہودی دفن
ہوتے تھے [illegible] آخر کار اس کو ایک
یہودیوں کا قبرستان [illegible] دفن کر دیا گیا۔ معاویہ نے اپنے عہد خلافت میں یہودیوں کے
قبرستان کی دیوار کو گرا کر عثمان کی قبر کو مسلمانوں کے قبرستان میں داخل کر دیا۔ غرضیکہ عثمان کو قتل
کرنے والا ابوبکر کا بیٹا محمد [illegible] صحابی کو اس کے اپنے بیٹے نے قتل کیا۔

وقعہ صفین میں [illegible] اصحاب رسول [illegible] معاویہ کے لشکر میں حضرت علی
علیہ السلام کے خلاف [illegible] حضرت علی علیہ السلام کے خلاف لڑنے سے
منع کیا۔ معاویہ نے کہا [illegible] اور ابو امامہ نے
حضرت علی علیہ السلام [illegible] حضرت علی علیہ السلام کے لشکر میں
[illegible] موجود ہوئے [illegible] کہ تم تمام عثمان کے قاتل ہیں [illegible]
[illegible] آخر کار اس کے
[illegible] دفن کر دی گئی [illegible]
[illegible] کی نعش کو قبرستان یہود میں پھینکا گیا

[illegible] لکھا ہے کہ عثمان نے توریت
کا ترجمہ عبرانی سے عربی میں کرایا۔

کتاب الامامت والسیاست صفحہ ۵۲ پر ہے کہ معاویہ نے عثمان کو رائے دی کہ جب عثمان کے خلاف
بالعموم تمام اصحاب ہو گئے ہیں کہ [illegible] حکم دو کہ [illegible] لوگوں کا سر جدا کر دیں۔ عثمان نے پوچھا کن کا؟ معاویہ
نے کہا علی و طلحہ و زبیر کا۔

تاریخ خمیس میں ہے کہ [illegible] آیا تم بیعت
[illegible] بلکہ کتاب خدا سنت

رسول اور اپنے اجتہاد اور خلافت پر تو عبد الرحمٰن نے ان کا ہاتھ چھوڑ دیا۔

تاریخ کامل جلد سوم صفحہ ۳۵ پر ہے کہ عثمان نے ایک اونٹ کو جو مال صدقہ میں سے تھا حکم کی بعض اولاد کو دے دیا۔ مگر عبد الرحمٰن بن عوف نے وہ اونٹ چھین کر [illegible] تقسیم کر دیا [illegible] ہے۔ اور اصحاب رسول نے عثمان کی [illegible] ہو کر اطراف [illegible] میں خطوط بھیجے [illegible] میں یہ لکھا کہ اگر تم جہاد کرنا چاہتے ہو تو ہمارے پاس چلے آؤ کیونکہ دین محمد کو تمہارے خلیفہ نے فاسد کر دیا ہے۔ پس تم اس کو آکر قائم کرو۔

تاریخ کامل میں ہے کہ جب عثمان محصور ہو گئے اور عمرو بن عاص کو اس بات کی اطلاع ملی تو عمرو عاص نے کہا ہم ہیں ابو عبد اللہ جب کسی زخم کو کھرچتے ہیں تو [illegible] آگ لگا دیتے ہیں۔ پھر لکھا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے عثمان سے فرمایا کہ اے عثمان [illegible] تجھے دین اور عقل سے پھرا دیا ہے تیری مثال تو اس [illegible] اونٹ کی سی ہے کہ جس کا مالک اس کو جدھر چاہے لے جائے۔ خدا کی قسم مروان نہ صاحب رائے ہے [illegible] دیکھتا ہوں کہ مروان تجھ کو گڑھے میں گرا دے گا اور پھر نہ نکالے گا۔

ازالۃ الخفاء صفحہ ۲۷۲ پر ہے کہ حج کے احرام میں ایک شخص نے شکار کیا [illegible] اور عثمان نے اسکے کھانے کا فتویٰ دیدیا جب کہ علی علیہ السلام کو معلوم ہوا تو حضرت نے منع فرمایا۔

خصائص نبوی علامہ سیوطی جلد دوم صفحہ [illegible] پر ہے کہ عثمان بن عفان نے کہا ہم کو عورتوں کا بہت عشق ہے۔

تاریخ خمیس اور [illegible] ہے کہ عثمان نے سنت رسول اور سیرت شیخین سے مخالفت اختیار کر لی جو [illegible] کی بغاوت کا باعث ہوئی۔ اور تاریخ اعثم کوفی میں ہے کہ عثمان نے آخر وقت میں بہت [illegible] خفیہ [illegible] تھیں جس کا پتہ خود اس کے بعض اشعار سے ملتا ہے کہ وہ اپنے افعال پر نادم و پشیمان تھا جبکہ مرض لا علاج ہو چکا تھا یعنی اصحاب رسول نے نیت قتل کر لیا تھا۔

سیرت آف اسلام صفحہ ۳۲۳ پر ہے کہ عثمان کی حیثیت ہرگز انتخاب خلافت کے قابل نہ تھی اور نہ کسی استعداد و قابلیت کا آدمی تھا جب منبر پر خطبہ کہنے کے لئے بٹھایا جاتا تو وہ یہ بھی نہ جانتا کہ خطبہ کیسے شروع کیا جاتا ہے۔ اس کا چچا حکم اور حکم کا بیٹا مروان سلطنت کے اصلی فرمانروا تھے اور عثمان کو برائے نام خلیفہ بنا رکھا تھا۔

تاریخ اعثم کوفی میں ہے کہ عائشہ کو جو سفر مکہ کے وقت تک لوگوں کو قتل عثمان کی تحریک و

نحو بعیر دی بیٹی تھی جب [illegible] کی خبر [illegible] سے [illegible] ہو گیا۔ [illegible]
اللّٰہم [illegible] عقد الفرید [illegible] عبید [illegible] ہے کہ کسی نے سعد
بن ابی وقاص سے پوچھا [illegible] قتل [illegible] عثمان کو اس [illegible]
قتل کیا [illegible] کیا تھا

[illegible] کرتے [illegible] وہ نیک کام لئے
کے بہت بڑے کام کرنے لگ گئے تھا [illegible] مصریوں کا سردار اور نہایت بزرگ
شخص تھا [illegible] مسلمانوں کے قبرستان میں دفن ہونے دو کیونکہ
[illegible] اور
کہا [illegible] سر
[illegible] قتل کر دے
مسلمانوں کے خزانہ [illegible]

[illegible] اللہ کا گھر
بھی [illegible] نہیں [illegible] عثمان سے [illegible] لوگو اس بڈھے سا
[illegible] کو جانے لگی
[illegible]

[illegible] ہوئی [illegible]
عثمان نے حضرت [illegible] کی پسلی ہاری
ٹوٹ گئی [illegible] ہو گئے

بخاری پارہ [illegible] کہ جمعہ کے
دن دوسری اذان [illegible] عثمان نے
[illegible]
ابوبکر اور عمر کے عہد [illegible]

درمنثور [illegible] عثمان نے
بھی [illegible] نکاح [illegible] جانے کا
[illegible] عثمان [illegible] کر دیں

ویسا نعوذ باللہ [illegible] جیسے ہی [illegible] ہیں عمرؓ [illegible] دیا تھا۔

[illegible] ہے کہ علی بن زید جدعان [illegible] [illegible] نہایت بدخلق [illegible] ابن عباس کو قتل [illegible] مخالفت کی غرض [illegible] علیہ السلام نے خطبہ میں فرمایا کہ عبداللہ بن زبیر [illegible] عثمان [illegible] کو گالیاں دیا کرتا۔

معجم کبیر طبرانی اور مستدرک حاکم میں ہے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ مکہ میں عبداللہ نامی ایک شخص دفن ہوگا جس پر تمام دنیا کے عذاب کا [illegible] ہوگا۔

[illegible] سے منقول ہے کہ [illegible] ابوسفیان [illegible] آنحضرتؐ سے پوچھا [illegible] [illegible] ابوسفیان نے کہا آپ نے [illegible] فرمایا [illegible] [illegible] تو مجھ کو جھوٹا خیال کرتے [illegible] ابن عباس [illegible] کہا اشہد ان محمدا رسول اللہ ابوسفیان [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کہ [illegible] [illegible] ساتھ بلند کیا [illegible] حضرت علی علیہ السلام وہاں موجود تھے۔ فرمایا لعن اللہ [illegible] ابو سفیان [illegible] ابوسفیان۔ خدا تیری [illegible] [illegible] [illegible] کی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] جس نے جھوٹ [illegible] [illegible] کوئی خیر [illegible]

عمرو بن [illegible] [illegible] چھوٹے بیٹے عبید اللہ نے ہرمزان کو اس شبہ پر قتل کر دیا کہ وہ قتل [illegible] میں شریک ہے حضرت علی علیہ السلام نے عثمان سے ہرمزان کا قصاص لینے کو فرمایا [illegible] [illegible] حضرت علی علیہ السلام نے عثمان سے معاویہ کی حرکات پر [illegible] لینے کو کہا مگر عثمان نے کچھ توجہ نہ کی (روضۃ الاحباب جمال الدین محدث)

رسالہ [illegible] ابن تیمیہ [illegible] [illegible] [illegible] بہت لوگ منافق کے پیرو تھے

مشکوٰۃ باب الاعتصام [illegible] ہے کہ جو کوئی ہمارے دین میں کوئی نیا کام [illegible] خواہ اچھا ہو یا بُرا نکالے جو [illegible] موجود نہ ہو وہ مردود ہے [illegible] [illegible] [illegible] ان لوگوں جیسا کوئی [illegible] محمد کا نہیں پاتے۔ سوائے اس کے کہ نماز باجماعت پڑھتے ہیں [illegible]

بن مالک سے روایت ہے کہ جو امور عہد پیغمبر اسلام میں تھے ۔ ان امور میں صرف نماز رہ گئی تھی اور وہ نماز بھی ضائع کردی گئی ہے ۔ واضح ہو کہ ابو درداء کی روایت عثمان کے آخری عہد میں ہوئی ہے روزہ حج کی طرح ثابت ہو کہ ابو درداء کا مطلب نماز سے تھا ۔ در مسند معتمد حافظ مولوی ابو یحیٰی سہارنپوری صفحہ ۵۵ پر مسند عمران بن حصین سے ہے جب بصرہ میں حضرت علی علیہ السلام کے پیچھے نماز پڑھی تو کہا حضرت نے ہم کو وہی نماز پڑھی ہے جو آنحضرتؐ اپنے زمانہ میں پڑھا کرتے تھے ۔ اسی طرح ابو موسیٰ نے حضرت علی علیہ السلام کے پیچھے نماز پڑھی تو ایسا ہی کہا ۔

ترمذی جلد دوم ابواب الفتن میں ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میرے بعد ایک قوم ہوگی جو محض دولت اور مرتبہ حاصل کرنے ، زیادہ کھانے پینے عیش و راحت کے سامان بہم پہنچانے اور نمود و نمائش کے حصول میں مبتلا رہے گی ۔

تحفہ اثنا عشریہ عقیدہ ہفتم باب ہفتم صفحہ ۲۸۳ پر ہے کہ خلفائے ثلاثہ نزد اہلسنت نہ معصوم اللہ منصوص یعنی منصوب من اللہ ہیں نہ ان کا منصوص ہونا ثابت ہے بلکہ صرف وہ عوام کے بنائے خلیفہ ہیں

تفسیر حسینی سورہ ابراہیم رکوع ۶ آیت "واذ قال ابراهیم رب اجعل هذا البلد" میں ہے کہ اسمٰعیل کی اولاد میں سے کوئی بت پرست نہیں ہو سکتا ۔ تعجب یہ ہے کہ اہلسنت کہتے ہیں کہ ثلاثہ اسمٰعیل کی اولاد سے ہیں حالانکہ ان کی زندگی کا زیادہ حصہ بت پرستی میں اور ظاہری اسلام لانے کے بعد بقایا حصہ حصول رسول مقبولؐ کی بت پرستی میں گزرا ۔

بخاری کتاب بدء الخلق باب ابراہیم اور تفسیر عزیزی پارہ اول سورہ بقرہ رکوع ۱۵ ۔ آیت "واذ ابتلی ابراهیم ربه بکلمات" میں لکھا ہے کہ حضرت ابراہیم نے ۸۰ سال کی عمر میں ختنہ کرایا اس بہتان کی وجہ یہ ہے کہ امامت سے تمام عمر محروم کر دیا جائے ۔

تاریخ کامل جلد ۳ ص ۲۲ پر ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے شوریٰ خلیفہ دوم کے وقت بنی ہاشم سے فرمایا کہ میں جب تک اس قوم کی اطاعت کرتا رہونگا کبھی خلیفہ نہیں ہو سکوں گا ۔ نیز حضرت عباس نے فرمایا کہ اے علی تم اس قوم سے بچتے رہو کہ ہمیشہ ہم لوگوں کو امر خلافت سے علیحدہ کرتے رہینگے یہاں تک کہ دوسرے لوگ متقرر ہوں ۔

کتاب الامامۃ والسیاست ابن قتیبہ صفحہ ۱۳ پر ہے کہ جناب فاطمہ علیہا السلام نے دروازہ پر کھڑے ہو کر فرمایا ہم نہیں جانتے کہ کوئی قوم اس سے بدتر ہو (جو بعد عروج اسلام) حاضر ہوئی ہو کہ رسول اللہ کا جنازہ ہمارے سامنے چھوڑ کر چلے گئے اور سب خود ہی فیصلہ کر لیا (خلافت کا) اور ہمارے حقوق کا کچھ خیال نہ کیا ۔

بخاری جلد اول ص۳۳ پر ہے کہ جب سے دنیا کھینچی [illegible] کی یا کسی عورت سے نکاح کرنے کے لئے
تو اس کی ہجرت اس کی طرف ہوگی جس غرض سے اس نے ہجرت کی تھی۔ تاریخ کامل جلد ۲ ص۱۳۸
پر ہے کہ مہاجرین [illegible] مغفوہ وہ صحابی ہیں جس نے آنحضرت کی طرف ہجرت کی تھی تو قرآن پڑھا
ہوا تھا [illegible] آنحضرت سے [illegible] مستحق [illegible] والد کہا گیا پہلے
کذب [illegible] کہا [illegible] ثابت ہو
کہ ہجرت لا حاصل ہے جب تک [illegible] نہ ہو۔

مدارج النبوۃ ص۵۰ [illegible] حضرت [illegible] (بیمار ہوئے) آنحضرت نے جناب
فاطمہؑ کو حکم دیا کہ حسنؑ اور حسینؑ کو لائے جب دونوں صاحبزادے [illegible] آنحضرت
جناب فاطمہؑ نے بہت گریہ [illegible] حسنؑ اور حسینؑ کو
چومتے اور فرماتے خدا جانے ان دونوں [illegible] کی [illegible] کہا گیا
تاریخ طبری جلد ۴ ص[illegible] [illegible] ہوگیا۔ اور سب
صحابہ کی بات [illegible] دوسرے کو [illegible]
ابن ماجہ [illegible] ابوہریرہ [illegible] میں ان کو پہچان لوں گا قیامت میں
ہے یک آدمی نکلے گا [illegible] اس سے روایت
ہے کہ [illegible] میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہوں گے جب میں ان کو پہچان لوں گا
تو میرے پاس سے جدا ہو جائیں گے [illegible] حوض کوثر پر وارد ہوں گی
ہم لوگ اور وہ ہم کو پہچان لیں گے پھر وہ چھپ جائیں گی [illegible] اس سے
وہ اس طرح جدا کر دیئے جائیں گے [illegible] لایا
جائیگا ابوہریرہ سے روایت ہے کہ [illegible] سعید بن مسیب
سے مروی ہے کہ خطاب [illegible] ہوگا [illegible] لوگوں سے
جدا کئے جائیں۔ پس آنحضرت [illegible] دور ہوں مجھ سے۔ واضح ہو کہ آنحضرت نے
مرض الموت کے وقت بھی [illegible] کو فرمایا تھا۔ دور ہو جاؤ مجھ سے۔ ابو سعید سے مروی ہے
کہ آنحضرت فرمائیں گے [illegible] اس کا جس نے میرے بعد [illegible] سے مروی ہے کہ
میں نے آنحضرت سے عرض کیا۔ حضرت [illegible] حضرت نے فرمایا۔
[illegible] خطبہ فرمایا [illegible]

سب سے پہلے جو شخص [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] روایت ہے [illegible]

[illegible] حضرت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حکم [illegible]

[illegible] وجہ سے [illegible]

[illegible] حضرت علی [illegible]

عثمان [illegible] ہیں۔

تاریخ [illegible] حضرت [illegible]

تذکرہ [illegible] جس [illegible] صحیح حالات صحیح بیان کرنے شروع کئے [illegible] ایمان بہت ضعیف ہو گیا [illegible] المودۃ فی القربیٰ کا نقل [illegible] [illegible] اس کے [illegible] [illegible] میں [illegible] بھی نہیں [illegible] [illegible] [illegible] نادرہ [illegible] ذکر کیا ہے [illegible] [illegible]

صواعق محرقہ [illegible] فرمایا [illegible] آیات [illegible] [illegible] اور [illegible] [illegible] [illegible] ہوں گے [illegible]

صواعق محرقہ [illegible] لوگوں نے [illegible]

اطاعت [illegible] بہت آنحضرتؐ کے قول سے ثابت [illegible] اور جس نے

آنحضرتؐ [illegible] اس سے [illegible] سے تعبیر کیا ہوں کہ آپ نے

ایک مکان کسی مصلحت خاص [illegible] مکان کے [illegible] اگر بے

[illegible] رسول اللہ نے مسلمانوں

[illegible] کے بعد

[illegible] اور قیامت

[illegible] کی

[illegible] فضل نہیں مانا۔ اس

[illegible] اس کو حضرت

[illegible] بلکہ حکم خدا [illegible] ہاں لیکن یہ

[illegible] آنحضرت

[illegible] ہوئی

[illegible] علامت تھی۔

جس طرح [illegible]

[illegible] اس سے بڑے

[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں جانتے

[illegible] ہیں۔

[illegible] کا نام [illegible] آپ فقیہ عالم

[illegible] حضرت [illegible] صحابی تھا

[illegible] آپ نے سنہ [illegible] میں [illegible] کے عہد میں انتقال [illegible] صورت تھا

[illegible] تھے۔

[illegible] دوشنبہ شب کے

[illegible] سب لوگ [illegible] میں مشغول

[illegible] لاہور [illegible] بحالت نماز ایک

خوبصورت عورت [illegible] یہاں تک کہ [illegible] کے پیچھے سے جاتے تھے۔ تیسیر الباری

پارہ سوم کتاب مواقیت الصلوۃ مطبع احمدی لاہور صفحہ ۸۶ پر ہے۔ انس بن مالک نے کہا کہ میں تم لوگوں میں رسول اللہ کے وقت کی کوئی بات نہیں پاتا۔ لوگوں نے کہا۔ نماز تو وہی طریقہ ہے۔ حضرت انس نے کہا نماز میں بھی جو تم نے کیا۔ کچھ ہے کہ رکھا ہے۔ نیز زہری سے روایت ہے کہ ان لوگوں نے طریقۂ رسولؐ کی بابت بھی بدل دی ہے۔ کشف المغطا صفحہ ۴۲ مطبوعہ صدیقی لاہور میں بروایت مالک بن ابی عامر اصبحی لکھا ہے کہ ان لوگوں میں سوائے اذان کے کوئی چیز طریقۂ رسولؐ پر قائم نہیں رہی۔

بخاری جلد ۴ صفحہ ۲۰۱ پر ہے کہ ابو سعید خدری نے کہا کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ اس امت میں ایک ایسی قوم نکلے گی جس کی نماز کے سامنے تم اپنی نماز کو حقیر جانو گے (روایج کی نواصد بطور مثال ملاحظہ ہو) وہ قرآن پڑھتے ہوں گے۔ مگر وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔

بخاری میں ہے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے عائشہ سے۔ اگر تیری قوم کے لوگ جدید العہد بہ کفر کی طرف پلٹ جانے کا خوف نہ ہوتا۔ تو میں خانہ کعبہ کو توڑ کر اصلی حالت پر بناتا۔

ازالۃ الخفا مقصد اول صفحہ ۲۴۵ پر ہے کہ جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرا ہاتھ پکڑے ہوئے مدینہ کی گلیوں میں جا رہے تھے۔ کہ ہم نے ایک باغ کو دیکھا میں نے عرض کیا۔ کیا اچھا باغ ہے آنحضرتؐ نے فرمایا جنت میں تمہارے لئے اس سے بہتر باغ ہے۔ اسی طرح ہم سات باغوں سے گذرے اور یہی گفتگو ہوئی۔ جب راہ خالی ہوئی (یعنی جب ہم دونوں بھائیوں کے سوا کوئی اور نہ رہا) تو حضرتؐ میرے گلے میں ہاتھ ڈال کر رونے لگے۔ اور فرمایا۔ قوم کے دلوں میں تیری طرف سے کینہ ہے جس کو میری موت کے بعد (یعنی) اچانک ظاہر کریں گے۔ جناب امیرؑ نے عرض کیا۔ ایسے وقت میں ہمارا دین اسلام سالم رہے گا؟ آنحضرتؐ نے فرمایا۔ ہاں یعنی اسلام سالم رہے گا

بقول احمد آنحضرتؐ نے فرمایا۔ یہ تم لوگ (اصحاب رسولؐ) علیؑ کو اپنا امیر بناؤ گے تو اس کو ہدایت کرنے والا اور ہادی پاؤ گے۔ اور وہ تم کو صراط مستقیم پر چلائیگا۔ مگر میں دیکھتا ہوں۔ کہ تم علیؑ کو اپنا امیر (خلیفہ) نہیں بناؤ گے۔

بخاری کتاب الفتن جلد ۴ مطبوعہ مصر صفحہ ۱۴۳ پر ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا۔ تم لوگ ہمارے بعد حق تلفیاں (غصب خلافت و غصب فدک) اور امور منکرہ (بدعات) کو دیکھو گے۔ صحابہ نے عرض کیا ہم کو کیا حکم ہے حضرتؐ نے فرمایا۔ ان لوگوں کا حق ادا کرو (یعنی اطاعت کرنا) اور اپنے حقوق خدا سے چاہنا

فتح الباری جلد ششم صفحہ ۵۲۲ و ۵۲۳ پر مرقوم ہے کہ حق تلفی کرنے والے حاکم مراد ہیں گے۔ اور

دوسرے لوگ مظلوم۔

بخاری کتاب الفتن [illegible] کہ آنحضرت نے
ایک [illegible]
[illegible] اسی طرح آ جائیں
فتح الباری [illegible] سے جو قریب
[illegible] سے بچ کر خوف اور تنگی
کی حدیث کوئی نہیں ہو سکتی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
دونوں [illegible]

ابن حجر لکھتا ہے [illegible] زمانوں [illegible] کیونکہ اصلی
مخاطب وہی ہیں [illegible] بعد [illegible] کوئی مخاطب نہیں ہے
بخاری کتاب الفتن مطبوعہ [illegible] حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ ایک شب
آنحضرت بیدار ہوئے [illegible]
کیسے اور کس قدر ان سے فتنے پیدا ہوتے ہیں [illegible] اور مال و منال عطا فرمایا
اور یہی مال و منال اور سلطنت [illegible] تو وہ لوگ بہ سبب حب مملکت
صراط مستقیم سے باہر ہو جائیں گے [illegible] انعام کو کہ
وہ زمانہ [illegible] جس کا ظہور [illegible] بہت جلد ہونا چاہئے
دنیا میں بہت سی عورتیں ہیں [illegible] برہنہ اٹھیں گی۔
بخاری کتاب الفتن مطبوعہ [illegible] ابن عمر سے کہا کہ آنحضرت نے فرمایا کہ [illegible]
[illegible] کافر ہو جاؤ [illegible] اصحاب رسول
کو یعنی ابوبکر اور عمر کو قتل کریں۔
[illegible] ابوبکرہ [illegible] آنحضرت نے فرمایا کہ ایسا نہ ہو تم لوگ ہمارے بعد کافر

ہو جاؤ اور ایک شخص دوسرے شخص [illegible]

پھر ص۱۳ پہ روایت [illegible] لوگ ہمارے

[illegible]

پھر ص [illegible] تمہاری ساتھ ایک [illegible] کہ بعد

[illegible] ایک مقام [illegible] بہت بعد ہم لوگ کافر

ہو جاؤ اور بعض تمہارے بعض کو قتل کریں

[illegible] عمر کا خلافت

اور [illegible] زمانہ

[illegible] جناب امیر علیہ السلام پر منبروں پہ [illegible] حدیث میں شہر

اور [illegible] فرمائی۔

[illegible] جو لوگ منافق ہیں

وہ ان [illegible] یہ لوگ ان کا

ظاہر [illegible]

[illegible] صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میں

بھی تھا مگر آپ [illegible]

[illegible] لوگوں کی منافقت [illegible] سے لکھا ہے۔

کنز العمال [illegible] بعض اصحاب میں سے ایسے

بھی ہیں [illegible] جنت میں تشریف فرما ہوں گے

اور [illegible]

کنز العمال [illegible] قرآن۔ مسجد اور میری عترت

[illegible] عرض کریگا۔ خداوندا۔ لوگوں

نے مجھ میں تحریف کی [illegible] اور بعض کو پھاڑ ڈالا اور مسجد کہیگی

لوگوں نے مجھ کو خراب [illegible] مقصورہ بنایا گیا۔

[illegible] کی گئی [illegible] شروع کرتی [illegible]

نکال [illegible] شروع کر دیا گیا [illegible] منبر [illegible] خطبے

پڑھتے رہتے بند شدہ دروازے کھول دیتے کے دعیرہ وغیرہ۔ اور معطل کیا عترت کیسے گی ہم کو دُور سے قتل کیا۔ جلاوطن کیا۔ منتشر کیا۔ اور ہم محمد اور آل محمد اس طرف اس طرح دو زانو ہونگے جس طرح کوئی خصومت اختیار کرے۔ دوسری سے کے لئے دور ہو جاتے ہے تو خدا وند عالم فرمائیگا ہم اس امر کو بہ سبقہ زیادہ دیتے ہیں یعنی ہم انکا معاملہ فرمادیں۔ حضرت نے فرمایا عترت پر ظلم کی ابتدا ابوبکر سے ہوئی۔ اور یزید پر کمال کو پہنچی پس قتل حسین درحقیقت ابوبکر نے کیا کہ تمام عترت تمام مخلوقات سے بہتر ہیں۔
کنز العمال جلد ۶ پر ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ تم لوگ بہت جلد ہماری اہلبیت میں مبتلا ہوگے یعنی تم لوگ علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ سے بظلم پیش آؤ گے۔

سراج الوہاج شرح مسلم صدیق حسن خاں ص ۵۲۹ پر ہے کہ ابن عبدالبر قائل ہے کہ صحابہ سے غیر صحابہ افضل ہو سکتے ہیں کیونکہ صحابہ میں منافقین زنا کار بھی تھے اور اہل کبائر اکبر گناہ کرنے والے بھی تھے جن پر شرعی حد جاری کی گئی۔

بخاری میں ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ روز قیامت سب سے پہلے میں خدا کے سامنے استغاثہ کے لئے کھڑا ہونگا اور انہی لوگوں کے بارہ میں سورہ حج آیہ نمبر ۱۹ ہذان خصمان اختصموا فی ربہم نازل ہوئی ہے۔

خصائص امام نسائی مطبوعہ محمدی لاہور ص ۲۳ سطر ۱ پر ہے کہ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر پیغمبر وفات پائیں یا قتل ہو جائیں تو پھر جاؤ گے تم اپنی ایڑیوں پر قسم ہے خدا کی ہم نہ پھریں گے اپنی ایڑیوں پر بعد اس کے کہ خدا نے ہم کو ہدایت کی۔ اور قسم ہے خدا کی اگر پیغمبر وفات پائیں یا قتل ہو جائیں۔ اور پھر جاؤ تم اپنی ایڑیوں پر تو البتہ لڑوں گا میں واسطے اس چیز کے جس پر پیغمبر نے لڑائی کی ہے یہاں تک کہ میں مر جاؤں یا قتل ہو جاؤں قسم ہے خدا کی البتہ میں انکا بھائی ہوں اور انکا منہ بولا دلی اور انکا وارث اور انکے چچا کا بیٹا ہوں کون زیادہ ترحقدار ہو پیغمبر کا مجھ سے پس میں تو پیغمبر کا سب سے زیادہ حقدار ہوں۔

مشکوٰۃ مطبع محمدی دہلی ص ۵۲۹ سطر ۲۔ اور صواعق محرقہ مطبع میمنیہ مصر ص ۴۹ سطر ۲۲ پر ہے کہ فرمایا رسول پاک نے کہ اگر تم علیؑ کو اپنا امیر بناؤ گے جو میں جانتا ہوں کہ تم ایسا نہیں کرو گے۔ تو اس کو تم ہادی اور مہدی پاؤ گے جو تم کو صراط مستقیم پر لے جائیگا۔

بخاری جلد ۲ ص ۲۱ فتح الباری جلد ۶ پر ہے کہ آنحضرتؐ نے اپنے اصحاب سے فرمایا۔ کہ مجھ کو یہ خوف نہیں کہ تم ظاہر بظاہر مشرک ہو جاؤ گے۔ بلکہ زیادہ ڈر ہے کہ تم طمع نفسانیت میں پھنس جاؤ گے۔

مدارج النبوۃ جلد دوم واقعہ جنگ احد صفحہ ۱۴۰ میں ہے کہ جب جہاد سے اصحاب رسول بھاگ گئے تو آنحضرت نے فرمایا اے علی تو بھی دوسرے یاروں سے کیوں نہ جا ملا حضرت علی علیہ السلام نے عرض کیا۔ یا حضرت ایمان لانے کے بعد کافر ہو جاؤں۔

مسلم مطبوعہ مطبع انصاری دہلی جلد دوم صفحہ ۳۵ و بخاری کتاب الفتن مطبوعہ مصر جلد دوم صفحہ ۱۲۹ اور شرح مسلم نووی جلد دوم صفحہ ۱۲۶ پر ہے کہ حذیفہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سے عرض کیا یا حضرت پہلے زمانہ جاہلیت میں ہم ایک شر میں تھے خداوند عالم نے ہمارے سامنے یہ خیر بھیجا آنحضرت کی بابرکت اور ہم ایک مبارک زمانہ میں ہیں۔ اب دریافت یہ ہے کہ اس خیر کے بعد بھی شر ہے آنحضرت نے فرمایا کہ ہاں حذیفہ نے متعجب ہو کر پھر وہی سوال کیا اور حضرت نے پھر وہی جواب دیا۔ حذیفہ نے پوچھا وہ شر کب ہوگا حضور نے فرمایا کہ عنقریب اپنی وفات کی طرف اشارہ ہے۔ ایسے لوگ امام اور پیشوا مقرر ہونگے کہ ان کا عمل میری ہدایت اور سنت پر نہ ہوگا شکل شیطان جیسی و صورت انسان جیسی ہوگی۔ حذیفہ نے عرض کیا کہ میں اگر اس وقت میں ہوں تو کیا کروں حضرت نے فرمایا کہ ان کی اطاعت اختیار نہ کرنا اگرچہ تیرا مال لوٹ لیا جاوے اور پشت زخمی کی جاوے۔

ریاض النضرہ فی مناقب العشرہ جلد دوم صفحہ ۲۲۲ اور ینابیع المودۃ اور کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۴۹ پر ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ اے علی تیرا کیا حال ہوگا اس وقت جبکہ لوگ آخرت کو چھوڑ دینگے اور دنیا کی طرف رغبت کرینگے۔ ایک دوسرے کی میراث کھا جائینگے اور ریاکاری ان کا دستور العمل ہوگا۔ حضرت علی علیہ السلام نے عرض کی میں ان لوگوں کے حال پر چھوڑ دونگا آخرت کو اختیار کروں گا اور مصیبتوں پر یہاں تک صبر کروں گا کہ آپ سے ملحق ہو جاؤں۔

کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۵۴ پر ہے کہ آنحضرت نے حذیفہ سے فرمایا کہ میرے بعد انسان صورت اور شیطان سیرت اسلامی فرمانروا ہونگے اور میرے دین سے بے تعلق ہو کر لوگوں پر الٹی چال چلائینگے۔ اے حذیفہ ان کی اطاعت ہرگز نہ کرنا اور جو ظلم کریں برداشت کرنا۔

مسلم باب الفئ جلد دوم صفحہ ۹۱ میں اور مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول صفحہ ۳۴۹ پر ہے کہ ایک دن عمر نے حضرت علی علیہ السلام کو اور رسول خدا کے چچا حضرت عباس کو کہا کہ تم دونوں مجھ کو اور ابوبکر کو معاملہ فدک کی وجہ سے کاذب، غادر اور خائن جانتے ہو۔

بخاری کتاب الرقاق کہف، عینی شرح بخاری مطبوعہ مصر جلد ۴ صفحہ ۸۲ اور تفسیر در منثور جلد ۴ صفحہ ۳۴۹ اور بخاری کتاب الفتن مطبوعہ مصر جلد ۴ صفحہ ۱۳۶ پر ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ قیامت کو فرشتے میرے چند اصحاب

کو ودنت کی طرف [illegible]

نے [illegible] ملاقات کیں [illegible]

[illegible] سلام کی [illegible]

سے کرے گا [illegible]

[illegible]

میری اہل بیت [illegible]

پھر لیا۔ چراغ [illegible]

نے فرمایا [illegible]

[illegible]

معارج النبوۃ [illegible]

[illegible]

امام شعبی نے [illegible]

میں تیری پناہ مانگتا ہوں [illegible]

میراث [illegible]

[illegible]

روایت کی ہے کہ [illegible]

نے علی کی [illegible]

دارقطنی نے بروایت ابن عباس [illegible]

میں [illegible]

عہد رسول اللہ [illegible]

وفات رسول اللہ [illegible]

امیر علیہ السلام کے [illegible]

جنگ جمل [illegible] امام [illegible]

صرف ایک فرقہ جنتی ہوگا [illegible]

ہیں اور [illegible]

ہمہ تن ساعی رہتے ہیں۔ اور صرف شیعہ کے خروج عن الدین کے قائل ہیں جیسے [illegible] شیعوں [illegible]

استیعاب حافظ ابن عبد البر حرف الف کے ذیلی ترتیب [illegible] مکتوب [illegible] استیعاب شیعہ حیدرآباد دکن جلد اول [illegible] پر ہے کہ حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا کہ صدیق قسم [illegible] مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ اسلام برباد ہو کر کفر کا [illegible] ہو جائے گا [illegible] بیعت ابوبکر [illegible] خلافت سے انکار کر سکتا۔

مسلم میں ہے کہ [illegible] حضرت [illegible] کوئی [illegible] اس کام سے کراہت رکھو [illegible]

سورہ محمد آیہ نمبر [illegible] [illegible] کے بارہ میں فقط ابن مردویہ نے [illegible] اس آیت [illegible] میں رسول اللہ سے مخالفت رکھتے تھے۔

تفسیر کبیر جلد ہشتم [illegible] و تفسیر [illegible] اور تفسیر معالم التنزیل [illegible] ابن مسعود مرحوم نے [illegible] فرمایا آنحضرت نے [illegible] اور [illegible] ظاہر [illegible] کی تکذیب کرو گے۔

تلبیس ابلیس ابن جوزی [illegible] تمام سلطنت [illegible] واجب ہے اور [illegible] نکاح [illegible]

شاہ ولی اللہ نے ازالۃ الخفا میں لکھا [illegible] بعض اصحاب [illegible] حضرات شیعہ [illegible] کتب معتبرہ سے روز روشن کی [illegible] کشی [illegible] اخلاق اور انصاف کے خلاف ہے [illegible] میں استعمال ہوا [illegible] ان کی نام [illegible] غصب [illegible]

حق اللہ جل... خواہ غصب حق [illegible] بیت بیدار مغزی

اور انجام بینی سے [illegible] مقتضی [illegible] در اصل وہ حدیث

[illegible] کے خلاف [illegible] عمرہ تو۔

تفسیر کبیر امام رازی جلد [illegible] ... آوری پر لوگ دنیا سے ناکارہ

اور آخرت کی طرف متوجہ ہوگئے [illegible] سب الٹے پاؤں پھل

گئے اور وہ پھر پلٹ گئے۔

کنز العمال میں روایت [illegible] حضرت نے رنجیدہ ہو کر بعد اسلام

اور پیشوا ہونگے کہ اگر لوگ ان کی [illegible] اور ان کے خلاف کرینگے۔ تو

وہ انکی گردن مروڑ دیں گے [illegible] یہی قوم ہے

جس کے [illegible]

المعتقد المنتقد [illegible] ہر حکم

جب [illegible] اور اصول خلفا [illegible] حق ہے۔ اور [illegible]

اور سنت اور صحابہ [illegible] پھر [illegible]

کرو اور صحابہ کبیر کے ساتھ کرو۔

[illegible] بعض سے [illegible]

[illegible] کرنے والے

[illegible] معاویہ خطا کار [illegible] الشعرانی بیان [illegible]

[illegible] الاثر [illegible] اور [illegible]

جو ان [illegible] مضرت کا باعث ہیں۔

تاریخ طبری جلد [illegible]

لکھا کہ تمہارے باپ نے [illegible] اسلام کو [illegible]

طلب خلافت وحقوق [illegible] مگر [illegible]

عمر کے سوائے کسی کو خلیفہ نہ مانا۔

کنز العمال کتاب الفتن [illegible] میرے اصحاب میں سے ایسے

بھی ہیں۔ جو میرے مرنے کے بعد پھر مجھے کبھی [illegible] ہیں

مشکوٰۃ ص۴۲۵ میں ہے [illegible] اللہ [illegible] میری امت [illegible] میں قومیں نکلیں گی کہ ان کو خواہشات سے محبت ہوگی جیسے [illegible] کلب [illegible] مریض کا [illegible] اپنے مریض کو [illegible] میں مشغول کرتے [illegible] کی [illegible] اور جوڑ محفوظ نہیں رہتا۔

سنن [illegible] جلد دوم ص۴۲۳ میں ہے [illegible] آنحضرتؐ سے کہ جب تم لوگ فارس اور روم فتح کرو گے تو تم [illegible] عبدالرحمن بن عوف نے کہا ہم خدا کے حکم کے مطابق عمل کریں گے۔ حضرتؐ نے فرمایا [illegible] کہ تم [illegible] کے عمل کرو گے۔

تفسیر [illegible] ص۴۴ میں ہے [illegible] حضرتؐ سے کہ تم لوگ بھی پہلے اگلے لوگوں کی رفتار کی پیروی کرو گے [illegible] بالشت بالشت کے برابر اور ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ کے برابر یہاں تک کہ اگر وہ لوگ سوسمار کے سوراخ میں داخل ہوئے ہیں۔ تو تم بھی وہاں داخل ہوگے

اسد الغابہ جلد دوم ص۵۵ میں ہے [illegible] عمر بن خطاب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا [illegible] حضرت [illegible] کی گردن مار دوں۔ حضرتؐ نے فرمایا اسکو چھوڑ دو لوگ کہیں گے کہ محمدؐ [illegible] حضرتؐ کے علاوہ دوسرے کو قتل کیا

تفسیر درمنثور [illegible] میں ہے [illegible] اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھوڑ کر دحیہ کلبی کی تجارت دیکھنے [illegible] گئے [illegible] آنحضرتؐ [illegible] وقت نماز میں کھڑے تھے۔ اور آپ [illegible] کوئی نہ رہا

اکمال الدین ص۲۹۶ میں ہے [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تم لوگ بھی وہی کرو گے جو سابقہ امتیں کر چکی ہیں [illegible] جلد دوم ص۲۳ میں ہے کہ تم لوگ سابقہ امتوں کی اس طرح پیروی کرو گے جس طرح [illegible] کے برابر ہوتا ہے اور اس میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔ نور الثقلین جلد اول ص۲۳ میں ہے [illegible] اس طرح پیروی کرو گے جس طرح ایک پیر کا جوتا دوسرے پیر کے برابر ہوتا ہے [illegible] نہیں ہوتا۔

استیعاب جلد [illegible] ص۴۴۲ میں ہے [illegible] فرمایا حضرت علی علیہ السلام نے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible] ہم اہلبیت وارثان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں [illegible] ہماری مخالفت نہ کرے گا۔ مگر قوم نے انکار کیا اور دوسروں کو خلیفہ بنا [illegible] فرقت [illegible] قوم کفر کی طرف پلٹ جائے گی اور پھر [illegible] ہم نے صبر کیا۔

معاملہ میں مجرم [illegible] بھی ہے۔ [illegible] بہتر ہے کہ تم لوگ
جب تک کہ [illegible] کے [illegible] تم سب کی طرف سے [illegible] حملہ نہ کریں اور جب کسی
سے تم [illegible] جنگ [illegible] نہ ہو گا [illegible] انہیں کیا اور انکا احترام
اور ان کے حسب [illegible] سے [illegible] تک [illegible] بھی ہونے کا۔

امام [illegible] لکھا ہے [illegible] حضرت علی علیہ السلام [illegible] یاد کرونگا کہ خدایا
[illegible] مجھ پر ظلم کئے [illegible] تھی اور میری [illegible] جمع ہو گئے۔

[illegible] قتل ہو گیا۔ [illegible] حضرت
علی علیہ السلام [illegible] اپنے خاندان سے
کہا کہ [illegible] جب لوگوں کا
[illegible] حضرت علی علیہ السلام کی بیعت [illegible] بلا شبہ
[illegible] حضرت علی علیہ السلام کی بیعت کر لی [illegible]
[illegible] اس واقعہ سے
دونوں [illegible] فوت ہو گیا۔

[illegible] حضرت علی علیہ السلام [illegible] میرے بعد تم لوگ [illegible]
[illegible] ہیں تو
دین کو اختیار کرنا اور صبر کرنا۔

[illegible] لوگوں نے حضرت علی علیہ السلام کی [illegible] عداوت کی وجہ
[illegible] کوشش کی [illegible] لیکن پھر بھی [illegible] کی کثرت
[illegible] ظاہر ہو گیا۔

[illegible]
[illegible] آنحضرت کی
[illegible] انہوں نے احکام شریعت کو بدل
[illegible]
[illegible] کی طرف میں [illegible]
[illegible] شیخ سعدی نے کہا ہے ؎

تا زاہد عمرو بکر و زیدی
اخلاص طلب کن کہ شہیدی

مروان

فتاویٰ شاہ عبدالعزیز دہلوی جلد اول ص۲۳ پر ہے کہ مروان علیہ لعنت کو بُرا کہنا اور دل سے اس سے بیزار ہونا ضروری ہے ... کے عہد میں جو اس نے امام حسین علیہ السلام اور اہلبیت سے کیا۔ اور اس مستند عقیدہ کی وجہ سے ... ان بزرگواروں کی طرف سے ... سنت و محبت اہلبیت کے ... میں سے ہے۔

ملل و نحل شہرستانی جلد اول ص... ، مجمع ... جلد اول ص۲۶ ، ... جلد اول ص۱۶ ، تاریخ خمیس دیار بکری ص۲۶۳ جلد دوم ، روضۃ ... ، ... الصفا ... سلام جلد سوم ص۲۲۲ ، اور تاریخ طبری میں ہے کہ آنحضرت نے مروان کو مدینہ سے سات کوس جلا وطن کر دیا۔ ابوبکر نے اپنے عہد خلافت میں اور سات کوس جلا وطن کر دیا۔ عمر نے اپنے عہد خلافت میں بھی اور سات کوس جلا وطنی بڑھا دی۔ مگر عثمان نے اپنے ایام خلافت میں اسی مروان کو ... بنا دیا۔ مروان عثمان کا سالا تھا۔ یہ شخص آنحضرت کی نقلیں اتارا کرتا تھا یعنی جس طرح حضرت ... چلتے ... فرماتے۔ اسی طرح یہ بھی کر کے ہنسی ... اور ... کی بجائے ... فرقیہ کا خمس بخش دیا۔

قتل حضرت عثمان صاحب

استیعاب ابن عبدالبر میں ہے کہ محمد بن ابی بکر بھی قتل عثمان میں شریک تھا۔ تاریخ اہلسنت امام واقدی میں ہے کہ عبداللہ بن ... کہتے ہیں کہ ... سب ... اصحاب ... میں قتل عثمان میں کوئی ایسا نہ تھا جو قاتل عثمان نہ ہو یا خاذل یعنی تارک نصرت عثمان۔

روضۃ الصفا جلد ۲ ص۲۳۲ پر ہے کہ جب ... زوجہ عثمان نے ایک غلام وغیرہ عثمان اور دیگر مقتولین کی لاشیں ... کو دفن کرنے کا حکم دیا تو مصری لوگ سختی سے مانع ہوئے اور دفن نہ ہونے دیا۔ جب عثمان کی لاش حش کوکب میں دفن ہوگئی، ان کی لاشوں کو شہر کے باہر ڈال دیا گیا۔ جن کو بھیڑیوں اور کتوں نے کھایا۔

ناظرین! عثمان کے کفن و دفن کے حالات لکھنے سے پہلے کچھ تفصیل سے یہ بتانا ضروری ہے کہ

عثمان کیوں قتل ہوا۔ عثمان نے حفصہ [illegible] حکم بن عاص کو جو مطرود رسول تھا۔
اور جسکو ابو بکر و عمر نے بھی مدینہ میں [illegible] کے ساتھ
واپس بلا لیا اور بیت المال سے [illegible] حکم کو مدینہ کی بازار یعنی فروخت
مال کا دسواں حصہ [illegible] جو حضرت کے عہد سعادت
عہد میں حق [illegible] تھا یعنی خمس تھا
مالک اشتر کو [illegible] مسعود [illegible] سے حاکموں کو معزول
کر کے یہ تمام عہدے اپنے [illegible] کرنا شروع کر
عائشہ کا وظیفہ بند کر دیا [illegible]
حضرت علی علیہ السلام [illegible] بیٹے عمار اور
دشمن اسلام [illegible] قرآن میں تقسیم
کرنا شروع کر دیا [illegible]
یہودی کو قتل کر دو [illegible] مصر کا حاکم بنا
دیا۔ عمرو بن عاص کو [illegible] کی حضرت
رقیہ کو جو خدیجہ کی بیٹی تھی [illegible] حرکات سے آنکھ
بند کر دی۔ [illegible] معروف و نہی عن المنکر
کے جرم پر معتوب بنایا۔ کعب [illegible] کا الزام دیا
حضرت ابوذر غفاری کو جلا وطن کر دیا [illegible]
لاحق ہو گیا۔ [illegible]
شرعی حد جاری کرے [illegible] کر دیا۔

استیعاب جلد دوم صفحہ [illegible] جب عثمان قتل ہو گیا تو [illegible] اصحاب رسول نے
اس کی نعش کو [illegible] جہاں [illegible] تین روز کے بعد
بوقت شب بارہ اشخاص [illegible] حبیب بن [illegible] اور حکیم بن حزام اور عبد اللہ بن زبیر
اور مالک بن عامر تھے [illegible] کی طرف لے چلے جب دفن کرنا
چاہا۔ تو قبیلہ بنی مازن کے لوگوں نے ان کو منع [illegible] بات
کی اطلاع [illegible] نعش کو یہودیوں

کے قبرستان میں دفن کر دیا۔

تین دن تک یوں ہی بے سر پڑی رہی [illegible] دفن نہ ہو سکی۔ علامہ قاسم [illegible] قلمی میں لکھا ہے [illegible] جس کی عمر بیاسی سال تھی [illegible] تاریخ خمیس کولی [illegible] نعش کی [illegible] عثمان کی نعش کو بھی [illegible] ایک خیمہ میں دفن کر دیا گیا [illegible] عثمان [illegible] نماز جنازہ نہیں پڑھی۔ [illegible]

[illegible] اقتلوا نعثلاً فقد کفر [illegible] یہودی [illegible] کہ اگر تم جہاد [illegible] فاسد کر دیا ہے۔

[illegible] وہ مسلمان تھا [illegible] علی علیہ السلام خلیفہ ہوئے [illegible] گیا اور جنگ صفین [illegible] ہوا۔

[illegible] بنایا اور بیاہ کر فرمان بھی دے دیا [illegible] کہا کہ [illegible]

[illegible] ہوا کہتا تھا کہ [illegible]

استیعاب [illegible] ایک ہزار اونٹ تین ہزار بکریاں اور ایک ہزار گھوڑا ترکہ میں چھوڑا [illegible] ناظرین۔ عثمانی فیض کا نمونہ ہے اور ابوسفیان کو کلمہ پڑھنے کا انعام دس لاکھ روپیہ تو عثمان نے دیا۔ آپ پڑھ

چکے ہیں۔ نیز جب عبدالرحمان بن عوف نے اپنی ایک زوجہ کو طلاق دیدی۔ اور پھر اس سے مصالحت کی تو ۳۰ ہزار درہم اس کو بطور تاوان دیا۔

استیعاب جلد دوم ص۴۹ اور الامامت والسیاست ابن قتیبہ ص۴۳ پر ہے کہ عثمان کی نعش کو مسلمانوں کے قبرستان میں لے گئے اور جب کسی بھی قبرستان میں اس کو دفن نہ کر سکے کیونکہ محافظان قبرستان اجازت نہ دیتے تھے۔ تو بالآخر حش کوکب میں اس کو دفن کر دیا گیا۔ اور مہاجرین و انصار بہ یک آواز کہتے کہ عثمان یہودی [illegible]۔

کتاب ہمارا انوار اللغات حرف حاء جلد دوم میں لکھا ہے کہ حش کوکب وہ مقام ہے جہاں لوگ پاخانہ پھرا کرتے تھے۔

مجمع البحار گجراتی نولکشور ص۴۲۳ نہایہ ابن اثیر جزری باب نون ثاء، عقد الفرید جلد الرابع مطبوعہ مصر ص۲۹۰ پر ہے کہ عائشہ لوگوں کو قتل عثمان پر ابھارتی اور کہتی تھیں کہ اس لمبی داڑھی والے یہودی کو قتل کر دو۔ خدا اس کو قتل کرے۔

روضۃ الاحباب مطبوعہ نول کشور لکھنؤ جلد سوم ص۳ پر ہے کہ عائشہ عثمان کے حق میں کہتی تھیں لعن اللہ نعثلا قتل اللہ نعثلا اور اقتلوا نعثلا قتلہ اللہ فانہ قد کفر یعنی اس نعثل یہودی کو قتل کر دو خدا اس کو قتل کرے یہ نعثل تو کافر ہوگیا ہے۔ اور اسی میں یہ ہے کہ ام سلمہ نے عائشہ سے کہا کہ [illegible] اے عائشہ تو کس منہ سے عثمان کا قصاص طلب کرتی ہے۔ حالانکہ تو اس کے حق میں کہتی تھی کہ اس نعثل یہودی کو قتل کر دو اور خدا اس کو قتل کرے اور دوسری روایت میں ہے کہ جب [illegible] عائشہ سے کہا گیا کہ [illegible] عثمان کے خون کا قصاص طلب کرتی ہے۔ تو اس نے عائشہ سے مذکورہ جملے [illegible] ہر ایک شخص نے [illegible] ناظرین نعثل کے معنی سمجھ سکتے ہیں۔ جو [illegible] یہ ہے کہ عائشہ نے عثمان کو تشبیہ ایک یہودی سے دی تھی جو عثمان کی طرح بہت لمبی داڑھی رکھتا تھا۔ اور عائشہ چاہتی تھی کہ عثمان کے بعد زبیر بن العوام کو خلافت ملے لیکن اس کی بدقسمتی سے خلافت حضرت علی علیہ السلام کو مل گئی اور اس نے قصاص قتل عثمان کا عذر [illegible] بے تمیزی کو جنگ جمل کی صورت میں ظاہر کیا اور منہ کی ایسی کھائی کہ لینے کے دینے پڑ گئے۔

تاریخ اعثم کوفی ذکر قتل عثمان میں ہے کہ عائشہ اور اصحاب رسول کی تحریک سے بے شمار لوگوں نے عثمان کے گھر کا محاصرہ کر لیا۔ محمد بن ابی بکر وغیرہ دیوار پھاند کر اس کے گھر میں داخل ہوگئے

محمد بن ابوبکر نے عثمان کی داڑھی پکڑ لی۔ اور پھر ایک ضرب لگائی اور اس کو بیاسی سال کی عمر میں قتل کیا۔

عثمان بن عفان تقریباً بارہ سال خلیفہ رہا۔ قرآن پاک کو سر پر رکھ کر اور ہاتھوں پر اٹھا کر قسمیں کھاتا اور پھر مکر جانا اسکی عادت میں داخل تھا جس طرح عمر کے ہاتھ میں ابوبکر کٹھ پتلی بنا ہوا تھا۔ اسی طرح مروان نے عثمان کو موم کی ناک بنا رکھا تھا۔ عمر اور مروان دونوں مداری کی چال تھے۔

عثمان کا باپ عفان دف بجایا کرتا اور لوگ اس سے مخنثوں کا کام لیا کرتے تھے۔ [illegible] کرتے عثمان کی حقیقی بہن آمنہ لوگوں کے سر گوندھا کرتی اور اس کا دادا حکم بن ابی العاص حجاموں کا کام کرتا تھا۔ سبحان اللہ عثمان کا نسب کیسا اعلیٰ اور عجیب تھا۔

مسائل شرعیہ سے ناواقف اور امور سلطنت میں نااہل تھا۔ ابوسفیان اور دیگر اعدائے رسولؐ کا دلدادہ تھا۔ دشمن اہلبیت علیہم السلام کے محامد و مناقب پر پردہ ڈالنے کیلئے آیات قرآنی کی ترتیب کو بگاڑ دیا اور پہلے ایڈیشن کی آیتوں کو جلا دیا اور اپنا مرتب شدہ قرآن رائج کر دیا بیت المال خلاف حکم خدا اپنے اقربا اور احباب میں تقسیم کر دیا۔

مردانگی میں عثمان کا یہ حال تھا کہ جنگوں سے بھاگ کر کئی کئی دن دربار رسولؐ سے غائب رہتا۔ ان لوگوں پر جو اہلبیت علیہم السلام کی عزت کرتے کوڑوں ظلم روا رکھتا بلکہ زدوکوب سے بھی دریغ نہ کرتا۔

عائشہ اس کو دراز ریش ہونے کی وجہ سے نعثل کہا کرتی۔ نعثل ایک دراز ریش یہودی تھا جو کذب و کفر میں شہرت اور اقتدار رکھتا تھا۔ عائشہ اور اصحاب رسولؐ نے اتفاق رائے سے عثمان کے قتل کا فتویٰ دیدیا۔ چنانچہ اس کو قتل کر دیا گیا۔ اور یہودیوں کے قبرستان میں دفن کر کے نعثل کی ہمسائیگی کا شرف دیدیا گیا۔

نوٹ متعلق حضرت عائشہ و حضرت حفصہ امہات المومنین

عائشہ ابوبکر کی لڑکی اور حفصہ عمر بن خطاب کی لڑکی ہے ابوبکر کا اصلی نام عبد الکعبہ تھا۔ ابوبکر کے معنی ہیں کنواری کا باپ چونکہ آنحضرتؐ سے نکاح میں یہی ایک کنواری آئی تھی۔ اس لئے اس کے باپ کا نام ابوبکر مشہور ہو گیا۔ عائشہ سے آنحضرتؐ کے کوئی لڑکا یا لڑکی پیدا نہیں ہوئی۔ اس کا رنگ بہت سرخ و سفید تھا۔ اس لئے اس کو حمیرا بھی کہا جاتا ہے ۵ نبوی میں پیدا ہوئی چھ سال کی عمر میں اس کا نکاح آنحضرتؐ سے ہوا۔ اٹھارہ سال کی عمر میں بیوہ ہو گئی۔

آنحضرتؐ کا سب سے پہلا نکاح حضرت خدیجہ سے ہوا۔ اس نکاح کے وقت آنحضرتؐ کی

عمر چھ برس سال تھی۔ آنحضرتؐ کی دو پچاس ۵۰ سال کی عمر میں حضرت خدیجہؑ نے انتقال فرمایا۔ عائشہ کی زندگی کا سب سے بڑا واقعہ جنگِ جمل ہے جو اس کے اور حضرت علی علیہ السلام کے درمیان ہوا۔ عائشہ کو حضرات اہلبیتؑ کے ساتھ فطری بغض اور عداوت تھی۔ بہتر سال کی عمر میں معاویہ بن ابو سفیان کے ہاتھ سے زندہ دفن کر دی گئی۔

بخاری کتاب النکاح جلد سوم ص۱۵۳ پر ہے کہ عبداللہ بن عمر کہتا ہے کہ جب حفصہ (عمر کی لڑکی) بیوہ ہوئی جس کے پہلے خاوند کا نام خنیس بن حذافہ سہمی تھا جو اصحاب رسولؐ میں سے تھا تو عمر نے کہا کہ میں حفصہ کو لے کر عثمان کے پاس گیا اور اس پر حفصہ کو عرض کیا یعنی عمر نے عثمان کو کہا کہ تو اس سے نکاح کر لے عثمان نے کہا ہم غور کریں گے چند راتوں کے بعد پھر عمر اور عثمان کی ملاقات ہوئی تو عثمان نے کہا میری رائے اس نکاح پر نہیں ہے۔ عمر نے کہا تب میں حفصہ کو ابوبکر کے پاس لے گیا اور کہا اگر تم چاہو تو حفصہ سے نکاح کر لو۔ ابوبکر چپ ہو رہا اور کچھ جواب نہ دیا عمر کو ابوبکر پر غصہ عثمان کی نسبت زیادہ آیا عمر کہتا ہے میں نے چند رات اور صبر کیا۔ یہاں تک کہ آنحضرتؐ نے خطبہ کیا اور میں نے حفصہ کا نکاح آنحضرتؐ سے کر دیا۔

مشکوٰۃ ص۵۷۳ میں ہے کہ آنحضرتؐ کی زوجہ صفیہ کو یہ خبر پہنچی کہ حفصہ نے اس کو یہودی کی بچی کہا ہے صفیہ نے اس بات کی شکایت آنحضرتؐ سے کی۔ تو حضرتؐ نے فرمایا۔ تم نبی کی بیٹی ہو نبی کی۔ تمہارے چچا نبی تھے تمہارا شوہر نبی ہے پھر کس بات پر حفصہ فخر کرتی ہے۔ پھر آنحضرتؐ نے حفصہ سے کہا۔ حفصہ خدا سے ڈر

مشکوٰۃ ص۵۷۳ میں ہے کہ عائشہ نے کہا کہ مجھے ازواج نبی میں سے کسی پر اتنی غیرت (حسد، بغض) نہ آئی جتنی حضرت خدیجہؑ پر آئی کیونکہ آنحضرتؐ ان کا ذکر کیا کرتے اور اکثر بکری کو ذبح کرتے۔ تو خدیجہ کی دوست عورتوں میں تقسیم کرتے۔ جس پر میں کہا کرتی کہ گویا دنیا میں خدیجہ جیسی کوئی عورت نہ تھی۔ اس پر حضرتؐ فرمایا کرتے کہ وہ ایسی تھی ایسی تھی۔ اور خدا نے اس سے مجھے اولاد بخشی۔

مستدرک حصہ ثانی ص۵۰۹ میں ہے کہ عائشہ نے ابو ہریرہ کو بلا کر کہا کہ اے ابو ہریرہ یہ کیسی حدیثیں ہم کو پہنچی ہیں جو تم رسول اللہ کی طرف سے بیان کرتے ہو۔ حالانکہ تم نے بھی وہی سنا جو ہم نے سنا تھا۔ اور تم نے بھی وہی دیکھا جو ہم نے دیکھا تھا۔ اس پر ابو ہریرہ نے کہا اے ماں۔ تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے باز رکھتی تھیں آئینہ سرمہ دانی اور بناؤ سنگار اور قسم خدا کی۔ ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی چیز باز نہ رکھتی تھی۔

درمنثور جلد ۵ ص۱۹۶ میں ہے کہ جب کبھی عائشہ آیہ قرآنی وقرن فی بیوتکن پڑھتی تو اتنا

ہوتی کہ اس کی چادر آنسوؤں سے تر ہو جاتی۔ ناظرین یہ بات قطعی بے بنیاد ہے بھلا ایسی سنگدل عورت کو خوفِ خدا و آخرت کب ہو نا آسکتا ہے۔ جو جناب فاطمہ علیہا السلام کی موت پر خوش ہو امام حسن علیہ السلام کو نانا کے پہلو میں دفن نہ ہونے دے۔ بلکہ امام مظلوم کی نعش کو تیروں سے چھلنی کرائے۔ اور حضرت علی علیہ السلام کی شہادت پر اظہارِ مسرت کرے۔

ناظرین۔ آنحضرتؐ کی ایک زوجہ مسماۃ سودہ کو پوچھا گیا۔ کہ آپ حج کیوں نہیں کرتیں۔ آپ نے فرمایا۔ ایک بار حج مجھ پر واجب تھا جو میں کر چکی ہوں۔ اس کے بعد میرا حج یہی ہے۔ کہ حکم خدا کے مطابق اپنے گھر سے باہر نہ نکلوں۔ چنانچہ آپ اپنے حجرہ میں رہائش رکھتیں اور تا دم زیست باہر نہ نکلیں۔

تفسیر در منثور مطبوعہ مصر جلد پنجم صفحہ ۲۱۴ سطر ۳۳ پر سورۂ احزاب آیہ نمبر ۵۲ ولا ان تنکحوا ازواجہ من بعدہ ابدا کی تفسیر میں لکھا ہے کہ ابن عباس سے مروی ہے کہ طلحہ نے کہا۔ کہ کیا اندھیر ہے کہ ہم کو اپنی چچا زاد بہنوں کی ملاقات سے باز رکھا جاتا ہے جب آنحضرتؐ انتقال کرینگے۔ تو میں عائشہ سے نکاح کرونگا۔ اس لئے یہ آیت نازل ہوئی۔

آنحضرتؐ نے حفصہ کو افشائے راز کے قصور پر (یہ مشہور قصہ ہے) طلاق دینی چاہی جس پر عمر بن خطاب نے حفصہ کو مخاطب کر کے کہا۔ کہ اگر خطاب کی اولاد میں کچھ بھی نیکی ہوتی تو اے حفصہ رسول اللہ طلاق پر آمادہ نہ ہوتے۔ اس تمام واقعہ کی تفصیل تفسیر در منثور مطبوعہ مصر جلد ۲ صفحہ ۲۳۹ اور تفسیر کشاف مطبوعہ مصر جلد سوئم صفحہ ۱۹۱ اور بخاری اور مسلم اور سنن ابوداؤد میں موجود ہے جو سورۂ تحریم آیہ اول کے بارہ میں ہے۔ جہاں عائشہ اور حفصہ کو بدرگاہ الٰہی سے کھلے الفاظ میں عتاب ہے۔ کہ ان دونو کے دل ٹیڑھے ہو گئے ہیں۔ اگر تم ان دونو کو طلاق دیدو۔ تو میں تم کو فرمانبردار اور با ایمان اور مطیع اور توبہ کرنے والی اور عبادت گذار اور روزہ دار عورتیں دونگا۔

قرۃ العینین شاہ ولی اللہ دہلوی صفحہ ۱۰۹ پر عائشہ کے بھانجے عروہ کے غلام حبیب سے روایت ہے کہ جب حضرت خدیجہ کا انتقال ہو گیا۔ تو آنحضرتؐ رنجیدہ رہنے لگے۔ ابو بکر عائشہ کو اپنے ساتھ لیکر آئے اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ۔ عائشہ سے آپ کی دلبستگی ہوگی۔ اور غم کم ہوگا۔

میزان الاعتدال ذہبی میں ہے کہ ام رومان والدہ عائشہ نے عائشہ کو کپڑے وغیرہ پہنا کر جلد قابل ہمبستری کر دیا۔

مدارج النبوۃ جلد دوئم صفحہ ۵۰۲ پر ہے کہ جب عائشہ اور حفصہ نے حبشی نازی کے لئے اپنے اپنے باپ کے نام پیش کئے۔ تو آنحضرتؐ نے فرمایا۔ تم بھی ان مکار عورتوں کی بہنیں ہو۔ جنہوں نے حضرت

یوسفؑ سے مکر کیا تھا۔

حیات الحیوان علامہ دمیری شافعی جلد اول ص۳۲۲ میں ہے۔ کہ جب عائشہ کو حضرت علی علیہ السلام کے قتل ہو جانے کی خبر پہنچی۔ تو اس نے یہ شعر پڑھا۔ اس طرح سے اپنا عصا ڈال دیا۔ اور مقام اطمینان پر قیام کر لیا جیسا کہ مسافر مقصود پر پہنچ جانے سے مسافر کی آنکھوں میں ٹھنڈک پڑ جاتی ہے۔

بخاری باب حد المریض ان یشہد الجماعۃ من ابواب الجماعۃ۔ مسلم کتاب الصلوٰۃ باب استخلاف الامام اذا عرض له عذر۔ شرح مسلم نووی جلد اول ص۱۷۶۔ بخاری کتاب الاذان باب الرجل یأتم بالامام ویأتم الناس بالماموم۔ شرح بخاری قسطلانی جلد دوم ص[illegible] بخاری کی شرح شیخ الاسلام کتاب الاذان باب حد المریض ان یشہد الجماعۃ میں ہے۔ کہ آنحضرتؐ نے عائشہ اور حفصہ سے فرمایا کہ تم دونوں صواحب یوسفؑ ہو (جب انہوں نے امامت کے لیے اپنے اپنے باپ کے واسطے آنحضرتؐ کو پیش کیے) نیز انہی مذکورہ کتابوں میں مرقوم ہے کہ عائشہ نے کہا کہ اس وقت آنحضرتؐ بحالت ضعف دو آدمیوں کے کندھوں کے سہارے یا عباس اور ایک اور کے سہارے مسجد میں تشریف لائے۔ مسند امام احمد حنبل میں بروایت عائشہ لکھا ہے کہ آنحضرتؐ [illegible] سہارا دینے والا ایک عباس اور دوسرا کوئی اور شخص تھا۔ [illegible] شرح بخاری میں ہے کہ آنحضرتؐ کو سہارا دینے والے دو شخص عباس بن عبد المطلب اور حضرت علیؑ تھے۔

فتح الباری میں ہے کہ عبد الرزاق نے معمر سے روایت کی ہے کہ عائشہ کا دل خوش نہ ہوتا تھا کہ حضرت علی کا ذکر بھلائی سے کرے۔ ابن اسحاق نے زہری سے روایت کی ہے کہ عائشہ کے بس میں نہ تھا کہ علی کا ذکر بھلائی سے کرے۔ تاریخ طبری میں ہے کہ ابن عباس نے کہا کہ جس شخص کا عائشہ نے نام نہیں لیا وہ حضرت علی علیہ السلام تھے۔ لیکن عائشہ کا نفس راضی نہیں کہ علیؑ کا ذکر بھلائی کے ساتھ کرے۔ مسند احمد حنبل میں ہے کہ دوسرا شخص جس کا عائشہ نے نام نہیں لیا۔ وہ حضرت علی علیہ السلام تھے۔ مگر عائشہ کا نفس اس سے خوش نہ ہوتا تھا۔

مذہب الطلوب میں ہے کہ جناب فاطمہ نے وصیت فرمائی کہ مجھے رسالتمآبؐ اور حضرت علی علیہ السلام غسل دیں۔ اور کسی دوسرے کو (بالخصوص عائشہ) کو اندر آنے کی اجازت نہ دیں۔ چنانچہ جب عائشہ آئی تو اس کو روک دیا گیا۔ نیز اسی کتاب میں ہے کہ حجرہ عائشہ اور خانہ سیدہ کے درمیان ایک کھڑکی تھی جس سے آمد و رفت ہو سکتی تھی۔ ایک دن عائشہ اس کھڑکی کی راہ سے آدھی رات کو جناب سیدہؑ کے گھر میں آئی اور معصومہ سے بدی کی اس لیے آنحضرتؐ نے بند کروا دی۔

روضۃ الاحباب میں ہے کہ جنگ جمل کے بعد حضرت علی علیہ السلام نے عائشہ سے فرمایا کہ اے

عائشہ تو نے وہ کام کیا جو تیرے لئے مناسب نہ تھا معاذ اللہ تو خوب جانتی ہے کہ رسول اللہ سے میں کس قدر قرابت رکھتا ہوں۔ ورنہ تیرے بارہ میں من کنت مولاہ فعلی مولاہ سن چکی تھی۔

شرح ابن ابی الحدید میں ہے جب جناب فاطمہؑ نے وفات پائی تو لوگوں نے جناب امیر علیہ السلام کی خدمت میں عائشہ کے ایسے کلمات بیان کئے جو دلالت کرتے تھے کہ عائشہ کو وفات معصومہ پر خوشی ہوئی

بخاری پارہ ۳۰ ... قصہ افک ... ۳۲ ص ۵۹ پر ہے کہ ایک بدری صحابی نے عائشہ پر زنا کی تہمت لگائی ... ناظرین! ازواج نبی میں سے کوئی بھی زانیہ نہ تھی اور یہ تہمت غلط تھی۔

بخاری کتاب الہبہ پارہ ۱۰ ص ۳۵۰ پر بخاری احمد علی سہارنپوری والی ص ۳۵۰ باب من اہدی الی صاحبہ الخ میں ہے کہ عائشہ اور زینب بنت جحش آپس میں لڑ پڑیں جھگڑیں اور گالی گلوچ تک نوبت آئی۔

محمد بن اسحاق نے کتاب المغازی میں امام مسروق سے روایت کی ہے کہ عائشہ نے اپنے ایک غلام کا اصلی نام بدل کر اس کا نام عبدالرحمان رکھ دیا۔ سبب دریافت کی گئی تو کہا کہ میں نے اس کا نام اس لئے عبدالرحمان رکھا ہے تاکہ میرے دل میں (حضرت) علی علیہ السلام کے قاتل عبدالرحمان بن ملجم کی یاد تازہ رہے۔

جب طلحہ جنگ جمل میں ... کے ساتھ مروان کے تیر سے زخمی ہو گیا ... اس وقت علی کے خلاف لڑ رہا تھا اور دل سے مایوس ہو گیا تو اس نے حضرت علی علیہ السلام کو کہلا بھیجا کہ میں آپ کی بیعت توڑنے اور عائشہ کے ہمراہ آپ سے جنگ کرنے کی توبہ کرتا ہوں حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ یاس اور ہلاکت کی توبہ قبول نہیں یاس جب زندگی سے نا امید ہو جائے اور جب آسمانی عذاب سر پر آ پہنچے۔

... میں ہے کہ ابوبکر اور عمر ہر سال عائشہ کو دس ہزار درہم وظیفہ دیا کرتے تھے کتاب الخراج ابو یوسف ... اور مستدرک اور شرح ابن ابی الحدید اور حبیب السیر میں ہے کہ عائشہ و حفصہ کو بارہ بارہ ہزار درہم سالانہ وظیفہ دیا جاتا تھا۔

کنز العمال کتاب ... میں ہے کہ عمر نے امہات المومنین کے لئے دس دس ہزار درہم سالانہ وظیفہ مقرر کیا۔ تو عائشہ کے لئے بارہ ہزار مقرر کیا۔ اور کہا کہ یہ آنحضرتؐ کی محبوبہ تھی۔

نہایہ ابن اثیر میں ہے کہ عائشہ نے کہا کاش میں حیض کا کپڑا ہوتی تو بھولی بسری ہوتی۔

ابن ماجہ مطبوعہ لکھنؤ ... باب ماجاء فی وجوب الغسل اذا التقی الختانان میں عائشہ سے روایت ہے کہ جب ختنہ ختنے سے مل جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے اور میں نے اور حضرتؐ نے ایسا ہی کر کے غسل کیا ہے۔ بخاری کتاب الصوم باب المباشرۃ للصائم میں عائشہ سے روایت

ہے کہ آنحضرتؐ بحالت صوم میرے بوسے لیتے اور مجھ سے مباشرت کرتے اور عضو مخصوص پر تم لوگوں سے زیادہ قادر تھے۔

بخاری کتاب صوم باب متی یقضی قضاء رمضان میں ابی سلمہ سے منقول ہے کہ عائشہ نے کہا کہ مجھ پر ماہ رمضان کے روزوں کی قضا باقی رہ جاتی تو میں قضا پوری نہ کر سکتی تھی یحییٰ نے کہا کہ عائشہ دیہاں تک آنحضرتؐ سے مشغول رہتی تھی مطلب یہ کہ اتنی فرصت نہ ملتی کہ بیچاری قضا روزے رکھ سکے۔

نسائی جلد اول باب مباشرت الحائض ص۵۴ ابراہیم ابن عمیر سے منقول ہے کہ میں اپنی ماں ام خالد کے ساتھ عائشہ کے پاس گیا۔ ان دونوں نے عائشہ سے پوچھا کہ آنحضرتؐ بھی حائضہ ازواج سے کیا عمل جائز رکھتے ہیں۔ عائشہ نے کہا کہ جب ہم میں سے کسی کو حیض آتا۔ تو آنحضرتؐ اس کو تہبند باندھنے کا حکم دیتے اور پھر اس کے سینے اور چھاتیوں سے چمٹ جاتے۔

مسلم مطبوعہ مجتبائی دہلی جلد اول کتاب الرضاع باب القسم بین الزوجات ص۴۷۲ پر ہے کہ ایک رات عائشہ کی باری تھی اور زینب بھی وہاں آ گئی حضرتؐ نے زینب کی طرف ہاتھ بڑھایا تو زینب اور عائشہ میں دنگہ وفساد برپا ہوا حتی کہ نماز تہجد کا وقت آ گیا تہجد جانے ہی ابو بکر آیا اور کہا یا حضرتؐ ان عورتوں کے منہ میں خاک ڈالو اور نماز کے لئے باہر آؤ۔

نسائی جلد ثانی کتاب المباشرۃ النساء باب الغیرۃ ص۵۹ پر ہے کہ عائشہ کہتی ہے کہ میں نے آنحضرتؐ کے سر کو چھوا اور دیکھا تو ان کے بالوں میں دوڑ پڑا آنحضرتؐ نے فرمایا کیا تیرے پاس تیرا شیطان آیا۔ میں نے کہا کہ آپ کے لئے شیطان نہیں حضرتؐ نے فرمایا اس قسم خدا کی ہے۔ مگر خدا نے مجھے اس پر قابو دیا ہے۔ ورنہ وہ میرے لئے مسلمان ہو گیا ہے۔

ابن ماجہ جلد اول باب فی الجنب یستدفی بامراتہ قبل ان تغتسل میں عائشہ سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ غسل جنابت کے بعد میرے جسم کی گرمی لیا کرتے اور میں نے ابھی غسل نہ کیا ہوتا۔

استیعاب ص۵۹۲ و صاحب الغابہ جلد چہارم ص۴۳۲ پر ہے کہ عائشہ نے کہا کہ حضرت سلمان فارسی آنحضرتؐ کی خدمت میں رات کو بیٹھے رہتے یہاں تک کہ دست اٹھا۔ کہ وہ مجھ سے رسول خدا کے بارے میں سبقت لے جائے۔

استیعاب جلد دوم ص۵۵۹ پر ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ خدا نے مجھ کو چار آدمیوں کی الفت کا حکم دیا اور وہ ان کو دوست رکھتا ہے یعنی علیؑ و ابوذرؓ مقدادؓ و سلمانؓ۔ اگر دین ثریا کے پاس ہوتا تو سلمان اس کو ضرور پا لیتا۔

تفسیر درمنثور مطبوعہ مصر جلد ۶ ص۹۵ پر سورہ حجرات آیہ نمبر ۱۲ ولا یغتب بعضکم بعضا کی تفسیر

میں لکھا ہے کہ ابوبکر اور عمر دونوں نے سلمانؓ کی غیبت کی تو اس آیہ کا نزول ہوا۔

تفسیر درمنثور مطبوعہ مصر جلد ۶ صفحہ ۳۹۲ سطر ۱۹ پر سورہ عصر کی تفسیر میں لکھا ہے کہ ابن مردویہ نے بروایت ابن عباس لکھا ہے کہ الانسان سے مراد ابوجہل اور الذین امنوا سے مراد حضرت علی اور سلمانؓ ہیں سورہ الکہف آیہ نمبر ۱۰۷ "ان الذین امنوا وعملوا الصالحات کانت لہم جنت الفردوس" سے مراد بقول معصومین سلمانؓ و ابوذرؓ و عمارؓ یاسر و مقدادؓ ہیں۔

تفسیر درمنثور مطبوعہ مصر جلد پنجم صفحہ ۳۲۵ پر ہے کہ سورہ زمر آیہ نمبر ۱۷ "والذین اجتنبوا الطاغوت" کے بارہ میں ابن جریر اور ابن حاتم نے زید بن اسلم سے روایت کی ہے کہ یہ آیہ مبارکہ اور اس سے بعد کی تین آیات زید بن عمرو بن نفیل و ابوذر غفاری اور سلمان فارسی کے حق میں نازل ہوئی ہیں اور ابن مردویہ نے روایت بن عمر بدل عمرو بن نفیل کی جگہ سعید بن زید کا نام لکھا ہے۔

مسلم باب صفحہ ۵۴۲ پر ہے کہ سلمان و صہیب و بلال ایک جگہ بیٹھے تھے کہ ادھر سے ابوسفیان کا گذر ہوا ان تینوں نے ابوسفیان کو دیکھ کر کہا کہ خدا کی تلواروں نے ابھی دشمن خدا کی گردن پر قبضہ نہیں کیا ہے۔ ابوبکر نے کہا کہ تم لوگ ایسا کلمہ ایک شخص کے حق میں کہتے ہو جو قریش کا سردار اور شیخ ہے یہ کلمہ کہہ کر ابوبکر آنحضرتؐ کے پاس آئے اور تمام ماجرا سنایا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا شاید تو نے ان تینوں کو ناراض کیا ہے اگر ایسا ہوا تو تو نے اللہ کو غضبناک کیا۔

بخاری مطبوعہ مصر جلد سوم صفحہ ۱۳۵ اور ۱۳۶ درمنثور جلد ۶ مطبوعہ مصر صفحہ ۲۴۳ میں ہے کہ ابن عباس نے عمر سے پوچھا کہ وہ دو عورتیں کون تھیں جنہوں نے آنحضرتؐ کے خلاف ایک دوسرے کی مدد کیا تھا۔ تو انہوں نے کہا عائشہ اور حفصہ ہیں۔ پھر ایک روز نکاح کے بعد کی زوجہ نے عمر کو کہا کہ تم ہم کو اس طرح کے معاملے میں منع کرتے ہو حالانکہ تیری بیٹی حفصہ رسول اللہؐ سے ایسا سلوک کرتی ہے کہ حضرتؐ کا تمام دن رنج میں گذر جاتا ہے پس یہ سنکر عمر حفصہ کے پاس گیا اور پوچھا کیا تو واقعی آنحضرتؐ کو رنجیدہ کرتی ہے اس نے جواب دیا ہاں ہم ایسا ہی کرتے ہیں۔ تب پھر عمر نے کہا میں تم کو خدا اور رسولؐ کے غضب سے ڈراتا ہوں۔

دیکھنا یہ عورت عائشہ، تجھے دھوکہ میں نہ ڈال دے جیسے حسن و جمال نے آنحضرتؐ کو دیوانہ بنا رکھا ہے

ابن ماجہ ابواب النکاح باب معاشرۃ النساء میں عروہ بن زبیر سے منقول ہے کہ عائشہ نے کہا کہ مجھے خبر نہ ہوئی کہ یکایک (بغیر اجازت) زینب بنت جحش میرے پاس بے اجازت چلی آئیں۔ اور آنحضرتؐ سے کہا کہ ابوبکر کی لڑکی اگر اپنی کرتی الٹ دے تو آپ کے لئے کافی ہے۔

نسائی مترجمہ نواب وقار جنگ جلد ثانی باب الغیرۃ صفحہ ۱۰۳ پر محمد بن قیس سے روایت ہے کہ

عائشہ نے کہا کہ میری باری کی رات تھی کہ آنحضرت مجھے سوتی سمجھ کر چپکے چوری سے ننگے پاؤں باہر چلے گئے۔ عائشہ کو وہم ہوا کہ کسی دوسری زوجہ کے پاس جاتے ہیں۔ میں بھی اوڑھنی لے کر تعاقب میں روانہ ہوئی جب آنحضرت بقیع سے واپس ہونے لگے تو میں دوڑ کر پہلے واپس آگئی حضرت نے میرا پھولا ہوا سانس دیکھ کر کہا شاید تو سمجھی کہ اللہ و رسول تجھ پر ظلم کریں گے میں نے کہا آپ کو کس نے بتا دیا فرمایا جبرئیل مجھے بلانے آیا اور تیرے پاس نہ آیا کیونکہ تو ننگی تھی۔

بخاری جلد سوم صفحہ ۱۶۳ پر ہے کہ عمر نے اپنی بیٹی حفصہ سے کہا کہ دیکھو کہیں تم کو عائشہ دھوکا نہ دے جس کے حسن سے رسول اللہ فریفتہ ہو رہے ہیں۔

بخاری صفحہ [illegible] پر ہے کہ آنحضرت ایک باغ کی طرف تشریف لے گئے وہاں جونیہ لائی گئی۔ حضرت نے اس سے فرمایا تو اپنی جان ہم کو ہبہ کر دے اس نے جواب دیا۔ کیا یہ ہو سکتا ہے کہ جو عورت ملکہ ہو وہ اپنی جان ایک بازاری مرد کو ہبہ کر دے۔ تب حضرت نے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ تو اس نے کہا۔ اعوذ باللہ منک۔

بخاری جلد دوم صفحہ ۳۸ پر ہے کہ لوگوں نے عائشہ سے کہا کہ حضرت علی علیہ السلام آنحضرت کے وصی تھے۔ عائشہ نے کہا آنحضرت نے کب ان کو وصی کیا حالانکہ میں خود حضرت کو اپنے سینے کے ساتھ لگائے ہوئے تھی اور جب آنحضرت نے طشت منگایا تو حضرت میری گود میں جھکے ہوئے تھے۔ پس مجھ کو نہ معلوم ہوا کہ حضرت نے وفات پائی۔ پھر وصیت کب کی۔

تطہیر الجنان علامہ ابن حجر بر حاشیہ صواعق محرقہ میں ہے کہ جنگ جمل میں عمار نے عائشہ سے پوچھا سچ کہو کہ کیا رسول اللہ نے حضرت علی علیہ السلام کو اپنا وصی مقرر نہیں کیا تھا۔ عائشہ نے کہا۔ ہاں کیا تھا پھر حضرت علی علیہ السلام سے یہی سوال کیا تو کہا۔ ہاں کیا تھا۔ اس پر عمار اور حضرت علی علیہ السلام نے کہا کہ پھر جنگ کیوں لائی ہو۔ کہا کہ خون عثمان کا بدلہ لینے کے لیے۔

صواعق محرقہ مطبوعہ مصر صفحہ ۵۹ پر ہے کہ عمر نے کہا کہ خدا نے میری تین باتوں میں میری موافقت کی مقام ابراہیم کو مقام نماز بنایا۔ ازواج نبی کو پردہ کا حکم دیا۔ اور نبی کو عائشہ اور حفصہ طلاق دے دینے کی اجازت دے دی۔

اسد الغابہ جلد دوم صفحہ ۲۹۶ پر ہے کہ عائشہ نے کہا کہ میں غزوہ خندق میں لوگوں کے نشان قدم دیکھتی ہوئی جا رہی تھی کہ میرے پیچھے سے پاؤں کی آہٹ ہوئی میں نے مڑ کر دیکھا تو وہ سعد بن معاذ تھا پس میں وہاں ہی بیٹھ گئی۔ مسند احمد حنبل صفحہ ۱۴۱ پر ہے کہ جب سعد بن معاذ چلا گیا۔ تو عائشہ کہتی ہے میں ایک باغ میں چلی گئی وہاں چند مسلمان بھی تھے جن میں عمر بن خطاب بھی تھا۔

(جنگ سے بھاگ کر یہاں چھپے ہوئے تھے۔ عمر نے مجھ سے کہا تو یہاں کیوں آئی ہے بلا اجازت رسولؐ خدا کی قسم تو بڑی بہادر ہے اور تجھ کو کیا اطمینان ہے کہ تجھ پر کوئی بلا نازل ہو۔ اور ہم بھی یہاں سے شکست کر کے بھاگ کر کہیں چلے جائیں۔

مودۃ القربیٰ سید علی ہمدانی میں بروایت عروہ لکھا ہے کہ عائشہ نے کہا کہ آنحضرتؐ کا ارشاد ہے کہ جو شخص علیؑ سے لڑے وہ کافر اور جہنمی ہے۔ مگر میں اس حدیث کو جمل کے دن بھول گئی تھی۔ البتہ بصرہ میں یاد آگئی تھی۔ اس لئے رب سے طلب مغفرت مانگا کرتی ہوں لیکن امید نہیں کہ دعا قبول ہو۔

کتاب فخری ابن طقطقی ص و روضۃ الاحباب میں ہے کہ عائشہ جب یہ مکہ سے مدینہ کی طرف آرہی تھی، لوگوں سے عثمان کا حال پوچھا انہوں نے جواب دیا۔ وہ قتل ہو گیا ہے پوچھا قتل عثمان کے بعد کیا ہوا۔ کہا لوگوں نے علیؑ کو خلیفہ بنا دیا ہے۔ تب عائشہ نے کہا۔ کاش آسمان زمین پر گر پڑتا اگر علیؑ خلیفہ ہو جائیں۔ یعنی اگر علیؑ نے ہی خلیفہ ہونا تھا تو بہتر تھا کہ میں مر گئی ہوتی پھر لکھا ہے کہ عائشہ نے طلحہ اور زبیر سے مشورہ کیا اور متفق ہو گئے کہ قتل عثمان کے قصاص پر علیؑ سے جنگ کریں اور کبھی راضی نہ ہوں۔

ملل و نحل مطبوعہ مصر ص۴۵ پر ہے کہ ہر وہ شخص جو اس امام پر خروج کرے جس پر جماعت نے اتفاق کر لیا ہو خارجی کہلاتا ہے

وفاء الوفا معجم کبیر طبرانی ص۳۰۰ پر بروایت ابو المظفر رشید اور کتاب مناقب ابن شہر آشوب حصہ سوم ص۴۵ پر لکھا ہے کہ بہت سے لوگوں نے دریافت کیا۔ کہ حضرت کی قبر کیوں بند کر دی گئی ہے کہ کوئی دیکھ بھی نہیں سکتا کیونکہ سیسہ کی دیوار بنا دی گئی ہے۔ جس میں کوئی دروازہ نہیں تو بعض علماء نے جواب دیا کہ جب امام حسنؑ نے وفات پائی اور وصیت کی کہ ہمارا جنازہ قبر رسولؐ پر لے جاؤ اور ہم کو جوار رسولؐ میں دفن کرو۔ اگر وہاں ہمارے دشمن ہم کو دفن نہ ہونے دیں تو جنت البقیع میں دفن کر دو چنانچہ جب امام حسینؑ علیہ السلام نے اس وصیت کے مطابق کرنا چاہا تو لوگوں نے سمجھا (عائشہ نے) کہ حضرت نعش کو یہاں دفن کرنا چاہتے ہیں۔ اس پر سب (صرف عائشہ اور اس کی پارٹی) مانع ہوئے اور آمادہ قتال ہوئے اس لئے عبد الملک نے پکی اور سے قبر رسولؐ کو چھپا دیا۔ اور بند کر دیا۔

جذب القلوب ص۲۲۲ پر ہے کہ امام حسنؑ نے امام حسینؑ کو وصیت کی تھی کہ مجھ کو پہلوئے رسولؐ میں دفن کرنا۔ اور اگر یہ لوگ مانع ہوں تو جنت البقیع میں ہی دفن کر دینا۔

روض المناظر علامہ قاضی القضاۃ محب الدین ابو الولید ص۱۳۳ بر حاشیہ تاریخ کامل جلد ۱۱ میں ہے،

کہ امام حسن علیہ السلام نے وصیت کی تھی کہ مجھ کو پہلوے رسولؐ میں دفن کیا جاوے۔ مگر عائشہ اس سے مانع ہوئی۔

جذب القلوب صفحہ ۲۵۲ پر ہے کہ حضرت عائشہ نے امام حسن علیہ السلام کو پہلوے رسولؐ میں دفن نہ ہونے دیا۔ مگر چاہا کہ عبدالرحمان بن عوف روضہ رسولؐ میں دفن کیے جائیں (مگر ایسا نہ ہو سکا)

یک شاعر لکھتا ہے کہ عائشہ تو خچر پر بھی سوار ہوئی (جب نعش امام حسن علیہ السلام پر تیر باری کی گئی) اور شتر پر (جنگ جمل میں) بھی سوار ہوئی۔ اور اگر زندہ رہتی تو ہاتھی پر بھی سوار ہوتی۔ تیرا حصہ تو آٹھویں میں سے نواں تھا۔ مگر تو نے کل مال پر قبضہ کیا۔

جذب القلوب شیخ عبدالحق محدث صفحہ ۲۵۲ پر ہے کہ جب عبدالرحمان بن عوف کا وقت رحلت قریب آیا۔ تو عائشہ نے اس کو کہلا بھیجا کہ تم کو بھی روضہ رسول اللہ میں جناب کے دو بھائیوں ابوبکر و عمر کے پہلو میں دفن کر دیا جائے۔ عبدالرحمان بن عوف نے جواب میں کہا کہ میں اپنے گھر کو تنگ کرنا نہیں چاہتا۔ میرا اور عثمان بن مظعون کا آپس میں عہد تھا کہ ہم میں سے جو کوئی مرے ایک دوسرے کے پاس دفن کیا جاوے۔

روضۃ المناظر واقعی الفضہ [illegible] ابن ابو الحدید کی صفحہ [illegible] کتاب تقریر [illegible] روضۃ الاحباب میں ہے کہ جب امام حسن علیہ السلام کی نعش اطہر کو بموجب آپ کی وصیت کے روضہ رسول اللہ میں لے گئے تو عائشہ خچر پر سوار ہو کر آئی اور اس میں مستمانع ہوئی اور باہم جھگڑا پیدا ہو کر تیر اندازی کی نوبت پہنچی اور چند تیر نعش اطہر میں پیوست ہو گئے۔ تب امام حسین علیہ السلام نے نعش کو اٹھا لیا۔ اور جنت البقیع میں دفن کر دیا۔

لمعلم ترجمہ مسلم جلد اول صفحہ [illegible] اور بخاری جلد اول پارہ دوم کتاب حیض باب من سمی النفاس حیض میں ہے کہ آنحضرتؐ عائشہ سے بحالت حیض مباشرت کرتے تھے۔ بخاری پارہ دوم باب مباشرت الحیض میں ہے کہ آنحضرتؐ اور عائشہ جب جنب ہوتے۔ تو ایک برتن میں غسل کرتے۔ یہی روایت بخاری پارہ دوم باب غسل الرجل مع امرأته تیسیر القاری صفحہ [illegible] پر مرقوم ہے۔

المعلم ترجمہ مسلم کتاب الحیض مطبوعہ [illegible] صفحہ [illegible] اور بخاری جلد اول کتاب الحیض میں ہے کہ آنحضرتؐ اپنی ازواج سے بحالت حیض مباشرت کرتے تھے۔

بخاری جلد اول صفحہ ۴۴ مطبوعہ مصر میں ہے کہ آنحضرتؐ عائشہ سے بحالت حیض جماع کرتے اور جب وہ اعتکاف سے ہوتے اور میں حائضہ ہوتی تو میرا سر دھلاتے۔

ربیع الابرار جار اللہ زمخشری میں جنگ جمل کا واقعہ مذکور ہے جس سے ناظرین کی دلچسپی کے

لئے یہ نتائج اخذ کر کے لکھتا ہوں۔ پہلا یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عائشہ کو کھلے لفظوں
میں کہہ دیا تھا کہ اے حمیرا! ڈرنا نہ ہو کہ تو میری ازواج میں سے ہو کر علیؑ کے خلاف ہو کر خروج کرے۔ اور
علیؑ کے خلاف خروج کرنا خدا اور رسولؐ کے خلاف خروج کرنا ہے۔ دوسرا یہ کہ عائشہ نے بصرہ میں
مسلمانوں کا خون بہایا۔ دیکھو تذکرۃ خواص الائمہ سبط ابن جوزی باب چہارم۔ تیسرا یہ کہ آیہ
قرآنی وقرن فی بیوتکن کے خلاف عائشہ نے عمل کیا۔ چوتھا یہ کہ عثمان بن حنیف صحابی کی داڑھی
اور مونچھیں اور آنکھوں کی پلکیں اور بھویں اور سر کے بال نوچ ڈالے گئے۔ دیکھو تذکرہ خواص الامہ
باب چہارم۔ پانچواں یہ کہ ... اسراف کی جزوی ... دیکھو تاریخ طبری و تاریخ کامل و تاریخ ابو الفدا۔

خداوند عالم سورہ تحریم رکوع ۱ میں فرماتا ہے کہ اے رسولؐ جو چیز خدا نے تمہارے لئے حلال
کی ہے تم اس سے اپنی بیویوں کی خوشنودی کے لئے کیوں کنارہ کشی کرتے ہو۔ خدا بڑا بخشنے والا مہربان
ہے۔ کیونکہ خدا نے تم لوگوں کے لئے قسموں کے توڑ ڈالنے کا کفارہ مقرر کر دیا ہے اور خدا ہی تمہارا کارساز
اور وہی واقف کار اور حکمت والا ہے اور جب پیغمبرؐ نے اپنی بعض بی بی (حفصہ) سے چپکے سے کوئی
بات کہی پھر جب اس نے باوجود ممانعت اس بات کی (عائشہ کو) خبر دے دی اور خدا نے اس امر کو
ظاہر کر دیا تو رسولؐ نے (حفصہ) کو بعض بات جتا دی اور بعض بات ٹال دی۔ غرض جب رسولؐ
نے حفصہ سے یہ بات (افشائے راز کی) بتائی (حفصہ) تو حیرت سے بول اٹھی کہ آپ
کو اس بات (افشائے راز) کی کس نے خبر دی۔ رسولؐ نے کہا مجھے بڑے واقف کار اور خبردار (خدا) نے
بتا دیا۔ (تب رسولؐ نے عائشہ و حفصہ سے کہا کہ) اگر تم دونوں (اس حرکت سے) توبہ کرو تو خیر کیونکہ تم دونوں کے دل ٹیڑھے
ہیں اور اگر تم دونوں رسولؐ کی مخالفت میں ایک دوسرے کی معاون رہو گی۔ تو کچھ پرواہ نہیں
کیونکہ خدا اور جبرئیلؑ اور نیک ایمانداروں میں سے علیؑ ان کے مددگار ہیں اور ان کے علاوہ تمام فرشتگان
مددگار ہیں۔ اگر رسولؐ تم دونوں کو طلاق دے دیں تو عنقریب ہی ان (رسولؐ) کا پروردگار
تمہارے بدلے ان کو تم سے اچھی بیبیاں عطا کرے جو فرمانبردار ... اور رسولؐ کی مطیع گناہ
سے توبہ کرنے والی عبادت گزار روزہ دار بیاہی ہوئی اور بن بیاہی بھی ہوں۔

سورہ تحریم رکوع ۲ میں فرماتا ہے۔ خدا نے کافروں کی عبرت کے لئے نوح کی بی بی
واعلہ اور لوط کی بی بی (واہلہ) کی مثال بیان کی ہے کہ یہ دونوں عورتیں ہمارے نیک بندوں کی زوجیت
میں تھیں تو جب دونوں نے ... کی تو ان کے شوہر خدا کے مقابلہ میں ان کے کچھ کام نہ آئے
اور ان دونوں عورتوں کو حکم دیا گیا کہ اور جانے والوں کے ساتھ تم بھی جہنم میں جاؤ۔ مفسر آقا علی احمد صاحب کشتاق

لکھتے ہیں۔ کہ خدا نے قرآن پاک میں عائشہ و حفصہ کو نوح اور لوط کی ازواج سے تشبیہ دی ہے

سورہ الحجرات آیہ نمبر ۱۱ یہ ہے کہ اے ایمان والو تم میں کسی قوم کا مرد دوسری قوم کے مردوں سے ہنسی نہ اڑائے ممکن ہے کہ وہ لوگ (خدا کے نزدیک) ان سے اچھے ہوں۔ اور نہ عورتیں (عائشہ اور حفصہ) عورتوں (صفیہ زوجہ رسولؐ) سے تمسخر کریں کیا عجب ہے کہ وہ (صفیہ) ان (عائشہ و حفصہ) سے بہتر ہو

ماہ رمضان ۸ھ میں قبیلہ بنی اسد کی ایک عورت نے جس کا نام ام شریک بنت جابر تھا۔ آنحضرتؐ کی خدمت میں آکر عرض کیا کہ میں اپنا نفس حضور کو ہبہ کرتی ہوں۔ عائشہ نے حسد کی تو آنحضرتؐ نے فرمایا اے عائشہ یہ عورت تجھ سے بہتر ہے اس پر یہ آیہ مبارکہ نازل ہوئی (سورہ احزاب کی آیہ نمبر ۵۰) کہ اے رسولؐ ہم نے تیرے لئے ہر ایماندار عورت حلال کر دی ہے جو خود اپنے آپ کو بغیر مہر بخشو کو دیدے۔ اور تو بھی اس سے نکاح کرنا چاہے۔

ایک دفعہ عالمگیر اورنگ زیب بادشاہ نے دربار عام میں کہا کہ عائشہ کو حضرت فاطمہؑ پر حدیث کے رو سے تو فضیلت حاصل ہے۔ مگر قرآن کی کوئی آیت اس مطلب میں نظر نہیں آتی۔ نعمت خان عالی موجود تھے فرمایا جہاں پناہ ایسی آیت قرآن میں موجود ہے۔ "فضل اللہ المجاھدین علی القاعدین" یعنی اللہ تعالیٰ نے جہاد کرنے والوں کو گھر بیٹھنے والوں پر فضیلت دی ہے۔ نیز جس طرح آنحضرتؐ نے جنگ حنین میں مشت خاک اٹھا کر کفار کی طرف پھینکتے وقت فرمایا تھا۔ "شاھت الوجوہ" یعنی بدنما ہو جائیں تمہاری صورتیں۔ اسی طرح عائشہ نے جنگ جمل میں مشت خاک اٹھائی۔ اور لشکر علیؑ کی طرف پھینک کر کہا "شاھت الوجوہ" امام واقدی لکھتا ہے کہ اہل عرب کی جہالت ملاحظہ ہو کہ جب عائشہ کا اونٹ جنگ جمل کی تیاری پر مدینہ سے نکلا تو تمام راستہ میں مسلمانوں نے اس اونٹ کا گوبر اور پیشاب زمین پر نہیں گرنے دیا۔ اور اس کو طاہر اور مطہر خیال کیا۔ نیز ایک شخص مسمی ابوبکر لشکر عائشہ سے نکل کر لشکر علیؑ میں آیا اور کہا مجھے اس کلمہ کی ہدایت ہوئی ہے "لن یفلح قوم ولوا امرھم امرأۃ" یعنی نہیں بہتری پائے گی وہ قوم جس نے عورت کو صاحب اختیار بنایا۔

روضۃ الاحباب میں ہے کہ عائشہ کی وفات کے وقت عبداللہ بن زبیر اس کے پاس آیا۔ تو عائشہ نے کہا کہ عبداللہ بن عباس نے میری تعریف کی تھی۔ مگر مجھے پسند نہیں کہ آج کوئی شخص میری تعریف کرے۔ کاش کہ میں درخت ہوتی اور مجھے کاٹتے اور کاش میں مٹی کا ڈھیلہ ہوتی اور کاش کہ میں ایسی ہوتی کہ مجھے کوئی سوائے شیعہ کے یاد نہ کرتا۔ اور کاش کہ میں پیدا ہی نہ ہوتی۔

ربیع الابرار علامہ زمخشری میں ہے کہ عائشہ نے اپنی نزع کے وقت فریاد اور بیتابی کی تو لوگوں نے

اس جزع فزع کا باعث پوچھا تو جواب دیا۔ کہ جنگ جمل کا دن میرے گلے کو گھونٹ رہا ہے۔ ناظرین!
عائشہ کا جزع فزع کرنا فرضی روایت ہیں کیونکہ وہ تو معاویہ کے [illegible] زندہ دفن کر دی گئی تھی۔
حبیب السیر جلد اول جزو سوم صفحہ ۵ [illegible] تاریخ اسلام اوکلی۔
تاریخ حافظ، کامل السفینہ وغیرہ میں ہے کہ معاویہ نے عائشہ کو دعوت کے بہانہ سے اپنے گھر میں بلایا
جس کے صحن میں اس نے ایک گڑھا کھدوا کر اور گھاس پھوس سے چھپا کر اس کے اوپر ایک آبنوس
کی کرسی رکھ دی تھی جونہی کہ عائشہ کرسی کی طرف بڑھی۔ اس گڑھے میں گر پڑی معاویہ نے فوراً گڑھے
کو مٹی اور چونے سے بھر دیا۔ اور اس طرح عائشہ زندہ دفن ہو گئی۔

نسائی جلد ثانی کتاب عشرۃ النساء ترجمہ وحید الزمان [illegible] میں انس بن مالک سے روایت
ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا۔ مجھے دنیا کی چیزوں میں سے عورت [illegible] اور خوشبو سے بہت رغبت ہے
بخاری کتاب النکاح باب موعظۃ الرجل ابنتہ لحال زوجہا میں ہے کہ عمر نے کہا یا رسول اللہ
غور فرمائیے۔ میں تو حفصہ کے پاس پہلے ہی گیا اور [illegible] کہ [illegible] کوئی جھٹی پڑوسن سے
فریب نہ کھائیو۔ کیونکہ آنحضرتؐ نے [illegible] [illegible] [illegible] مسکرا دیئے [illegible] [illegible] ہنسی آ گئی۔
نسائی ترجمہ نواب وحید الزمان جلد ثانی صفحہ [illegible] میں ہے کہ [illegible] حضرت نے [illegible] کر تمام
ازواج کو طلاق سے پہلے یہ اختیار دیا [illegible] روایت ہے کہ حضرتؐ نے ازواج سے سب سے پہلے
مجھ سے ہی کیا تھا۔ ابن ماجہ جلد اول باب الطلاق [illegible] میں ہے کہ [illegible] حفصہ کو حضرتؐ نے طلاق دے
دی مگر پھر رجوع کر لیا۔

بخاری کتاب التفسیر باب قولہ ترجی من تشاء میں عائشہ سے منقول ہے کہ میں ان عورتوں
سے کڑھتی تھی جو اپنا نفس آنحضرتؐ کو ہبہ کر دیتی تھیں اور کہا کرتی کہ یہ کونسی بات ہے۔ کہ عورت اپنا
نفس مرد کو ہبہ کر دے۔ لیکن جب سورہ احزاب کی آیت ترجی من تشاء منھن و تؤوی الیک من تشاء
کا نزول ہوا۔ تو میں نے آنحضرتؐ سے کہا کہ جیسی آپ کی خواہش ہوتی ہے ویسی آیت خدا نازل کر دیتا ہے
بخاری باب النکاح باب ھل للمرأۃ ان تھب نفسھا لاحد میں عروہ بن ہشام سے روایت
ہے کہ خولہ بنت حکیم ان عورتوں میں سے تھی جنہوں نے اپنا نفس رسول اللہ کو ہبہ کر دیا تھا۔ عائشہ کہتی
ہے کہ میں نے خولہ سے کہا کہ تجھے شرم نہیں آتی کہ تو اپنا نفس مرد کو ہبہ کرتی ہے۔ پھر جب آیہ ترجی من
تشاء کا نزول ہوا تو میں نے کہا۔ یا حضرتؐ خدا کس قدر جلدی آپ کی خواہش کے موافق حکم نازل کرتا ہے
بخاری کتاب النکاح باب ما یتقی من شؤم المرأۃ عن اسامۃ بن زید سے روایت ہے کہ

آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میں نے اپنے بعد عورتوں سے بڑھ کر کوئی نقصان رساں چیز نہیں چھوڑی۔

ابن ماجہ مطبوعہ دہلی جلد دوم ابواب النکاح باب صداق النساء[۱۳] پر عائشہ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ کی ازواج میں سے ہر ایک کا مہر پانچ سو دینار (دو ہزار پانچ سو روپیہ) تھا بعض کتب میں ہے کہ ام حبیبہ بنت ابوسفیان کا چار سو دینار یعنی دو ہزار روپیہ تھا۔ مدارج النبوۃ کے اسی باب اور صفحہ[۱۳] پر ہے کہ ابو سعید خدری سے روایت ہے آنحضرت نے عائشہ سے نکاح کیا تو خانگی اسباب کے معاوضہ میں کچھ جس کی قیمت صرف پچاس درہم یعنی بارہ تیرہ روپیہ تھی۔ ناظرین۔ اس امر سے پایا جاتا ہے کہ عائشہ سے نکاح متعہ ہوا تھا میں کچھ مزید روشنی ڈالتا ہوں۔

(۱) آنحضرتؐ نے ہر ایک نکاح پر رسم ولیمہ ادا کی ہے۔ مگر عائشہ کے نکاح پر ولیمہ نہیں دیا گیا نہ یوم نکاح میں نہ روز زفاف اور نہ بعد زفاف۔ مدارج النبوۃ شیخ عبد الحق محدث دہلوی جلد دوم صفحہ[۸۰] پر عائشہ سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ میرے ہاں آئے اور آنحضرتؐ نے مجھ سے زفاف کیا اور کوئی اونٹ یا بکری ذبح نہ کی گئی اور شادی کا کھانا جس کو ولیمہ کہتے ہیں کوئی نہ تھا صرف ایک پیالہ دودھ کا تھا اور وہ بھی سعد بن عبادہ کے گھر سے آیا تھا۔ مدارج النبوۃ سے ثابت ہے کہ عائشہ کے زفاف میں موجود تھی جو کہتی ہے کہ آنحضرت نے کسی کو ولیمہ پر نہ بلایا سوائے ایک پیالہ دودھ کے جس سے آنحضرت نے پیا اور باقی عائشہ کو دے دیا گیا۔

(ب) آنحضرتؐ نے عائشہ کو کنوارہ [illegible] کی ماں ام سلیم سے حاصل کی تھی جو عورتیں پانی لاتی اور جنگ احد میں آب پیاسوں کو پلاتی تھیں کام کرتی تھیں تو ایسے میں لڑکی نہیں ہو سکتی اور یہ بات مشہور ہے کہ جب تک عورت ہی ہو سکتی ہے رجوع کریں بخاری پارہ غزوہ الف۔

(ج) مروج الذہب علامہ مسعودی جلد ثانی مطبوعہ مصر ذکر عبد اللہ بن زبیر بن معاویہ ابن ابوسفیان صفحہ پر ہے کہ عبد اللہ بن زبیر نے عبد اللہ [illegible] لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ دھن متعہ کا فتوے دیتے ہیں۔ اور حواری رسولؐ زبیر اور عائشہ کی تنقیص کرتے ہیں جس گھر زبیر کا متعہ سے پیدا ہونا ثابت ہو جائے تو عائشہ کا آنحضرتؐ کی ممتوعہ ہونا بھی صاف ثابت ہو گیا کیونکہ دونوں پر ایسا ہی الزام ہے۔

(د) شرح ابن ابی الحدید صفحہ[۳] پر بحوالہ تاریخ طبری لکھا ہے کہ جب عبد اللہ بن زبیر کو عبد اللہ بن عباس نے طعنہ دیا تو وہ مجھ سے کرایہ ان کے پاس گیا اور کہا کہ مجھ عوسجہ کی دو چادروں والا معاملہ سچ سچ بتا دے ورنہ میں تجھے بھی قتل کرتا ہوں۔ اس نے جواب دیا کہ ایک دن ایک شخص عوسجہ نے دو چادریں آنحضرتؐ کو بطور نذر دیں اور آنحضرتؐ نے وہی دو نو چادریں زبیر کو عطا کر دیں۔ زبیر نے

دونوں چادروں کے عوض میں مجھ سے متعہ کیا۔ اور میں حاملہ ہوئی جس سے [illegible] پیدا ہوا۔

(۵) [illegible] صرف دو چادروں پر متعہ کیا جن کی قیمت بارہ تیرہ روپیہ تھی اور آنحضرت نے بی بی عائشہ کا مہر [illegible] تیرہ روپیہ مقرر کیا تھا پس یہ دونوں نکاح متعہ کے نکاح تھے۔

[illegible] حضرت [illegible] امر [illegible] نبوت ملاحظہ کریں۔

(۶) [illegible] غزوہ تبوک کی واپسی کے وقت [illegible] موقع [illegible] آنحضرت کو شہید کر دینے کا مصمم ارادہ کیا [illegible] مگر زفاف ہو جانے [illegible] کر سکے پس انکی بیٹیوں سے [illegible] قرین قیاس ہے۔

(ب) طلاق [illegible] کہ عقد [illegible] زندگی انتہا کو پہنچ چکی ہے [illegible] حضرت عائشہ و حفصہ کو طلاق [illegible] اختیار [illegible] حضرت حفصہ کو طلاق [illegible] عائشہ کو طلاق [illegible] ارادہ [illegible] [illegible] غلب ہے۔

(ج) آنحضرت [illegible] قول اور فعل سے جو جو امور [illegible] حضرت کو زہر دیدیں۔

(د) [illegible] عائشہ [illegible] تکلیف [illegible] ہے۔

(ہ) [illegible] عائشہ [illegible] حضرت کے منہ میں دوائی [illegible] حضرت [illegible] کراہت [illegible] حضرت بھی [illegible] اشارہ [illegible] حضرت پر عمل کیا [illegible] آنحضرت [illegible] گھر میں موجود ہیں [illegible] دو [illegible] ڈال دو [illegible] دیکھوں [illegible] طرح [illegible] مگر عباس [illegible] اس وقت موجود نہ تھے۔

(و) [illegible] گھر میں [illegible] تھے [illegible]

عہد نامہ کی عائشہ اور حفصہ کو ضرور اطلاع تھی (یہ عہد نامہ حالات ابوبکر میں ملاحظہ کریں) اس لئے آپ
آنحضرتؐ دوسرا بہانہ بھی سراسر بے سود تھا۔ اور ابوبکر و عمر کی عین منشا کے مطابق تھا۔

زاد المعاد ابن القیم جلد اول صفحہ ۳۰۹ پر ہے کہ اہل تحقیق کا اس میں اختلاف ہے۔ کہ آیا آنحضرتؐ نے خیبر کے دن کو [illegible] گوشت کھایا تھا یا کہ نہیں۔ مدارج النبوۃ صفحہ ۳۰ پر ہے کہ آنحضرتؐ نے ایک لقمہ کو تھوڑا گلے دانتوں کے نیچے دبایا لیکن فوراً نکال کر پھینک دیا اور فرمایا کہ یہ گوشت مجھ کو خبر دے رہا ہے کہ اس میں زہر ملا ہوا ہے یعنی وہ لقمہ ہم آواز ہو کر بقدرت خداوندی گویا ہوا کہ میں زہر آلود ہوں مجھ کو نہ کھائیے۔ امام بیہقی کہتا ہے کہ دست بزغالہ گویا ہوا۔ تو مرحب یہودی کی بھتیجی مسمات زینب بنت حارث جس نے یہ کھانا مسموم کیا تھا مسلمان ہو گئی۔ پس ثابت ہوا کہ آنحضرتؐ کی وفات اس مسموم کھانے کی وجہ سے نہیں ہوئی بلکہ اس دوائی کی وجہ سے ہوئی۔ جو عائشہ نے آنحضرتؐ کو پلائی تھی

بخاری میں روایت عائشہ لکھی ہے کہ میرا ہار [illegible] بیدا میں گر گیا اور ہم مدینہ میں داخل ہونے والے تھے پس آنحضرتؐ نے اپنی سواری کو بٹھایا اور نیچے اترے۔ پھر آنحضرتؐ اپنا سر میری گود میں رکھ کر سو گئے۔ ابوبکر آئے تو مجھے سخت سینہ میں مارا اور کہا۔ لوگ ہار کے بارہ میں رک گئے ہیں عائشہ کہتی ہے کہ [illegible] رسول اللہ کا [illegible] موت آگئی اور تحقیق مجھے درد شدید ہوا

بخاری جلد دوم صفحہ ۱۲۵ پر ہے عائشہ کہتی ہے کہ آنحضرتؐ نے مجھے اپنے پیچھے کھڑا کیا۔ اور آنحضرتؐ اور میں دونوں حبشیوں کو دیکھنے لگے جو کہ مسجد میں لہو و لعب میں مشغول تھے۔ عمر نے حبشیوں کو ڈانٹا تو آنحضرتؐ نے [illegible] ڈانٹنے سے باز رہو۔ بلکہ بدستور اپنے کام میں مشغول رہیں

المعلم ترجمہ مسلم جلد دوم صفحہ ۲۱۵ پر ابوہریرہ سے لکھا ہے کہ حبشی آنحضرتؐ کے پاس تیروں سے کھیلتے تھے۔ عمر وہاں آئے اور [illegible] کو اٹھا کر مارنے کے لئے جھکا۔ آنحضرتؐ نے عمر کو منع کیا اور کہا اے عمر [illegible] مسجد میں تھے۔ آنحضرتؐ کے گال پر عائشہ کا گال رکھا ہوا تھا اور عائشہ ان حبشیوں کا تماشہ دیکھ رہی تھی۔

بخاری پارہ یازدہم باب [illegible] اور مشکوٰۃ باب عشرۃ النساء اور ترمذی جلد دوم باب مناقب عمر صفحہ ۲۲۳ [illegible] باب اللعب بالحراب فی المسجد یوم العید و نظر النساء صفحہ ۲۶۵ میں آنحضرتؐ کے کندھے پر عائشہ کا گال رکھ کر حبشیوں کا ناچ دیکھنا تفصیل سے درج ہے اور یہ بھی ترمذی میں لکھا ہے کہ جب عمر آئے تو تمام لوگ بھاگ گئے۔ تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میں جنی اور انسی شیطانوں کو عمر سے بھاگتے دیکھتا ہوں۔

بخاری ص۱۶۵ پر ہے کہ آنحضرت عائشہ کو حبشیوں کا ناچ دکھاتے تھے یہاں تک کہ خود عائشہ ہی تھک جاتی تھی۔

مسلم کی دوسری روایت میں ہے کہ عائشہ کہتی ہے کہ میرے پاس دو لڑکیاں گا بجا رہی تھیں۔ اس وقت ابوبکر آیا اور مجھے جھڑکا اور کہا کہ شیطان کی تان اور آنحضرت کے پاس۔ آنحضرت نے فرمایا۔ اے ابوبکر ان کو گانے دو۔

بخاری کتاب المناقب پارہ پندرہ محمدی پریس لاہور صفحہ پر ہے کہ عائشہ کے پاس دو لڑکیاں گا رہی تھیں ابوبکر نے ڈانٹا کہ آنحضرت کے سامنے یہ شیطانی گانا بجانا کیوں ہو رہا ہے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ ان کو گانے دو ہر قوم کے لئے خوشی کا دن ہوتا ہے۔ اور یہ دن یعنی عید فطر یا عید الاضحیٰ ہماری خوشی کا دن ہے۔

بخاری کتاب المناقب ... احمدی پریس لاہور ... ہے۔ انصار کی دو لڑکیاں منیٰ کے دن گا رہی تھیں۔ اور دف بجا رہی تھیں۔ اور آنحضرت ... ہوئے تھے۔ ابوبکر نے ان لڑکیوں کو جھڑکا تو آنحضرت نے منہ سے چادر ہٹائی ... کہ ان کو گانے دو۔ حاشیہ بخاری مترجم کتاب المناقب پارہ پندرھواں احمدی پریس لاہور ... ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بوقت ہجرت مدینہ کے قریب پہنچے تو بنی نجار کی لڑکیاں دف بجاتی اور گاتی ہوئی نکلیں۔ تو آنحضرت نے ان سے فرمایا کہ خدا تمہارے تم سے محبت کرتا ہے

امام غزالی نے کتاب احیاء العلوم میں لکھا ہے کہ اگر گانے کے ساتھ صندل و عنبری اور تال سر بھی زیادہ کر دئے جائیں تو تاثیر زیادہ ہوگی۔ اور یہ امر جائز ہے۔ ۱۱۴

رسالہ امام شوکانی۔ فرح الاسماع شیخ محمد بن محمد مغربی۔ بوارق الاسماع فی تکفیر من یحرم السماع شیخ احمد غزالی۔ رسالہ ... میں گانے کے متعلق روایات ذیل لکھی ہیں کہ عمر بن خطاب۔ عثمان بن عفان۔ ابوعبیدہ جراح۔ سعد بن ابی وقاص۔ عبدالرحمٰن بن عوف۔ ابومسعود۔ بلال۔ عبداللہ بن ارقم۔ اسامہ بن زید۔ عبداللہ بن عمر۔ براء بن مالک۔ حسان بن ثابت۔ مغیرہ بن شعبہ۔ حمزہ۔ عبداللہ بن جعفر۔ قرظہ بن کعب۔ حزت بن جبیر۔ ربیع ... معروف عائشہ بنت ابوبکر وغیرہ گانا سننے اور گانا گایا کرتے۔ پھر لکھا ہے کہ تابعین بھی گانا سننے اور اس کے جواز کا فتوے دیتے مثلاً سعید بن مسیب۔ سالم بن عبداللہ بن عمر۔ خارجہ بن زید قاضی شریح۔ سعید بن جبیر۔ عامر شعبی۔ عبداللہ بن ابی عتیق۔ عطا بن ابی رباح۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز وغیرہ۔ امام مالک۔ امام شافعی۔ امام ابوحنیفہ۔ امام احمد حنبل۔ ابن جریج عنبری۔ سفیان بن عیینہ۔ قاضی

[illegible] ابو منصور [illegible] ابو منصور تستری [illegible] امام ابن تحلی [illegible] ماوردی [illegible] وغیرہ [illegible] سے حلت غنا کا فتوی دیا ہے۔

[illegible] سماع کا [illegible] مستند [illegible] بیان [illegible] ہے۔ اور [illegible] سے [illegible] بہت [illegible] کا مباح ہونا ہی ثابت نہیں بلکہ اس سے [illegible] مقصود ہے کہ گانا بجانا [illegible] ہے۔ [illegible] امام عز الدین ابن عبد السلام [illegible] امام تقی الدین [illegible] امام ابن [illegible] کا فتوی [illegible] دف وغیرہ کے ساتھ بھی جائز ہے

عبد اللہ بن عمر، عبد اللہ بن جعفر [illegible] عبد اللہ بن زبیر، معاویہ بن ابو سفیان، عمرو بن عاص کا فتوی ہے [illegible] جائز ہے۔

امام ابراہیم [illegible] طور پر حماد [illegible] کو گانا [illegible] امام احمد بن حنبل [illegible] اور امام نووی [illegible] ابو طالب مکی نے قوت القلوب میں [illegible] جو اس کے قائل ہیں وہ کہتے ہیں [illegible] جائز ہے

[illegible] "ومن الناس من یشتری لہو الحدیث" [illegible] خدا کی قسم لہو الحدیث سے مراد غنا ہے [illegible] اور کہا ہے [illegible] ابن مسعود [illegible] ابن عباس [illegible] ہے کہ مراد لہو الحدیث [illegible] امام بیہقی نے اس کی تخریج کی ہے۔

[illegible] لوگ گانا سنا کرتے تھے۔ ابو حنیفہ [illegible] ایک شخص بھی [illegible] گانا سنا کرتا تھا [illegible] وغیرہ [illegible] ابو یوسف [illegible] امام مالک خود بھی گاتا اور گانا سنتا [illegible] امام احمد بن حنبل [illegible]

[illegible] عمر بن خطاب سے [illegible] راستہ [illegible] اس پر عمر نے کہا

اچھے عمر ابن خطاب کے [illegible] شکوہ [illegible] صرف جمعہ [illegible] کہ [illegible] کو [illegible] حضرت [illegible]
[illegible] حضرت علی علیہ السلام [illegible]
پھر عثمان آیا مگر وہ [illegible] ہی [illegible] گیا تو [illegible] سے [illegible] کو [illegible] علیہ [illegible]
[illegible] فرمایا ہے۔

تاریخ کامل [illegible] کی [illegible] ہیں [illegible]
کے [illegible] اور [illegible] کہتے تھے۔ اور
چیختے تھے کہ [illegible]

الف [illegible] ایضاً [illegible]
لاحب [illegible] ہیں کیونکہ
[illegible] کہ مقام [illegible]
[illegible]
[illegible] اس سبب [illegible]
[illegible]
[illegible]
حضرت علی علیہ السلام [illegible] تھی

بخاری [illegible] عائشہ اور حفصہ [illegible]
بیں [illegible] عائشہ [illegible] اور وہ
ہوجاتے [illegible]
کہ رسول [illegible]
حفصہ [illegible] رسول [illegible]
کہ رسول اللہ [illegible]

[illegible] ہوں [illegible]
[illegible] عائشہ [illegible]
کہ حضرت [illegible] کی [illegible] فرمایا [illegible]
[illegible] میں آئی۔ تو

ایک دن عائشہ بھی چھپ کر مدینہ کو نقاب کر صفیہ کو دیکھنے آئی۔ آنحضرت نے اس کو پہچان لیا اور جب باہر جانے لگی تو حضرت نے اس سے پوچھا کہ صفیہ کو کیسا پایا۔ کہا یہودن ہے۔ در یہودیوں میں پھنسی ہے۔

روضۃ الاحباب جلد اول میں ہے کہ آنحضرت نے اسماء بنت النعمان کندی سے عقد کیا جو نہایت خوبصورت تھی۔ عائشہ و حفصہ نے اسماء کو کہا کہ جب آنحضرت تیرے پاس حرص مقاربت آئیں تو اس کہنا اعوذ باللہ منک چنانچہ اسماء نے ایسا ہی کیا اور آنحضرت نے اس کو طلاق دیدی۔ اور عائشہ اور حفصہ کو کہا کہ تم صواحب یوسف ہو۔

شرح ابن ابی الحدید جلد دوم ص میں بروایت ابو مخنف لکھی ہے کہ جنگ جمل میں حضرت علی علیہ السلام بمقام ذی قار تک پہنچے تو عائشہ نے حفصہ کو خط لکھا کہ حضرت علی علیہ السلام ذی قار تک آگئے ہیں "جب انکو ہمارے لشکر و تعصب کی خبر ملی کہ ہماری جماعت اور عظیم التعداد فوج کا علم ہوا تو خوف زدہ ہو کر وہیں ٹھہر گئے۔ اب ان کی مثال اس گھوڑے کی سی ہوتی ہے کہ اگر آگے بڑھتا ہے تو پاؤں کاٹے جاتے ہیں اور اگر پیچھے ہٹتا ہے تو ذبح کیا جاتا ہے۔ جب یہ خط حفصہ کو ملا تو لڑکیوں کو گانے بجانے کا حکم دیا

تاریخ کامل ص میں ہے کہ عائشہ نے اہل کوفہ کو خط لکھا کہ کوئی شخص علی کی امداد نہ کرے بلکہ ان سے قاتلان عثمان کو طلب کرے۔

باب التزویج لفی عائشہ بخاری پارہ پندرہ اور مشکوٰۃ باب مناقب ص ۲۲۱ پر ہے کہ حضرت نے عائشہ سے فرمایا ہے کہ تم دو دفعہ مجھے خواب میں دکھائی گئی کہ ایک فرشتہ ریشمی کپڑے میں لپیٹی ہوئی ہے اور مجھ سے کہا یہ تمہاری بیوی ہے۔ مشکوٰۃ باب مناقب ترمذی میں ہے کہ جبرئیل حضرت کے پاس عائشہ کی تصویر سبز ریشمی کپڑے میں لپیٹ کر لائے اور کہا یہ آپ کی بیوی ہے دنیا اور آخرت میں۔

بخاری پارہ دوم کتاب الہبہ باب ص ۳۵ پر ہے کہ رسول اللہ کو اس وقت وحی ہوتی جب وہ عائشہ کے کپڑے کے اندر ہوتے۔ مشکوٰۃ مترجم فصل ثانی اور زرقانی شرح مواہب جلد دوم ص ۲۳۹ پر ہے کہ آنحضرت عائشہ کے بوسے لیتے اور زبان چوستے حالانکہ روزہ سے ہوتے۔

زرقانی شرح موطا جلد دوم ص ۹۰ پر ہے کہ عائشہ نے اپنے بھتیجے عبداللہ بن عبدالرحمان کو

کہا کہ تم اپنی بی بی سے بحالت روزہ بوس و کنار کیوں [illegible] ۹۳

[illegible]

[illegible] حضرت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اور پھر بحکم رسول روزہ کی قضا کی۔

مسلم میں [illegible]

[illegible]

[illegible]

منہاج [illegible] رسول [illegible]

[illegible] ابو سفیان [illegible]

[illegible] کی گئی [illegible] ارادہ سے [illegible]

بخاری کتاب النکاح [illegible] حضرت

[illegible]

اور حفصہ کے نام [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بخاری پارہ دوم باب الصلوۃ علی الفراش کتاب الصلوۃ ص۳۲۷ اور ترجمہ بخاری پارہ پنجم ابواب العمل فی الصلوۃ باب ما یجوز من العمل فی الصلوۃ محمدی پریس دہلی میں ہے۔ کہ جب آنحضرت نماز پڑھتے تو عائشہ قبلہ میں [illegible] پاؤں پھیلائے رہتی تھیں [illegible] آنحضرت جب سجدہ کو جاتے [illegible] پاؤں کو ہاتھ لگاتے [illegible] قدم سمیٹ لیتی [illegible] جب کھڑے ہوتے تو [illegible] قدم پھیلا دیتی

مشکوۃ باب عشرۃ النساء فصل ثانی [illegible] دوم [illegible] حضرت [illegible] سفر میں مقابلہ دوڑنے میں آنحضرت [illegible] مشکوۃ [illegible] فصل اول [illegible] ۲۱۳ [illegible] اس وقت عائشہ کی عمر سترہ سال [illegible] جنگ تبوک کا ہے۔

[illegible] ص۵۲ [illegible] عائشہ سے منقول ہے۔ کہ حضرت [illegible] مقابلہ [illegible] دوسری روایت میں ہے کہ [illegible] حضرت [illegible] دوسری [illegible] دونوں کا [illegible] ہے

[illegible] اور قساوت [illegible] ہے

قرآن اور حدیث [illegible] اہلسنت [illegible] رسول [illegible] اہلبیت [illegible] اسلام [illegible] سے بیان کیا ہے۔

[illegible] حضرت علی کی [illegible]

[illegible]

[illegible] زندہ [illegible]

[illegible]

[illegible] عائشہ کو اہلبیت سے صرف [illegible] ہی نہ تھی۔ بلکہ اس کی دلی خواہش تھی کہ اہلبیت [illegible] اہلبیت کا [illegible] ہو جائے۔

[illegible] کی [illegible] حضرت علی سے [illegible] امام حسن کو [illegible] جانی تھی [illegible] اہلبیت کے

خلاف یقین کا باب باندھتی ہیں۔

اس وقت جس قدر حادیث مذمت اہلبیت میں ملتی ہیں ان کا اکثر حصہ عائشہ کی زبان سے نکلا ہے۔ [illegible] نے [illegible] میں فوت ہونے کی سر توڑ کوشش کی ہے [illegible] شیعہ [illegible] لفظ منہ سے نکالا۔ اور خصوصاً اس پر مصائب کا آسمان ٹوٹ پڑا۔ [illegible] کا واقعہ [illegible] شیعہ نے ایک دفعہ حضرت [illegible] کہا تھا کہ عائشہ میدان جنگ میں حضرت علی سے لڑنے کے لئے نکلی تھی جبکہ وہ اونٹ پر سوار تھی اور لوگ اس کے ہودج کا سہ [illegible] جنہوں نے [illegible] کہاں شکستہ دست و گریبان ہوئے

حالات امیر معاویہ

معاویہ بن ابی سفیان [illegible] قریش میں سے امیہ تھا۔ ابو سفیان کے [illegible] اس کا [illegible] اتفاق ہو گیا [illegible] اس کو عمر بن خطاب نے [illegible] شام [illegible] اس کی مدت حکومت چالیس یا بیالیس سال ہے [illegible] عمر و عثمان کے عہد میں [illegible] شام رہا اور باقی عرصہ شام میں خلیفہ رسول بنا رہا۔ اس [illegible] عمر بن خطاب سے تمام لوگوں سے بڑھا ہوا ہے [illegible] اور [illegible] اہلبیت کے فضائل و مناقب اور حضرات اہلبیت کے بارہ میں مذمت امیر معاویہ [illegible] کی تمام [illegible] وضع کردہ ہیں۔ [illegible] کے جعلی علماء و اکثر [illegible] کو [illegible] سے [illegible] موجود صرف [illegible] ہے۔ کہاں [illegible] ابوبکر [illegible] کا [illegible] ثابت [illegible] کہاں [illegible] کی [illegible] معاویہ [illegible] ایک [illegible] کی بیٹی [illegible] دونوں کو [illegible]

[illegible] علی علیہ السلام [illegible] ہے کہ معاویہ شیطان ہے۔ ابن قتیبہ محدث [illegible] کا [illegible] ہے۔

[illegible] معاویہ [illegible] دشمن خدا ہے [illegible] کا گروہ شیطان کا گروہ ہے ابن عساکر لکھتے ہیں کہ معاویہ تو کس قدر اہل کی نظر میں ذلیل ہے جنہوں نے تیرا نام [illegible]

[illegible] معاویہ [illegible] ہیں [illegible] جو [illegible] ہو سکتی تھی [illegible] سیدا [illegible] قول جناب امیر علیہ السلام
[illegible] معاویہ [illegible] [illegible] کی [illegible] مذہب معروف میں قول محمد بن ابی بکر
[illegible] [illegible] لعنۃ اللہ علیہ [illegible] کے جو بیٹے آزاد ہیں [illegible]
[illegible] [illegible] معاویہ کا گروہ قاسطین
ہے جناب امیر علیہ السلام [illegible] معاویہ کا لشکر شیطان ہے جو شخص ہم
[illegible] [illegible] [illegible] کی [illegible] رسول کی بارگاہ
کا [illegible] قول [illegible] معاویہ [illegible] قاسطین ہیں۔
[illegible] [illegible] عشق لکھنا [illegible] پہلا
[illegible] [illegible] معاویہ کے بھائی [illegible]
[illegible] [illegible] خلافت علی میں [illegible]
کا [illegible] [illegible] خلافت
کا [illegible] [illegible] [illegible] تھا [illegible] والے [illegible]
کی مخالفت پر آمادہ ہو [illegible] معاویہ [illegible] تھا کہ اگر خلافت
خاندان رسول میں [illegible] علی [illegible] معلوم ہوتی ہیں کے
کتاب [illegible] معاویہ [illegible]
[illegible] [illegible] شوق تھا [illegible] سیاہ رنگ [illegible]
اور [illegible] معاویہ [illegible] کیا جاتا ہے [illegible]
مسافر بن عمر [illegible] ابو سفیان [illegible]
[illegible] [illegible] مستطیہ [illegible]
ایک شخص مسمی مسافر بن عمر معاویہ کی ماں [illegible] سے ہمبستری کی [illegible]
[illegible] [illegible] حاملہ ہوئی [illegible] جان کے خوف سے ملک حیرہ
کو بھاگ گیا [illegible] [illegible] کافی [illegible] مال [illegible]
[illegible] ابو سفیان [illegible] بعد معاویہ پیدا ہوا۔
ربیع الابرار [illegible] میں ہے کہ ابو سفیان بدشکل تھا۔ اور اس کا غلام مسمی صباح خوبصورت
تھا۔ اس وجہ سے ہند کو [illegible] اور صباح کی طرف رغبت تھی بس صباح کی عنایت

سے معاویہ کا بھائی عتبہ پیدا ہوگا۔

[illegible] یہ ہے کہ ایک وقت [illegible] کشتیوں کا تماشہ ہو رہا تھا۔ معاویہ بھی ایک بلند مقام پر تماشہ دیکھنے بیٹھ گیا [illegible] کی [illegible] کوئی غیر شخص اس کی زوجہ سے پرائیویٹ کار [illegible] شالوں سے [illegible] کہا۔ اے فلانے تم نے اتنی جرأت کیوں کی ہے [illegible] آپ کے علم اور خلق کی وجہ سے یہ دلیری کی ہے۔ معاویہ نے کہا [illegible] معاف کیا لیکن اس راز کو پوشیدہ رکھنا۔

حاشیہ مستطرف مسمی بہ [illegible] الاوراق ص ۲۴۵ [illegible] کے قتل کی جرأت کیونکر کرسکتا ہے حالانکہ تو نے اس شخص کو [illegible] تیرے بستر پر بدفعلی کر رہا تھا لیکن تو نے اس کو [illegible] دیکھتے ہوئے [illegible] سے بھی نہ نکالا۔

فتح الباری [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد ہجرت [illegible] زوجہ عبدالرحمان بن عوف کو دینی چاہی تھی لیکن [illegible]

تاریخ طبری [illegible] اس کو کھینچتا تھا [illegible]

تفسیر در منثور [illegible] و ما جعلنا الرؤیا التی ارینک الا فتنۃ للناس [illegible] کی تفسیر میں لکھا ہے کہ ابن جریر نے سہیل بن سعد سے اور ابن ابی حاتم نے ابن عمر سے [illegible] یعلی بن مرہ سے اور ابن مردویہ نے امام حسینؑ اور ابن عباس اور عائشہ سے اور بیہقی اور ابن عساکر نے سعید بن مسیب سے مختلف الفاظ میں روایت کی ہے جن کا خلاصہ یہ ہے کہ [illegible] آنحضرت نے [illegible] دیکھا کہ بنی امیہ میرے منبر پر اس طرح اچھلتے ہیں جس طرح بندر اچھلتے ہیں [illegible] اس کے بعد آنحضرت غمگین ہوئے اور کبھی خندہ نہ فرمایا [illegible] حکم [illegible] عثمان [illegible] شرارت در خباثت کی وجہ سے حکم کو آنحضرت نے مدینہ سے نکال دیا تھا [illegible] طرید رسول کہا جاتا ہے۔

ابن ابی شیبہ [illegible] آنحضرت نے بنی امیہ کو منبر پر [illegible] تو بہت شاق گذرا [illegible] لعلہ فتنۃ لکم و متاع الی حین [illegible] نازل ہوا۔

تفسیر در منثور مطبوعہ مصر جلد چہارم میں سورہ حج آیہ نمبر ۷۸ وجاہدوا فی اللہ حق جہادہ کی تفسیر میں لکھا ہے کہ ابن مردویہ نے بروایت عبدالرحمان بن عوف لکھا ہے کہ عمر بن الخطاب نے کہا کیا ہم قرآن میں یہ آیت نہیں پڑھتے تھے کہ جس طرح تم نے شروع میں جہاد کیا اسی طرح آخر زمانہ میں جہاد حق کرو گے۔ میں نے کہا بے شک پڑھتے تھے لیکن وہ زمانہ کب ہوگا۔ عمر نے کہا جب بنی امیہ حاکم ہوں گے اور مغیرہ کی اولاد وزیر ہوگی۔ بیہقی نے بھی یہ روایت لکھی ہے۔ ... مغیرہ کی اولاد یزید کے زمانہ میں وزیر تھی۔ اور جس شخص نے سب سے پہلے یزید کی بیعت کی تحریک کی اور لوگوں سے بیعت کرائی وہ مغیرہ حاکم کوفہ تھا۔ جب چالیس ... بیعت کر چکے تو معاویہ نے اس کے بیٹے سے پوچھا کہ "بکم اشتریت منہم دینہم" یعنی تیرے باپ نے ان لوگوں کا دین کس قیمت پر خریدا ہے۔ وہ بولا چار سو دینار میں (ایک دینار انگریزی سکہ مروجہ کے حساب سے پانچ روپیہ کا ہوتا ہے۔ اس حساب سے ایک ایمان فروش کے حصہ میں صرف پچاس پچاس روپے آئے) معلوم ہوا کہ معاویہ اور مغیرہ کا بیٹا خود جانتے ہیں کہ یہ بیعت کیسی ہے اور اس آیت کے مصداق حضرت امام حسین اور شہدائے کربلا ہو سکتے ہیں اور کوئی نہیں ہو سکتا۔

صواعق محرقہ ابن حجر مکی ... باب میں لکھا ہے کہ معاویہ امام حسن علیہ السلام سے صلح ہونے کے بعد خلیفہ حق اور امام صادق تھا۔ ترمذی نے ابو عمیرہ صحابی کے بیٹے عبدالرحمان سے روایت کی ہے اور ... حضرت نے معاویہ کے حق میں فرمایا کہ خدایا معاویہ کو ہدایت کرنے والا ... ۔

صاحب صواعق محرقہ نے مسند امام حنبل اور مصنف ابن ابی شیبہ اور طبرانی کی سند ... کے ... لکھا ہے کہ معاویہ کے فضائل اور مناقب قرآن سے ... میں لکھے ہیں اور اس کی خلافت پر نص موجود ہے۔

شاہ ولی اللہ ... نے ... میں ... ابوداؤد اور ابن عباس ... مجدد الف ثانی نے مکتوبات میں اور مولوی جامی نے ... معاویہ میں لکھا ہے کہ معاویہ پر بدگمانی کرنی حرام ہے کیونکہ وہ خلیفہ حق اور امام صادق تھا۔

علامہ جلال الدین سیوطی نے تاریخ الخلفاء میں اور شیخ عبدالقادر نے غنیۃ الطالبین میں لکھا ہے کہ معاویہ خلیفہ حق اور صاحب ہدایت اور دین حق پر عامل تھا۔

حیوۃ الحیوان علامہ دمیری میں ہے کہ یزید کی ماں کا نام میسونہ تھا جو ایک صحرائی قبیلہ سے تھی۔

[illegible] ان کو معاویہ سے سخت نفرت تھی [illegible] تک پہنچا [illegible]
معاویہ مکان میں داخل ہو [illegible] اور اس کو
طلاق دے دی [illegible] جس سے وہ حاملہ ہو گئی [illegible] حمل ظاہر ہو گیا
وہ بیٹے [illegible] معاویہ [illegible]
[illegible] سب یزید کی نسل کے بیٹے ہیں۔

ذیل کے حوالے [illegible] مولوی مرزا احمد علی صاحب [illegible]
تفسیر کبیر [illegible] تفسیر [illegible] منثور سیوطی مطبوعہ مصر [illegible] تفسیر [illegible]
[illegible] تفسیر [illegible]
سے ہے کہ شجرۃ الملعونہ سے مراد بنی امیہ ہیں۔

[illegible] اور سب سے زیادہ [illegible]
بنی امیہ [illegible] الدین بن [illegible]
[illegible] میں [illegible]

[illegible]
[illegible]
کہ عمرو عاص [illegible] جب عمرو عاص [illegible]
[illegible] کہ معاویہ کی [illegible]
فاحشہ عورت تھی [illegible]
ہندہ کو [illegible] فرمایا ہے۔

[illegible]
[illegible] لونڈی [illegible]
[illegible] تاریخ [illegible]
[illegible] ابو الفرج [illegible]
ہندہ [illegible] عاشق [illegible] ہندہ حاملہ ہوئی [illegible] کو بھاگ گیا اور
بعد ازاں ہندہ کو ابو سفیان نے [illegible] کی [illegible] کہ معاویہ [illegible] مسافر
کا بیٹا ہے [illegible] لکھا ہے کہ ہندہ کے باپ نے اس کا نکاح

ابوسفیان سے مال کثیر [illegible] حمزہ [illegible]

[illegible] محمدی [illegible] جس میں صورت بھی تھا ۔ یہ مصباح

خوبصورت [illegible] امام شعبی لکھتا ہے کہ [illegible]

[illegible] ہندہ [illegible] نہیں لگی رہ گئی ہے یہ

شکر معوذ اللہ [illegible]

مصابح کافیہ [illegible] ہے ہندہ نے آنحضرت کی [illegible] کا دوسری [illegible] قول

[illegible] روضۃ الشہداء [illegible] ہندہ [illegible] محمد کو میرے

باپ [illegible] قتل [illegible] حضرت حمزہ کو

شہید کیا [illegible] سخت ہو گیا

پھر ہندہ [illegible] حضرت [illegible]

[illegible] ابوسفیان

[illegible] اسلام قبول کیا

[illegible] ۱۳۱ [illegible]

عمر نے معاویہ [illegible] تاریخ کامل

جلد سوم [illegible] جلد دوم ۱۹ [illegible]

[illegible] ۱۳۰

[illegible] اسلام مجبوری [illegible]

تاریخ اعثم کوفی [illegible] ابوسفیان اور معاویہ کا

[illegible] کا خبیہ [illegible] ہے

کہ معاویہ [illegible] نصائح کافیہ

[illegible] مجبوری اور

کراہت سے اسلام [illegible] تاریخ کامل جلد سوم [illegible] ہے کہ معاویہ خود

گمراہ [illegible] قرآن کا قائل [illegible]

نصائح کافیہ [illegible] تاریخ کامل جلد ششم [illegible]

ہے کہ امام حسین علیہ السلام نے معاویہ کی [illegible] شیطان [illegible] گیا ۔ تاریخ اعثم

کشف الغمہ صفحہ ۲۵۶ پر ہے کہ [illegible]

تاریخ کامل جلد ۵ [illegible] صفحہ [illegible] پر ہے [illegible] حجر بن عدی کو حضرت علی علیہ السلام پر [illegible] کے [illegible] اور [illegible] عبدالرحمان بن حسان [illegible] کو [illegible] زندہ دفن کر دیا گیا۔

تواریخ [illegible] پر ہے کہ امام حسن علیہ السلام کی زوجہ جعدہ نے معاویہ کے کہنے پر امام حسن علیہ السلام کو [illegible] شہید کیا۔ [illegible] صفحہ ۱۸۳ پر ہے کہ [illegible] جعدہ بنت اشعث بن قیس [illegible] کو کہا [illegible] امام حسن [illegible] کو زہر دے دو تو میں تجھے ایک لاکھ درہم انعام دوں گا [illegible] شہید کر دیا۔

عقد الفرید جلد دوم صفحہ ۳۲۳ پر ہے [illegible] حسن بن علی [illegible] ہے جس سے خدا [illegible] امام حسین کو کہا کہ [illegible]

[illegible] میں علی حق پر اور معاویہ [illegible] تاریخ کامل جلد سوم [illegible] کہتے ہیں۔

[illegible] صفحہ ۲۴ پر ہے کہ [illegible] معاویہ [illegible] دین اور دنیا طلب ہے مرتا [illegible] چھوڑ دینا۔

[illegible] بعض [illegible] ہیں کہ معاویہ حضرت علی علیہ السلام کے خلاف جنگ [illegible] مجتہد [illegible] کو [illegible] امام پر خروج کرنے والا خارجی ہے۔

مشکوۃ [illegible] صفحہ [illegible] پر ہے کہ علی سے بغض رکھنے والا اور جنگ کرنے والا کافر و منافق و جہنمی ہے۔

تاریخ کامل جلد سوم صفحہ ۳۳۳ پر ہے کہ معاویہ [illegible] علی، حسن، حسین، ابن عباس، مالک اشتر کو گالیاں نکالتا۔

عقد فرید جلد سوم صفحہ [illegible] پر ہے کہ معاویہ لوگوں سے اس بات پر بیعت لیتا کہ حضرت علی علیہ السلام پر لعنت کریں۔ ینابیع المودۃ صفحہ [illegible] پر ہے کہ معاویہ نے سعد بن وقاص کو کہا کہ تو حضرت علی پر سب کیوں نہیں

کرتا یعنی تفریق کی [illegible] حضرت عقیل کو کہا کہ منبر پر چڑھ کر [illegible] علی [illegible]

[illegible] ابن فاطمہ [illegible] اور [illegible] میں [illegible] کہ علی پر سب کی جائے [illegible]

[illegible] مصلح کا تبیہ [illegible] کہ لوگ کہتے ہیں [illegible] عمر بن عبد العزیز نے اس رسم کی [illegible] [illegible]

[illegible] عام السنۃ رکھا۔ تاریخ الخلفاء [illegible] معاویہ [illegible] دو ۸ [illegible]

[illegible] علیہ السلام [illegible] پر عمل کروں گا۔ دوسری [illegible] پیش کرونگا وغیرہ۔

[illegible] امام سوکانی [illegible] ملا علی قاری [illegible] فتح الباری [illegible] معاویہ کے حق میں کوئی حدیث [illegible] فرمایا۔ لا اشبع اللّٰہ بطنہ [illegible]

[illegible] اسلام پر [illegible] کہہ کر جائے گا۔

[illegible] کا تبیہ [illegible] کہ کتابت وحی کی حدیث [illegible] تو اس میں کوئی فضیلت نہیں کیونکہ [illegible] اس کے بیں یہ آیت

نازل ہوئی [illegible] اشتیقی [illegible]
[illegible] مستوجب ہو گیا۔
[illegible]
[illegible] ابو العباس کی سماعت
[illegible] بھی
[illegible]

[illegible]
عاشق ہو گیا [illegible]
[illegible]

[illegible] ۱۳۳
[illegible] علی علیہ السلام [illegible]
[illegible] جلد سوم [illegible] ۱۹۷
[illegible] کہ عمرو بن جندب [illegible] تاریخ طبری
جلد سوم [illegible] کا نام ہیں
علیہ السلام سے [illegible]

[illegible]
اور [illegible] مرتقی [illegible]

[illegible] تاریخ [illegible] حضرت
علی علیہ السلام [illegible]

[illegible]
صفین میں شہید ہوئے۔

[illegible]
ہمراہ تھا [illegible] گیا۔ اور
پیاس کی شدت [illegible] حالت میں
[illegible] جناب امیر علیہ السلام [illegible]

کہ ایک صحابی نے [illegible] سے اس شرط پر نکاح کیا کہ وہ دوران نکاح میں زنا کرتی رہے گی۔ لیکن جیسے آنحضرت صلعم کو خبر ملی تو یہ شرط موقوف کر دی۔ یہی قصہ [illegible] فتح الباری جلد پنجم ص۹۵ پر بھی موجود ہے۔

ملا علی قاری نے شرح فقہ اکبر میں، علامہ سیوطی نے تاریخ الخلفا میں، شاہ ولی اللہ نے ازالۃ الخفا میں لکھا ہے کہ معاویہ منجملہ [illegible] خلفاء سے ہے۔ مگر یہی ملا علی قاری مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں معاویہ اور طرفداران معاویہ کا قول درج کرتے ہیں "نحن فئۃ باغیۃ طالب الدم العثمان"۔

"تاریخ الاولیٰ ص۵۰ پر ہے کہ معاویہ بن ابوسفیان کا [illegible] خطبہ میں گوز نکل گیا۔ تو اس نے کہا کہ خدا کا شکر ہے اس کے خروج سے مجھ کو راحت ہوئی۔ لیکن سامعین نے یقین کر لیا کہ منبر رسول پر گوز کا نکل جانا امر قبیح ہے۔

نصائح کافیہ ملا ابوبکر بن عبدالرحمن ص۷۲ پر ہے۔ کہ معاویہ نے [illegible] کے بعد ایک [illegible] جاری کیا۔ کہ ہم اس شخص سے بری الذمہ ہیں۔ جو حضرت علی علیہ السلام یا اہلبیت محمدؐ کی تعریف بیان کرے یعنی ایسے شخص کا خون جائز ہو۔

نصائح کافیہ ص[illegible] پر ہے کہ معاویہ نے [illegible] دوسرا پروانہ جاری کیا کہ جس کی بابت گواہوں سے ثابت ہو جائے کہ وہ حضرت علی علیہ السلام اور اس کے اہلبیت کو دوست رکھتا ہے اس کا نام دیوان سے کاٹ دو۔ اور جو [illegible] وظیفہ اس کا مقرر ہو اس کو بند کر دو۔ پھر تیسرا رقعہ جاری کیا کہ اگر کسی شخص پر تہمت بھی لگائی جائے یعنی غلط طور پر [illegible] کہ وہ حضرت علی اور اہلبیت محمدؐ کو دوست رکھتا ہے۔ تو اس کو سزا دو اور اس کا گھر گرا دو۔

نصائح کافیہ ص۴۲ پر ہے کہ معاویہ نے مغیرہ حاکم کوفہ کو لکھا [illegible] دیگر امور میں تیری [illegible] کرنے میں [illegible] نہیں ہے مگر یہ ضروری ہے کہ علی کو گالیاں دینا کبھی نہ چھوڑنا۔ اور عثمان کے لئے ہمیشہ دعائے رحمت پڑھنا اور اصحاب علی کی مذمت کرنا۔ اور جہاں تک ہو سکے انکو اپنے پاس سے نکال دینا۔ اور دوستان عثمان کی تعریف کرنا اور انکو اپنا مقرب بنانا۔ مغیرہ نے جواب میں کہا کہ ہم کو پیشتر اس بات کا تجربہ حاصل ہے اور خود بھی تجربہ کر چکے ہیں۔ [illegible] تمہارے سوا بھی [illegible] ہیں ہم ان کے لیے بھی انکو خوش کرنے کے لئے یہی کام کرتے رہے ہیں جس سے وہ سب خوش تھے یعنی عمر اور عثمان کے عہد حکومت میں بھی ہم علی اور اہلبیت محمدؐ کو گالیاں نکالتے رہے ہیں۔ ناظرین! مغیرہ کو عمر بن خطاب نے کوفہ کا حاکم مقرر کیا تھا۔ ایک دفعہ عمر کے پاس آ کر اصحاب رسول نے شکایت

کی اور مغیرہ حاکم کوفہ نے حضرت علی علیہ السلام [illegible] جب خود نعمان
شکایت پر کوئی توجہ نہ ہوئی [illegible] شکایت [illegible] وہاں شکایت کی تو والی
[illegible] تھے [illegible] کہا کہ حضرت
[illegible] حضرت علی سے دشمنی تھی بلکہ یہ
[illegible] تھے [illegible] معاویہ نے مروان بن الحکم
کو حاکم مدینہ مقرر کیا [illegible] حضرت علی علیہ السلام پر لعنت کیا کرتا [illegible] حرکت کی وجہ سے امام حسن
مسجد میں نہ آتے [illegible] امام حسن علیہ السلام کو [illegible] کہلا بھیجا کہ اے حسن تمہاری
مثال تو خچر کی سی ہے کہ جب اس سے پوچھا جاتا ہے [illegible] تو کہتا ہے میری ماں گھوڑی ہے۔

[illegible] کا قصہ [illegible] جناب امیر علیہ السلام [illegible] تھے اور صحابی
رسول تھے معاویہ نے [illegible] روٹی اور معاویہ سے
کہا [illegible] قتل کر دیا۔

[illegible] علیہ السلام کے بارے میں
سوال کیا [illegible] جناب امیر علیہ السلام کی بہت تعریف کی [illegible] مقصد تھا کہ وہ
[illegible] کاٹ دیگا تو ہم دیکھیں
کہیں [illegible]

[illegible] اس وجہ سے
قتل کیا کہ [illegible] کاٹ ڈالی [illegible]

[illegible] جن پر
[illegible] کو جلا دیا گیا تھا۔

[illegible] قبیلے کو مدینے کہا
[illegible] جنگ صفین میں معاویہ
کی طرف سے [illegible] حضرت علی [illegible] شریک [illegible] بہت غیر معروف تھا
حجاج نے کہا [illegible] نذر مانی تھی کہ
اگر [illegible] اس نذر کو پورا کیا
حجاج نے کہا کہ یہ تو بڑی بزرگی کی بات ہے [illegible] کہ علی پر لعنت کرو

کرو تو سب نے بڑی [illegible] اور (حضرت

فاطمہ [illegible] نصیب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کو قتل کیا اور [illegible]

[illegible]

[illegible]

یا آل اللہ [illegible] تہ تیغ کیا جاتا اور جو شخص اپنے [illegible]

[illegible]

[illegible]

میں ایک کنواں [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اور [illegible] لوگوں کو [illegible]

[illegible] کو [illegible] دیا

[illegible] مسلمانوں کی قید ہو گئیں

اور [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] زمین میں دھنس گئے [illegible]

[illegible]

(تقوا اللہ [illegible] سے ڈرو۔

[illegible] بہت سے قلعے [illegible]

خراب ہو گئے پہاڑ ٹوٹ کر دریا میں گر پڑا۔ آسمان پر مسلسل عجیب آوازیں آئیں مصر میں بھی سخت زلزلہ آیا۔ اہل بلبیس نے مصر کی طرف سے ایک دہشتناک آواز سنی جس سے بہت سے لوگ ہلاک ہو گئے اور کنویں کے چشمے بند ہو گئے۔

تاریخ الخلفاء ص ۲۴۹ پر ہے کہ ۲۳۶ھ میں متوکل نے مدرسہ رشیدیہ کو ... کی اور جماعت کو زدوکوب کیا اور جعفر بن محمود کو صرف شیعہ ہونے کی وجہ سے بغداد کی طرف جلاوطن کر دیا۔ غرض یہ خلیفہ متوکل لشکر جس نے قبر امام حسین علیہ السلام کو مسمار کر کے ہل چلوایا تھا خود نہایت ذلت سے ہلاک ہوا اور اسکی زوجہ فاحشہ ہو گئی۔ اور اس کا جسد ... کر دیا گیا۔

تاریخ وصاف مورخہ ص ۳۳ ... وصاف حضرت عبد اللہ شیرازی لکھتے ہیں کہ مستعصم باللہ عباسی خاندان کے خلیفۃ المسلمین تھا۔ اس کے بیٹے ابو بکر کے حکم سے کرخ کے شیعان علی کو تہ تیغ کیا گیا۔ ان کے گھروں کو لوٹ لیا گیا۔ ان کی عورتوں کو قید کیا گیا۔ بہت سی عورتوں کو کنیزیں بنا کے نیلام کر دیا گیا۔ یہ تمام حالات مورخ موصوف نے اپنی آنکھوں سے دیکھ کر لکھے ہیں۔

۷۴۳ھ میں سلطان محمد بن تغلق نے ایک حکمنامہ جاری کیا ... شیعوں کے جنازے مسجدوں سے روک دیے جائیں۔

ایک دفعہ ایک شخص نے خلیفہ وقت کے دربار میں ... کہ مجھ پر میرے والدین نے یہ سخت ظلم کیا ہے کہ میرا نام علی رکھا ہے۔

ابن سراج کا کہنا ہے کہ شام کے ملک میں ... کسی کا نام بھی اہل بیت کے نام پر ... اتفاق ایک مقام پر ... کے دو لڑکوں کے نام حسن و حسین ہیں۔ وجہ پوچھی تو معلوم ہوا کہ ان کے والد نے یہ نام صرف امام حسن اور امام حسین کو گالیاں دینے کو رکھے ہیں۔

ایک دن خلیفہ متوکل ... تھا اس کے دو بیٹے کھیلنے کیلئے دربار میں داخل ہوئے حضرت ابو یوسف یعقوب بن اسحاق ... جو ... شیعہ اثنا عشری ... بیٹھے تھے متوکل نے کہا دیکھو حسن اور حسین آ گئے ہیں۔ حضرت ابو یوسف یعقوب نے فرمایا کہ یہ کیا حضرت علی علیہ السلام کے غلام قنبر کے بھی برابر نہیں ہیں۔ متوکل نے آپ کی زبان گدی سے کھنچوا دی۔

یہی متوکل کا وزیر فتح بن خاقان تھا۔ اس نے روضہ امام حسین علیہ السلام کو گرا دینا چاہا تھا محمد ابو الشہید ... اثنا عشری دمشق میں مقیم تھے۔ آپ علم فقہ میں بہت کامل تھے اہلسنت کے قاضی دمشق شمس ابن جماع نے شام کے حاکم سید میر کو مشورہ دیا کہ محمد ابو عبداللہ شیعہ اثنا عشری ہیں

انکو قتل کر دیا۔ جب [illegible] آپ کی [illegible] دیا۔

شاہ جہاں کے [illegible] جب سے [illegible] دیا۔ علامہ شوستری جہانگیر کے زمانے میں اہلسنت کے علماء [illegible] تھے۔

[illegible] دیا کہ وہ شیعہ کیوں ہیں۔

رقعات عالمگیری میں لکھا ہے کہ [illegible] پیش کیا عالمگیر کو اس کی صداقت [illegible] کے علاوہ [illegible] سے کہا بہت خوب [illegible]

علامہ سیوطی [illegible] نہیں کر دیا تھا جبکہ [illegible] اہلسنت کہتے ہیں کہ خلیفہ [illegible] اسلام کا امیر کل کرنے سے [illegible] کہا ہے

[illegible] الملک سے

[illegible] المفضل میں [illegible]

۱۹۶ [illegible] تاریخ [illegible] جلد سوم صفحہ ۱۹۶

[illegible] خلیفہ منصور عباسی [illegible] تعمیر کرائی اللہ خانہ کعبہ کی عزت [illegible] سامرہ آباد کر کے وہاں خانہ [illegible] اور [illegible] کے ناموں سے چند مقامات کو نامزد کیا۔

[illegible] کہا جناب امیر علیہ السلام کے [illegible] اپنے خیمہ کی طرف [illegible]

[illegible] تاریخ ابو الفدا

[illegible] شائع ہوئی۔ ق

اس [illegible] کا نام [illegible] رکھا گیا [illegible] تمام امت کا اجماع ہو۔ منہاج [illegible] ابن [illegible]
[illegible] کتاب [illegible]
[illegible] کا [illegible] گیا۔

[illegible] روایت [illegible] ہے کہ ایک دن [illegible]
[illegible] کا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] فرمائی [illegible]

[illegible] جہنم کے [illegible]
[illegible]
[illegible] نے اپنی
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] کی تفصیل
[illegible]
[illegible]
[illegible] وغیرہ۔

[illegible]
[illegible]
[illegible] کھانے سے [illegible]
کھانے [illegible]

قرۃ العینین شاہ ولی اللہ میں ہے [illegible] اور استعمال اہلسنت میں عمر کے قتل [illegible] [illegible] و عمرو عاص و مغیرہ [illegible] [illegible].

[illegible] حضرت معاویہ [illegible] تاریخ الخلفاء ۱۳۵ [illegible] کے [illegible] حضرت [illegible] اور عثمان کے [illegible] امیر شام [illegible] حضرت علی علیہ السلام [illegible] شہادت کے [illegible] کی طرح عوام الناس میں [illegible] [illegible] فوت ہو گیا۔

روضۃ [illegible] جو [illegible] پیاس کی شدت سے [illegible] پانی مانگتا [illegible] کبھی [illegible] آپ کو [illegible] سے کیا کام [illegible] آپ کی [illegible]۔

حافظ ابو نعیم نے حلیۃ الاولیاء [illegible] حضرت علی علیہ السلام [illegible] مشرق [illegible] مغرب میں [illegible] [illegible]۔

بدعات معاویہ

تاریخ [illegible] خطبہ پڑھا [illegible] سب سے پہلے جس نے [illegible] خطبہ [illegible] عید [illegible] [illegible] اصل میں پہلے تکبیر کا حکم تھا [illegible].

[illegible] حضرت علی علیہ السلام پر لعنت کرنے کی رسم [illegible] انکار کر دیا اور کہا کہ بغیر لعن ابو تراب [illegible] [illegible] ہی بہتر ہیں جنہوں نے [illegible] معاویہ [illegible] روز عاشورہ دوکانیں بند کر دیے [illegible] گریہ و زاری کرنے کا حکم دیا [illegible] کامل کہتا ہے کہ معز الدولہ کے

حکم کی پوری پوری تعمیل کی گئی [illegible]

[illegible] دمشق کے ایک [illegible] شمع [illegible]

[illegible] کی

[illegible] دمشق کا [illegible] شت کیے [illegible]

[illegible] تاریخ اخلاق اسلامی [illegible]

میں ہے کہ [illegible] (۳) خانہ

کعبہ [illegible] جس میں امام پوشیدہ [illegible]

اس پر قاتلانہ حملہ [illegible] تکبیر کر دیں (۵) میت

[illegible] پر مقدم کیا

(۶) [illegible] کو ساقط کر دیا

(۷) اوقات نماز کو بدل دیا [illegible] حکم

[illegible] معاویہ کو [illegible]

[illegible]

[illegible] عسکری نے فرمایا

جب [illegible] راوی کہتا

[illegible]

[illegible]

معاویہ کی [illegible]

کہ چند لوگوں نے معاویہ کو [illegible] بنایا

[illegible]

[illegible] حلال وحرام

کی تمیز [illegible] فضائل ثلاثہ اور [illegible]

اہلبیت [illegible]

معاویہ کے کارنامے اور یزید

تاریخ کامل جلد سوم صفحہ ۵۶ پر ہے کہ سنہ ۳۰ھ میں حضرت ابوذر کو شام سے مدینہ کی طرف جلاوطن کیا۔ معاویہ نے کہ تم یہاں رہو قتل کی دھمکی دی۔ شام سے مدینہ تک ایسے اونٹ پر سوار کر کے روانہ کیا جس پر کسی قسم کا کجاوہ وغیرہ نہ تھا پھر مدینہ سے نہایت ذلت وخواری سے جلاوطن کئے گئے (مدینہ سے ربذہ کی طرف حضرت ابوذر کو عثمان نے جلاوطن کیا تھا) جس کا ذکر بھی جائز نہیں اور اگر جائز ہو تو چاہئے کہ عثمان کی طرف سے معذرت کریں۔ (یعنی عثمان کی یہ حرکت نہ چاہئے تھی کہ خلیفہ کو رعایا کی سزا کا حق حاصل ہے۔ اس کے علاوہ جو ہو سکے معذرت کرو مگر اس کو ذلیل وطعن نہ بناؤ (یعنی عثمان ضرور معذور ومستحق طعن ہے)

نصائح کافیہ ابن عقیل میں ہے کہ معاویہ خطبہ کے اندر علی کو برا کہا کرتا تھا اور علی بہ تحقیق ابوتراب سے کہلاتا ہے جو بڑے سخت ہیں اور جو کافر لعنت کرے اس پر سخت لعنت اور عذاب کر تو اس پر سخت عذاب اور اس بدعت کو کسی نے برا نہ سمجھا یہ بری کلمہ کہا کرتے تھی کہ عمر بن عبد العزیز نے اس رسم کو موقوف کیا۔ نسائی میں ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ علیؑ کا دوست مومن اور علیؑ کا دشمن منافق ہے۔ اسی وجہ سے نسائی کو معاویہ کا دشمن سمجھا۔ اور ابوبکر بخاری اور مسلم دونوں سے اعلم تھا۔ ابو علی نیشاپوری کہتے ہیں کہ نسائی ائمہ مسلمین میں سے تھا۔ اور امام ہے۔ علامہ ذہبی اور حفاظ ائمہ حدیث سے ہیں محمد بن اسحاق بن ابراہیم اصبہانی نسائی در طبقات ابو الحسن بن مظفر کہتے کہ ہم نے تمام مشائخ مصر سے نسائی کی امامت اور تقدم کے قائل ہیں۔ اور نیز یہ کہ نسائی عبادت حج اور جہاد میں قابل توصیف تھے سنن اور حدیث کی امامت میں اور مجالس سلطان سے پرہیز کرتے تھے یہی ان کا داب تھا۔ یہاں تک کہ شہید ہوئے۔ حاکم کہتا ہے کہ علی بن عمر حافظ کہتے تھے کہ نسائی فقیہ تر ہیں اپنے زمانہ کے مشائخ سے اور سب سے زیادہ صحیح وسقیم کے عارف ہیں۔ جب وہ اس درجہ تک پہنچے لوگوں نے حسد کیا۔ اور وہ رملہ کی طرف چلے گئے۔ وہاں لوگوں نے اسے معاویہ کے بارہ میں فضیلت کہا۔ وہ خاموش رہے جس پر سب نے انکو جامع مسجد میں زدوکوب کیا۔ انہوں نے کہا ہم کو مکہ لے چلو۔ وہیں انہوں نے مقتول ہو کر وفات پائی۔ طبقات شافعیہ سبکی جلد دوم ص ۸۳ طبقات شافعیہ ابوبکر الہدی طبقات الحفاظ ذہبی شذرات الذہب لابن عماد وغیرہ بالاسناد میں ہے کہ امام نسائی نہایت ہی حافظ تھے۔ تہذیب مسلم کے طبقات شافعیہ سبکی جلد دوم صفحہ ۸۲ پر ہے کہ ابن طاہر مقدسی نے سعد بن علی زنجانی سے ایک راوی کا حال

پوچھا۔ سعد نے کہا وہ ثقہ راوی ہے۔ ابن داؤد نے کہا مگر نسائی نے اسکو ضعیف قرار دیا ہے۔ سعد نے کہا
نسائی کی شرط رجال میں زیادہ سخت ہیں بہ نسبت شرط بخاری کی۔ [illegible]
نسائی پر یہ شک [illegible] کہ [illegible] کی شرط ہے کہ ایسی حدیثیں ذکر نہیں کرتے جن سے [illegible]
حجاج بن [illegible] عراقی نے کہا یہ ٹھیک نہیں کیونکہ نسائی نے تعصب سے ایسا [illegible] فرمایا ہے۔ بستان المحدثین میں
شاہ عبدالعزیز [illegible] نسائی مناقب مرتضوی لکھ چکا اور [illegible] مناقبیں [illegible] دمشق میں
پڑھ کر سنانے لگا کہ وہاں کے لوگ جو بنی امیہ کی سلطنت کے دیرینہ [illegible] تھے [illegible]
بادب [illegible] کچھ حصہ پڑھا تھا کہ کسی نے [illegible] مناقب معاویہ بھی [illegible] نسائی نے [illegible]
میں لا اشبع اللہ بطنہ حدیث رسول ہی کافی ہے۔ [illegible] بہت [illegible]
کے مطابق اسکو مکہ میں لے گئے جہاں یہ [illegible] ۳ صفر [illegible]

تاریخ مروج الذہب [illegible] تاریخ کامل [illegible]
[illegible] معاویہ [illegible] کی ماہ میں [illegible]
[illegible]

نصائح کافیہ صفحہ [illegible]
[illegible]
معاویہ [illegible] رسول [illegible] کا الزام لگایا [illegible]
کہ معاویہ [illegible] حضرت علی و عبداللہ بن عباس [illegible] پر لعنت کیا
کرتا تھا۔ نصائح [illegible] لکھا ہے کہ [illegible]
[illegible] حضرت علی علیہ السلام [illegible]
[illegible] معاویہ نے کئی فرمان [illegible] جو حکام سلطنت کو لکھ بھیجے گئے یعنی [illegible]
جو فضیلت علی میں کوئی بات کہے [illegible] کی گواہی [illegible]
اور چونکہ فضیلت عثمان میں احادیث کا [illegible] فضیلت کی احادیث [illegible]
جس شخص کی نسبت گمان ہو کہ [illegible] نام دیوان سے کاٹ دو۔ اور اس کا [illegible]
اور اس پر عذاب کرو۔ اور اس کا گھر جلا دو۔

تحفۃ العزیزیہ جلد اول [illegible] ہے کہ معاویہ [illegible] وقت [illegible] علی [illegible]
نصائح [illegible] ہے کہ کسی نے معاویہ سے کہا کہ اے امیر المومنین۔ اب تو تم [illegible] کامیاب ہو۔

چکے ہو۔ [illegible] اس مرد (حضرت علی علیہ السلام) سے تم باز آجاتے تو اچھا ہوتا۔ معاویہ نے کہا۔ جب تک بچے اس طریقہ پر پرورش نہ پائیں اور بڑے لوگ اس عقیدہ پر بوڑھے نہ ہو جائیں حتی کہ کوئی شخص فضیلت علی کا ذکر کرنے والا نہ رہے۔ خدا کی قسم اس حرکت سے باز نہ آؤں گا۔

[illegible] ہجری [illegible] یزید کی جانشینی کی کوشش میں سرگرم [illegible] معاویہ سب سے [illegible] امام حسین علیہ السلام کو [illegible] دیکھ کر معاویہ نے کہا تم کو مرحبا [illegible] ان اہل وصل [illegible] کا [illegible] جن کا خون جوش کر رہا ہے۔ خدا کی قسم یہ خون گرایا جائیگا۔ امام حسین نے فرمایا چپ رہو ہم ایسی باتیں نہیں سننا چاہتے۔ معاویہ نے کہا۔ بلکہ تم اس سے بڑھ کر کلام کے مستحق ہو۔

[illegible] عبدالرحمان بن ابوبکر کو ملا تو اس سے معاویہ نے کہا کیا [illegible] تم [illegible] حلم [illegible] ایسا ہی برتاؤ ابن عمر کے ساتھ کیا گیا۔ یہاں تک کہ معاویہ مدینہ [illegible] کی [illegible] کی وجہ سے مکہ بھاگ گئے۔ مگر معاویہ نے وہاں خطبوں میں ایسا [illegible] اس کے [illegible] یزید سے بڑھ کر کون حق خلافت ہو سکتا ہے میں چاہتا ہوں کہ لوگ [illegible] ہیں [illegible] ونابود کر دیئے جائیں۔

پھر [illegible] معاویہ [illegible] مکہ گئے جہاں امام حسن علیہ السلام عبداللہ بن زبیر اور عبداللہ بن عمر [illegible] معاویہ نے [illegible] لوگوں کا بھائی اور اس کا [illegible] ہے۔ میری صرف یہ خواہش ہے کہ [illegible] عبداللہ بن زبیر نے کہا اگر بیعت سے [illegible] کرو۔ تو آنحضرت [illegible] ابوبکر کو اختیار کرو۔ تو اس نے [illegible] عمر کو اختیار کرو۔ تو اس سے چھ آدمیوں میں خلافت کو [illegible] دیا۔ لیکن معاویہ نے [illegible] کو حکم دیا کہ ان لوگوں میں سے ہر ایک کے سر پر دو دو آدمی ننگی تلواریں لئے ہوئے کھڑے [illegible] اور خود منبر پر جا کر لوگوں کو [illegible] ایہا الناس۔ یہ لوگ (معاویہ نے امام حسن۔ عبداللہ بن زبیر وغیرہ کی طرف اشارہ کیا) مسلمانوں کے سردار ہیں۔ جن کی صلاح و مشورہ کے بغیر کوئی کام نہیں ہو سکتا [illegible] انہوں نے بخوشی و رضامندی یزید کی بیعت کر لی ہے۔ سو تم بھی خدا کا نام لے کر یزید کی بیعت کرو۔ سب لوگوں نے بیعت کر لی کیونکہ وہ صرف امام حسن اور عبداللہ بن زبیر کی بیعت کے منتظر تھے اس کے بعد معاویہ مدینہ کو گیا۔ اور وہاں [illegible] لوگوں سے یزید کی بیعت لی۔

جب اہل مکہ نے عبداللہ بن زبیر وغیرہ سے تذکرہ بیعت کیا۔ تو انہوں نے کہا کہ ہم نے واللہ ہرگز بیعت یزید نہیں کی۔ مگر ہم کیا کرتے کہ ہمارے سروں پر ننگی تلواریں تھیں۔

نصائح کافیہ میں لکھا ہے کہ ابو الحسن مدائنی نے اپنی کتاب احداث میں لکھا ہے کہ معاویہ نے
بعد سال جماعت (معاویہ نے ان لوگوں کے مجمع کا نام اہلسنت والجماعت قرار دیا تھا جو اہلبیت رسولؐ
کے جانی دشمن تھے) اپنے عمال کو لکھا کہ جو شخص ابوتراب کی فضیلت بیان کرے تو ہم اس سے اور اسکے
اہل و عیال سے بری الذمہ ہیں یعنی ان تمام کا خون معاف ہے پس خطیب لوگ منبروں پر کھڑے ہوتے
اور علیؑ پر لعن کرتے اور ان کی اور ان کی اہلبیت کی مذمت کرتے رہے سب سے زیادہ مبتلا اہل کوفہ ہوئے
کیونکہ یہاں شیعوں کی کثرت تھی پس معاویہ نے زیاد بن سمیہ کو حاکم کوفہ مقرر کیا جس نے شیعہ لوگوں کو ہر
نکڑ کونے سے نکالا اور قتل کیا یہاں تک کہ ان تمام کو پہچان پہچان کر ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے اندھا کر
دیا، کھجور کی شاخوں پر سولی دیا، جلا وطن کیا حتیٰ کہ عراق میں ان میں سے مشہور شیعہ کوئی نہ چھوڑا۔ پھر معاویہ
نے تمام سلطنت کے حاکموں کو لکھا کہ جو شخص عثمان کے فضائل میں روایت اور حدیث بیان کرے
اس کا نام معہ ولدیت و مکان لکھ کر میرے پاس بھیجو پس عثمان کے فضائل کی کثرت اور افراط
ہو گئی۔ اور فضائل روایت کرنے والوں کو انعام و اکرام سے مالا مال کر دیا گیا۔ اسی طرح حضرت ابوبکر و عمر
کے فضائل کی روایات کا انبار لگ گیا لہٰذا ایسی روایات فضیلت وضع کی گئیں جن کی کچھ بھی اصل نہ تھی پھر یہ
روایات فضیلت خلفاء ثلاثہ منبروں پر بیان کی جاتی تھیں پھر ان کو مکتبوں میں لا کر داخل کر دیا گیا کہ انکو
قرآن کی طرح یاد کرتے اور بچیوں اور عورتوں تک کو بھی تعلیم دی جاتی تھی۔ علاوہ ازیں [illegible] جانب
پھر معاویہ نے ایک حکم تمام مملکت میں نافذ کیا کہ جو شخص علیؑ و اولاد علیؑ کو دوست رکھتا ہو اسکا نام دیوان سے
کاٹ دو اور اسکا رزق و وظیفہ بند کر دو پھر ایک اور حکم نافذ کیا کہ جس پر محبت علیؑ کی تہمت لگائی جائے اسکو عقوبت
کرو اور اسکے گھر کو مسمار کر دو اس تشدد کا نتیجہ یہ ہوا کہ شیعہ لوگ اپنے عقیدے اپنے خادم اور غلام سے بھی چھپا کر رکھنے
لگے ان ذریعوں [illegible] روایتیں بیان کرنے لگے جو ہر زمانہ میں بہت سے قاری اور محدثین بیان کرتے رہے اور
جھوٹی احادیث وضع کیں یہاں تک کہ بعد آنیوالے لوگوں نے ان احادیث کو سچا تسلیم کر لیا۔ بہ تحقیق اگر وہ جانتے
کہ یہ کذب و باطل ہے تو کبھی ان احادیث کو بیان نہ کرتے تا اینکہ معاویہ نے امام حسن علیہ السلام کو ۵۰ھ میں شہید کروا دیا

اہلسنت کے علامہ سید محمد بن اسمٰعیل صلاح امیر کحلانی ثم صنعانی نے روضہ ندیہ ص ۱۵۵ پر لکھا ہے کہ
ابو جعفر نے کہا کہ یہ روایت صحیح طور پر ثابت ہے کہ بنی امیہ نے فضائل امیرؑ کے اظہار کو روک دیا تھا۔ اور جو شخص
فضائل امیر کہتا اس پر عتاب کیا جاتا یہاں تک کہ جناب امیرؑ کا نام تک بھی کوئی نہ لے سکتا۔ بلکہ ضرورتاً
ابوتراب کہتا یہی حالت بنی عباسیہ میں بھی تھی خصوصاً متوکل ملعون میں جس کی عداوت
جناب امیر علیہ السلام سے یہاں تک بڑھی ہوئی تھی کہ اس نے امام حسین علیہ السلام کی قبر کو منہدم

کر دیا۔ اور اس پر پانی جاری کیا۔

نصائح کافیہ ص۲۳ پر ہے کہ [illegible] منقول ہے کہ فضائل صحابہ (رضی اللہ عنہم) کی اکثر احادیث زمانہ بنی امیہ میں بنائی گئیں کیونکہ وہ [illegible] سے جانتے تھے کہ اس وجہ سے خلفا کا تقرب حاصل ہوگا اور بنی ہاشم کی مدح سے [illegible] ہوگی۔

مسند احمد جلد دوم ص۵۳ پر ہے کہ جب [illegible] سے آنحضرت کو فرماتے سنا اگر نہ سنا ہو تو میرے کان بہرے ہو جائیں کہ حضرت نے غدیر خم پر فرمایا۔ من کنت مولاہ فعلی مولاہ۔ تو عبیداللہ نے زہری سے کہا کہ تم یہ حدیث شام میں جا کر بیان نہ کرنا کیونکہ تم اپنے کانوں سے حضرت علی علیہ السلام پر سب و لعن ہوتی سنتے ہو۔ زہری نے کہا کہ خدا کی قسم میرے پاس حضرت علی علیہ السلام کے اس قدر فضائل ہیں کہ اگر بیان کروں تو قتل کر دیا جاؤں۔

تاریخ اعثم کوفی ص۱۹۵ میں ہے کہ معاویہ نے عمرو بن عاص کو حضرت علی علیہ السلام کے مخالف اپنا رفیق بنانا چاہا۔ عمرو بن عاص نے قبول نہ کیا لیکن جب معاویہ نے حکومت مصر کا پروانہ لکھ دیا تو راضی ہو گیا۔

تاریخ اعثم کوفی ص۳۳۳ اور [illegible] کامل میں ہے کہ مالک بن اشتر کی شہادت کے بعد حضرت علی علیہ السلام نے محمد بن ابوبکر کو امیر مصر مقرر کیا لیکن عمرو بن عاص اور معاویہ بن خدیج نے معاویہ بن ابوسفیان کے حکم سے محمد کو گرفتار کیا۔ اور ان کا پانی بند کر دیا [illegible] کو قتل کیا اور اس کی جسم کو مردہ گدھے کی کھال میں ڈال کر جلا دیا [illegible] کی بہن [illegible] کہا اور مرتے دم تک [illegible] بد دعا کرتی رہیں۔

[illegible] شاہ عبد العزیز دہلوی ص۹ مطبوعہ [illegible] میں ہے [illegible] فرقہ تفضیلیہ شیعہ کہلاتے تھے۔ مگر بعد ازاں جب [illegible] حق سے خلاف کر دیا تو شیعوں نے اپنا نام اہلسنت والجماعت رکھ لیا۔

صواعق محرقہ ص۔ پر ہے کہ معاویہ نے سنہ ۴۱ھ میں جب اس کی خلافت مسلم ہو گئی تو اپنی جماعت کا نام اہلسنت والجماعت رکھا۔

مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ملا علی قاری جلد ۵ ص۔ پر ہے کہ مقدام بن معدی کرب اور عمرو بن الاسود کا وفد معاویہ کے پاس آیا۔ تو معاویہ نے کہا۔ کیا تم کو معلوم ہے کہ حسن بن علی نے انتقال کیا۔ اس پر مقدام نے کہا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ معاویہ نے کہا۔ کیا تو اس کو مصیبت جانتا ہے لیکن میں تو اس امر پر بہت خوش ہوں۔

صواعق محرقہ ص۱۳۱ پر ہے کہ اس سال ۴۱ھ سے جب معاویہ کی خلافت مسلم ہو گئی، کا نام سال

جماعت [illegible] جمیع ہو گئی۔ تو یہ اہلسنت والجماعت کا بانی یہ بانی معاویہ ہے

[illegible] ہیں کہ [illegible] میں جو [illegible] سے جو [illegible] سے لوگ صحابہ میں

اور غیر صحابہ [illegible] سے [illegible] ہو گئے [illegible] پر [illegible] کی لڑکیوں کا [illegible] کر لیا

[illegible] عبداللہ بن حنظلہ غسیل الملائکہ)

سے [illegible] وقت [illegible] یزید پر خروج نہیں کیا جب تک ہم کو یہ خوف نہیں ہوا کہ اب

آسمان سے ہم پر پتھر برسنے لگیں گے [illegible] کہ لوگ اپنے باپ کی ماؤں اور

بیٹیوں [illegible] تھے [illegible] اور نماز کو ترک کر چکے تھے۔

[illegible] کی [illegible] کا نکاح [illegible] سے کر دیا اور

[illegible] زیاد بن ابیہ اور زیاد

بن [illegible] ابو سفیان کے [illegible] زیاد کا

[illegible] مشہور ہو گیا

[illegible] کی طرف [illegible] کر دیا تھا

جس پر [illegible] مشہور [illegible] نے گواہی دی کہ

زیاد ابوسفیان کا [illegible] بعض احادیث صحیح کو [illegible]

ہے [illegible] ابوسفیان [illegible] طلب کی [illegible] نے کہا [illegible] اس وقت

سوائے [illegible] کے [illegible] کثیف ہے [illegible]

[illegible] کہا اے ابا مریم تم

[illegible] ابوسفیان سے کر دیا۔

[illegible] کا ارادہ کیا عبداللہ

بن عمر کو [illegible] عبداللہ بن عمر سے

[illegible] لاکھ درہم بھیجا تھا۔ تو یہ لوگ بیعت سنت

ہے عبداللہ بن عمر کی [illegible] کوئی مخالفت نہیں [illegible]

[illegible] کا [illegible] کر [illegible]

یزید کی [illegible] کر [illegible] ہے۔

[illegible] امام زہری نے کہا کہ ہم کو تعجب ہے

کہ عبداللہ بن عمر نے اور سعد بن ابی وقاص سے [illegible] یزید بن معاویہ کی بیعت کر لی۔

تتمۃ المختصر [illegible] ملعون [illegible] حضرت علی علیہ السلام [illegible] وفات پائی تب معاویہ وغیرہ [illegible]

تاریخ الخلفاء [illegible] کیا کرتا تھا [illegible] عمر بن عبدالعزیز نے حکماً بند کر دیا۔

تحفۃ اثنا عشریہ جلد اول [illegible] کرالی اور لوگوں سے [illegible]

استیعاب جلد اول [illegible] مقابل طلب کیا حضرت علی علیہ السلام [illegible] عاص [illegible] عمرو عاص گھوڑے سے زمین پر گر پڑا [illegible] حضرت امیر علیہ السلام [illegible]

مروج الذہب [illegible] زمانہ خلافت میں [illegible] گئیں [illegible] گھروں کو مسمار کر دیا گیا [illegible] ہو کر جنگلوں اور پہاڑوں میں چھپ گئے۔

تاریخ کامل میں ہے [illegible] عمرو عاص [illegible] کی کھال میں ڈال کر زندہ جلا دیا [illegible] معاویہ کی بیعت [illegible] اور جب تک زندہ رہی [illegible] عمر بھر [illegible] گوشت کھانا ترک کر دیا۔

[illegible] ابن حجر [illegible] امام [illegible] ابن جوزی در کتاب صفوۃ الصفوۃ اور [illegible] یعقوب بن سفیان [illegible] تہذیب [illegible] مزی و تہذیب [illegible] ذہبی در مرآۃ الجنان شیخ ابو عبد اللہ محمد بن [illegible] مخشری [illegible] اور کتاب المستطرف [illegible] عبد القادر بن محمد طبری [illegible] طبری اور طبقات ابن سعد [illegible] نقل کیا ہے۔

شیخ [illegible] عمران بن حطان کا قصیدہ درج ہے [illegible] علی کو شہید کر دیا [illegible] کا صحیح ترجمہ [illegible] ابن ملجم مرادی [illegible] خوشنودی الٰہی حاصل [illegible] میزان [illegible] اعمال [illegible] خدا [illegible] کو قتل کیا [illegible] تھا۔ بخاری اور [illegible] ابو داؤد [illegible] میں عمران بن حطان سے روایتیں لی گئی ہیں اور اس کو ثقہ اور معتبر تسلیم کیا ہے۔

شیخ [illegible] سمعانی اور شرح بخاری کرمانی میں لکھا ہے [illegible] عمران بن حطان [illegible] تاج الدین سبکی نے طبقات میں لکھا ہے کہ قاضی [illegible] خطاب ہے کیونکہ عمران صحابی تھا اور اس [illegible] ابو بکر باقلانی [illegible] صحابی [illegible] ہونے کے سبب [illegible] شرح میں لکھا ہے کہ عمران کی [illegible] علامہ سبکی نے بھی عمران کو ثقہ تسلیم کیا ہے۔ [illegible] معمولی بات ہے حیرت انگیز امر تو یہ ہے کہ سمرۃ بن جندب [illegible] علی کو [illegible] حضرت علی اکبر علیہ السلام کو [illegible] حسین [illegible] مثلاً [illegible] سے احادیث [illegible] گیا ہے۔

شرح عقائد شیخ عبد الحق محدث دہلوی در وسیلۃ النجات [illegible] باب [illegible] میں ہے کہ یزید [illegible] کی عداوت اہلبیت [illegible] اہلبیت پر خوش ہونا [illegible] امر ہے۔ ناظرین۔

اور حرمین [illegible] کے لئے [illegible] نہیں [illegible] داخل ہے [illegible] خلافت عبدالملک ہمدردی کی [illegible] خلیفہ [illegible] درود [illegible] یزید بھی شامل ہے مسرت [illegible] خلاف [illegible] یزید سے تو قتل حسینؑ سے پہلے کسی قسم کا کوئی فسق [illegible] واقعہ حرہ کے علاوہ بھی قتل حسینؑ کے بعد کے ہیں یعنی حسینؑ کو قتل [illegible] قتل حسینؑ میں یزید مستوجب الزام نہیں ہے [illegible] مقصود [illegible]

[illegible] خلاصہ یہ ہے کہ بعض اصحاب رسولؐ کینہ اور بغض [illegible] ہو گئے تھے [illegible] ظلم اور [illegible] کی حد تک پہنچ گئے ان کے جھگڑوں [illegible] کیونکہ کل اصحاب رسولؐ معصوم نہ تھے اور جو ظلم اہلبیت رسولؐ پر کئے گئے [illegible] کسی کی مجال ہے [illegible] یہ وہ ظلم ہیں کہ ان کی شہادت پتھر [illegible] زمین و آسمان [illegible] اور سنگ خارہ پھٹ جائے ان کی [illegible] تا قیامت [illegible] رہے گی خدا کی لعنت ہو اس پر جو ان مظالم سے خوش ہو [illegible] علمائے دین یہ کہتے ہیں کہ یزید پر لعنت جائز نہیں [illegible] کی طرف [illegible] کیا تھا۔

تاریخ ابوالفداء میں [illegible] ہو گئے تو عبداللہ بن عمر نے یزید ابن معاویہ کو [illegible] کہ بتحقیق مصیبت عظیم اور بزرگ ہو گئی اور اسلام میں [illegible] ہوا اور کوئی دن حسینؑ کے دن جیسا نہیں [illegible] خلافت پر بیٹھے [illegible] ہوئے تھے [illegible] ہم نے حسینؑ سے مقاتلہ کیا [illegible] حسینؑ سے مقابلہ کیے حق پر کیا اور ظلم ہمارا حق نہ تھا یعنی [illegible] اس طریقہ کی [illegible] حق والوں کو حق سے محروم کر دیا

کرد شخصے سوال [illegible] — کہ بگو کشتہ شد حسینؑ کجا

گفت کاندر سقیفہ اش کشتند — [illegible] کشتند

سبب قتل [illegible] — [illegible] از سقیفہ رسید

[illegible] — [illegible] سابق

[illegible]

تجویز علامہ ابن جوزی میں ہے کہ یزید [illegible]

[illegible] کی طرف [illegible]

[illegible]

سے دور اور رد ہو گئے۔

[illegible]

ہو گیا جسکو [illegible] اور وہ قیدی

[illegible] کو [illegible] حنفی ہے

[illegible] کی [illegible] عمروعاص اور

[illegible] ملا

علی قاری [illegible] قنوت میں فرمایا ہے

کہ حضرت [illegible]

تذکرہ خواص [illegible]

مسلمانوں کا دشمن [illegible]

[illegible]

تاریخ [illegible] کی

[illegible]

طلب [illegible]

میں حضرت علی [illegible]

کر [illegible] بھیجے

[illegible]

[illegible] اطلاع

ملی کہ اسکا بھائی [illegible] کی

کھال میں [illegible] کی کریں

[illegible]

[illegible]

خواص [illegible]

[illegible] معاویہ و

عمروعاص [illegible]

[illegible] عمروعاص کی ماں نابغہ نامی بدکار عورت تھی

اور [illegible] تھے

کے پیدا ہونے پر [illegible] عاص کا [illegible] بھی [illegible]

تذکرۃ خواص [illegible] علیہ السلام [illegible] کو دور دور فرمایا [illegible]

[illegible] مسلمانوں کو ہر ایک مشرک سے

زیادہ [illegible] بن [illegible] خطیب نے

جو آنحضرت کی [illegible] فرمایا کہ سے

عمرو عاص میری [illegible] بہت [illegible]

تھی تو پانچ [illegible] کی [illegible] عاص کا [illegible] گیا

یہی روایت [illegible] والی [illegible] ملتی

روض المناظر [illegible] عباسیہ [illegible] عمرو کا

اور مغیرہ [illegible] کی [illegible]

تفسیر [illegible] آنحضرت نے حق

میں کہا کہ یہ [illegible] تر

عمرو عاص نے [illegible] کی

کتاب مرآۃ [illegible] اور پڑھے

تو آنحضرت نے فرمایا [illegible] ایک [illegible]

لعنت کروں [illegible] آنحضرت [illegible] کان [illegible]

کا جواب [illegible]

محاضرات [illegible] روایت کرتے ہیں

کہ تحقیق معاویہ کو جب حضرت علی [illegible] خبر پہنچی

تو [illegible] کو [illegible]

ہے پس [illegible] نے [illegible] شماتت کرنے

والے کی آنکھوں [illegible] ایسے بزرگوں کے قتل سے ہم

کو [illegible] لوگوں سے [illegible] اور لوگوں سے

بزرگتر تھا [illegible] زنبوری سے

سر پر مارا [illegible] کی [illegible] ہو گئی۔

ابن ماجہ جلد اول ص[illegible] سطر ۲ ۔ [illegible] جلد دوم [illegible] مسلم جلد دوم ص[illegible] بخاری مطبوعہ مصر
جلد اول ص[illegible] پر ہے کہ [illegible] حضرت علی علیہ السلام پر لعنت کرتا اور گالیاں دیتا۔
تاریخ الخلفاء [illegible] سطر [illegible] مطبوعہ مصر ص[illegible] سطر ۲۲ پر ہے
کہ فرمایا حضرت [illegible] میری امت میں سے سب سے پہلا شخص جو میری سنت کو بدل ڈالے گا اس کا نام یزید
ہوگا۔ اور نیز [illegible] سطر [illegible] پر ہے کہ میری امت میں قسط و عدل
ہمیشہ قائم رہیگا [illegible] جو بدل ڈالے گا جس کا نام یزید ہوگا۔
[illegible] ہے کہ اہل شام کا
حضرت علی علیہ السلام [illegible]
[illegible] وہ لوگوں کو اس
فعل کی ترغیب [illegible] کامیاب نہیں ہوا۔
اور [illegible] اس کا لشکر کے ساتھ موجود [illegible] اس کا حال اچھا
اور اس کا انجام پاکیزہ ہوا ہے۔
ابن حجر عسقلانی [illegible] علامہ سیوطی کا قول ہے کہ
یزید زمرہ [illegible] ذکر حدیث اثنا عشر
میں ہے کہ [illegible] امام حسین علیہ السلام واجب
القتل تھے [illegible] کیونکہ جمہور اہلسنت
یزید کو مومن [illegible] جانتے ہیں۔
[illegible] یزید امام عادل ہادی اور مہدی
تھا۔ اور اکابر صحابہ اور اولیاء اللہ سے تھا [illegible] کا عقیدہ ہے کہ وہ نبی تھا۔
بخاری جلد اول کتاب الجہاد باب ما قیل فی قتال الروم [illegible] مطبوعہ دہلی میں ہے کہ
فرمایا رسول اللہ نے کہ میری امت میں جو شخص قسطنطنیہ [illegible] جہاد کرے گا۔ وہ [illegible] ہے پس
ناظرین! یزید بقول اہلسنت جنتی ہے [illegible] ہے کہ یزید نے قسطنطنیہ پر چڑھائی کی۔
منہاج السنۃ ابن تیمیہ مطبوعہ مصر جلد دوم ص[illegible] پر ہے کہ یزید نے قسطنطنیہ پر چڑھائی کی۔
فتح الباری [illegible] قسطلانی جلد پنجم ص[illegible] عینی جلد [illegible] ص[illegible] پر ہے کہ یزید قسطنطنیہ پر
چڑھائی کی وجہ سے مغفور نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ [illegible] صحابیت سے خارج تھا [illegible] کہتا ہے

کر تھے یہی وقت کا عمر ہو گیا [illegible]

ابن تیمیہ نے حجر بن عدی [illegible] کیا گیا وجہ انکے
قول کے مطابق [illegible] انکو کچھ عرصہ
کے [illegible] سے معاویہ و انکے
بیٹے [illegible] جنگ کی و یزید نے سب
سے [illegible]

[illegible] ہوگا اس وقت مسلمانوں کا
[illegible]

[illegible]
اس پر [illegible] فاسق اور ظالم
کو خاص کر [illegible] ہے کہ رسول اللہ نے
فرمایا کہ قسطنطنیہ [illegible] قسطنطنیہ پر چڑھائی کی اس کا
سردار یزید تھا [illegible]

ابن تیمیہ [illegible] دربار معاویہ میں پہلے رسول اللہ
نے ابن اشرف کے ساتھ [illegible] اس پر محمد بن مسلمہ انصاری
نے کہا کہ [illegible] کا جاتا ہے اور
تو سنتا ہے [illegible]

[illegible] پر مظالم کا
سیلاب [illegible] بسر بن ارطاۃ
صحابی کو حکم [illegible] مدار کیا
پیدا ہوئے اس قتل [illegible] بسر
بن ارطاۃ وہی شخص ہے [illegible] کی ماں
کے سامنے قتل کر [illegible] مر گئی

تاریخ کامل [illegible] میں
بیٹھا ہوا تھا [illegible] کہ ابن زیاد تیرا

سفیان نے کہا۔ کہ محمد اللہ یہ اسلام کو پارہ پارہ کرتا تھا۔ اور اس سے بڑھ کر کوئی مشئوم مولود اسلام میں پیدا نہیں ہوا۔ ناظرین! یہ وہابی فرقہ ابو حنیفہ کے حق میں اچھے خیال نہیں رکھتا۔ ان کا ایک عالم لکھتا ہے کہ لفظ "سگ" کے عدد بحساب حروف ابجد اسی بنتے ہیں۔ جو ابو حنیفہ کا سال ولادت ہے اور بوکم جہاں پاک سگ کے اعداد ایک سو پچاس ہیں جو اس کا سال وفات ہے۔

امام طحاوی نے فضائل ابو حنیفہ میں لکھا ہے کہ حضرت خضرؑ نے ابو حنیفہ سے اس کی زندگی میں پانچ سال اور اس کی قبر سے پچیس سال تک علم حاصل کیا۔

میزان الاعتدال میں بہ سند ابن عدی و نسائی اور حاشیہ العینیہ عراقی میں بہ سند ابن البرد ابن عدی و نسائی و دار قطنی لکھا ہے کہ ابو حنیفہ ناقص العقل تھا۔ حاشیہ تخریج ہدایہ ابن حجر مکی میں ہے۔ کہ ابو حنیفہ نے پچاس احادیث رسولؐ میں خطا کی۔ اسمٰعیل کا قول ہے کہ ابو حنیفہ جہمی و مرجی و خارجی تھا مصفی شرح موطا شاہ ولی اللہ میں ہے کہ اکابر محدثین مثل احمد۔ بخاری۔ مسلم۔ ترمذی۔ نسائی ابو داؤد و ابن ماجہ نے ابو حنیفہ کو قابل روایت خیال نہیں کیا۔ تاریخ ابن خلکان میں ہے کہ ابو حنیفہ نے کہا کہ میں نے شریعت کے تین مسئلے ایک حجام سے سیکھے جبکہ وہ میری حجامت بنا رہا تھا۔

مذہب ابو حنیفہ

قیاس ایسی منحوس چیز ہے جو اسلامی شریعت کے حق میں زہر ہلاہل کا حکم رکھتی ہے۔ اور افسوس ہے کہ یہی چیز مذہب سنی کی جان ہے۔ ابو حنیفہ کو اس سے خاص دلچسپی تھا۔ امام صادقؑ نے ابو حنیفہ کو بہت سمجھایا کہ قیاس سب سے اول شیطان نے کیا تھا جس کے صلہ میں وہ مردود ابدی ہو گیا۔ مگر مصداق "زرو بیج آہنی در سنگ" کچھ اثر نہ ہوا۔ ایک دفعہ حضرت صادقؑ نے ابو حنیفہ سے فرمایا۔ کسی شخص کا قتل کر دینا امر عظیم ہے یا زنا۔ ابو حنیفہ نے کہا قتل نفس امر عظیم ہے۔ حضرتؑ نے فرمایا پھر قتل میں دو گواہ اور زنا میں چار گواہ کیوں ضروری ہیں۔ پھر حضرتؑ نے فرمایا خدا کے نزدیک روزہ امر اعظم ہے یا نماز۔ ابو حنیفہ نے کہا نماز امر اعظم ہے۔ حضرتؑ نے فرمایا پھر کیا وجہ ہے کہ عورتوں کو حکم ہے کہ روزہ کی قضا کریں۔ مگر نماز کے لئے یہ حکم نہیں ہے۔ پس تمہارا قیاس کیا ہوا۔

غنیۃ الطالبین شیخ عبد القادر گیلانی ص ۲۰۰ میں ہے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے میری امت بہتر فرقوں پر متفرق ہو گی جس میں سب سے اعظم فتنہ میں وہ ہو گا۔ جو قیاس کریگا۔ اور حلال کو حرام اور حرام کو حلال کریگا۔ الفاروق مولوی شبلی نعمانی صفحہ ۲۲۴ میں ہے کہ سب سے اول جس نے قیاس کی بنیاد ڈالی وہ عمر بن خطاب ہے۔

شارح منہاج لکھتا ہے کہ امام محمد [illegible] امام صادق [illegible] کے شاگرد ہیں۔ [illegible] اطیب ہیں [illegible] امام [illegible] ابو حنیفہ [illegible] شاگرد ہیں۔

[illegible] میں [illegible] ہے جس کی وجہ سے دنیا کی [illegible] میں [illegible] حلال کو حرام [illegible] میں ہے حضرت صادق نے ابو حنیفہ سے فرمایا کہ جس نے [illegible] کے علاوہ [illegible] قیاس [illegible] استعمال [illegible]۔

دنیا [illegible] حنفی مذہب [illegible] ہے [illegible] دو مذاہب سے جنہیں حکومت [illegible] مذہب ابو حنیفہ اور مذہب مالک [illegible]۔

امام غزالی [illegible] مذہب [illegible] حنفیہ میں منطقی [illegible] یہی وجہ ہے کہ [illegible] امام بخاری کے استاد [illegible] ابو حنیفہ [illegible]۔

امام غزالی [illegible] ابو حنیفہ [illegible] قاضی ابو بکر لکھتا ہے کہ ابو حنیفہ [illegible] مقام میں لکھا ہے کہ ابو حنیفہ نے [illegible] ابو حنیفہ کا مذہب سلطنت کے اقتدار سے وابستہ تھا۔

[illegible] ابو حنیفہ سے اسلام میں [illegible] ابو حنیفہ کے مسائل کا نقصان [illegible] کا قول ہے کہ اسلام میں ابو حنیفہ کی خرابی دجال کے فتنہ سے زیادہ ہے۔

اقوال ابو حنیفہ

مسند امام احمد حنبل میں سورہ ق [illegible] فی جہنم کل کفار عنید کے بارہ میں لکھا ہے کہ [illegible] کا بیان ہے کہ ہم لوگ ابو محمد اعمش کے مرض موت میں عیادت کو گئے [illegible] ابو حنیفہ اور ابن ابی لیلی [illegible] بھی آگئے ابو حنیفہ نے ابو محمد اعمش سے کہا کہ تم نے علی کے بارہ میں ایسی ایسی حدیثیں [illegible] بیان [illegible] ابو محمد [illegible]

تکیہ کے سہارے بیٹھ گیا۔ [illegible] مجھ سے [illegible] نے [illegible] کی [illegible] مختصر

عکرنا مت کے [illegible] مجھکو [illegible] تب [illegible] دوستوں کو۔ [illegible] جسم میں داخل کرو

[illegible] مطبوعہ نولکشور [illegible] ہے

کہ ابو حنیفہ کے نزدیک [illegible] دونوں کا ایمان برابر ہے کسی کے

ایمان میں کچھ کمی زیادتی نہیں۔

رحم [illegible] مطبوعہ نولکشور [illegible] ابو حنیفہ کے نزدیک [illegible]

حرام بیٹی جائے عزت نہیں ہے۔

[illegible]

کہ ابو حنیفہ کے نزدیک [illegible] نہیں ہے

ہدایہ جلد اول [illegible] ابو حنیفہ کے نزدیک [illegible]

[illegible] نکالکر [illegible] مسلمان [illegible] تو بھی

اس کا عہد ذمی ہوسکتا نہیں [illegible] واجب ہے

ہدایہ شرح [illegible] کہ ابو حنیفہ

کے نزدیک نماز میں [illegible] نماز

خواہ جہری ہو یا سری۔

ہدایہ [illegible] ابو حنیفہ کے نزدیک

رفع یدین کرنا وقت رکوع میں [illegible] دوسری رکعت [illegible] درست

نہیں ہے۔ ہدایہ جلد [illegible]

کنز الدقائق [illegible] میں ہے [illegible]

ہو [illegible] پہلے سجدہ سے [illegible] پہلی اور تیسری رکعت میں

دونوں سجدوں سے [illegible] عالمگیری

جلد اول [illegible] ہے کہ ابو حنیفہ کے نزدیک [illegible]

ہدایہ جلد اول [illegible] شرح [illegible] حاشیہ [illegible] جلد اول

ہے کہ ابو حنیفہ کے نزدیک [illegible] عالمگیری

جلد پنجم [illegible] جامع صغیر [illegible] ابو حنیفہ [illegible]

ہدایہ جلد اول صفحہ ۶۳ شرح وقایہ فتح القدیر [illegible] عالمگیری جلد اول [illegible]
قاضی خاں جلد اول [illegible] ابو حنیفہ کے نزدیک [illegible] جمعہ کے دن کو
زوال کے وقت [illegible] سکتے ہیں۔

شرح فقہ اکبر ملا علی قاری [illegible] ابو حنیفہ سے [illegible] اہلسنت والجماعت
کا ہے [illegible] ہر نیک و بد [illegible] کے پیچھے نماز جائز
ہے [illegible] فاسق [illegible] کے پیچھے [illegible]

ابن جوزی [illegible] زندہ
ہوتے تو میرے بہت [illegible] ہوتے۔

درمختار [illegible] نازل ہوں گے تو عیسیٰ [illegible] ابو حنیفہ
کی پیروی کریں گے [illegible]
ابو حنیفہ کا قول ہے کہ [illegible] کی
حدیث سنائی گئی [illegible]
ردالمحتار [illegible] فتویٰ ہے۔
اگرچہ بعض نے [illegible] اس
کی کھال کا [illegible] اس کو گود میں
لے کر نماز پڑھی جائے تو [illegible] نہیں۔

فقہ حنفیہ

شرح فقہ اکبر ملا علی قاری [illegible] اگر کسی نے ابوبکر یا عمر یا عثمان یا
علی کو قتل کر دیا تو بھی وہ مسلمان ہے خارج نہیں ہے۔
شرح فقہ اکبر ملا علی قاری [illegible] اگر کوئی شخص امام حسین علیہ السلام کے شہید
کر دینے کا حکم دے تو بھی وہ شخص کافر نہیں ہو سکتا۔
امام فخرالدین رازی [illegible] میں لکھتے ہیں کہ حنفیوں کے نزدیک جائز ہے کہ گوز
کر کے نماز تمام کرے [illegible] کوئی فاسق مسلمان بھی اس کا ارتکاب نہیں کرتا۔ بلکہ اگر کوئی ایسا
کرے تو وہ [illegible] شریعت کو ذلیل کیا [illegible] ترک نماز بہتر ہے

مجموع المذاہب فی اضعف المذاہب سیوطی منیۃ الحق فی اختیار الحق امام الحرمین جوینی رسالہ ترجیح مذہب شافعی امام رازی میں ہے کہ اگر کتے کی کھال کا پہنا ہوا حصہ نجاست سے آلودہ کر لیا جائے اور شراب نبیذ سے بے ترتیب وضو کر لیا جائے اور بغیر نیت کے تکبیر تحریمہ کہہ کر نماز کو کسی بھی زبان میں شروع کر دیا جائے اور دونو سجدوں میں حد فاصل مرغ کے ٹھونگ کی طرح دو ٹھونگیں لگائی جائیں اور نماز کے اختتام پر بجائے سلام کہنے کے گوز لگا دیا جائے، تو ابو حنیفہ کے نزدیک سب سے اچھی اور درست نماز

فتاوی قاضی خان جلد دوم ص ۲ فتح القدیر جلد دوم ص ۳۳ پر ہے کہ اگر ایک مرد ملک مغرب میں اور ایک عورت ملک مشرق میں ہزاروں میل کی مسافت پر بیٹھی ہوں۔ اور ان دونوں کا نکاح کسی طرح پڑھ دیا گیا۔ اب اگرچہ اس مرد مغربی کو اس عورت مشرقی سے صحبت کرنے کی نوبت نہیں آئی پھر بھی تاریخ نکاح سے چھ مہینے بعد ہی اگر وہ عورت بچہ جنے تو وہ بچہ صحیح النسب ہوگا بلکہ اس مرد کی کرامات گنی جائیں گی

رد المحتار شرح در مختار جلد اول مطبوعہ مصر ص ۱۲۰ پر ہے کہ خانیہ میں ہے کہ بخاری میں جو حدیث آئی ہے کہ حضرت نے فرمایا جن چیزوں کو خدا نے حرام کیا ہے ان میں شفا نہیں ہے اس سے مراد یہ ہے کہ جن چیزوں میں شفا ہے وہ حرام نہیں ہیں۔ جیسا کہ پیاسے کے لئے شراب حلال ہے۔

در مختار ص ۱۴۳ پر ہے کہ سور کے بال طاہر ہیں۔

در مختار جلد دوم ص … پر ہے کہ اگر قبل نیت یا بعد نیت روزہ رکھ کر کھا لے پی لے یا جماع کرے تو روزہ درست ہے صرف نقصان ہو جاتا ہے۔

رد المحتار جلد دوم ص … پر ہے کہ اگر کوئی یاد دلائے کہ تم روزہ سے ہو اس پر بھی وہ کھا لے تو بعض کہتے ہیں کہ اس کا روزہ درست ہے اور جو لوگ روزہ کے باطل ہو جانے کے قائل ہیں وہ بھی کفارہ نہیں مانتے

رد المحتار جلد دوم ص … پر ہے کہ اگر فرج کی طرف کئی بار نظر کرے اور انزال ہو جائے یا اسی فکر میں ڈوبا رہے اور انزال ہو جائے تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔

رد المحتار جلد دوم ص … پر ہے کہ اگر کوئی روزہ دار لکڑی اپنی مقعد میں داخل کرے اس طرح پر کہ اس کا کچھ حصہ مقعد سے باہر رہ جائے تو روزہ درست ہے لیکن اگر لکڑی تمام کی تمام غائب ہو جائے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

رد المحتار جلد دوم ص … پر ہے کہ اگر روزہ دار خشک انگلی مقعد یا فرج میں داخل کرے تو روزہ درست ہے لیکن تر انگلی داخل کرنے سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے۔

رد المحتار جلد دوم ص ۱۰۴ پر ہے کہ اگر لکڑی یا مصرہ میں اندر باندھ کر حلق تک اس کو پیٹ میں داخل کر دیا

جاوے لیکن ٹھیک وہ ساکن رہ جاتا ہے تو روزہ درست ہے۔

ردالمختار جلد دوم ص ۱۲۰ اور رفع وسے قاضی خان مطبوعہ نولکشور جلد اول ص ۔۔۔ میں ہے کہ اگر بالغ روزہ عضو تناسل کو کسی جانور یا مردہ کی فرج میں داخل کرے جب تک انزال نہ ہو روزہ درست ہے۔

ردالمختار جلد دوم ص ۔۔۔ میں ہے کہ اگر دو عورتیں مساحقہ کریں اور انزال ہو جائے تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔

شرح بخاری عینی کتاب التفسیر میں ہے کہ امام مالک نے کہا جو شخص دین میں میرا اقتدا کرتا ہے اس کی نسبت مجھے شبہ نہیں کہ وہ وطی فی الدبر نسوان کی حلت میں شک کرے۔

در منثور میں ہے کہ امام شافعی سے وطی فی الدبر کا مسئلہ دریافت کیا گیا۔ امام شافعی نے کہا رسول اللہ سے نہ اس فعل کی حلت ثابت ہے نہ حرمت اور میں اس کی حلت پر دلالت کرتا ہوں۔ اسی در منثور میں امام شافعی کا مناظرہ درج ہے جو ۔۔۔ امام محمد شاگرد امام ابو حنیفہ سے کیا تھا جس میں شافعی نے وطی فی الدبر ثابت کیا تھا ۔۔۔ محمد بن منکدر اور عبدالرحمن بن قاسم اور ابن ابی ملیکہ وغیرہ جو امام تھے اور بعض نے ان ۔۔۔ وطی فی الدبر نسوان کی حلت کے قائل تھے یورپ میں بعض اس فعل کے عامل بھی تھے۔

در منثور میں ہے کہ ایک دن ۔۔۔ وطی فی الدبر کا مسئلہ دریافت کیا گیا۔ میں نے کہا کہ سب ۔۔۔ میں سے خود اس فعل کا ۔۔۔ جب ۔۔۔ ہوا تو روغن سے مدد لی گئی۔

عینی نے شرح ہدایہ میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی زوجہ یا غلام یا لونڈی سے وطی فی الدبر کرے تو اس پر حد نہیں ہے۔ اکثر فقہا نے اس فعل کے ارتکاب پر مثل زنا کا بھی حکم نہیں دیا اور بعض فقہا کے نزدیک اس فعل سے روزہ بھی نہیں ٹوٹتا۔

ہدایہ ص ۔۔۔ اگر کوئی شخص ۔۔۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک اس پر حد نہیں وہ چوپائے سے کرے۔ اس پر بھی حد نہیں۔

امام ابو یوسف کی شکایت کا قصہ ۔۔۔ شاعر کی زبانی لسان المیزان ترجمہ ابو یوسف میں ابو اسحاق شیرازی کی کتاب القاب سے منقول ہے ۔۔۔ جب یعقوب یعنی امام ابو یوسف فوت ہو چکا تو اس کی قبر پر بعض شاعر نے یہ شعر لکھے جن کا ماحصل یہ ہے ابو یوسف نے اپنے قیاس سے شراب کو حلال کیا قیاس کی طرف اس قدر رغبت کی ۔۔۔ حرمت مدام کے بعد اس کا حلال ہونا ثابت کر دیا اگر ابو یوسف کو ۔۔۔ تو ۔۔۔ کو ۔۔۔ حلال کر جاتا۔

ناظرین! اسحاق شیرازی خطیب بغدادی کا استاد ہے۔

نہیں ہے سوائے اس کے کہ اس نے حضرت علی (علیہ السلام) کے ساتھ ہو کر (جنگ صفین میں) فرقہ باغیہ کے خلاف جنگ نہ کی۔

ملل و نحل مطبوعہ لندن صفحہ [illegible] پر ہے کہ قیس بن ابی حازم کہتا ہے کہ ہم حضرت علی علیہ السلام کے ساتھ جنگ [illegible] میں [illegible] شریک تھے [illegible] جنگ صفین [illegible] حضرت علی علیہ السلام نے اپنے لشکر سے خطاب کر کے [illegible] کی طرف جو [illegible] کافر و ملعون ہے، اور ان لوگوں کی طرف چلو جنہوں نے [illegible] (صرف [illegible] مسلمان ہیں)

[illegible] اہلبیت علیہم السلام میں [illegible] الحدیث [illegible] وہ [illegible] بیزار ہو [illegible] شیعت [illegible] امام [illegible] حضرت علی کی [illegible] امام حسین اور آپ کے [illegible] کی شہادت اور [illegible] کی گئی۔

شراب [illegible] اور اس کا [illegible] کر [illegible]

[illegible] حضرت علی [illegible] ہو [illegible] ملعون [illegible] کے [illegible] مجبور کرتے اور جو شخص [illegible] کی [illegible] ہم بھی [illegible] حسن و امام حسین اور جناب سیدہ [illegible] لعنت [illegible]

حضرت علی [illegible] اور [illegible] کے باہم کا [illegible] حکومت [illegible] کی [illegible] جنگیں اور [illegible] ہو گئیں

[illegible] حضرت [illegible] مذہب [illegible] سے اس کا کفر [illegible] کو [illegible] دیا اور [illegible] زندگی ہی میں یزید کو خلافت اپنا جانشین [illegible]

فضائل و شہادت حضرت عمار یاسرؓ

[illegible] تاریخ کامل جلد سوم ص ۳۶ پر ہے کہ امام بیہقی اور زہری اور مجاہد سے روایت ہے کہ [illegible] مسجد نبوی کی تعمیر شروع کی تو آنحضرتؐ نے اینٹ وغیرہ اٹھانا شروع کر دیا۔ دوسرے اصحاب [illegible] اینٹ گارا وغیرہ [illegible] شروع کیا۔ عثمان بن عفان خوش پوشاک شخص تھا [illegible] کپڑوں پر گرد و غبار پڑنے کا خیال رکھتا اور صاف کرتا اس پر جناب امیر علیہ السلام [illegible] جو مسجد تعمیر [illegible] اس طرح مشغول ہو [illegible] وہ شخص نہیں ہو سکتا جو [illegible] اور صاف کرتا ہے عثمانؓ نے حضرت عمارؓ [illegible] کی وجہ سے چہرہ بگاڑ دینے کی دھمکی دی۔ اس پر آنحضرتؐ غضبناک ہوئے اور فرمایا [illegible] کے درمیان [illegible] کو ایذا دی [illegible] آنحضرتؐ نے عمارؓ [illegible] ہو گئے اور [illegible] سب [illegible] کی مٹی [illegible] نہیں کرینگے [illegible]۔

سورہ [illegible] علی و حمزہ و عمارؓ ہیں۔

[illegible] ص ۲۳ اور [illegible] ص ۲۲۳ اور استیعاب [illegible] روایت کی ابن مسعود [illegible] صورت [illegible] بحوالہ ابن حجر عسقلانی لکھا ہے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ [illegible] عمارؓ [illegible] گروہ [illegible] قتل کرے گا۔

استیعاب جلد دوم ص ۴۳ [illegible] عمارؓ [illegible] [illegible] دشمنی کی۔ ترمذی معہ ترجمہ مطبوعہ نولکشور جلد دوم ص ۵۹ [illegible] جنت [illegible] کا مشتاق ہے یعنی علیؓ و عمارؓ و سلمانؓ کا [illegible] جلد دوم ص ۲۳۵ پر ہے کہ عمارؓ اور عمارؓ کی والدہ سمیہ اور عمارؓ کا باپ یاسر ایک ہی وقت اسلام لائے [illegible] سمیہ کو ابوجہل نے شہید کر دیا اور مرحومہ اسلام میں سب سے پہلی شہیدہ کہلاتی ہیں یاسر کو کفار نے [illegible] کہ جاں بحق ہو گیا۔ عمارؓ نے تقیہ سے جان بچائی جس کی تعریف [illegible] کی [illegible] نے کہا کہ ہم چاہتے تو

تمام صحابہ رسولؐ کے بارہ میں کچھ کہہ سکتے اور مذمت میں وضعی حدیث بنا سکتے بہ استثناء عمارؓ جس کے بارہ
میں رسول اللہ نے فرمایا کہ سر سے قدموں تک ایمان سے بھرا ہوا ہے ص ۴۳ پر ہے۔ کہ عمارؓ
حضرت علی علیہ السلام کی طرف سے لڑ کر جنگ صفین میں ۳۷ھ ہجری میں شہید ہوا۔ اور حضرت علی علیہ السلام
نے اس کو بلا غسل و کفن اس کے اپنے کپڑوں میں دفن کیا۔

اسد الغابہ ص ۱۱۵ پر ہے کہ جب عمار کو لشکر معاویہ نے شہید کر دیا۔ تو ہر ایک دو شخص بغرض انعام دعویٰ
کرتا کہ عمار کو میں نے قتل کیا ہے۔ اس پر عمرو عاص بولا کہ تم دونوں صرف آگ کے لئے جھگڑ رہے ہو۔

اسد الغابہ جلد سوم ص ۱۱۵ پر ہے کہ جب عمار یاسر کو لشکر معاویہ نے شہید کر دیا۔ تو خزیمہ بن ثابت
انصاری نے جن کو ذوالشہادتین کا لقب حاصل تھا فوراً تلوار کھینچ لی اور کہا کہ اب معاویہ بقول
رسولؐ بھی باغی و کافر ثابت ہو گیا ہے یہ کہہ کر لشکر معاویہ پر حملہ کیا اور شہید ہو گیا

حالات ابوحنیفہ

ابوحنیفہ کا اصل نام نعمان بن ثابت تھا چونکہ اس نے اپنی لڑکی مسماۃ حنیفہ کا نکاح خلیفہ ہارون رشید
سے کر دیا اس لیے اس کا نام ابوحنیفہ یعنی حنیفہ کا باپ مشہور ہو گیا۔ اس رشتہ کی وجہ سے ہارون رشید
نے اس کو قاضی بنایا۔ اس نے پہلے قیاس کی بنیاد ... کر دیا خلیفہ ہارون رشید نے اس کے
شاگرد ابو یوسف کو قاضی القضاۃ بنایا۔ جس نے مذہب حنفیہ کو سلطنت کی حمایت میں بہت رواج
دیا۔ سنی کہتے ہیں کہ ابوحنیفہ نے چھ ماہ امام جعفر صادقؑ کی شاگردی کی۔ مگر ... کا حق یہ دیکھا کہ عترت کی
مخالفت میں ہمیشہ ساعی رہا ۸۰ھ میں پیدا ہوا اور ۱۵۰ھ میں فوت ہو گیا

سیرت النعمان مولوی شبلی نعمانی ص ۱۲ پر ہے کہ امام اعظم کے نسب میں بہت اختلاف ہے اس
کے نسب کے متعلق کوئی اس سے زیادہ ... نام زوطی کوفی نعمان کوفی کا ... لکھتا ہے۔

سیرت النعمان شبلی ص ۱۱ پر ہے کہ ابوحنیفہ عجمی النسل تھا۔ بعض اس میں اختلاف ہے کہ کس نسل سے
تھا اور عرب میں کیونکر آیا بعض مورخوں نے اس کی نسبت لکھا ہے کہ وہ کابل سے گرفتار ہو کر آیا اور
اس کو قبیلہ بنی تیم کی عورت نے خرید لیا کچھ دنوں خدمتی بن کر رہا۔ پھر آزاد کر دیا گیا۔

تاریخ صغیر بخاری ص ۱۷۴ پر ہے کہ ابوحنیفہ یا نعمان بن ثابت کی وفات ۱۵۰ھ میں ہوئی اور
اس کی عمر ۷۰ سال تھی یعنی ۸۰ھ میں پیدا ہوا تھا۔ بخاری نے نعیم بن حماد سے روایت کی ہے۔
کہ اس نے فزاری سے کہا کہ ہم سفیان ثوری کے پاس بیٹھے تھے کہ ابوحنیفہ کے مرنے کی خبر آئی تو

ترمذی کتاب التفسیر جلد دوم صفحہ ۲۰۴ پر ہے کہ ابن عباس سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب نے آنحضرتؐ سے عرض کیا۔ یا حضرتؐ [illegible] میں نے اپنی سواری (زوجہ) کو [illegible] لیا (یعنی اغلام کیا تھا)

تلخیص جلد چہارم صفحہ ۲۰۵ پر ہے کہ جو شخص حالت حیض میں جماع کرے یا عورت کی دبر میں دخول کرے یا کاہن کے پاس (استعمال) [illegible] ہے۔ حاجت تو وہ بیزار ہو گیا۔ اس چیز سے جو محمدؐ پر نازل ہوئی ہے (قرآن پاک)

فتح الباری کتاب التفسیر ۲۳۱ اور بخاری جلد سوم صفحہ [illegible] پر ہے کہ ابن عمر نے کہا کہ بیشک آنحضرتؐ پر دلالت دبر کی اباحت میں [illegible] آیت نازل ہوئی ہیں۔ [illegible] کہ حرث لکم نازل ہوئی

تفسیر کبیر فخر الدین رازی میں باب [illegible] میں ہے کہ آیت نساء کم حرث لکم سے مرد کو اختیار دیا گیا ہے خواہ وہ عورت میں دخول کرے خواہ مقعد میں۔

ارشاد الساری شرح بخاری قسطلانی میں ہے کہ رضی اللہ عنہ کے جواز کو جماعت صحابہ اور تابعین اور امام مالک نے تسلیم کیا ہے۔

میزان الاعتدال ذہبی در محمد مسلم [illegible] المعروف [illegible] میں ہے کہ قاضی یحییٰ بن اکثم کو بچہ بازی کا بہت [illegible] وضع [illegible] تمام [illegible] نہایت کثرت سے تھی۔

تاریخ الخلفاء [illegible] میں ہے کہ [illegible] ولید بن عبد الملک بن مروان کی ایک معشوقہ تھی [illegible] جب امرائے دربار نے التجا کی تو اس کے دفن کا حکم دیا۔ [illegible] سنیوں کے امیر المومنین خلیفۃ المسلمین اور نائب حق

فتاویٰ قاضی خان جلد [illegible] کتاب [illegible] میں لکھا ہے کہ اگر کوئی بہائم (حیوان) یا میت سے جماع کرے گر انزال نہ ہو تو اس کا روزہ [illegible] نہیں ہوتا۔

عمدۃ الرعایۃ شرح کنز الدقائق [illegible] میں ہے کہ اگر آلۂ تناسل پر کپڑا لپیٹ لیا جائے اور محرمات (ماں، بہن، بیٹی) [illegible] سے جماع کیا جائے تو حد نہیں۔

فتاویٰ عالمگیری جلد [illegible] میں [illegible] غسل میں ہے کہ اگر ذکر پر کپڑا لپیٹ کر جماع کیا جائے اور انزال نہ ہو [illegible] ہے کہ غسل واجب ہے اور بعض نے کہا ہے کہ غسل واجب نہیں [illegible] کہ اگر ایک کپڑا لپیٹا جائے۔ اس طرح کہ اس سے فرج کی حرارت اور لذت محسوس نہ ہو تو غسل واجب [illegible] غسل واجب نہیں ہوتا۔

جامع الرموز شمس الدین قہستانی [illegible] مطبوعہ نولکشور لکھنؤ جلد اول صفحہ [illegible] پر ہے [illegible]

لکھا ہے۔ اگر سر ذکر پر کپڑا یا کوئی اور چیز لپیٹی جائے تو غسل واجب نہیں ہوتا۔ نیز اسی کتاب کی بحث صوم صفحہ ۱۵۶ میں عوام الصفیہ لکھا ہے کہ اگر ذکر پر اس طرح کپڑا لپیٹا جائے کہ مقام مخصوص کی حرارت محسوس نہ ہو۔ اور روزہ دار [illegible] پر کوئی کفارہ نہیں۔

جامع الرموز مطبوعہ نولکشور جلد اول صفحہ بحث غسل میں ہے۔ کہ سر ذکر پر کپڑا یا کوئی اور چیز جیسے [illegible] لپیٹ کے جماع کرے تو غسل واجب نہ ہوگا۔ جامع الرموز جلد اول بحث صوم صفحہ ۱۵۶ پر ہے کہ اگر عضو تناسل پر جب کپڑا لپیٹ کر جماع کرے جس سے مقام مخصوص کی حرارت محسوس نہ ہو تو اس پر کفارہ لازم نہ ہوگا۔

در المختار مطبوعہ نولکشور جلد اول صفحہ [illegible] میں ہے کہ اگر سر ذکر پر کپڑا لپیٹ کر داخل کرے تو اصح یہ ہے کہ اگر جماع کی لذت پائے تو غسل واجب ہے ورنہ نہیں بحر الرائق شرح کنز الدقائق کتاب النکاح میں ہے کہ اگر عضو تناسل پر کپڑا لپیٹ کر عورت کی عصمت دری سے جماع کرے تو حرام نہیں ہے۔

نووی شرح مسلم میں ہے کہ اگر ذکر پر کپڑا لپیٹ کر عورت کی فرج میں داخل ہو تو ہمارے علماء کے تین قول ہیں جن میں دوسرا قول یہ ہے کہ غسل واجب نہیں کیونکہ دخول کپڑے میں ہوا ہے

قاضی خان صفحہ ۲۲۳ سطر ۹ میں ہے کہ اگر کوئی بالغ مرد [illegible] کرے تو اس کو تعزیر کی جائے لیکن اگر [illegible] کرے تو اس پر کوئی حد نہیں سطر ۲۵ میں ہے کہ اگر [illegible] ہو جائے تو اس پر کوئی حد نہیں جامع الرموز مطبوعہ نولکشور کتاب حدود صفحہ ۵۲ سطر ۲ میں ہے کہ اگر غلام یا لونڈی یا اجنبی عورت یا منکوحہ عورت سے لواطت کرے تو اس پر کوئی حد نہیں

[illegible] نے جام جم میں لکھا ہے:-

[illegible] اسلام خویش مہر دفتر [illegible] نام خویش بدر
[illegible] گفت مالک [illegible] چنیں مالک

[illegible] نے بہارستان جامی میں لکھا ہے:-

گفت [illegible] با ملک خویش [illegible] راہ فساد
ترک ایں فعل کن کہ جائز نیست نزد دیں پروران شرع نہاد
گفت خامش کہ شیخ دیں مالک [illegible] فتوی بداد

ناصر خسرو لکھتا ہے:-

[illegible] مباح است مدام [illegible] نزد [illegible] فرمودہ امام

ابوحنیفه به ازین گفته و حوال [illegible] کرد [illegible] [illegible] حرام

حنبلی گفت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

گر کنی پیروی مفتی [illegible] [illegible] [illegible] وطی غلام

چنگ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

نفح المبین [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] وصفحه [illegible] جلد اول مطبوعہ مصر صفحہ ۲۴۹ سطر [illegible] [illegible] [illegible] حلبی جلد سوم [illegible] ہے کہ وطی فی [illegible] [illegible]۔

[illegible] [illegible] [illegible] علامہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] علامہ [illegible] [illegible] اصحاب کہا [illegible] امیرالمومنین [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] (کرلیں) [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

تاریخ الخلفا سیوطی مطبوعہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] یزید بن عبد الملک بن مروان [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] سلیمان خلیفہ ہوا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

تاریخ الخلفا سیوطی مطبوعہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کہ ابن جریج سے منقول ہے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ستیا تھا پھر انکو اپنی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] الاول باب امامت المتنفل والمتنفل [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] نماز کو جائز قرار دیا ہے

تفسیر کبیر جلد ثانی [illegible] مطبوعہ مصر [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] جلد اول [illegible] پر بروایت خزیمہ بن ثابت لکھا ہے کہ آنحضرت نے وطی فی الدبر سے [illegible] [illegible]۔

تفسیر کبیر مطبوعہ مصر جلد چہارم [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اگرچہ بہت مشکل ہے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کے برعکس ہے کہ مشرک [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اعضا کا استعمال کب [illegible] پاک [illegible] [illegible] لیکن مسلمانوں کے [illegible] کا استعمال

کیا ٹپا پانی نجس ہے۔

درمختار میں ہے کہ جو سنیوں کی فقہ کی معتبر کتاب ہے کہ اگر کسی کو نکسیر کا مرض ہو اور سورہ فاتحہ کو خون سے پیشانی کی ہڈی [illegible] لکھا جائے تو بہت شفا جائز ہے اور اسی طرح سورہ فاتحہ کو بھی پیشاب سے لکھنے میں مضائقہ نہیں اگر اس میں شفا کی امید ہو۔

فتاوی قاضی خان جلد چہارم مطبوعہ نولکشور [illegible] اور مولوی [illegible] حاشیہ فتاوی قاضی خان [illegible] اور فتاوی عالمگیری [illegible] پر ہے کہ جس کی نکسیر پھوٹے اور خون بند نہ ہو تو اگر وہ خون کے ساتھ اپنی پیشانی پر کچھ قرآن لکھے تو درست ہے [illegible] پیشاب سے بھی لکھے اور اگر مردار کی کھال پر قرآن لکھے [illegible] تو مضائقہ نہیں [illegible] قرآن تو حکم دیتا ہے کہ لا یمسہ الا المطہرون۔ یعنی اس کو نہیں چھوتے ہیں مگر [illegible]

مولوی ثناء اللہ [illegible] کہ روزہ [illegible] عورت [illegible] زیادہ دیوے تو مضائقہ نہیں [illegible]

مولوی عبید اللہ ایڈیٹر وکیل [illegible] فتوی [illegible] کہ قرآن میں اگر ممانعت ہے تو اس [illegible] کی ممانعت ہے [illegible] اور نزول قرآن کے اوقات میں [illegible] تھا۔

مجمع الانوار جلد دوم ص۳۹۵ پر ہے کہ ابن عمر روزہ کی [illegible] مجامعت سے کھولا کرتا اور اس نے تین جاریہ سے قبل عشا مجامعت کی۔

مولوی ثناء اللہ امرتسری نے اخبار اہلحدیث [illegible] میں بہ سلسلہ استفتا لکھا ہے کہ ایک شخص نے [illegible] منکوحہ سے مجامعت کی اور پھر وہ عورت حاملہ ہوئی [illegible] نکاح ہو یا نہ ہو لڑکا کس کی جانب قرار دیا جائیگا۔ [illegible] کا جواب ثناء اللہ نے یہ دیا کہ حقیقی والد کی منکوحہ سے [illegible] کی حرمت منصوص نہیں [illegible] صحیح ہوگا [illegible] پانی داخل [illegible]

علامہ شعرانی نے میزان [illegible] لکھا ہے کہ [illegible] جماعت [illegible] کے [illegible] میں [illegible] تاکہ [illegible] قوت [illegible] دوسرے کو شکست دے سکے۔

مولوی ثناء اللہ نے ایک فتوی شائع کیا [illegible] کوئی ایسی حرکت

نظر سے عیب سے اس امر کی کچھ زیادتی محسوس ہو ... میں نہ پہنچے ... [illegible] شہادت
سنائیں نہ علم کریں تاکہ ... جرم ... کا ... پہنچے ... ایام ہو ... کے بعد واقعات کا سننا منع
نہیں۔ ایسی مجلس کا ... گناہ میں سب سے اول ہوگا۔

چلپی حاشیہ شرح وقایہ صفحہ ... قاضی خاں جلد چہارم صفحہ ۴۲ کنز الدقائق [illegible]
ہے کہ ... عورت ... [illegible] ... کرنا کرے ہیں۔
ہدایہ جلد ... صفحہ ۲۵۳ ہدایہ جلد دوم صفحہ ۱۲۵ شرح وقایہ صفحہ ۲۳۶ کنز صفحہ ۱۷۵ عالمگیری [illegible] ... درمختار
صفحہ ۳۰۲ قاضی خاں جلد سوم ... ہے کہ ... کو ... کرایہ کی عورت کرے پیچھے اور اس سے
صحبت کرے ہیں کوئی گناہ نہیں ہے۔

ہدایہ جلد دوم صفحہ ۲۹۹ شرح وقایہ صفحہ ۶۲ کنز صفحہ ۶۵ رد مختار صفحہ ۳۵ عالمگیری جلد دوم صفحہ ۱۵ ہے کہ
اگر ہندو کافر ... حرم ... جائے تو اس کو سنگسار نہ کرنا چاہیے۔ رد المحتار جلد چہارم صفحہ ۲۲۳
عالمگیری جلد سوم صفحہ ... قاضی خاں جلد سوم صفحہ ... ہدایہ جلد دوم صفحہ ۵ شرح وقایہ صفحہ ۲۲ کنز صفحہ ۲۲ ہے کہ
کتے کی بیع جائز ہے۔

ہدایہ جلد دوم صفحہ ۲۵ شرح وقایہ صفحہ ۳۲ کنز صفحہ ۳۴۵ ہدایہ جلد چہارم صفحہ ۴۲ رد المحتار صفحہ ۱۹ عالمگیری
جلد پنجم صفحہ ۱۵ ہے کہ ... کا ... درست ہے۔ ... کا ... حلال ہے۔ ہدایہ جلد دوم صفحہ ...
کنز صفحہ ۳۵ عالمگیری جلد پنجم ... قاضی خاں جلد ... شرح وقایہ صفحہ ۳۴۵ رد المحتار جلد پنجم صفحہ ۲۹۱
ہے کہ اگر عورت حاصل کرنے ... سے ... جائے تو درست ہے۔

ہدایہ جلد اول صفحہ ۲۹۶ وقایہ صفحہ ۶۶ ... کنز ... صفحہ ۵ ہدایہ مترجم فارسی جلد دوم صفحہ ۳۰۲ ہے کہ
محرمات ابدی یعنی ماں بہن بیٹی خالہ وغیرہ سے جان بوجھ کر نکاح کرنے اور ان سے صحبت کرنے
میں شرعی حد نہیں ہے۔

فتاوے مترجم جلد سوم صفحہ ۳۱۲ عالمگیری جلد پنجم صفحہ ۳۲ رد المحتار جلد اول صفحہ ۱۴ قاضی خاں جلد چہارم
صفحہ ۳۶۹ ہے کہ اگر کسی کی نکسیر ... ہو ... کی ... سے قرآن لکھنا جائز ہے اور پیشاب
سے قرآن لکھنا جائز ہے ... رد المحتار جلد چہارم صفحہ ۱۹۶ ہے کہ بکری کا بچہ سورنی کے
دودھ سے پالا جائے تو اس کا گوشت کھانا حلال ہے۔

منیۃ المصلی مترجم اردو صفحہ ۵ ہے ... کا دودھ پاک ہے اور اس کو صحیح کہا گیا ہے منیۃ المصلی
مترجم اردو صفحہ ۵ ... ہدایہ جلد اول صفحہ ۲۳ شرح وقایہ ... ہے کہ ... کا ... رگڑنے سے پاک ہوجاتا ہے

[illegible] کی [illegible] جائز ہے [illegible] صحیح درست ہے

فتاوی قاضی خان [illegible] اگر کسی نے عمدا [illegible] جائز [illegible]

[illegible] درست ہے [illegible] رد المختار [illegible] ہے

[illegible] کا [illegible] نماز [illegible] صحیح درست ہے۔

[illegible] کے [illegible] کھانا [illegible] نماز

[illegible] کہ [illegible] اگر نماز میں سلام [illegible]

[illegible]

[illegible] کہ اسکا ایک [illegible]

[illegible] ہے کہ اگر [illegible]

[illegible] ہو جاتا ہے۔

[illegible] کوئی [illegible] اگر

[illegible] ہے کہ اگر [illegible] اگر

[illegible] درست ہے۔

[illegible] کرے [illegible]

قاضی خان [illegible] میں ہے کہ اگر [illegible] شہوت

[illegible] درست ہے۔

قاضی خان [illegible] کرنے سے روزہ نہیں

[illegible] ہے کہ اگر

[illegible] درست ہے

قاضی خان [illegible] ہے کہ اگر کوئی شخص [illegible] یا مردہ

عورت [illegible] روزہ نہیں ٹوٹتا اور اس پر غسل بھی واجب نہیں ہے

[illegible] ہے کہ اگر کوئی شخص [illegible] روزہ کی حالت میں [illegible]

[illegible] روزہ کی قضا لازم ہے اور غسل واجب۔

[illegible] ہے کہ اگر کوئی [illegible] شخص [illegible] سے جماع کرے تو [illegible]

کوئی [illegible] ہے کہ عورت کی فرج کی [illegible]

ہدایہ مترجم فارسی جلد دوم صفحہ ۳۳ و صفحہ ۳۴ پر ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی لونڈی کسی پاس رہن رکھ دے اور مرتہن اس سے جماع کرے تو اس پر شرعی حد نہیں۔ اگرچہ وہ جانتا بھی ہو کہ یہ لونڈی مجھ پر حرام ہے۔ قاضی خان جلد دوم [illegible] جلد اول صفحہ ۵ پر ہے کہ روزہ کی حالت میں اگر خوابیدہ عورت سے جماع کر [illegible] روزہ کا کفارہ دینا واجب نہیں آتا۔

قاضی خان جلد دوم [illegible] فتاویٰ جلد اول صفحہ ۵۵ پر ہے کہ روزہ کی حالت میں اگر دیوانی عورت سے جماع کیا جائے تو دونوں پر کفارہ دینا نہیں آتا۔ منیہ مستملی مترجم فارسی صفحہ ۱۲۶ و صفحہ ۱۲۷ کبیدنی صلوٰۃ الرحمان صفحہ ۳۳ و صفحہ ۹۴ قاضی خان میں ہے کہ اگر کوئی شخص آدمی کے بچہ کو گود میں لے کر نماز پڑھے تو مکروہ ہے اس اگر کتے کے بچہ کو [illegible] گوشت کو گود میں لیکر نماز پڑھے تو درست ہے۔

غایۃ الاوطار جلد [illegible] اگر کوئی مرد زنا کرے تو اس پر شرعی حد نہیں۔

غایۃ الاوطار جلد اول صفحہ [illegible] اگر مرد اپنی دبر میں یا عورت اپنی فرج میں لکڑی یا انگلی داخل کی اور وہ سوکھی نکلی تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔

غایۃ الاوطار جلد اول صفحہ ۵ [illegible] ہے کہ اگر کسی نے [illegible] کی فرج کو ہاتھ لگایا اور انزال ہوگیا تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔

غایۃ الاوطار جلد اول [illegible] فرج کے سوائے کسی اور جگہ مثلاً بغل یا ران [illegible] روزہ نہیں ٹوٹتا۔ غایۃ الاوطار جلد اول صفحہ ۵ پر ہے کہ اگر کسی نے [illegible] کو دیکھ [illegible] تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔

بحرالرائق میں ہے کہ اگر [illegible] کی [illegible] جیسے [illegible] تو نماز نہیں ٹوٹتی۔ [illegible] صفحہ ۹۵ عینی عالمگیری میں ہے کہ وہ آلوچہ دار [illegible] تو [illegible] ہے اور [illegible] تک کرے گا تو [illegible]

نورالہدایہ صفحہ ۹ [illegible] صفحہ ۵ پر ہے کہ [illegible] نجاست [illegible] پیشاب کرے [illegible] انگلی پر گوہ لگ جائے تو چاٹنے سے پاک ہو جاتی ہے۔ نورالہدایہ مترجم اردو شرح وقایہ جلد دوم صفحہ ۱۲۳ و صفحہ ۱۲۵ مطبوعہ نظامی کانپور میں ہے کہ اگر کسی کی لکڑیاں یا گھاس یا [illegible] گوشت یا میوہ یا کھیتی یا مسجد کا دروازہ یا قرآن یا بیت المال سے کچھ مال چرایا جائے تو اس چوری پر شرعی حد نہیں ہے۔ اور نہ اسکے ہاتھ کاٹے جائینگے۔

نورالہدایہ اردو شرح [illegible] ہے کہ اگر [illegible] کی [illegible] سے گوشت میں مردار لکڑی

کا گوشت مل جائے تو بھی۔ کتا کھا لینا درست ہے اپنے دیکھ بھال کر کھا سکتے

منیۃ المصلی مترجم فارسی صفحہ ۲۶ و نور الانوار مع شرح قمر الاقمار صفحہ پر ہے کہ کوئی مرد بحالت جنب اور عورت حالت حیض بے غسل کیے ہوئے قرآن کو دعا کی نیت سے پڑھے تو جائز ہے غایۃ الاوطار جلد دوم صفحہ ۱۷ پر ہے کہ جس عورت کو یہ زنڈی بنا کر جماع کرنے سے شرعی حد لازم نہیں آتی [illegible] جلد دوم صفحہ ۴۰ پر ہے کہ اگر امام یا خلیفہ زنا کے جرم میں پکڑا جائے تو اس پر شرعی حد نہیں۔

مشکوۃ مطبع انصاری فصل دوم صفحہ ۳۰۹ ابو داؤد مطبع [illegible] پر ہے کہ رسول اللہ نے بازی گو [illegible] جس [illegible] کے بے لکھوں کا گوشت [illegible] بیٹھی جاتی تھی [illegible] ترمذی ابو داؤد کی مسند ابن ماجہ مطبع دہلی صفحہ پر [illegible] سے گزرے کے لیے پاک نہ نے جس [illegible] ہدایہ مطبع مصطفائی جلد دوم صفحہ ۴۵ شرح وقایہ مطبع [illegible] مطبع [illegible] دہلی صفحہ [illegible] ودر مختار مطبع دہلی جلد [illegible] کا [illegible] کتاب [illegible] جلد [illegible] صفحہ ۲۳ [illegible] قرآن [illegible] قرآن کے مطابق [illegible] تو ہم اس کو قتل کر دیتے [illegible] تم کی آنا ست کیوں نہ ہو۔

در مختار صفحہ ۱۲ پر ہے کہ نماز میں ہر طرف کی تحریف کرنے اور [illegible] سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔

[illegible] سرخسی مطبوعہ مصر جلد [illegible] صفحہ [illegible] ہے کہ [illegible] کی خرید و فروخت جائز ہے۔

[illegible] ہو [illegible] دریائی [illegible] کا کھانا جائز ہے [illegible] دریائی سور کردہ ہے [illegible] ہے مگر [illegible] دریائی جانوروں کے سب جائز ہیں

حیوۃ الحیوان جلد دوم صفحہ ۲۶ پر ہے کہ [illegible] تو کھا نا حرام نہیں بلکہ اگر آدمی کی شکل میں ہو تو بھی کھا نا جائز ہے [illegible] جیسی کہتا ہے کہ [illegible] انسان کی شکل میں ہو اور [illegible] اپنا نسب [illegible] کر دے تو بھی اس کا کھانا جائز ہے۔

حیوۃ الحیوان جلد دوم صفحہ ۳ پر [illegible] کہتا ہے کہ فرض [illegible] مچھلی [illegible]

رہا کرتے اور نیز کہتا ہے کہ اگر مچھلی [illegible] تو مدت سے حرام ہو گا۔ نہایہ ابن اثیر میں ہے کہ اگر مچھلی بھی کھانا جب [illegible] کی علت کا قائل ہے۔ امام نووی نے کہا صحیح یہ ہے کہ جو کچھ دریا میں ہے سب کا کھانا حلال ہے۔

[illegible] جلد [illegible] صفحہ [illegible] کا [illegible] پاخانہ [illegible] صفحہ [illegible] پر ہے کہ کتے [illegible] پاک ہے۔

[illegible] شراب [illegible] حلال [illegible] حرام کا [illegible] نہیں ہے۔

[illegible] نجاست پر کوئی دلیل نہیں اور کتے کے بال پاک ہیں [illegible] کتے کو [illegible] پانی میں [illegible] تو پانی پلید نہیں ہوتا [illegible] بھی پاک ہے [illegible] کے بال پاک ہیں [illegible] دباغت [illegible] پاک ہے [illegible] سے تغیر میں [illegible] پاک [illegible] اس کا کھانا حلال ہے۔

جلد اول صفحہ [illegible] نجاست [illegible] جانور [illegible] ہے تو [illegible] خواہ پانی تھوڑا ہی ہو۔ جلد دوم صفحہ [illegible] عورت [illegible] ہے۔

جلد دوم صفحہ [illegible] مستحب بلکہ واجب ہے [illegible] جلد سوم صفحہ [illegible] کا ذکر [illegible] حلال ہے۔

جلد اول صفحہ [illegible] اگر [illegible] کی کان میں گر کر نمک ہو جائیں تو پاک ہیں اور ان کا کھانا حلال ہے۔

مسلم میں عبداللہ بن عمر [illegible] سے روایت ہے کہ کتے کی کھال دباغت کر لی گئی تو پاک ہے [illegible] کتے مسجد میں [illegible] جاتے تھے۔ اور مسجد [illegible] سے [illegible] بھی ہو سکتے ہیں)

نصرۃ [illegible] جلد سوم صفحہ [illegible] کہ [illegible] بیٹی سے نکاح کرے جو بوجہ زنا اس سے پیدا ہوئی ہو تو نکاح درست ہے۔ فتاویٰ عالمگیری مطبوعہ دہلی جلد پنجم صفحہ [illegible] ہے کہ اگر تو پہلے شراب پی جائے تو جائز ہے بشرطیکہ نشہ نہ ہو۔

ہدایہ مترجم فارسی مطبوعہ نولکشور جلد دوں صفحہ ۳ سے کہ وضو شراب سے جائز ہے تحفۃ الامت صفحہ

وظیفہ ہے [illegible] سور کی چربی کھال ہڈی منی [illegible] سب حلال ہیں صرف گوشت حرام ہے۔

تحفۃ الامت میں ہے کہ منی جو بدن پر لگی ہو اس کے دھونے کی ضرورت نہیں شاخون

سے جیسے [illegible] کپڑا پاک ہے مسلم جلد دوں صفحہ ۲۶۵ پر ہے کہ اگر کوئی عورت چاہے کسی غیر مرد کو اپنا

محرم بنانے تو اپنا پستان اس مرد کے منہ [illegible] دے۔

تحفۃ الامت صفحہ ۱۴۳ و صفحہ ۱۴۹ پر ہے کہ [illegible] و کوہ و لومڑی سب حلال ہیں رد المحتار میں

ہے کہ رشوت لینا اور شطرنج کھیلنا [illegible] ہے۔

شرح وقایہ میں ہے کہ ہر ایک کھال کو جب دباغت دی جائے تو پاک ہے اور اس پر نماز اور

وضو درست ہو گا سوائے سور اور آدمی کی کھال کے۔ فتاوی قاضی خان مطبوعہ نولکشور جلد اول صفحہ

کے [illegible] بھیڑیے کی کھال [illegible] [illegible]

[illegible] مطبوعہ [illegible] پر ہے کہ [illegible] کی کھال پر

[illegible] سوائے سور کے [illegible] ہو گا شیخ جب کسی کی کھال

کو دباغت دیا جائے تو ہمارے علماء کے نزدیک [illegible] ہو گا [illegible] کا اتفاق ہے۔ لیکن امام

[illegible] وہ پاک ہو جائے گا۔

حالات شیخ عبدالقادر صاحب گیلانی

شیخ گیلان میں ۴۷۱ھ میں پیدا ہوا اور بغداد میں ۵۶۱ھ میں کا نوے سال کی عمر میں

[illegible] سال کی عمر میں [illegible] بغداد [illegible] یہ بات مسلم الثبوت ہے

کہ شیخ [illegible] تھا۔ جیسے [illegible] قوال ہیں [illegible] کو یہود سے اور فرقہ حنفیہ کو

[illegible] کو [illegible] قرار دیتا ہے [illegible] کتاب غنیۃ کا مداح ہے خود

[illegible] کی [illegible] اور متعصب سنت کی عقوبت سے شیخ [illegible] برسا [illegible] تک

[illegible] کتاب علمی و ذہنی [illegible] ہے [illegible] بہاء الدین [illegible] احکام [illegible]

[illegible] شیخ عبدالقادر کو [illegible] اور جو

گیلان میں پیدا ہو کر وہاں ہی دفن ہوئے۔ نہایت تعظیم کی نظر سے دیکھتا ہے اور ولی اللہ اور شیعہ

اثنا عشریہ ہونے کا دل سے اعتراف کرتا ہے [illegible] تسلیم کرتے ہیں۔

شفیع ہوگا اور امام حسین علیہ السلام اس طرح ہونگے کہ رسول اللہ ان کے شفیع ہونگے۔

بخاری جلد چہارم صفحہ ۱۶۶ پر ہے کہ جب اہل مدینہ نے یزید کو معزول کیا تو ابن عمر نے اپنی اولاد اور حشم کو جمع کیا اور کہا کہ ہم نے یزید کی بیعت کی ہوئی ہے جس طرح بیعت خدا و رسول کی تھی بیعت یزید سے انکار غدر ہے پس جو شخص خلع بیعت کریگا۔ اس کا اور میرا فیصلہ (مقاطعہ) ہوگا۔

تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۴۲ پر ہے کہ یزید ماؤں بیٹیوں اور بہنوں سے زنا کرتا اور شراب پیتا اور نماز ترک کرتا تھا۔ عقد الفرید جلد دوم صفحہ ۲۸۲ پر ہے کہ یزید نے سنہ ۶۰ھ میں معاویہ کی موت پر اپنے خطبہ میں کہا کہ معاویہ اپنے ماقبل والوں سے کمتر تھا۔ لیکن اپنے مابعد والوں سے افضل ہے۔

مقدمہ فتح الباری صفحہ ۵۵ پر ہے کہ انس بن مالک سے دو سو اٹھاسی ۲۸۸ روایات بخاری میں موجود ہیں۔ اسد الغابہ اور استیعاب اور اصابہ میں ہے کہ انس صاحب فضائل و مناقب صحابی تھا دس برس کی عمر میں صحبت رسول اللہ سے فیض پایا۔ ایک سو سات برس زندہ رہا۔ ایک سو بیس لڑکے اور لڑکیاں بوقت وفات چھوڑیں سنہ ۹۳ھ میں فوت ہوا اس نے اپنے دانتوں کو سونے کی تاروں سے باندھا ہوا تھا جلتی کی خضاب کی تھی۔

علامہ عینی نے شرح بخاری جلد سوم صفحہ ۱۲ پر لکھا ہے کہ علامہ سبط ابن جوزی کہتے ہیں کہ کیا رسول اللہ کا اشارہ حق نہیں تھا کہ جب ابن زیاد نے امام حسین علیہ السلام کے دندان مبارک پر چھڑی لگائی تو انس بن مالک اس کی مجلس سے نکل کر باہر کی تبلیغ کرتا۔

کتاب اربعین علامہ سیوطی ... میں ہے کہ جب علی علیہ السلام نے دربار ابوبکر میں فرمایا کہ اے اصحاب رسول تم گواہی دو جو غدیر کے واقعہ میں آنحضرت نے من کنت مولاہ فعلی مولاہ فرمایا تھا انس بن مالک نے شہادت نہ دی اور وہ اسی وقت مبروص ہوگیا۔ اور تادم آخر برص میں مبتلا رہا یہاں تک کہ اپنا چہرہ ڈھانپ کر رکھتا۔

ترجمہ اسد الغابہ جلد اول صفحہ ۱۵۱ پر ہے کہ حجاج نے انس بن مالک کے گلے میں مہر لگا دی تھی جو توہین کا نشان تھی۔ اور تمام دوسرے صحابہ کی گردنوں پر مہریں لگا دیں۔ صفحہ ۳۵۰ پر ہے کہ حجاج نے سہل صحابی کی گردن پر بھی مہر لگا دی اور حکم دیا کہ اس سے کوئی شخص سماعت حدیث نہ کرے۔

جنگ صفین

استیعاب ابن عبد البر صفحہ ... جلد اول میں ہے کہ عبد اللہ بن عمر نے کہا مجھے کسی امر پر افسوس

نہیں ہے سوائے اس کے کہ ان میں سے حضرت علی علیہ السلام کے ساتھ ہو کر جنگ صفین میں (
صرف یا عتبہ کے خلاف جنگ نہ کی۔

علی و لیحق مسعود [illegible] ہے کہ ہم حضرت علی علیہ السلام کے ہمراہ جنگ میں [illegible] تھے یہاں تک کہ جنگ صفین میں حضرت علی علیہ السلام نے اپنے لشکر سے کہا کہ [illegible] کی طرف جو [illegible] ہے (کافر و ملعون ہے)، اور ان لوگوں کی طرف جو کہتے ہیں [illegible] صرف [illegible] مسلمان ہیں،

[illegible] اہلبیت علیہم السلام میں [illegible] بیزار اور [illegible] ہیں۔

[illegible] حضرت علی کی [illegible] حسنین [illegible] آپ کے حب اور اقربا کی تمام [illegible] اور [illegible] رسول کی [illegible] کی تھی۔

شراب [illegible] اور اس کا پیشہ کہ اس کے [illegible] پہنچاتا تھا۔

[illegible] حضرت علی [illegible] مجبور کرے، اور جو شخص [illegible] حکم [illegible] امام حسن اور امام حسین اور جناب سیدہ [illegible]

حضرت علی [illegible] باہم [illegible] اہلبیت [illegible] جعلی احادیث [illegible]

[illegible] کا کفر اور [illegible] یزید کو خلافت [illegible]
[illegible]

ہدایہ مترجم فارسی جلد دوم صفحہ [illegible] پر ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی لونڈی کسی پاس رہن رکھ دے اور مرتہن اس سے جماع کرے تو اس پر شرعی حد نہیں۔ اگرچہ وہ جانتا بھی ہو کہ یہ لونڈی مجھ پر حرام ہے۔ قاضی خان [illegible] صفحہ [illegible] پر ہے کہ روزہ کی حالت میں اگر خوابیدہ عورت سے جماع کرے [illegible] روزہ کا کفارہ واجب نہیں آتا۔

قاضی خان [illegible] صفحہ [illegible] پر ہے کہ روزہ کی حالت میں اگر دیوانی عورت سے جماع کیا جائے [illegible] نہیں آتا۔ منیۃ المصلی مترجم فارسی صفحہ [illegible] وصفحہ [illegible] کبیدی صلوٰۃ الرحمان صفحہ [illegible] وصفحہ [illegible] قاضی خان میں ہے کہ اگر کوئی شخص [illegible] کے بچہ کو گود میں لے کر نماز پڑھے تو مکروہ ہے ہاں اگر کتے کے بچہ [illegible] ذبح کر کے اسکے گوشت کو گود میں رکھ کر نماز پڑھے تو درست ہے

غایۃ الاوطار جلد [illegible] اگر [illegible] تو اس پر شرعی حد نہیں۔

غایۃ الاوطار جلد [illegible] کہ روزہ دار [illegible] دبر میں یا عورت [illegible] لکڑی داخل کی اور وہ سوکھی نکلی تو روزہ نہیں ٹوٹتا

غایۃ الاوطار جلد اول [illegible] ہے کہ اگر کسی نے [illegible] فرج کو ہاتھ لگایا اور انزال ہو گیا تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔

غایۃ الاوطار جلد [illegible] سوائے کسی اور جگہ مثلاً بغل یا ران [illegible] تو روزہ نہیں ٹوٹ جاتا۔ غایۃ الاوطار جلد [illegible] پر ہے کہ اگر کسی شخص [illegible] کی شرمگاہ کو دیکھا اور انزال ہو گیا تو روزہ نہیں ٹوٹتا

[illegible] تو نماز نہیں ٹوٹتی۔ [illegible] عالمگیری [illegible] وہ [illegible]

نور الہدایہ [illegible] پیشاب [illegible] پاک ہو جاتی ہے۔ نور الہدایہ مترجم اردو شرح وقایہ جلد دوم صفحہ ۱۲۴ وصفحہ ۱۲۵ مطبوعہ نظامی کانپور میں ہے اگر کسی کی لکڑیاں یا گھاس یا دودھ یا گوشت یا میوہ [illegible] یا مسجد کا دروازہ یا قرآن یا بیت المال سے کچھ مال چرا لیوے تو اس چوری پر شرعی حد نہیں ہے [illegible] ہاتھ کاٹے جاتے

نور الہدایہ اردو شرح وقایہ صفحہ [illegible] پر ہے کہ اگر [illegible] گوشت میں مردار کی

کا گوشت مل جائے تو بھی ، اس کا کھا لینا درست ہے جب دیکھو حیات [illegible] سے

غنیۃ المستملی مترجم فارسی ص۲۶ [illegible] محمد شریف قمر بلالی فارسی مطبع [illegible] ہے کہ اگر کوئی مرد بحالت جنب
اور عورت بحالت حیض بے غسل کئے ہوئے قرآن کو دعا کی نیت سے پڑھے تو جائز ہے فتاویٰ تاتار
جلد دوم ص [illegible] اگر کسی اجنبی عورت [illegible] بنا کر جماع کرے تو اس پر شرعی حد لازم نہیں آتی۔
[illegible] رحیمیہ دوم ص۱۴۳ پر ہے کہ اگر امام یا خلیفہ زنا کے جرم میں پکڑا جائے تو اس پر شرعی
حد نہیں۔

مشکوٰۃ مطبع انصاری فصل دوم ص۳۶۱ ابو داؤد مطبوعہ دہلی ص۳ پر ہے کہ رسول اللہ نے [illegible] باقی کو یہ
حکم [illegible] بلیوں کا گوشت [illegible] مشکوٰۃ ترمذی ابو داؤد [illegible]
مسند ابن ماجہ مطبع دہلی ص۳ پر ہے کہ رسول اللہ نے گدھے کے پانی کو پاک [illegible] ہو۔
ہدایہ مطبع مصطفائی جلد دوم ص۵۵ شرح وقایہ مطبع [illegible] ص [illegible]
ص۹۳ رد المختار [illegible] درمختار مطبع دہلی جلد [illegible] ص۲۷ پر ہے کہ رسول اللہ [illegible] کا گوشت [illegible]
[illegible] کامل مطبوعہ مصر جلد چہارم ص۲۲ [illegible]
قرآن [illegible] تو ہم اس کو قتل کر دیتے [illegible]
[illegible] نہ ہو۔

درمختار ص۱۴۳ پر ہے کہ نماز میں [illegible] عورت [illegible]
سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔

کتاب المبسوط شمس الائمہ سرخسی مطبوعہ مصر جلد چہارم ص۳ پر [illegible]
کی فروخت جائز ہے۔

رحمۃ الامۃ ص۵ [illegible]
دریائی کتا [illegible] جائز ہے [illegible] دریائی سور مکروہ ہے [illegible]
ہے مگر [illegible] امام [illegible] دریائی جانور کی سب حلال ہیں۔

حیوۃ الحیوان جلد دوم ص۲۶ پر ہے کہ [illegible] دریائی جانور [illegible]
آدمی کی بھی شکل میں ہو تو بھی کھانا جائز ہے [illegible] انسان کی شکل
میں ہو اور عربی بولتا ہو اور عربی میں اپنا نسب بھی بیان کرے تو بھی اس کا کھانا جائز ہے۔

حیوۃ الحیوان جلد دوم ص۳۰ پر ہے [illegible]

جائز ہے اور نیز کہتے ہیں کہ اگر چھپکلی [illegible] حرام ہوگا۔ ہدایہ [illegible] میں ہے کہ گرگٹ بھی کھانا جائز

ہے [illegible] کی حلت کا قول ہے۔ امام نووی نے کہا صحیح یہ ہے کہ جو کچھ دریا میں

ہے سب کا کھانا حلال ہے۔

[illegible] ہے کہ کتے کا پیشاب اور پاخانہ پاک ہے [illegible] پر ہے کہ کتے

اور سور کی تھوک [illegible] کا جوٹھا پاک ہے۔

[illegible] اور خنزیر [illegible] حلال و حرام کا پیشاب

[illegible] نجس ہے۔

[illegible] پر کوئی دلیل نہیں اور کتے کے بال پاک ہیں اور کتے کو

[illegible] پانی میں گر جائے تو پانی پلید نہیں ہوتا

[illegible] کی عورت اور خود کتا بھی پاک ہے [illegible] اور خنزیر

کے [illegible] پاک ہے [illegible] نے تفسیر میں

شراب [illegible] میں ڈالی جائے تو پاک ہے اور اس کا کھانا حلال ہے۔

[illegible]

اگر [illegible] خواہ پانی تھوڑا ہی ہو۔ جلد دوم [illegible]

مشت زنی کرنی جائز ہے۔

[illegible] مستحب بلکہ واجب ہے اور

[illegible] جلد سوم [illegible] کافر کا ذبیحہ حلال ہے۔

[illegible] اگر نمک کی کان میں گر کر نمک ہو جائیں تو پاک ہیں

اور ان کا کھانا حلال ہے۔

[illegible] روایت ہے کہ کتے کی کھال دباغت کر لی گئی تو پاک ہے

[illegible] کتے مسجد میں آتے جاتے تھے۔ [illegible] جاتی تھی۔

مصنف کی [illegible] بھی ہو سکتے ہیں)

[illegible] جلد سوم [illegible] کہ اگر باپ اپنی اس بیٹی سے نکاح کرے جو بوجہ زنا اس سے

پیدا ہوئی ہو تو نکاح درست ہے۔ فتاویٰ عالمگیری مطبوعہ دہلی جلد پنجم [illegible] ہے کہ اگر کوئی پیالے

شراب پی جائے تو جائز ہے بشرطیکہ نشہ نہ ہو۔

ہدایہ مترجم فارسی مطبوعہ نولکشور جلد اول ص۳۰ میں ہے کہ وضو شراب سے جائز ہے رحمۃ الامت ص۳۰ وضاحت ہے کہ سور کی چربی کھال ہڈی سب حلال ہیں صرف گوشت حرام ہے۔

رحمۃ الامت میں ہے کہ منی جو کپڑے پر لگی ہو۔ اس کے دھونے کی ضرورت نہیں [illegible] سے چھیل ڈالے کپڑا پاک ہے مسلم جلد اول ص۴۶۹ پر ہے کہ اگر کوئی عورت چاہے کسی غیر مرد کو اپنا محرم بنائے تو اپنے پستان اس مرد کے منہ میں دیدے۔

رحمۃ الامت ص۱۴۰ و ص۱۴۹ پر ہے کہ چیل و کوا و گوہ و لومڑی سب حلال ہیں۔ رد المحتار میں ہے کہ رشوت لینا اور شطرنج کھیلنا جائز ہے۔

شرح وقایہ میں ہے کہ ہر ایک کھال کو جب دباغت دیا جائے تو پاک ہے اور اس پر نماز اور وضو درست ہوگا سوائے سور اور آدمی کی کھال کے۔ فتاویٰ قاضی خان مطبوعہ نولکشور جلد اول ص۴۴ کتے اور بھیڑیے کی کھال پر نماز جائز ہے، اگر ذبح کر لئے ہوں۔

منیۃ المصلی مطبوعہ لاہور ص۳۳ پر ہے کہ جو جانور بسم اللہ کہہ کر ذبح کیا جائے اس کے کھال پر قبل دباغت نماز جائز ہے سوائے سور کے کہ اگر بسم اللہ پڑھ کر ذبح کیا جائے تو پاک نہ ہوگا لیکن جب اس کی کھال کو دباغت دیا جائے تو ہمارے علماء کے نزدیک پاک نہ ہوگا اور اس پر علما کا اتفاق ہے۔ لیکن امام ابو یوسف کہتا ہے کہ وہ پاک ہو جائے گا۔

حالات شیخ عبدالقادر صاحب گیلانی

شیخ گیلان میں ۴۷۱ھ میں پیدا ہوا اور بغداد میں ۵۶۱ھ میں اکانوے سال کی عمر میں فوت ہوا۔ اٹھارہ سال کی عمر میں گیلان کو ترک کر کے پہلے بغداد میں آیا۔ یہ بات مسلم الثبوت ہے کہ شیخ سنی مذہب تھا۔ اگر کیا تھا! اسکے متعلق مختلف اقوال ہیں فرقہ شیعہ اثنا عشری کو یہود سے اور فرقہ حنفیہ کو مرجئہ سے تشبیہ دیتا ہے جو عاشورہ محرم کو روز عید قرار دیتا ہے اور معاویہ کی حرکات شنیعہ کا مداح ہے۔ محمد غوث مریدوں کی بلند پروازیوں اور متعصب اہلسنت کی خرافات نے شیخ کو عرش پر سات صدیوں تک بٹھائے رکھا ہے مگر اب علمی روشنی اور متجسس نگاہوں نے گھر گھر ظاہر کر لیا ہے عداوت اہلبیت میں اسکا مرتبہ عمر اور معاویہ سے کم مگر یزید سے بڑھا ہوا ہے۔ ہمارا فرقہ شیعہ اثنا عشری میر عبدالقادر کو جو سید تھے اور عجم گیلان میں پیدا ہوکر وہاں ہی دفن ہوئے۔ نہایت احترام کی نظر سے دیکھتا ہے اور انکے ولی اللہ اور شیعہ امامیہ ہونے کا دل سے اعتراف کرتا ہے اور گیلانی سادات کو نجیب الطرفین سید تسلیم کرتا ہے۔

حضرات! چند معزز اشخاص۔ بغداد، عراق، عرب اور ایران سے واپس آئے جنکا
کہنا ہے کہ ان علاقوں میں شیخ عبدالقادر کو صرف شیخ کے لفظ سے یاد کیا جاتا ہے مگر سید عبدالقادر کہیں تو وہ کہتے ہیں
ہم سید عبدالقادر کو نہیں جانتے۔ البتہ جب طبقہ علماء سے پوچھا گیا تو جواب ملا کہ یہ وہ عبدالقادر ہے جسے پاکستان سے
شیخ اور ہندوستان میں سید کہا جاتا ہے نیز یہ بھی کہا گیا کہ علاقہ گیلان واقعہ ایران میں ایک بزرگ نجیب الطرفین سید
عبدالقادر بھی ہوئے ہیں جو صالح اور متقی امیر تھے ان کی اولاد کو گیلانی سید کہا جاتا ہے۔

واقعی نجیب الطرفین سید ہیں۔ گویا گیلان میں دو عبدالقادر تھے ایک وہ بزرگ جو گیلان میں سکونت پذیر
رہے اور وہاں ہی دفن ہوئے۔ یہ بزرگ واقعی ولی اللہ اور سید تھے اور دوسرا یہ عبدالقادر جو
گیلان سے بغداد میں چلا آیا۔ اور یہیں دفن ہوا۔

حضرات! نام و نسب کا مغالطہ کوئی امر تعجب انگیز نہیں ہے۔ بات یہ ہے کہ شیخ عبدالقادر
کی دنیاوی رونق اور فقیرانہ دعاوی اور صوفیانہ تعلّی نے اور اس پر اہل غرض حاشیہ نشینوں
کی بے سروپا ترلیات نے شیخ کو ثریا تک پہنچا دیا جس کی وجہ سے ایک مقدس اور متقی سید واقعی
گیلانی، جو پہلے بھی یاد الٰہی میں گوشہ نشین تھے گمنام ہو گئے۔ مگر آخر حقیقت ظاہر ہو گئی اور اب
گیلانی سید جانتے ہیں۔ کہ حضرت سید عبدالقادر گیلانی قدس سرہٗ اور بزرگ ہیں اور شیخ عبدالقادر اور ہو گیا

خزینۃ الاصفیا جلد اول ص۔۔ پر ہے کہ شیخ حنبلی تھا۔

عمدۃ الطالب امام الانساب احمد بن علی بن حسین بن علی بن مہنا مطبوعہ بمبئی ص۱۱ اور عمدۃ المطالب تصنیف
جعفری لکھنؤ ص۱۱۱ اور شجرۃ الاولیا سید احمد بن محمد حسینی لسایہ پر عبدالقادر جیلانی بن محمد جنگی دوست
بن عبداللہ بن محمد یحییٰ بن محمد بن الرومیہ ابن موسیٰ بن عبداللہ وغیرہ" لکھا ہے خود شیخ نے سید ہونے
کا کبھی دعویٰ نہیں کیا۔ اور نہ ہی اس کے بیٹوں نے بلکہ سب سے پہلے اس کے پوتے قاضی ابو صالح نصر
بن ابوبکر بن عبدالقادر نے اس امر کا دعویٰ کیا مگر اس کے ثبوت میں کوئی دلیل اور گواہ نہ لا سکا اور نہ
کسی اہل نسب نے اس دعوے کو تسلیم کیا حالانکہ عبداللہ بن محمد بن یحییٰ ایک حجازی شخص ہے جو ملک
حجاز سے باہر نہیں گیا۔ اور یہ نام جنگی دوست عجمی ہے جیسا کہ الفاظ سے ظاہر ہے بہرحال جو نسب بغیر
صالح اور عادل شہادت کے ثابت نہیں ہو سکتا جس سے قاضی ابو صالح عاجز رہا مزید یہ کہ شیخ نے
اور اس کے بیٹوں نے کبھی یہ دعوے کبھی نہیں کیا۔

عمدۃ الطالب ص۱۱۱ کے حاشیہ پر "جنگی دوست" کی بجائے "جنگ دوست" بھی لکھا ہے۔
گانے بجانے کا ایک باجا ہوتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جنگ پر گانا بجانا مراد

سننے یا بجانے کا عادی تھا۔

رسالہ صوفی نمبر ۳ جلد ۹ صفحہ ۔۔ پر ہے کہ مشہور یہ ہے کہ حضرت خواجہ محی الدین عبدالقادر جیلانی اپنے آبائی قدم بہ قدم حضرت حسنی کی ہے بسلسلہ نسب آپ کا حضرت عمر فاروق تک پہنچتا ہے۔

شجرۃ الاولیا علامہ سید احمد بن محمد الحسینی میں ہے کہ بعض لوگوں کا یہ اعتقاد ہے کہ شیخ عبدالقادر جیلانی وہیں مدفون ہے اور عام لوگ اس کو صاحب مقامات و کرامات بلکہ خدا تک پہنچا ہوا خیال کرتے ہیں ان لوگوں میں علم الشرق کے سبب سے مشہور ہے اور کہا جاتا ہے کہ سید محمد داؤد کی اولاد کی اولاد سے ہے اور ثبوت میں ایک مشہور حکایت بیان کرتے ہیں جو ایک نصرانی مرد شیخ سے روایت کرتا ہے جس کا سبب یہ ہے کہ وہ حسن اور حسین کی اولاد سے ہوں لیکن تمام علمائے انساب نے شیخ کے اس نسب انکار کر دیا ہے اور کسی سے بھی نقل نہیں کیا کہ یہ شخص سادات سے تھا۔ بلکہ بعض نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ خود بھی سید ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ علاوہ ازیں شیخ کی زندگی میں کسی اور شخص نے بھی شیخ کو دونوں کی طرف نسبت نہیں دی اور جس شخص نے یہ دعویٰ کیا وہ عزیز بن ابی بکر بن شیخ عبدالقادر مذکور تھا۔

ناظرین! عبارت بالا سے ظاہر ہو گیا ہوگا کہ علمائے انساب نے شیخ کو کبھی سید تسلیم نہیں کیا۔ خود ابو بکر نے بھی سید ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ شیخ کی زندگی بھر کسی اور شخص نے بھی شیخ کو سید نہیں کہا اور تھے سوائے البتہ شیخ کے سید ہونے کا دعویٰ کیا جس میں وہ کاذب قرار دیا گیا۔

غنیۃ الطالبین مصنفہ شیخ عبدالقادر مطبوعہ نولکشور فصل معلوم فرقہ ہائے مرجیہ صفحہ ۱۴۱ سطر ۲ پر

ہے کہ فرقہ حنفیہ مرجیہ کے بارہ فرقوں میں سے ایک ہے

غنیۃ الطالبین صفحہ ۔۔ سطر ۲۲ پر مرجیہ فرقوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ فرقہ حنفیہ بعض اصحاب ابی حنیفہ نعمان بن ثابت سے ہے ان کا گمان یہ عقیدہ ہے کہ صرف خدا اور خدا کے رسول کو پہچاننا اور زبان سے اقرار کرنا اور ان سب چیزوں پر ۔۔ جو خدا کے پاس سے آئی ہیں ایمان ہے جیسا کہ برہوتی نے اپنی کتاب شجرہ میں ذکر کیا ہے۔

غنیۃ الطالبین صفحہ ۔۔ سطر اول پر ہے کہ ان بارہ فرقوں کے مذہب اور اعتقاد کا حال جن میں امام حنیفہ اور اس کا حنفی فرقہ بھی شامل ہے بطور اختصار بیان کیا گیا اور ان گمراہ فرقوں کے مذہب کے بطلان میں کوئی اشارہ نہیں کیا۔ اس خیال سے کہ کتاب طویل ہو جائیگی۔ اس لئے صرف وہ دلائل بیان کئے ہیں وہ (حنفی وغیرہ) ان سے بچتا ہیں بیان کر دئے گئے خداوند تعالیٰ ہم کو اور تم کو ان سب (حنفی وغیرہ) کی برائی اور ان مذہب والوں کی برائی سے پناہ میں رکھے اور ہم کو دنیا سے اسلام

اور سنت نبوی پر، بخارے لہٰذا ناجیہ فرقہ تک اپنی سنت سے شریک فرمائے۔ ناظرین! مضمون بالا سے
ثابت ہوا کہ شیخ کے خیال کے بموجب حنفی فرقہ گمراہ ہے اور دین سے علیحدہ یعنی بے دین ہے اور اس کا بہ سبب ہے
اور مقلدین ابوحنیفہ اتنے برے ہیں کہ شیخ اعوذ باللہ پڑھتا ہے۔ وہ فرقہ حنفی اسلام اور سنت نبوی سے
خارج ہے اور ناری فرقہ ہے۔

صواعق محرقہ ابن حجر کی مطبوعہ [illegible] سطر ۲۲ پر ہے کہ غنیۃ الطالبین شیخ عبدالقادر کی
اپنی تصنیف ہے۔ اس کی مفصل تشریح علما متفرقین میں درج ہے۔
یعنی

تفسیر حقانی مولوی عبدالحق سنی جلد اول ص۱۹۵ کے حاشیہ پر ہے کہ مولوی ابوالمنصور صاحب
رسالہ انکشاف ص۱۹۰ پر لکھا ہے کہ شیخ عبدالقادر [illegible] سنت اور بے دینوں کا پیر ہے۔
پڑھتے ہیں
وراثت

مولوی ابوالمنصور وہ شخص ہے جو اہلسنت کا پیر عالم اور عیسائیوں سے مناظرہ کرنے میں لگا
غنیۃ الطالبین کے قریباً نصف حصہ میں ہے کہ ماہ محرم کے عشرہ میں اظہار مسرت کرو یا بکری یا گائے
اس امام حسینؑ شہادت پا کر رتبہ اعلیٰ پر فائز ہوئے۔ ناظرین! حضرت سکینہ کی والدہ حضرت رباب نے
شہادت حسینؑ کے بعد سایہ میں بیٹھنا چھوڑ دیا اور موسم گرما میں دھوپ کی تپتی ریت پر دن گزار دیا۔ گیا
بنی ہاشم کے گھروں سے تین برس تک کسی نے دھواں اٹھتا نہیں دیکھا [illegible] نے کھانا بھیجا۔ تو کھا
لیا ورنہ بھوکے ہی سو رہتے۔ عورتوں نے سر میں کنگھی کرنا ترک کر دیا۔ مردوں اور [illegible] نے اور
کالی کفنیاں پہن لیں۔ امام زین العابدینؑ واقعہ کربلا کے بعد چالیس سال زندہ رہے اور چالیس
سال ہی رونے اور عبادت کرنے میں مصروف رہے یہاں تک کہ حضرت کے رخساروں پر آنسوؤں
کی مقدار کی وجہ سے نشان پڑ گئے۔ حضرت زینبؑ اور تمام اہلبیتؑ نے اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے اور واویلا کیا
اور سر اور سینے اپنے ہاتھوں سے کوٹے اور زخمی کئے۔

شیخ کے فتوی بالا کی بنا پر [illegible] نظام المشائخ دہلی نے [illegible] زور دیا کہ اہلسنت
عشرہ محرم کے دن عید عاشورہ منائیں، روزے رکھیں، سرمہ لگائیں اور خوب مزیدار کھانے کھائیں
مگر ان کی آواز نے مقبولیت عامہ حاصل نہ کی۔

صواعق محرقہ علامہ ابن حجر ص۱۸۱ پر ہے کہ وہ حدیث کذابوں کی وضع کی ہوئی ہے جس میں ہے
کہ یوم عاشورہ خضاب لگاؤ، تیل اور خوشبو لگاؤ اور سرمہ ڈالو۔

پھر صاحب صواعق محرقہ لکھتا ہے کہ یوم عاشورہ اظہار فرح و سرور نہ کرو عید نہ مناؤ زینت
کا اظہار کرو خضاب اور سرمہ لگاؤ لباس فاخرہ پہنو اور رنگ برنگ کھانے نہ کھاؤ یہ اعتقاد بگڑ [illegible]

مذکورہ امور بالا سنت رسول اللہ نہیں۔ بلکہ رسول اللہ کے برخلاف ہے یعنی یوم عاشورہ میں گریہ و بکا
کرنا سنت رسول اللہ ہے۔ غنیۃ الطالبین میں ہے کہ حضرت علی کی شہادت کے بعد معاویہ صحیح خلیفہ ثابت ہے
غنیۃ الطالبین کے قریباً نصف حصہ میں لکھا ہے جیسا کہ حضور سے مروی ہے اگر جو قوم ہم کو یہ کہے کہ عشرہ محرم
میں غم کرو اور گریہ کرو ہم اپنی قوم کو حق کار دین کے عقیدہ کو فاسد سمجھتے ہیں۔ کیونکہ امام حسین کا رتبہ
اس شہادت کی وجہ سے خلفائے راشدین تک نہیں پہنچ سکتا۔ اور حسین علیہ السلام بوجہ شہادت ثلاثہ
اعلیٰ رتبہ ہو گئے۔ ورنہ بہت کم تھے (حسین کے روز مصیبت سے تو دو شنبہ کی مصیبت زیادہ ہے۔
جس روز آنحضرت اور ابوبکر نے انتقال کیا پس ہم کہتے ہیں کہ عاشورہ محرم عید اور خوشی اور فرحت کا دن ہے

سب یہود و نصاریٰ اور مجوس اور ملحد ہیں۔
انکار کر فتاویٰ کبیر اور درجۃ العلماء میں لکھا ہے کہ یزید نے عاشورہ محرم میں امام حسین علیہ السلام کے خون کو
بطور سرمہ آنکھوں میں ڈالا تاکہ آنکھوں کو ٹھنڈک ہو۔
شیخ عبد القادر کی روح کو خوش کرنے کے لئے اہلسنت کی جماعت علمائے یعنی انجمن نعمانیہ لاہور کے
ارکین نے فتویٰ دیا کہ لوگ عاشورہ کے روز سرمہ اور مہندی لگائیں۔ لباس فاخرہ پہنیں عطر سے
لباس کو معطر کریں اور لذیذ کھانے کھائیں۔ ناظرین۔ امام حسین علیہ السلام کی شہادت از جزیات ہے جس
کی مانند ہے مگر اس پر بھی مرزا حیرت دہلوی نے بڑے شد و مد سے دعویٰ کیا اور کئی اوراق
سیاہ کئے کہ امام حسین علیہ السلام کی شہادت ہرگز نہیں ہوئی۔ اس سے مجبوراً ہمیں لکھنا پڑا کہ بخاری جلد
دوم مطبوعہ مصر صفحہ ۲۲ اور بخاری مذکورہ باب مناقب حسن و حسین مطبوعہ احمدی صفحہ ۵۳۰ اور بخاری جلد چہارم
مطبوعہ مصر صفحہ ۲۲ اور حاشیہ صحیح بخاری مطبوعہ مجتبائی جلد چہارم صفحہ ۵۳ اور ترمذی مطبوعہ نولکشور جلد دوم
صفحہ ۵۳۶ اور ترمذی جلد دوم صفحہ ۵ اور مشکوٰۃ مع ترجمہ شیخ اللمعات مطبوعہ نولکشور صفحہ ۰ اور مسند احمد حنبل
مطبوعہ مصر جلد اول صفحہ ۱۸۵ و صفحہ ۳۳۲ اور صواعق محرقہ مطبوعہ مصر صفحہ ۱۱۵ اور تاریخ الخلفاء اور شرح فقہ اکبر اور
وفات الاعیان اور تاریخ ابن خلکان اور تاریخ ابوالفداء اور شرح عقائد نسفی اور تاریخ اعثم کوفی وغیرہ
صد ہا کتب معتبرہ میں ذکر شہادت حسین علیہ السلام موجود ہے۔
کنز الغرائب میں ابوالعباس سہل ساعدی سے منقول ہے کہ میں حوالے دمشق میں ایک موقع
میں تجارت کے لئے گیا تو دیکھا کہ وہاں کے لوگ خوشی کرتے اور ڈھول بجاتے ہیں۔ میں نے پوچھا
کیا آج یوم عید ہے تو جواب ملا کہ اہل عراق نے امام حسین کا سر یزید کے پاس بھیجا ہے۔
حضرت امام رضا کا ارشاد ہے کہ بروز عاشورہ دنیاوی کاموں کو چھوڑ دو گریہ و بکا میں مصروف ہو

اپنے اہل و عیال کو حکم دو کہ وہ تعزیت امام مظلوم برپا کریں اور اس طرح مشغول ماتم ہوں کہ جیسا اپنے عزیز و قریب و اولاد کا ماتم کیا جاتا ہے۔ اس روز کھانا پینا ترک کرو اور عصر تک فاقہ رکھو۔

شیخ عبدالحق دہلوی نے اسماء الرجال مشکوٰۃ میں بذکر ابن الجوزی میں لکھا ہے کہ ابن الجوزی شیخ عبدالقادر کا ہمعصر تھا یہ بھی بغداد میں رہا کرتا تھا مگر شیخ کی صحبت میں نہ آتا۔ اور نہ اس سے حسن عقیدت رکھتا بلکہ اس سے پرہیز اور نفرت رکھتا۔

مولوی وحید الزمان حیدر آبادی نے ہدیۃ المہدی جلد اول ص۹۲ پر لکھا ہے کہ شیخ کہتا ہے کہ معاویہ کی خلافت بعد شہادت علیؓ بر خلع امام حسنؑ صحیح ثابت ہے۔

قلائد الجواہر ص پر ہے کہ شیخ نے بحالت شیر خوری ماہ رمضان میں ماں کا دودھ پینا ترک کر دیا۔

قلائد الجواہر ص۲ پر ہے کہ جب شیخ لڑکپن میں مکتب کی طرف جاتا تو فرشتے اس کے اردگرد رہتے اور جب مکتب میں پہنچتا تو فرشتے کہتے ولی اللہ کو بیٹھنے دو۔

قلائد الجواہر ص پر ہے کہ شیخ پچیس سال عراق کے بیابانوں میں پھرتا رہا جہاں نہ لوگ اسکو پہچانتے اور نہ یہ لوگوں کو پہچانتا۔ وہاں جنات اس سے علم طریقت و معرفت سیکھتے۔ قلائد الجواہر ص۲۴ پر ہے کہ شیخ نے ایک سال بھر پانی نہ پیا۔ ایک سال بھر صرف پانی اور ایک سال بھر کھانا پینا اور سونا ترک کر دیا۔

قلائد الجواہر ص پر ہے کہ شیخ نے داروغہ دوزخ سے پوچھا کہ آیا یہاں کوئی میرے مریدوں میں سے بھی ہے۔ کہا نہیں۔ قلائد الجواہر ص پر ہے کہ جو شخص میرا نام لے اور اپنے آپ کو میری طرف منسوب کرے خواہ ایک ناپسندہ طریقہ سے ہی سہی وہ میرا مرید ہے۔

قلائد الجواہر ص پر ہے کہ شیخ نے کہا کہ جو شخص میرے مدرسے کے دروازہ پر سے گذریگا۔ قیامت کے دن اس کے عذاب میں تخفیف ہوگی۔ قلائد الجواہر ص پر ہے کہ شیخ پانی کی سطح پر چلتا اور مچھلیاں اس کو سلام کرتیں۔ شیخ مچھلیوں کو اور مچھلیاں شیخ کو بوسہ دیتیں اور بوقت نماز ایک جائے نماز ہوا میں معلق ہو جاتا۔

قلائد الجواہر ص پر ہے کہ شیخ حکم دیتا تو دجلہ کی طغیانی تھم جاتی۔ قلائد الجواہر ص پر ہے کہ شیخ کو آفتاب بوقت طلوع سلام کرتا اور شیخ کو تمام واقعات (گذشتہ و آئندہ) سے آگاہی تھی۔

قلائد الجواہر ص پر ہے کہ میری (شیخ کی) نظر لوح محفوظ پر رہتی اور میں نائب رسول اللہ اور آنحضرتؐ کا وارث ہوں لہذا لوگوں پر حجت ہوں۔ قلائد الجواہر ص پر ہے کہ میرے وسیلے سے دعا مانگا کرو

قلائد الجواہر ص۲۳ میں ہے کہ شیخ جہاں چاہتے بادل برستا۔ قلائد الجواہر ص۸ میں ہے کہ شیخ نے ایک مرید کو بارہ سیر گندم دی جس کو وہ پانچ سال تک کھاتا رہا۔

قلائد الجواہر ص۲۳ میں ہے کہ شیخ تمام دنیا کے انسانوں کی مصیبتوں میں دستگیر ہے۔ قلائد الجواہر ص۹ میں ہے کہ شیخ نے مرغی کی ہڈیاں جمع کیں اور اس کو زندہ کر دیا۔

قلائد الجواہر ص۲۳ میں ہے کہ شیخ پر ایک حالت طاری ہوئی جبکہ وہ بغداد میں تھا لیکن ہوش آیا تو وہ شوشتر میں تھا۔ بغداد سے شوشتر کا فاصلہ بارہ روز کا ہے۔ اخبار الاخیار ص۱۲ میں ہے کہ خدا نے شیخ کو ایک کاغذ دیا جس پر شیخ کے ان تمام مریدوں کے نام ثبت تھے جو قیامت تک ہونے والے ہیں گے۔

قلائد الجواہر ص۲۰ میں ہے کہ شیخ کے جسم پر کبھی نہ مکھی بیٹھتی تھی۔ قلائد الجواہر ص۲۰ میں ہے کہ شیخ نے پڑھا جو ہر ایک انسان کی پیشانی پر ہے۔ قلائد الجواہر ص۲۰ میں ہے کہ شیخ کے وجود کی وجہ سے خدا زمین کو قائم رکھے گا۔

قلائد الجواہر ص۲۳ میں ہے کہ جب شیخ نے خواب میں دیکھا کہ عائشہ بنت ابوبکر کی گود میں ہوں اور اس کے دائیں پستان کا دودھ پی رہا ہوں۔ پھر عائشہ نے مجھے بائیں پستان کا بھی دودھ پلایا۔ قلائد الجواہر میں ہے کہ شیخ نے ایک مردہ چیل کو زندہ کر دیا۔

سلالۃ الانساب مطبوعہ بمبئی ریاست جے پور ماہ اپریل ۱۹۰۶ء میں ہے کہ شیخ یکم رمضان ۴۷۱ھ کو پیدا ہوا اور ۵۶۱ھ کو فوت ہو گیا۔ نیز اسی کتاب میں لکھا ہے کہ شیخ کی مجلس وعظ میں ملائکہ اور ارواح انبیاء و روح رسول مقبول شریک ہوتے اور بطور شاگرد فیض حاصل کرتے۔

حیات جاودانی ص۸۳ میں ہے کہ شیخ نے خواب میں عائشہ کا دودھ پیا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ شیخ میرا فرزند ہے۔

روضات میں ہے کہ ہر ایک ولی کسی نبی کے قدم پر ہوتا ہے۔ اور میں رسول اللہ کے قدم پر ہوں حضرت نے کوئی قدم نہیں اٹھایا کہ اسی جگہ میں نے اپنا قدم نہ رکھا ہو اور یہ وہ مقام ہے کہ جہاں سوائے نبی کے اور کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ پھر لکھا ہے کہ مجھے علم لدنی کے ستر دروازے عطا ہوئے ہیں اور ہر ایک دروازے کی وسعت زمین اور آسمان کے درمیانی فاصلے کے برابر ہے اور میرا رتبہ انسانی عقلوں سے باہر ہے پھر لکھا ہے کہ مجھے مشرق سے مغرب تک کل زمین عطا کی گئی اور بحث قطب...

خزینۃ الاصفیاء میں ہے کہ انسانوں اور جنات اور فرشتوں کا شیخ (سردار) ہوں۔ تکملہ ص۹۳ میں ہے کہ شیخ کا لباس نہایت قیمتی ہوا کرتا تھا جب اعتراض کیا گیا۔ تو کہا۔ کہ ایک ہزار موت کے

بعد (تقاضا) شیخ، یہ لباس اختیار کیا گیا ہے۔

قلائد صفحہ ۲۰ پر ہے کہ ایک دفعہ ایک بیل نے شیخ کو کہا۔ کہ تو اسلئے پیدا نہیں ہوا ہے پس شیخ گھبرا کر واپس آیا اور اپنے گھر کی چھت پر چڑھ کر دیکھا کہ لوگ عرفات کے میدان میں جمع ہیں۔ قلائد صفحہ ۵ پر ہے کہ شیخ کے جسم سے روشنی ساطع ہوتی اور فرشتے زمین پر آتے اور شیخ سے مصافحہ کرتے اور کہتے ترا شاہد و مشہود سے

قلائد صفحہ ۱ پر ہے کہ شیخ امام احمد حنبل کی زیارت کو ان کی قبر پر گیا۔ تو وہ قبر سے نکل آیا۔ اور اس کو سینے سے لگایا۔ تو اس نے کہا اے شیخ میں علم شریعت و علم حقیقت و علم حال میں تمہارا محتاج

بجمل صفحہ ۱۶۶ پر ہے کہ جب شیخ نے حج کیا۔ تو ایک لڑکی ملی جو آپ کی طرح ولی تھی۔ اس نے کہا۔ آپ کے لئے ایک نورانی خیمہ نصب کیا گیا جس کا طواف ملائکہ کرتے ہیں۔

ناظرین! شیخ نے ایک نماز اختراع کی ہے جس کی ترکیب یہ ہے کہ دو رکعت نماز بعد نماز مغرب پڑھو اور اس میں گیارہ مرتبہ قل ہو اللہ پڑھ کر آنحضرت پر درود بھیجو اور پھر بغداد کی طرف گیارہ قدم آگے بڑھو اور شیخ کا نام لو اور اپنی حاجت بیان کرو۔ پس تمہاری حاجت یقیناً پوری ہوگی۔

گلدستہ کرامات میں ہے کہ شیخ کا ایک مرید فوت ہو گیا۔ اس کی ماں نے شیخ سے کہا کہ اس کو دوبارہ زندہ کر دیجئے۔ شیخ نے ملک الموت کو حکم دیا۔ کہ میرے مرید کی روح واپس کر دو جب ملک الموت نے نہ مانا۔ تو شیخ نے زبردستی اس سے وہ زنبیل چھین لی جس میں بیشمار روحیں تھیں اور زنبیل کا منہ کھول دیا اور تمام روحوں کو آزاد کر دیا جس کی وجہ سے بیشمار مردے زندے ہو گئے۔

شیخ نے شب معراج آنحضرت کو کندھا دیا۔ اور شیخ نے بارہ سال کی ڈوبی ہوئی برات کو پھر دریا سے زندہ نکال دیا۔ شیخ نے ہی یعقوب سے یوسف کو ملایا تھا۔ ایک شخص شیخ کی گیارھویں دیا کرتا تھا جب مر گیا تو خدا نے اس کو بخش دیا۔ شیخ نے ستر ستر ہزاروں کو صرف ایک نظر سے اولیاء اللہ بنا دیا۔ شیخ ہر روز پہاڑی گرتے اور کئی منزل آٹا کھایا جاتا تھا۔

شیخ کا ایک مرید فاسق اور فاجر تھا۔ شیخ نے اس کے حق میں مغفرت کی دعا کی۔ باری تعالے سے ندا آئی۔ کہ اس شخص کے حق میں تیری دعا مقبول نہیں۔ بس پھر شیخ نے ناراض ہو کر بغداد کو چھوڑ دینے کا ارادہ کر لیا۔ ابھی شیخ نے بغداد سے باہر پہلا قدم اٹھایا تھا کہ خدا نے ایک ہزار فاسق و فاجر کو بخش دینے کا وعدہ کیا۔ شیخ راضی نہ ہوا۔ پھر شیخ نے دوسرا قدم اور پھر تیسرا قدم اٹھایا۔ تو خدا نے تین ہزار فاسقوں اور فاجروں کو بخش دینے کا وعدہ کیا۔ تب شیخ راضی ہو گیا۔

تفریح الخاطر صفحہ ۲۳ پر ہے کہ شیخ کی ماں کا نام ام الخیر بی بی فاطمہ تھا۔ اور بیٹی ابی عبد اللہ

صومعی کی بیٹی تھی۔ ابی عبداللہ صومعہ جبائل کا باشندہ تھا جو طبرستان کے قریب ایران میں واقع ہے اور بغداد سے سات کوس کی مسافت پر ہے یہی وجہ ہے کہ شیخ کو جیلانی یا گیلانی کہا جاتا ہے ناظرین! ایک دفعہ شیخ کے بیٹے عبدالرزاق نے شیخ سے پوچھا کہ آپ کی جدہ سیدہ الشیخ کونسی ہے جواب دیا۔ لا اعلمہ بحقیقتہ یعنی میں اس کی اصلیت نہیں جانتا ہوں۔ سلسلہ قادریہ کے پیرو شیخ کو بارہواں (۱۳) امام جانتے ہیں۔ حالانکہ یہ عقیدہ حدیث رسول کے سراسر خلاف ہے شیخ بہت دبلا گندم گوں سیاہی مائل اور داڑھی بہت لمبی چوڑی تھی۔

فلما بدا امر مثلہ پر ہے کہ ہر مرغ بولیگا اور جب چپ ہو جائیگا مگر یہ شیخ جیلانی تمہارا مرغ قیامت تک بولتا رہیگا اسی نام پر عالیجناب مسلی القاب شمس المناظرین صدالواعظین مولینا و مقتدانا حضرت مرزا احمد علی صاحب امرتسری رحمہ اللہ تعالے فیوضہم نے کتاب مستطاب مسلسلہ الحقانی الملعوف بہ جرد گل جیلانی تصنیف (رقانی) بعدادی ہیں سے ہم نے اس مجموعہ میں بہت سے مضامین لئے ہیں۔

کتاب تحقیق الطلاب فی معرفتہ شجرۃ الانساب قلمی ص۲۳ پر ایک خط درج کیا ہے جو ابن اسمعیل الشریف نسابہ نے قاضی ابو صالح کے خط کے جواب میں لکھا ہے جب کہ قاضی ابو صالح نے اس سے درخواست کی کہ میرا نام آل حسن میں داخل کر دے۔ (خط کا مضمون یہ ہے)

بعد سلام واضح ہو کہ ہم تجھے جانتے ہیں کہ تو قاضی ہے۔ اور تیرا باپ عبدالرزاق رجل فقیہ صالح تھا۔ اور تیرا دادا الشیخ عبدالقادر شیخ صوفی متقی تھا۔ لوگ اس سے برکت لیتے اور اس کی نیک دعاؤں کی خواہش کرتے تھے لیکن جیسا کہ تو نے خود اپنے بعض خطوط میں لکھا ہے۔ کہ اس کا خاندان بشتبری تھا جو ملتجی ہو تا ہے بشتبر پر اور تو ان میں ہر امرا میں سے ایک بطن یعنی خاندان ہے پس تو اللہ سے ڈر اور تا مشیت اس کے اہل کے لئے تیرا حصہ ہے۔ کتاب نہایتہ الطالب مؤلفہ سید تاج الدین محمد حسنی اور کتاب منتقلہ مؤلفہ سید ابو اسمعیل ابراہیم حسنی میں بھی شیخ کو بشتبری لکھا ہے۔

اب میں چند معتبر نسابوں کے نام درج ذیل کرتا ہوں جو حسنی و حسینی ہیں اور جنہوں نے شیخ کی سیادت سے انکار کیا ہے اور لکھا ہے کہ شیخ بشتبری تھا۔

سید مجری۔ سید ضیاء الدین ابوالرضی فضل اللہ۔ سید ابو محمد محمد۔ سید سعید ذوی الافتقار۔ جعفر۔ سید امر سلیم۔ سید ابوالبرکات۔ سید قطب ابو سعید۔ ابو الحسین ابن سید علم الدین نقیب الطاہر۔ سید ابوالغنائم عبداللہ بن سید ابو محمد حسن قاضی دمشق صاحب مبسوط۔ سید مجد الدین محمد بن نقیب علم الدین علی۔ سید ابوطالب جلال الدین عبدالحمید۔ سید جلال الدین بن ابی القاسم بن سید فخر الدین یحییٰ۔ سید ابوالحسن علی۔

قاضی طبرستان از اولاد حضرت عباسؑ علمدار شہید کربلا۔ سید ابو علی عمر سید ابو الغنائم محمد ابو الحسن علی سید ابو طالب یحییٰ سید ابو الحسین احمد سید جعفر محمد سید ابو اسمٰعیل ابراہیم۔ سید رضی الدین احمد سید تاج الدین محمد سید ابو الفضائل کمال الدین احمد۔ سید غیاث الدین حسین و سید ابو العباس احمد فرزندان سید ابو القطب حمید الدین علی سید ابو عبداللہ حسین سید ابو العباس احمد سید ابو القطب حمید الدین علیؒ۔

قلائد الجواہر ص۵ اور گلدستہ کرامت ص۳۹ پر ہے کہ شیخ نے کہا کہ ایک روز بچپن کی حالت میں بحالت خواب مجھے فرشتگان آسمانی خدا کے حکم سے، اٹھا کر لے گئے اور مجھے عائشہ زوجہ رسولؐ کی گود میں رکھ دیا۔ عائشہ نے مجھے چھاتی سے لگایا اور ایسا پایا کہ اس کے پستان میں دودھ بھر آیا۔ پستان میرے منہ میں ڈال دیئے اور میں نے دودھ پیا۔ اتنے میں آنحضرتؐ تشریف لے آئے اور فرمایا "یا عائشہ ہٰذا ولدنا حقاً" قلائد الجواہر میں ہے کہ شیخ ہوا پر چلا کرتا اور کہا کرتا۔ کہ سورج اور سال اور مہینے اور دن مجھے سلام کرتے ہیں اور مجھ پر نیک و بد موجودات سے آگاہی حاصل ہے۔ لوح محفوظ کا مطالعہ کرتا ہوں اور خدا کے علم اور مشاہدہ کے سمندروں میں غوطہ زن ہوں۔ تمام ملائکہ اور تمام انس و جان کا شیخ یعنی راہنما ہوں کوئی نبی اور کوئی ولی ایسا نہیں ہے جو میری مجلس میں (بطور شاگرد) حاضر نہ ہوا ہو۔

قلائد الجواہر ص۲۲ پر ہے کہ امام ذہبی نے تاریخ الاسلام میں اور علامہ عمر بن الحاجب نے کتاب معجم میں لکھا ہے کہ شیخ کا مذہب حنبلی تھا۔ گلدستہ کرامت ص۱۱ پر ہے کہ ایک روز شیخ مراقبہ میں تھا۔ کہ ابو حنیفہ کوفی کی روح آئی۔ اور کہا۔ اے شیخ کیا وجہ ہے کہ تم نے مجھے چھوڑ کر امام حنبل کی تقلید کی ہے۔ ... شیخ نے فرقہ حنفیہ کو گمراہ قرار دیا ہے مگر حنفیوں کی سادہ لوحی ملاحظہ ہو کہ باوجود اس خبیث فقرہ اور پھبتی کے وہ شیخ پر دل و جان سے فدا ہیں۔ بھلا شیخ کو تو سید بنا دینے کا ایک واسطہ مل گیا۔ کہ وہ درویشی کے لباس میں تھا۔ اور کچھ اس لئے کہ اس کے ہاتھ تلے سے بے شمار لوگوں نے سیادت بھی کر دیا۔ مگر مرزا غلام احمد کی جلد بازی قابل داد ہے کہ جب اس پر اعتراض کیا گیا۔ کہ امام مہدی کا بقول رسول مقبولؐ آل رسولؐ سے ہونا ضروری ہے۔ تو جواب میں کس طرح جھٹ اسی وقت یہ کہا کہ میں نے کشف میں دیکھا کہ جناب فاطمہؑ نے میرا سر اپنی مبارک ران پر رکھا اور فرمایا اے مرزا تو میرا بیٹا ہے۔ ازیں قبل مرزا نے یہ بھی کہا ہے کہ میری دادیوں اور نانیوں میں کئی سیدانیاں ہیں مگر افسوس یہ نہ کہا کہ میرے دادوں اور نانوں میں بہت سید ہیں۔ علاوہ ازیں مرزا غلام احمد رفتہ رفتہ احمد بنا۔ مگر شیخ عبدالقادر رفتہ رفتہ قادر بنا۔ مرزا سرائی میں دونوں یکساں ہیں۔ مگر عداوت اہلبیت میں مرزا کا مرتبہ ان سب سے بڑھا ہوا ہے۔

گلدستہ کرامت صفحہ ۱۰۵ پر ہے کہ ہم نے شیخ کی مجلس میں کئی دفعہ آنحضرت کی زیارت کی بلکہ پیغمبروں کی ارواح وہاں حاضر پائیں اور کئی مرتبہ ملائکہ آسمان کو شیخ کی حضوری میں صف باندھے ہوئے دیکھا اور صفحہ ۱۲۳ پر ہے کہ حضرت سلیمانؑ کی وفات کا وقت قریب آیا تو حضرت نے جنات کے انتظام کے لئے خدا سے عرض کی۔ ارشاد ہوا کہ تمہارے بعد پیغمبر آخر الزمان کی آل میں سے ایک شخص عبد القادر نام ہوگا۔ یہ قوم جنات تا قیامت اسکے زیر حکم رہیگی۔ و صفحہ ۱۲ پر ہے کہ خدا نے شیخ کو زیور صفت قدرت (علی کل شئ قدیر) عطا کیا اور موجودات کے جزو کل پر قادر بنا دیا۔ تمام متولیان بارگاہ ایزدی پر شیخ کو متصرف کر دیا۔ اور ملائک و دربان کی شہنشاہی بخشدی۔

گلدستہ کرامت صفحہ ۱۰ میں ہے کہ شیخ دور دراز ملکوں سے نہایت قیمتی کپڑے منگا کر پہنا کرتا اور ہر جمعہ تبدیل لباس کیا کرتا۔ صفحہ ۹۵ پر ہے کہ شیخ کے لباس کے لئے ایک گز کپڑا دس دینار یعنی پچاس روپیہ کو خریدا جاتا۔ ایک دفعہ شیخ کے لئے عمامہ ستر ہزار دینار یعنی پانچ لاکھ اور تیس ہزار روپیہ کو خرید گیا۔ صفحہ ۹۶ پر ہے کہ شیخ کا جوتا تمام سونا منڈھا تھا جس میں یاقوت اور زمرد اور الماس جڑے ہوئے تھے اور اسکے تلوں میں چاندی اور سونے کی میخیں ہوتی تھیں۔

فتیہ الطالبین مطبوعہ مطبع صدیقی لاہور صفحہ ۱۴۵ پر ہے کہ خدا کے علم سے کوئی مکان خالی نہیں اور یوں کہنا جائز نہیں ہے کہ ہر مکان میں ہے بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ وہ آسمان میں عرش پر ہے۔ صفحہ ۱۳۶ پر ہے کہ جو شخص یہ کہے کہ حروف تہجی حادث ہیں اور قدیم نہیں ہیں۔ وہ کافر ہے صفحہ ۱۳۶ پر ہے کہ حروف تہجی خواہ کلام اللہ میں ہوں یا آدمیوں کے کلام میں ہوں۔ قدیم ہیں۔ اور کن فیکون میں لفظ کن قدیم ہے صفحہ ۱۳۹ پر ہے کہ رسولوں کو ہدایت سے کافروں کو گمراہی اللہ کی طرف سے ہے اور معصیت خدا کا فعل ہے صفحہ ۱۴۳ پر ہے کہ خیر و شر اللہ نے پیدا کیا۔ صفحہ ۹۵ پر ہے کہ آنحضرت نے خدا کو [illegible] دیکھا

گلدستہ کرامت صفحہ ۱۲ پر ہے کہ شیخ نے کہا کہ میں نے خدا کو ایک دفعہ اپنی ماں کی شکل میں دیکھا اور دوسری دفعہ آنحضرت کی شکل میں۔ شیخ کے مرید شیخ کے ۹۹ ناموں کا ورد کرتے ہیں۔ جو خدا کے نام ہیں مثلاً ورد کے چند کلمات یہ ہیں یا ہادی المضلین یا مفتح المغلقات یا مظہر المعجزات یا دافع الحزنین یا قاضی الحاجات یا معین الضعفاء یا صاحب القدرۃ یا واہب النعمۃ ارحمنا برحمتک یا ارحم الراحمین۔

اقتباس الانوار صفحہ ۳۵ پر بحوالہ تحفہ قادریہ لکھا ہے کہ شب معراج کو آنحضرت نے شیخ کی روح پر سواری کی جب آنحضرت ساتوں آسمان کو طے کر کے ساق عرش کے قریب پہنچے تو وہاں

حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایسے عظیم اہتمام متعلقہ غدیر کے باوجود نہایت شوخ چشمی اور ڈھٹائی سے یہ کہتا ہے کہ اس موقع پر آنحضرتؐ کو صرف یہ مطلوب تھا کہ چند ایک مخالفین علیؑ اور علیؑ میں رابطہ دوستی قائم کیا جائے وہ خدا اور رسولؐ کیساتھ تمسخر کرتا ہے اور یقیناً بہ مصداق اللہ یستھزئ بہم و یمدہم فی طغیانہم یعمہون۔

شیعہ سنت رسولؐ کے مطابق ۱۸ ذی الحجہ کو عید غدیر مناتے ہیں۔ مگر اہلسنت اس کے مقابلہ میں ۲۶ ذی الحجہ کو عید منانا شروع کیا۔ کیونکہ ۲۶ ذی الحجہ کو آنحضرتؐ مع ابوبکر غار میں داخل ہوئے تھے یا عاشورہ کے آٹھ روز بعد سنیوں نے اپنا علیحدہ عاشورہ قائم کیا۔ کیونکہ اس دن مصعب بن زبیر قتل ہوا تھا مصعب ابوبکر کا نواسہ ہے اسی مصعب نے حضرت امیر مختار بن ابو عبیدہ ثقفی کو قتل کرایا تھا جنہوں نے خون حسینؑ کا انتقام لیا تھا۔

ذیل میں چند نہایت معتبر اور جلیل القدر محدثین اور علماء اہلسنت کے نام درج کرتا ہوں۔ جنہوں نے واقعہ غدیر کی صحت کو تسلیم کیا۔

امام احمد بن حنبل۔ عبداللہ بن احمد۔ عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ عبسی۔ ابوالعباس نسوی۔ عبدالملک خرکوشی۔ ابواسحاق نیشاپوری۔ اسمٰعیل معروف بہ ابن السمان۔ عبدالکریم سمعانی۔ موفق بن احمد۔ عمر بن محمد۔ یوسف بن قزعلی سبط ابن الجوزی۔ محب طبری۔ ابراہیم بن محمد۔ محمد بن طلحہ۔ جمال الدین زرندی۔ ابن کثیر۔ علی بن شہاب الدین ہمدانی۔ احمد بن علی مقریزی۔ ابن الصباغ۔ علامہ میبذی۔ جمیل الدین۔ محمود بن محمد۔ محمد بن عبدالرسول برزنجی۔ مرزا محمد بن معتمد خان بدخشی۔ محمد بن صلاح بن عالم۔ محمد بن اسمٰعیل بن صلاح الامیر۔

اب ہم چند ثقہ راویوں کے نام لکھتے ہیں جنہوں نے تسلیم کیا ہے کہ آنحضرتؐ نے حضرت علی علیہ السلام کے سر پر بروز غدیر دستار باندھی۔

سلیمان بن داؤد۔ عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ۔ احمد بن منیع بغوی۔ احمد بن حسین بن علی بیہقی۔ محب الدین طبری۔ ابراہیم بن محمد حموینی۔ محمد بن یوسف زرندی۔ ابن الصباغ مالکی۔ سیوطی۔ جمال الدین عطاء اللہ۔ فضل اللہ محدث۔ علاؤالدین متقی۔ محمود بن علی سیمانی قادری۔ احمد بن محمد قشاشی۔

ابن عقدہ۔ معجم صغیر طبرانی اور ابو سعید مسعود بن ناصر سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے بروز غدیر فرمایا کہ علی (علیہ السلام) امیر المومنین سید المسلمین اور قائد الغر المحجلین ہیں۔

محب الدین طبری نے ریاض النضرۃ فی مناقب العشرہ جلد ۲ صفحہ ۲۱۷ پر لکھا ہے کہ عبدالاعلیٰ ابن عدی نہروانی راوی ہے۔ کہ آنحضرتؐ نے جناب امیر علیہ السلام کو بروز غدیر خم بلایا۔ اور اپنے دست مبارک سے حضرت علی علیہ السلام کے سر پر عمامہ باندھا اور ایک حصہ اس کا جانب پشت لٹکا دیا۔

اسد الغابہ میں بروایت ابو اسحاق لکھا ہے کہ بیشمار لوگوں نے بیان کیا کہ حضرت علی علیہ السلام نے رحبہ میں لوگوں کو قسم دی کہ جس نے حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ کو سنا ہو وہ بیان کرے۔ بہت سے لوگوں نے گواہی دی، اور بہت سے لوگوں نے چھپایا۔ یہ چھپانے والے دنیا سے رخصت نہ ہوئے جب تک اندھے نہ ہوئے ہوں یا کسی مرض میں مبتلا نہ ہوئے ہوں۔ ان لوگوں میں جن پر مصائب کا نزول ہوا زید بن وہب اور عبدالرحمن بن مدلج بھی تھے۔

سر العالمین امام غزالی مطبوعہ بمبئی مقالہ ۴ میں ہے کہ حجت ظاہر ہو گئی اور جمہور نے متن حدیث غدیر پر اجماع کیا کہ آنحضرتؐ نے بروز غدیر فرمایا من کنت مولاہ فعلی مولاہ اس پر عمر بن خطاب نے کہا مبارک ہو مبارک ہو حضرت علی علیہ السلام کہ آج آپ نے صبح کی ہے کہ ہمارے اور تمامی مومنین اور مومنات کے مولا ہو گئے۔ پس عمر نے صاف اقرار کر لیا کہ حضرت علی علیہ السلام حاکم ہیں اور مسلمین کے لیکن بعد اس کے سلطنت کی محبت اور خلافت کے لالچ نے غلبہ کیا اور شاہنشاہی جھنڈوں کے ہوا میں لہرانے خیل وحشم کے منظر نے۔ نفع امرہ کے خیال نے عہد کو پس پشت ڈال دیا اور تھوڑا سا مال خرید لیا جو بہت برا ہے اور جب آنحضرتؐ نے بوقت وصال الٰہی فرمایا کہ لاؤ قلم اور کاغذ کہ تمہارے کام کو آسان کر دوں (علاوہ زبانی تاکیدوں کے تحریری تاکید بھی کر دوں تاکہ کما حقہ اتمام حجت ہو جائے) اور بیان کر دوں اس کو جو میرے بعد امر خلافت کا مستحق ہے تو عمر نے کہا چھوڑو اس شخص کو [illegible]۔ نہ آنحضرت کہا نہ حبیب کبریا کہا۔ صرف اس شخص سے مخاطب کیا جو غایت درجہ کی گستاخی ہے۔ یہ نمونہ کہہ سکتے ہیں جب تبادر تمام اہلسنت کا تعلق تاویل نص سے باطل ہو چکا تو اجماع پر ہے۔ حالانکہ اجماع بھی باطل ہے کیونکہ بنی ہاشم اور انکی اولاد اور حضرت علی علیہ السلام اور انکی اولاد اس بیعت میں نہیں ہے بلکہ خود اصحاب سقیفہ نے بھی خلافت ابوبکر کی مخالفت کی۔

یہ امام غزالی صاحب کی تحریر ہے جس کی نسبت کتب اہلسنت میں یبعث اللہ علی راس کل مائۃ علامہ سیوطی میں ہے کہ بعض اکابر علماء علم ظاہر جن کے جامع ہیں کہتے ہیں کہ آنحضرت کے بعد اگر کوئی نبی ہوتا تو امام غزالی ہوتا۔ اور اس کے مجددیت کا ثبوت خود اس کی بعض تصنیفات ہیں۔

کتاب سر العالمین غزالی ہی کی تصنیف ہے اور سنیوں کے امام ذہبی نے میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۲۳۶ ترجمہ الحسن بن صباح میں اس کتاب کو غزالی کی تصنیف مانا ہے۔ اب اہلسنت نے لاہور میں اس کتاب کا ترجمہ بھی شائع کیا ہے اور اس سے بھی اس کتاب کا اعتبار ثابت کیا لیکن بکمال ظلم مصنف کی عبارت جو کہا ہے کہ حجت مقالے کا حصہ متعلق بالا مندرج ہے ترجمہ بھی نہیں کیا اور اسے بالکل ہضم کر لیا۔

یہ لوگ آئے دن عیسائیوں کی طرح یہی تحریفات کر کے خود اپنے مذہب کا بطلان ثابت کرتے ہیں۔

مطالب السئول علامہ محمد بن طلحہ شافعی مطبوعہ لکھنؤ صفحہ ۵۵ پر ہے کہ روز غدیر یعنی ۱۸ ذی الحجہ روز عید و موسم قرار پایا۔ کیونکہ یہ وہ روز ہے کہ آنحضرت نے جناب امیر علیہ السلام کو اس روز وہ عالی منزلت کا خاص شرف بحکم خدا عطا کی جو غیر کو نہیں ملا۔ پھر اسی کتاب کے اسی صفحہ پر ہے کہ حدیث کے معنی یہ ہیں کہ آنحضرت نے فرمایا کہ ہم جس کے سردار ناصر و دوست محبوب حمیم یا صدیق ہیں۔ تو اس سے علی بھی ویسے ہی ہیں۔ اور یہ صریح ہے اس میں کہ حضرت علی علیہ السلام اس منصب جلیلہ کیساتھ مخصوص ہیں یعنی باقی تمام اصحاب اس منصب سے محروم ہیں۔ اور آنحضرت نے جناب امیر علیہ السلام کو غیر کیساتھ بمنزلہ اپنے نفس کے قرار دیا کیونکہ کلام میں جو من کنت مولاہ میں ہے، عموم کے لئے ہے پس جو لوگ اس عموم کے تحت میں داخل ہیں۔ ان سب نے جناب امیر علیہ السلام کو وہی رتبہ حاصل ہے۔ جو رسالتمآب کو حاصل تھا۔ گویا حضرت علی علیہ السلام کی فضیلت بروز غدیر ہے۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرح کیونکہ) یہ مطابقت ہے جانا جاتا ہے کہ یہ حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ ، اسرار آیہ مباہلہ سے ہے۔ کیونکہ انفسنا سے مراد حضرت علی علیہ السلام ہیں۔ حدیث نفس یعنی دوسری جگہ حضرت علی علیہ السلام کو جمع کیا ہے اور ایک ضمیر متکلم لایا ہے جو مضاف ہے سوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف پس آنحضرت نے حضرت علی علیہ السلام کے لئے بھی اسی امور کو ثابت کیا جو حضرت کے لئے بہ نسبت عامۂ مومنین ثابت ہیں کیونکہ آنحضرت اولیٰ بالمومنین ہیں۔ [illegible] جس معنی کا ثبات لفظ مولیٰ سے آنحضرت کے لئے ممکن ہے آنحضرت نے ان تمام امور کو جناب امیر کے لئے ثابت کیا ہے اور یہ وہ رتبہ سامیہ منزلت شامخہ درجہ علیہ اور مکانت رفیعہ ہے جس کو آنحضرت نے جناب امیر کے ساتھ مخصوص کر دیا ہے۔ اس لئے یہ روز عید و مسرت کا ہے اولیائے و محبان حضرت علی علیہ السلام کے لئے۔

تذکرۃ خواص الامۃ علامہ یوسف سبط ابن جوزی [illegible] میں ہے کہ آنحضرت کا بروز غدیر الست اولیٰ بالمومنین فرمانا جناب امیر علیہ السلام کی امامت و ولایت پر نص صریح ہے۔ اور اسی طرح آنحضرت کا دعا کرنا و ادر الحق معہ حیثما دار فرمانا اس امر کی دلیل ہے کہ حضرت علی علیہ السلام و دیگر صحابہ میں اگر کچھ اختلاف پیدا ہو تو جناب امیر حق پر ہیں۔ ریاض النضرہ جلد ۲ صفحہ ۔ پر ہے کہ آنحضرت نے حضرت علی علیہ السلام کو وصیت فرمائی کہ میں نے لشکر اسامہ کی تیاری کے لئے فلاں یہودی سے اس قدر قرضہ لیا تھا۔ اس کو میری طرف سے ادا کر دینا۔ اہل بصیرت کے لئے تو آنحضرت کی یہی وصیت ہی دلیل خلافت ہے۔ مسند احمد بن حنبل ص ۱۵۴ پر ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کون شخص ہے جو میرے قرضہ کا ادا کرے گا میرے وعدہ کو ایسا شخص میرے

خدا کے [illegible] حضرت [illegible] مسلمان تھے اور [illegible]

جنگ جمل میں حضرت [illegible] کا [illegible] حضرت کی وفات سے

صرف دو سال پہلے [illegible] صاف [illegible] ہے کہ حضرت [illegible] کے دل میں [illegible] بھی نور ایمان نہ

تھا [illegible] سے [illegible] کر دیا ہے [illegible] حضرت [illegible] کا [illegible]

حضرت کوئی تعلق نہیں [illegible] حضرت [illegible] سے اپنے آپ کو حضرت [illegible]

[illegible] کیا ہونا [illegible] کا [illegible] سے [illegible] کرنا [illegible] تھا۔

کئی دفعہ [illegible] ہے کہ آنحضرت نے حضرت [illegible] کو [illegible] میں [illegible] کا حکم

دیا ہے اور انہوں نے انکار کر دیا ہے [illegible] کیا [illegible] کے [illegible] سے

دوسرے مسلمانوں پر خوف اور [illegible] کا حق نہیں رکھتا جو

کہ حضرت [illegible] میں [illegible] کو [illegible] ہوئی تھی۔

جب کبھی حضرت [illegible] حضرت سے [illegible] سامنے [illegible]

پھر [illegible] اور جب کبھی آنحضرت کو [illegible] جنگ کرنی [illegible]

گھر [illegible] چھوڑ کر [illegible] کہاں تک

دیکھ کر کہیں اور [illegible] کہیں [illegible]

ہیں۔ اور یہ خود بھی [illegible] کے [illegible]

ان کا اور [illegible]

سب میں [illegible]

حضرت [illegible]

[illegible]

ہو تو ایسی [illegible] حضرت [illegible]

[illegible] تمام دنیا [illegible]

خداوند عالم نے [illegible] حضرت [illegible] اور [illegible]

اور ایمان کی تعریف کی [illegible] حضرت [illegible] کی شان [illegible]

بلکہ کم تعریفی الفاظ نہیں فرمائے۔ سورہ [illegible] میں ہے۔ ومن یولھم یومئذ دبرہ الا متحرفا لقتال او متحیزا الی فئۃ فقد باء بغضب

من اللہ وماواہ جہنم وبئس المصیر۔ ترجمہ [illegible] کفار کی طرف پیٹھ پھیر [illegible]

ہو گئی جائے۔ وہ پیغمبر خدا کے جنازے پر آ گئے وہاں کا جھگڑا [illegible] اور وہ اُٹھ دو ہے۔

حضرات ثلاثہ کا جھگڑوں سے فارغ رہنا اس کے عقیدہ پر تھا ورنہ آنحضرت کو [illegible] تصور کرنا فساد پر کرتا ہے۔ ان کی خواہش تھی کہ آنحضرت قتل ہو جاتے [illegible] اس بات کی تصدیق اس واقعہ سے بھی ہوتی ہے۔ جب حجرہ [illegible] میں تھے آپ حضرت عمر بھی شامل تھے۔ آنحضرت کے قتل کا منصوبہ کیا مگر راز فاش ہو جانے پر کامیاب نہ ہو سکے۔

مسلمان [illegible] کوئی [illegible] کا کام [illegible] رہا ہے کہ یا علی یا علی پکارتے رہے [illegible] میں کبھی [illegible] دیکھتے [illegible] تا کہ کوئی مسلمان سنے بھی۔ ابوبکر یا عمر یا عثمان [illegible] اصحاب اور [illegible] جبر کے آگے تمام دنیا کا سر تسلیم خم ہے۔

تجہیز و تکفین حضرت رسول اللہ صلعم

مولوی شبلی نے الفاروق حصہ دوم [illegible] سے [illegible] ابوبکر و عمر [illegible] حضرت علی تجہیز و تکفین چھوڑ کر سقیفہ [illegible] چلے گئے [illegible] کے لئے الفاروق سے معرکہ آرائی [illegible] حضرت [illegible] ہی نہیں آیا۔ نیز یہ بھی ثابت ہے کہ [illegible] علی علیہ السلام سے [illegible]

شرح فقہ اکبر ملا علی قاری [illegible] بڑا فرض ہے کیونکہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ [illegible] ہے اس لئے اصحاب رسول نے خلیفہ [illegible] کے کام کو [illegible]

کنز العمال اور طبقات ابن سعد میں ہے کہ [illegible] علی ابن ابی طالب علیہ السلام [illegible] آج غمگین [illegible] حضرت [illegible] کیا۔ (وفات آنحضرت صلعم)

مودۃ القربیٰ میں ہے کہ رسول اللہ کے غسل میں سوائے گھر والوں کے کوئی شریک نہ تھا یہی روایت احمد حنبل اور ابو عمرہ اور دیلمی نے بھی لکھی ہے۔

عقیلی لکھتا ہے کہ جب [illegible] تو مجھے کسی [illegible] سے میرے سوائے کوئی نہ دیکھا
جو سب سے [illegible] حضرت کو قبر میں اتارا ہو۔
کنز العمال [illegible] میں [illegible] مستدرک میں حضرت علی علیہ السلام سے
روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا [illegible] غسل و دفن میں صرف چار آدمی تھے یعنی علی اور عباس اور
فضل ابن عباس اور صالح جو حضرت کا غلام تھا [illegible] ان کے سوائے کوئی شخص شامل نہ تھا۔
جمیع [illegible] مگر [illegible] ہے کہ [illegible] کہ آنحضرت کا کفن دفن
علی اور عباس نے کیا بعض روایت میں ہے کہ [illegible] اور اسامہ بن زید اور چند بنی ہاشم بھی شامل
تھے۔ بعض مقامات میں ہے کہ آنحضرت [illegible] مصروف غسل تھے دروازہ پر تعینات تھے۔
طبقات ابن سعد میں ہے کہ حضرت علی [illegible] فضل ابن عباس [illegible] علی و اسامہ بن زید نے
غسل دیا۔ مسند احمد حنبل میں ہے [illegible] عباس سے روایت ہے کہ حضرت کے غسل میں
علی اور فضل اور عباس کے [illegible] اور صالح شریک تھے۔ پھر اوس بن خولی
کو شریک غسل [illegible] آنحضرت کو چھاتی
سے سہارا دیا [illegible] آنحضرت کا پہلو اٹھاتے تھے۔
اور اسامہ اور صالح پانی ڈالتے تھے اور حضرت علی [illegible] غسل دیتے تھے۔ آنحضرت کو آب خالص اور
آب سدر سے غسل دے کر [illegible] دو کپڑے سفید اور ایک
یمنی چادر بھی [illegible] عباس نے ابو عبیدہ [illegible] ابو طلحہ سہل انصاری کو بلوا بھیجا کہ آنحضرت کے لئے قبر
کھود دیں معلوم ہوا کہ ابو عبیدہ [illegible] ابو طلحہ آگئے جس نے قبر کھودی عباس
[illegible] کے لئے [illegible] کو منتخب کرے۔
مصنف ابن ابی شیبہ میں روایت [illegible] ہے کہ آنحضرت کے غسل و دفن میں
صرف چار (۴) آدمی حضرت علی، عباس، فضل و صالح شریک تھے۔
کنز العمال کتاب [illegible] میں [illegible] حضرت صادق علیہ السلام لکھا ہے کہ حضرت
علی نے آنحضرت کو غسل دیا۔ [illegible] کرتے رہے
نماز جنازہ حضرت علی [illegible] تکبیر کہیں اور آنحضرت
کو دفن کر دیا یہی حدیث ابن معروف سے بروایت [illegible] لکھی ہے۔
طبقات ابن سعد میں ہے کہ [illegible] آنحضرت کو میں نے ابو عباس [illegible]

عقیل اور اسامہ اور اوس بن خولی انصاری نے قبر میں اتارا اور تجہیز و کفن ۔۔۔

بخاری اور مسند احمد حنبل جلد اول ص۵۵ اور قسطلانی جلد دہم مطبوعہ نولکشور ص۲ اور مجمع البحار علامہ محمد طاہر گجراتی جلد سوم ص۲۹ اور شرح کرمانی اور شرح عینی اور شرح بخاری ۔۔۔ اور نہایۃ العقول امام رازی میں ہے کہ عمر نے کہا کہ خدا کی قسم جس کام کی وجہ سے آنحضرت کی تجہیز و تکفین میں ہم حاضر ہوئے تھے (یعنی سقیفہ میں جمع ہوئے تھے) اس کام کو جسے ہم نے کسی سبب سے ضروری سمجھا تھا ہم کو خطرہ تھا کہ اگر ہم اس گروہ سے الگ رہے اور بیعت وصیت ہو گئی مبادا لوگ بعد میں کسی کو خلیفہ بنا لیں گے تو خواہ ہم ان کی بات اپنی مرضی کے خلاف مان لیں۔ اور خواہ ان کی مخالفت کریں اور فساد ہو جائے۔

بخاری کتاب الجنائز باب موت یوم الاثنین اور کشف ۔۔۔ صفحہ ۱۵۱ میں ہے کہ عائشہ سے روایت ہے کہ میں ابوبکر کے پاس گئی۔ تو اس نے مجھ سے پوچھا تم نے رسول اللہ کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا تھا میں نے جواب دیا کہ سفید رنگ کے تین سحولی کپڑوں میں۔ جن میں ایک کا قمیص ۔۔۔ مشہور تھا کہ ان میں قمیص اور عمامہ نہ تھا۔ پھر ابوبکر نے پوچھا۔ رسول اللہ کی وفات کس دن ہوئی میں نے کہا کہ دو شنبہ کے دن

علامہ ابن حجر نے فتح الباری میں لکھا ہے کہ ابوبکر نے یہ ذکر عائشہ سے ۔۔۔ اسلام میں کیا تھا۔ تاکہ اس کا علم غلط ہو۔ البتہ یہ درست ہے کہ ابوبکر آنحضرت کی تجہیز و تکفین میں نہیں ۔۔۔ تھا۔

تاریخ صغیر بخاری ص۲۲ میں ہے کہ ۔۔۔ جب آنحضرت فوت ہوئے ہیں تو ابوبکر مقام سنح میں تھا یہ ایک مقام ہے جو مدینہ سے دو میل کے فاصلہ پر ہے جہاں ابوبکر کا گھر تھا۔

کنز العمال جلد سوم ص۱۴۰ اور جمع الفوائد باب ۔۔۔ ص۸ ۔۔۔ جلد دوم ص۱۶۲ تاریخ صغیر بخاری ص۲۲ بخاری پارہ ششم۔ کتاب الجنائز باب موت یوم الاثنین ۔۔۔ دوشنبہ کے دن ۔۔۔ زوال کتاب المناقب حالات سقیفہ ص۳ ۔۔۔ یہ ہے کہ ابوبکر آنحضرت کی ۔۔۔ چھوڑ کر عمر بن خطاب اور ابوعبیدہ جراح کے ساتھ سقیفہ کو چل گیا۔

تفریح الاحباب میں ہے کہ جس رات ابوبکر اور عمر فوت ہوئے اسی رات کو دفن کر دیے گئے۔

مسند احمد حنبل میں بروایت عائشہ لکھا ہے کہ جب ابوبکر کا وقت ۔۔۔ ہوا تو ابوبکر نے پوچھا آج کون سا دن ہے۔ لوگوں نے کہا پیر کا دن ہے کہا۔ اگر میں آج رات مر جاؤں تو کل صبح تک مجھے رکھ چھوڑنا کیونکہ مجھے دنوں اور راتوں سے یہ بات زیادہ پسند ہے کہ میں رسول اللہ سے قریب ہوں۔ یعنی آنحضرت کا جنازہ تین دن بلا دفن پڑا رہا۔ اور میری نعش بھی بلا دفن رکھ چھوڑنا۔

تاریخ الخلفا سیوطی میں ہے کہ عروہ اور قاسم نے اخراج کیا ہے کہ ابوبکر نے عائشہ کو وصیت

یعنی رسول اللہ کا حصہ اصطفیٰ اور ذوی القربیٰ یعنی اہلبیت کا حصہ ساقط کر دیا۔

فتح القدیر اور شرح مواہب اور سنن کبریٰ بیہقی اور مسند احمد بن حنبل اور سنن ابو داؤد اور مسند شافعی اور در منثور میں ہے کہ عمر بن خطاب نے اہلبیت کا حصہ خمس ... جیسا کہ سنن ابو داؤد مطبوعہ دہلی ص ۔۔ پر روایت جبیر بن مطعم سے ہے کہ ابوبکر بھی خمس کو اسی طرح تقسیم کرتا تھا جس طرح آنحضرت کرتے تھے مگر آنحضرت کے قرابتداروں یعنی اہلبیت کو ان کا حق نہ دیتا۔

عہد رسول میں خمس جاری تھا قرآن مجید میں بھی اس کی ادائیگی کا حکم دیا ہے اور اس کو منسوخ کرنے والی کوئی آیت بھی موجود نہیں ہے سورہ الانفال کے آغاز میں ہے یسئلونک عن الانفال قل الانفال للہ والرسول ترجمہ اے رسول لوگ تم سے غنیمت کے بارے میں پوچھا کرتے ہیں تم کہدو کہ مال غنیمت خاص خدا اور رسول کے واسطے ہے یعنی مال غنیمت کی تقسیم رسول اللہ کی مرضی پر منحصر ہے جسکو جتنا چاہیں دیدیں مسلمان اس پر اعتراض نہیں کر سکتے تھے آنحضرت مال غنیمت کو پانچ حصوں میں تقسیم فرماتے رہے جن میں ایک حصہ خود لیتے تھے اور ایک حصہ اہلبیت کو عطا فرماتے رہے۔

خمس صرف مال غنیمت تک محدود نہ تھا بلکہ ہر شے پر واجب تھا مثلاً معدنی چیزیں کان - دفینہ - دریا سے نکلی ہوئی چیزیں نفع پیشہ - تجارت - بیع نذر و قسم - وہ زمین جو اہل کتاب کسی مسلمان سے خریدیں وہ مال جو حرام اور حلال پر مشتمل ہو - دیکھو - اگر خمس ہی کو حکم اہلبیت کو ملتا رہتا تو وہ فراغت سے زندگی گزار سکتے تھے - مگر یہ شیخین کو کب گوارا تھا - ان کی سیاست متقاضی تھی کہ اہلبیت کو نان شبینہ تک سے محروم کر دیا جائے۔

جب آنحضرت کے عہد میں خمس بھی زکوٰۃ کی طرح عمل ہوتا تھا - تو شیخین کو کیا حق حاصل تھا کہ خمس کے وجوب ساقط کر دیں - اہلسنت نے شیخین کی تقلید کا حق ادا کر کے خود مستقیم ٹھہرایا اور خمس کو فروع دین سے بھی خارج کر دیا - شیخین نے اہلبیت کو خمس سے خارج کر کے حکم رسول کا خوب ثبوت دیا اور اہلسنت نے خمس کو فروع دین سے خارج کر کے حرمت سادات کی پوری پاسداری کی۔

اہلسنت کو اس بات کی پرواہ نہیں کہ حضرت نے کونسا جائز اور کونسا ناجائز قرار دیا ہے - ان کو تو بالکل یہی علم ہے انہیں تو صرف دیکھنا ہے کہ عمر بن خطاب نے کیا مشروع بنایا ہے عمر بن خطاب کے اجتہاد و بدعت آمیز کے مقابلہ میں نہ تو آنحضرت کے قول کی پرواہ ہے نہ ہی حکم خدا کی عزت و حرمت۔

مصائبِ جناب سیدہ معصومہ علیہا السلام

ترجمہ جذب القلوب مطبوعہ نولکشور صفحہ ۱۵۰ اور منہاج مطبوعہ ... ترجمہ مدارج النبوۃ جلد دوم ص ۳۲۳ لکھا ہے کہ قبہ عباس سے قبلہ کی طرف ... متصل جس مسجد میں جناب فاطمہ زہرا دعا کرتی تھیں اس کا نام بیت الحزن پڑ گیا تھا سو آنحضرت رسول کریم کے ... ہے - کہ مدینہ کے باب البقیع سے

قریب ہی حضرت عباس اور امام حسنؑ کا مقبرہ ہے۔ اس قبہ کے برابر جناب فاطمہؑ کا بیت الحزن ہے
مولوی صدر الدین احمد نے کتاب سیر میں مصطفےٰ مطبع محمدی کانپور سنہ ۱۲۶۳ھ صفحہ ۲۳ پر لکھا ہے
کہ رسول اللہ کی وفات کے بعد بہت واقعات گزرے مثلاً صحابہ میں نزاع ہوئی۔ فدک کا مسئلہ۔ عمر کا احراق
خانہ فاطمہؑ کی دھمکی دینا۔ فاطمہؑ کا صدمہ ہی تو بڑی چیز ہے۔ ان واقعات پر جو ہستی کی دھمکی کے اسکا ذکر کرنا تو
معصومہ کا وصیت فرمانا کہ ان لوگوں میں سے جنازہ میں شریک نہ ہوں۔ تو یہ صورتیں بیت کی حقیقت
ہیں کہ معصومہ کو جوں کہ تب دوسرے وقت ہوئی تھی۔ ذلیل کریں یہ حقوق کم ہونے کے متابعت و خلافت حق جس
سے ظلم ہوئے تھے میں بیٹھ کر وفات رسولؐ کے چند دن تک جب تک سقیفہ میں حسینؑ دربار میں فقط مسکوت بیت الحزن میں
بیٹھ کر اکثر ایام میں بسر کرتیں۔

تاریخ آں مجاد مولوی عبد الحمید مطبع ... سی دہلی سے ہے کہ وفات رسول کے بعد معصومہ ... گریہ کرتے
ہمسائے برداشت نہیں کر سکتے تھے اس سبب سے وہ ایک درخت کے نیچے جا کر تمام دن رویا کرتیں۔ بیٹے ان کا نام مبارک
کہا گیا۔ ایک روایت ہے کہ جب معصومہ وفات پا گئیں گھر میں بند کیا جسکا نام بیت الحزن رکھا گیا۔

مدارج النبوۃ میں ہے کہ بعد وفات حضرتؐ کے جناب فاطمہؑ کے خندہ نہ ہوئیں یعنی حضرتؐ کی شہادت
کے بعد کسی نے جناب فاطمہؑ کو ہنستے نہیں دیکھا۔

روایت احمد بن عبد العزیز جوہری کی ہے کہ جب جناب سیدہ ابوبکر سے شریف ہمگین لے کر گئیں
بعد فصیح و بلیغ خطبہ فرمایا جس میں سب مطالبات در حقیقت کہ خلافت ... کو کہہ دیا خطبہ
ختم ہوا اور ابوبکر نے حضرت صدیقہ کو خطبے سے مت روکا ... وہ منبر پر گیا اور کہا اے لوگو یہ بات جسکا تم ہر
ایک حق و باطل پر کان لگا لیتے ہو وہ حضرت علی ... حضرت علیؑ
فتنہ و ابتدا ملاحت کو ... ہیں ... سے کہ جیسے اکثر عورت
نا کار ہیں پھر ابوبکر نے ضرور کہا کہ میں نے ... حضرت علیؑ ... ملا دیا اور خوب جانی۔

ابن ابی حدید کہتا ہے ... ابوبکر کے سامنے ... پڑھی کے سامنے
تو اس نے کہا۔ کہ ابوبکر کا مطلب ان کلمات سے حضرت علیؑ تھے۔

کتاب سقیفہ ابوبکر محمد بن عبد العزیز جوہری میں ہے کہ جب ابوبکر ... بیعت کی ... کا ارادہ کیا تو
جناب فاطمہ زہراؑ ... اور ... ابوبکر کے پاس ... جناب ... اور انصار کا
ایک گروہ جمع کیا ہوا تھا جناب فاطمہؑ کے سر پر ... تھی ... جناب ...
اسوقت جناب فاطمہؑ کی ... جناب رسولؐ پاک کی ... میں ... درمیان پردہ تانا گیا۔

ایک سبز رنگ کا عظیم الشان خیمہ دیکھا [illegible] یہ خیمہ شیخ کے ملنے سے ہے۔ گلدستہ کرامت صفحہ ۹ پر ہے کہ آنحضرت کو جبرئیل [illegible] سدرہ [illegible] سے آگے نہ جا سکے اس وقت عبدالقادر کی روح نے آنحضرت کو [illegible] اور آپ قوسین تک پہنچ گئے۔ حضرت غوث اعظم مسرت میں [illegible] بیٹے یہ قدم میری گردن پر ہے۔ اور یہ قدم تمام دنیا کی گردن پر ہوگا۔ صفحہ ۱۳ پر ہے کہ مقام سدرہ کے متصل [illegible] ایک سفید اور دو سبز سفید مرغ شیخ بایزید بسطامی ہے [illegible] حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی ہے۔

غنیۃ الطالبین صفحہ ۲۲۳ پر ہے کہ شیطان [illegible] مسجد میں داخل کی [illegible] شے پس ابلیس کی اولاد سے [illegible] نکال [illegible] کی ہے ان کی [illegible] پھر شیطان [illegible] اولاد [illegible] ہو گئے۔

گلدستہ کرامت صفحہ [illegible] تمام جن و انس کا نسب [illegible] شیخ کی طرف کا [illegible] ہے کہ ایک مرتبہ ماہ رمضان میں ستر [illegible] شیخ نے دعوت قبول کی اور ستر مقامات پر روزہ افطار کیا [illegible] اہل خانقاہ کے ساتھ روزہ افطار کیا۔

قلائد الجواہر صفحہ ۵ پر ہے کہ ایک [illegible] کھیلا کرتا تھا۔ اس نے سب کچھ ہار دیا۔ تو شیخ [illegible] کھیلا۔ اس نے کھیلا اور سب کچھ ہارا ہوا جیت لیا۔ [illegible]

ہدیۃ المہدی مولوی وحید الزمان صفحہ ۵ پر [illegible] بارہ یا دس ہیں [illegible] خلافت کی [illegible] تک جب امیر علیہ السلام کی شہادت اور امام حسن علیہ السلام کی صلح کے بعد معاویہ خلیفہ [illegible] نہیں کہتے۔

ناظرین۔ شیخ گیلانی [illegible] بغداد چلا آیا۔ ان ایام میں بغداد میں سحر کا عام رواج تھا۔ جیسے کہ پنجاب میں بعض لوگ [illegible] بارہ تسبیح ڈالے [illegible] ڈالے [illegible] اور نکال کر دکھاتے [illegible] شیخ بھی [illegible] شعبدہ باز تھا۔ اس امر کا قوی

ثبوت [illegible] شیخ [illegible] میں [illegible] عاشورہ [illegible] عجمی [illegible]
[illegible] کا نام [illegible]
[illegible] صوفی [illegible]
[illegible] شیخ عبدالقادر [illegible] میں پیدا ہوا اور [illegible] میں فوت ہو گیا۔
علامہ [illegible] شیخ [illegible] عجمی [illegible] شیخ عبدالقادر کا [illegible]
یہاں تک [illegible] کا [illegible]

[illegible] کا نام [illegible]
مشہور [illegible] عبدالقادر [illegible] کہ [illegible]
[illegible]
علامہ [illegible] محمد [illegible]
[illegible] کئے ہیں [illegible] جس [illegible]
مگر شیخ کا نام یہاں درج نہیں کیا۔

شیخ کا [illegible] سے [illegible]
کرامت [illegible] میں پیدا ہوا [illegible] میں فوت [illegible] شیخ
حنبلی تھا [illegible] علامہ ابن جوزی [illegible] حنبلی [illegible]
شیخ کی [illegible] کرامات [illegible] کہا کہ
[illegible] کہ شیخ حنبلی شافعی تھے۔
[illegible] کہ شیخ [illegible] ایک [illegible] حالت [illegible]
[illegible] شیخ [illegible] علماء کے
[illegible] عاشورہ [illegible] قرار دیا اور [illegible]
[illegible]

غنیۃ الطالبین میں شیخ نے لکھا ہے کہ جو کوئی روز عاشورہ کے دن نہائے وہ سوائے مرض الموت کے کسی بیماری میں مبتلا نہ ہوگا اور جو کوئی سرمہ لگائے [illegible] دکھے گی [illegible] مطبوعہ مصر [illegible] سرمہ لگائے [illegible] خوشبو لگائے [illegible] یہ حدیثیں جو [illegible] سب گدھوں کی بنائی جعلی ہیں۔

امام عبدالرحمان سنعانی نے کتاب تمیز الطیب من الخبیث ص۲۲ پر لکھا ہے کہ حدیث جس میں ہے کہ روز عاشورہ سرمہ لگانے کی حدیث منکر ہے۔ ابن جوزی نے اس کو موضوع قرار دیا ہے۔ حاکم بھی کہتا ہے کہ یہ حدیث بدعت ہے جو قاتلان حسینؑ نے وضع کی ہے۔

صراط مستقیم ص۔ اسفر السعادت مجدالدین فیروز آبادی بہ شرح سفر السعادت عبدالحق محدث دہلوی ص۲۴۹ در سنت سے ہے کہ جتنی حدیثیں روز عاشورہ کے فضائل میں ہیں مثلاً یہ کہ اس روز حضرت آدمؑ کی توبہ قبول ہوئی۔ ابراہیمؑ نے آگ سے نجات پائی۔ نوحؑ کی کشتی کوہ جودی پر ٹھہری۔ اسمعیلؑ کیلئے فدیہ آیا یوسفؑ نے قید سے رہائی پائی وغیرہ وغیرہ سب غلط ہیں۔ اور کذابوں کی وضع کردہ ہیں (یعنی ان واقعات کا تعلق روز عاشورہ سے نہیں ہے بلکہ دوسرے ایام سے ہے) حدیث سرمہ لگانا غسل کرنا خوشبو لگانا اور حلوہ مصالحہ پکانا قاتلان حسینؑ کی ایجاد کردہ ہیں۔ کیونکہ بعض اشقیاء نے امام حسین علیہ السلام کے خون سے سرمہ لگایا۔ علامہ ابن تیمیہ و ابن قیم نے ان حدیثوں کو موضوع و مفتری قرار دیا ہے۔

علامہ مقریزی مصری کی کتاب مواعظ والاعتبار مطبوعہ مصر جلد دوم ص۳۸۵ پر لکھا ہے کہ مصر کے خلفائے بنی فاطمہ عاشورہ کے دن ماتم کیا کرتے۔ خرید و فروخت بند کر دیتے اور مساکین کو خیرات کرتے جب سلطنت بنی فاطمہ کو زوال آیا اور صلاح الدین نے مصر پر قبضہ پایا۔ تو پھر عاشورہ کے دن خوشی منائی جانی شروع ہوئی۔ لذیذ کھانے کھاتے، سرمہ لگاتے غسل کرتے۔ وہ ہر طرح اظہار سرور کرتے۔ پس ناظرین ثابت ہوا کہ حضرت شیخ نے اس مردہ سنت کو پھر زندہ کیا۔ اس لئے محی الدین کہلایا۔

خزینۃ الاصفیاء جلد اول ص۱۲۱ پر صاف طور سے نقل کیا گیا ہے کہ محی الدین ابن العربی کا باپ علی بن محمد لاولد تھا۔ یہاں تک کہ پچاس سال کا ہو گیا۔ شیخ نے اپنی پشت علی بن محمد کی پشت سے مس کی اور کہا کہ میری پشت میں ایک فرزند باقی تھا (اس وقت شیخ کے تین بیٹے عبدالوہاب عبدالرزاق و عبدالعزیز تھے) پس وہ فرزند تم کو دے دیا۔ چنانچہ علی بن محمد کے ہاں محی الدین بن محمد ابن العربی پیدا ہوئے جب مولود کو شیخ کے پاس لایا گیا۔ تو کہا۔ انشاءاللہ یہ مولود ولی زمانہ اور قطب یگانہ ہوگا۔ ناظرین یہ شیخ کے ہوائی نطفہ کا اثر تھا۔ کہ محی الدین بن محمد ابن العربی نے صاف الفاظ میں فتویٰ دیا۔ کہ یزید امام برحق تھا۔ امام حسینؑ باغی تھے۔ اور وہ اپنے نانا کی تلوار سے قتل کئے گئے یعنی جس طرح رسول اللہ نے کفار قریش کو انکار رسالت کی بناء پر قتل کیا اور خوب کیا۔ اسی طرح یزید نے امام حسینؑ کو انکار خلافت کی وجہ سے قتل کیا اور ٹھیک کیا۔ غنیۃ الطالبین مطبوعہ لاہور ص۲۰۵ پر ہے کہ رافضیوں (شیعوں) کے مذہب کو یہودیوں کے مذہب سے مشابہت ہے یعنی یہودی نماز مغرب میں تاخیر کرتے ہیں۔

یہاں تک کہ ستارے نکل آئیں جب جمع ہو جائیں ہیں بہشت سے نکل آئیں، رافضی بھی تاخیر کرتے ہیں یہودی قبلہ سے منحرف ہو کر نماز پڑھتے ہیں، رافضی بھی پھرتے ہیں (مضطرب ہے) یہودی نماز میں سر ہلاتے ہیں رافضی بھی ہلاتے ہیں دامن لٹکاتے ہیں یہودی نماز میں … لٹکاتے ہیں رافضی بھی لٹکاتے ہیں (سمجھ نہیں آسکا کہ یہ کیا بکواس ہے) یہودی ہر مسلمان کا خون حلال جانتے ہیں، رافضی بھی حلال جانتے ہیں (اہل حق بیہودہ گوئی) یہودی عورت کی پردہ نہیں کرتے رافضی بھی پردہ نہیں کرتے (رفضوں گوئی)

متفرقات

صفاتِ خدا

شرح مسلم مولوی عبد الحق میں ہے کہ شیخ ابو الحسن اشعری شافعی کے تابعین جو اشاعرہ ہیں وہ اہلسنت ہیں کہتے ہیں کہ خدا کے فعل کسی حکمت اور مصلحت کے بغیر ہوتے ہیں کیونکہ انکے نزدیک اللہ تعالیٰ کے احکام مصلحتوں پر مشتمل نہیں ہوتے کیونکہ خدا کرتا ہے جو چاہتا ہے۔

ابن حجر مکی نے شرح … میں … علامہ دوانی نے شرح عقائد عضدی میں مفتی صدر الدین نے منتہی المقال میں شیخ محمد ہروی سے … میں تاریخ بکری اور تاریخ … میں عبد الحلیم نے حل المعاقد شرح العقائد میں … کہا ہے کہ خدا کا جسم ہے اور وہ عرش پر بیٹھتا ہے۔ اور عرش قدیم ہے۔

کتاب الاسماء والصفات بیہقی میں ہے کہ علمائے … صحیحین … احادیث سے جن میں لکھا ہے کہ خدا ایک آسمان سے دوسرے آسمان پر … ہوتا ہے۔ … مطلب لیتے اور کہتے ہیں کہ واقعی خدا ایک آسمان سے دوسرے آسمان پر اترتا ہے۔

سبکی نے طبقات میں … لکھا ہے کہ وہ بھی خدا کو جسم مانتا ہے ابو اسماعیل بن محمد ہروی … ذہبی نے شیخ الاسلام کہا ہے … امام یافعی کہتا ہے کہ … خدا کے لئے جہت بتاتا ہے۔

ملل و نحل شہرستانی میں ہے کہ مضر اور کہمس و احمد ہجیمی علمائے اہلسنت خدا کے اعضا اور جسم … اور … مسلمانوں سے بغلگیر ہونے، اور معانقہ کرنے کے قائل ہیں۔

اور نیز لکھتا ہے کہ داؤد جوار بی حنبلی کہتا ہے کہ خدا کی داڑھی اور فرج کی نسبت مجھ سے نہ پوچھو اور جو چاہو پوچھو کہ خدا کا جسم گوشت خون [illegible] ہاتھ پاؤں، سر زبان، آنکھیں اور کان ہیں اسکے بال کالے اور گھنگر والے ہیں۔

جلال [illegible] میں تصریح کی ہے کہ جو علماء خدا کا جسم ثابت کرتے ہیں وہ ظاہری [illegible] کتاب [illegible]

تلبیس ابلیس ابن جوزی [illegible] مصنف نے عام محدثین سد کو دنیاوی چیزوں نے تشبیہ دیتے ہیں شرح مواقف و مصباح [illegible] میں ہے کہ مقاتل بن سلیمان خدا کو جسم گوشت اور خون سے مرکب مانتا ہے۔

ملل و نحل شہرستانی میں ہے کہ مقاتل بن سلیمان [illegible] سے ہے اور مالک بن انس کا ہمسایہ ہے تاریخ ابن خلکان میں ہے کہ لوگ تفسیر میں مقاتل بن سلیمان کے عیال ہیں۔

تلبیس ابلیس ابن جوزی میں [illegible] کی گئی ہیں۔ ذہبی کہتا ہے کہ نعیم ابن حماد [illegible] نعیم بن حماد ثقہ و صدوق تھا۔

[illegible] سے باہر ہے عرش خدا کے بوجھ سے چرچراتا ہے اور نیز لکھا ہے کہ [illegible] خدا [illegible] تو سب ختم ہو گیا۔

مشکوٰۃ میں ہے کہ پچھلی رات کو خدا آسمان پر نزول کرتا ہے اور کہتا ہے کون بندہ ہے جو مجھ سے مانگے اور میں اس کی طلب پوری کروں۔ مشکوٰۃ [illegible] میں ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب میں جنت میں ہوں تو خدا [illegible] اور میں [illegible] ہوں

ابن ماجہ [illegible] بن کعب سے روایت [illegible] قیامت کے دن خدا سب سے پہلے عمر بن خطاب سے مصافحہ کریگا [illegible]

کعبی کہتا ہے کہ [illegible] کو [illegible] اور وہ انکی زیارت کرتا ہے تفسیر کبیر امام فخر الدین رازی [illegible] میں ہے [illegible] اہل سنت [illegible] ہیں۔ [illegible] اشعری شافعی [illegible]

تفسیر کبیر امام فخر الدین رازی [illegible] فانک انت العزیز الحکیم [illegible] جائز ہے کہ کافروں کو جنت میں داخل کردے [illegible] کو دوزخ میں ڈال دے۔ کیونکہ

دنیا اس کی ملکیت ہے اور مالک اپنے ملک میں جیسا چاہے ویسا عمل کرے۔ اس پر کوئی اعتراض نہیں

علامہ عبدالرحیم سید صاحب ہدایہ نے فصول الاحکام فی اصول الاحکام میں لکھا ہے کہ ابو سہل کشمیری نے بہت سے ائمہ سلف سے روایت کیا ہے کہ جو یہ کہے کہ قرآن مخلوق ہے وہ کافر ہے (یعنی قرآن ازلی ہے) اور جو یہ کہے کہ بیان مخلوق ہے وہ کافر ہے۔

رسالہ فرقان ابن تیمیہ مطبوعہ لاہور صفحہ ۹۵ پہ ہے کہ وہ لوگ بعض علمائے اہلسنت، کہتے ہیں کہ فرعون کا کہنا کہ میں تمہارا رب اعلیٰ صحیح ہے۔

کتاب مجمع الاحباب علامہ سید طاہر نے ترمذی کے حالات میں لکھا ہے کہ امام ترمذی نے اللہ تعالےٰ کو خواب میں دیکھا۔

ابوالخیر لکھتا ہے کہ معراج کی رات عرش کو جوش خوشی میں احتلام ہو گیا۔ علاء الدولہ سمنانی نے چہل مجلس میں بہ سند شیخ محی الدین لکھا ہے کہ میں نے خدا کو کرسی پر انسان کی شکل میں بیٹھا ہوا دیکھا میں بھی سلام کر کے ایک کرسی پر بیٹھ گیا اور عرض کیا کہ میرا خدا تو ہی ہے تیرا سینہ بھی۔ نیز لکھا ہے کہ میں نے خدا کو گھوڑے کی شکل میں بھی دیکھا پھر لکھا ہے کہ خدا ایک ایسے جوان آدمی کی شکل رکھتا ہے جس کی چھوٹی سی داڑھی ہو۔

بخاری کتاب التفسیر ن والقلم پارہ بست صفحہ ۸۶ مترجمہ مولوی وحید الزمان مطبوعہ احمدی پریس لاہور میں ہے کہ قیامت کے دن خدا اپنی پنڈلی کھولے گا تو لوگ سجدہ میں گر پڑیں گے۔ حاشیہ بخاری پارہ بست صفحہ ۶، احمدی پریس لاہور میں ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے کہ رات خدا نے مجھ کو اپنا آپ ایک اچھی صورت میں دکھایا۔ اور میرے کندھوں پر اپنا ہاتھ رکھا کہ اس کی انگلیوں کی پوروں کی ٹھنڈک مجھے اپنی چھاتی میں محسوس ہوئی۔

کتاب ملل والنحل شہرستانی صفحہ ۳۳ و صفحہ ۳۴ پہ ہے کہ خدا کی آنکھیں دکھنی آ گئیں تو فرشتوں نے بیمار پرسی کی۔ اور اللہ تعالےٰ طوفان نوح پر اتنا رویا کہ آشوب چشم ہو گیا۔ اور عرش اس کے بیٹھنے سے چرچراتا ہے اور عرش کے چاروں طرف سے چار چار انگل اس کا جسم باہر نکلا ہوا ہے۔ بلوغ العجاب عن سنن ابن ماجہ جلد اول صفحہ ۸۶ پہ ہے کہ عرش اللہ کی عظمت سے اس طرح چرچراتا ہے جس طرح پالان سوار کے بوجھ سے

سنن ابن ماجہ جلد اول ذکر فضل عمر مترجم صفحہ ۳۸ پہ ہے کہ خدا قیامت میں سب سے پہلے عمر سے مصافحہ کریگا اور اس پر سلام کریگا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر جنت میں داخل کریگا۔

وحید الزمان مترجم بخاری پارہ بست کتاب التفسیر سورہ ق مطبوعہ احمدی پریس لاہور صفحہ ۲۳ پر لکھا ہے کہ جب دوزخ کا پیٹ نہیں بھرے گا۔ تو خدا اپنا قدم اس میں ڈالے گا۔ شرح فقہ اکبر صفحہ ۱۵۳

اور کنز العمال میں ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ میں نے خدا کو زلفوں والے جوان کی شکل میں دیکھا۔

تاریخ ابن اثیر جزری جلد ششم صفحہ ۹ پر ہے کہ امام احمد حنبل کے مذہب میں خدا کی شکل انسان کی طرح ہے اور اس کے ہاتھ انگلیاں پاؤں زرد رنگ جوتی اور گھونگروالے بال ہیں۔

کتاب الیواقیت والجواہر مطبوعہ مصر جلد اول علامہ عبدالوہاب شعرانی صفحہ ۱۱۵ سطر ۳۰ پر ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میں نے شب معراج اپنے رب کو ایک جوان لڑکے کی شکل میں دیکھا جو گھنگریالے بالوں والا تھا۔ اور جسکے پاؤں میں سنہری جوتی تھی۔ بخاری صفحہ ۵۵۵ سطر دوم کتاب التفسیر سورہ ق باب قولہ ہل من مزید جزو ہشتم اور مسلم جلد دوم صفحہ ۳۸۲ سطر ۶ کتاب الجنت باب جہنم اور ترمذی جلد دوم صفحہ ۱۰ سطر ۴ سورہ ق ابواب التفسیر میں ہے کہ خداوند عالم دوزخ میں اپنا قدم ڈال دیگا۔ تو وہ پکار اٹھے گا۔ کافی ہے کافی ہے۔

دیدار خدا

تفسیر کشاف امام زمخشری میں ہے کہ مجھے تعجب ہے ان لوگوں پر جو اہلسنت والجماعت کہلاتے ہیں اور پھر خدا کے دیدار کو بلا کیفیت و مکان کے جائز خیال کریں اور یہ بیک گناہ عظیم ہے۔

خداوند عالم سورہ بقرہ آیہ نمبر ۵۵ میں فرماتا ہے کہ اے بنی اسرائیل وہ وقت یاد کرو جب تم نے موسیٰ سے کہا کہ ہم تم پر ہرگز ایمان نہ لائیں گے جب تک خدا کو ظاہر بظاہر نہ دیکھ لیں۔ اور تب تم کو (تمہاری) اس نادانی کی وجہ سے بجلی نے ہلاک کر دیا اور تم دیکھتے ہی رہ گئے۔

سورہ نساء آیہ نمبر ۱۵۳ میں ہے کہ اے رسولؐ۔ اہل کتاب یہودی جو تم سے درخواست کرتے ہیں کہ ان پر ایک کتاب آسمان سے اتروا دو تم اس بات کا کچھ خیال نہ کرو۔ یہ لوگ موسیٰ سے تو اس سے بڑھ چڑھ کر دیدار خدا کی درخواست کر چکے ہیں چنانچہ انہوں نے کہا کہ ہم کو خدا ظاہر بظاہر دکھا دو۔ تب ان کو اس بیہودگی کے بجلی نے ہلاک کر دیا۔

سورہ انعام آیہ نمبر ۱۰۳ میں ہے کہ خدا کو آنکھیں دیکھ نہیں سکتیں۔

سورہ اعراف آیہ نمبر ۱۴۳ میں ہے کہ جب موسیٰ ہمارا وعدہ پورا کرنے کو کوہ طور پر آیا اور اس کا پروردگار اس سے ہم کلام ہوا۔ تو موسیٰ نے قوم کی خواہش دیدار پیش کی۔ خدا نے فرمایا کہ تم مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکتے مگر ہاں اس پہاڑ کی طرف دیکھو پس اگر یہ اپنی جگہ پر قائم رہے تو سمجھنا کہ عنقریب مجھے بھی دیکھ لو گے ورنہ ہرگز نہیں دیکھ سکو گے۔ پھر جب موسیٰ کے پروردگار نے پہاڑ پر تجلی کی تو وہ چکنا چور ہو گیا اور موسیٰ بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑا۔ پھر جب ہوش میں آیا تو کہنے لگا خداوندا تو (دیکھے جانے سے) پاک

پاک ہے میں نے تیری درگاہ میں توبہ کی اور میں سب سے پہلے تیری عدم رویت کا یقین کرتا ہوں۔

سورہ فرقان آیہ نمبر ۲۱ میں ہے کہ جو لوگ (قیامت میں) ہماری حضوری کی امید رکھتے ہیں۔ وہ کہا کرتے ہیں کہ آخر فرشتے ہمارے پاس کیوں نازل نہیں کئے گئے۔ یا ہم اپنے پروردگار کو کیوں نہیں دیکھتے ان لوگوں نے اپنے جی میں اپنے آپ کو بہت بڑا سمجھ رکھا ہے۔ اور انہوں نے دیدار خدا کا سوال کرنے اور فرشتوں کو بصورت پیغمبر دیکھنے میں سخت سرکشی کی ہے۔

حافظ قرآن

درۃ افغانی جلد اول صفحہ ۳۳ پر ہے کہ خالد قسری حاکم مدینہ نے جو ہشام بن عبدالملک کی طرف سے والی تھا۔ ایک دفعہ خطبہ میں قرآن کی تلاوت میں غلطی کی لوگ ہنس پڑے اس کے ایک دوست نے کھڑے ہو کر کہا اے امیر تم شرمندہ نہ ہو۔ کوئی عقلمند حافظ قرآن نہیں ہوتا۔ بلکہ مردوں میں سے جو احمق ہوتے ہیں وہی حافظ قرآن ہوتے ہیں خالد نے کہا تو ٹھیک کہتا ہے۔

سنیوں کی تحریف قرآن

کسی عبارت میں کوئی لفظ یا حرف بڑھا دینا یا اس سے کوئی لفظ یا حرف گھٹا دینا یا اعراب کو بدل دینا تحریف کہلاتا ہے۔

تفسیر اتقان سیوطی مطبوعہ احمد نوع ۴۷ ص ۲۷ سطر اول میں ہے کہ تنسیخ آیت میں عام مفسروں کے قول بلکہ مجتہدوں کے بعض اجتہاد کا بھی کوئی اعتبار نہیں ہو سکتا جب تک کہ حدیث صحیح سے تنسیخ نہ ثابت ہو جائے جس کے معارض کوئی چیز اور برہان موجود نہ ہو کیونکہ نسخ کسی قرآنی حکم کے ازالہ یا اثبات پر شامل ہوتا ہے جو عہد پیغمبر میں مقرر ہو چکا ہو۔ اس لئے کسی آیت کو منسوخ قرار دینے کے لئے حدیث اور تاریخ کی ضرورت ہے نہ کہ کسی کی رائے اور اجتہاد کی۔

تفسیر اتقان سیوطی مطبوعہ احمدی ص ۲۴ سطر ۹ میں ہے کہ عبداللہ ابن عمر نے کہا کہ تم میں کوئی شخص بھی یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ اس نے پورا اور مکمل قرآن لے لیا ہے اور اس کو کیونکر معلوم ہو سکتا ہے کہ مکمل اور پورا قرآن کیا ہے کیونکہ اس قرآن کا بہت سا حصہ اس میں سے نکل گیا ہے۔

تفسیر اتقان سیوطی مطبوعہ احمدی ص ۲۳ سطر ۷ میں ہے کہ سورہ اعراف کا شروع جو موجودہ قرآن میں المص سے ہوتا ہے یہ دراصل الم یعنی تین حرف تھے۔ اس میں ایک حرف ص اس لئے زیادہ کر دیا۔

گیا۔ کہ اس میں قبیلوں کے قصوں کا بیان ہے۔

تفسیر اتقان سیوطی مطبوعہ احمدی صفحہ ۳۴۲ سطر ۳ میں ہے کہ سورہ رعد کا شروع جو موجودہ قرآن میں آمر ستہ پڑھتے ہیں یہ بھی دراصل المر نہیں تھا۔ اس میں بھی ایک حرف سے زیادہ کر دیا گیا کیونکہ اس سورت میں رعد اور برق کا ذکر ہے۔

تفسیر در منثور سیوطی جلد ششم صفحہ [illegible] سطر [illegible] میں ہے کہ احمد و بزار و طبرانی اور ابن مردویہ نے ابن عباس اور ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ ابن مسعود نے معوذتین یعنی سورہ فلق اور سورہ ناس اپنے قرآن سے کاٹ دیا تھا۔ اور کہتا تھا کہ قرآن میں غیر قرآن کو خلط ملط نہ کرو۔ یہ دونوں سورتیں کتاب خدا میں داخل نہیں ہیں۔

تفسیر کبیر رازی مطبوعہ مصر [illegible] سطر [illegible] میں ہے کہ ابن مسعود نے کہا کہ سورہ فاتحہ اور معوذتین داخل قرآن نہیں ہے۔

تفسیر در منثور سیوطی مطبوعہ مصر جلد [illegible] صفحہ [illegible] سطر [illegible] میں ہے کہ سعید بن منصور اور احمد اور عبد بن حمید اور بخاری و مسلم اور ترمذی اور نسائی اور ابن جریر و ابن المنذر اور ابن مردویہ نے علقمہ سے روایت کی ہے کہ علقمہ ایک مرتبہ شام میں آئے اور ابو درداء کے پاس بیٹھے۔ انہوں نے پوچھا تم کن لوگوں سے ہو؟ علقمہ نے کہا میں اہل کوفہ سے ہوں۔ پس ابو درداء نے کہا تم نے عبداللہ کو سورہ واللیل اذا یغشی کس طرح پڑھتے سنا ہے۔ علقمہ نے کہا میں نے اس کو بجائے وما خلق الذکر والانثی کے والذکر والانثی پڑھتے سنا ہے۔ ابو درداء نے کہا میں شہادت دیتا ہوں کہ میں نے آنحضرت کو بھی اسی طرح پڑھتے سنا لیکن یہ لوگ چاہتے ہیں میں انکی طرح وما خلق الذکر والانثی پڑھوں۔ خدا کی قسم میں انکی پیروی ہرگز نہیں کروں گا۔

تفسیر اتقان سیوطی صفحہ ۳۱۲ سطر ۱۱ میں ہے کہ عائشہ نے کہا کہ سورہ احزاب کی آنحضرت کے زمانہ میں پوری دو سو آیات کی تلاوت کی جاتی لیکن عثمان نے اسی قدر آیات لکھیں جو اس وقت موجود ہیں۔ ناظرین موجودہ قرآن میں سورہ احزاب کی تہتر آیات ہیں۔

تفسیر اتقان سیوطی صفحہ [illegible] سطر [illegible] میں ہے کہ زر بن حبیش نے کہا کہ ابی بن کعب نے مجھ سے کہا کہ سورہ احزاب کی کتنی آیتیں شمار کرتے ہو۔ میں نے کہا کہ تہتر یا چہتر آیات۔ ابی کعب نے کہا اگر یہ سورت پوری رہنے دی جاتی تو سورہ بقرہ کے برابر ہوتی۔ ناظرین۔ بقرہ کی دو سو چھیاسی آیات ہیں۔

تفسیر در منثور سیوطی مطبوعہ مصر جلد سوم صفحہ [illegible] سطر [illegible] میں ہے کہ ابن ابی شیبہ اور طبرانی اور حاکم اور ابن مردویہ نے حذیفہ سے روایت کی ہے کہ جس سورت کو تم توبہ کے نام سے موسوم کرتے ہو وہ دراصل سورہ

آخر سے حضرت [illegible] باقی ہے [illegible] جس کے متعلق کوئی نہ کوئی عذاب کی آیت نہ
آئی ہو [illegible] موجودہ سورت جیسی سورت کا جو کچھ حصہ ہے

تفسیر در منثور سیوطی مطبوعہ مصر جلد سوم صفحہ [illegible] سطر [illegible] میں ہے کہ عکرمہ سے روایت کی ہے
کہ سورہ [illegible] نازل ہوئی [illegible] کوئی بھی آیت باقی نہ رہیگا جس کے متعلق کوئی نہ
کوئی [illegible] نازل [illegible] اس سورت کا نام فاضحہ ہے ۔

[illegible] سورہ فاتحہ دو مرتبہ
نازل ہوئی ایک مرتبہ مکہ میں [illegible] نہ تو کوئی اس کا ناسخ ہوا اور نہ کوئی آیت منسوخ
ہوئی یہی روایت تفسیر [illegible] جلد [illegible] سطر [illegible] میں ہے

تفسیر در منثور سیوطی [illegible] سطر [illegible] میں ہے کہ ابن عباس اهدنا الصراط المستقیم
کو [illegible] صراط کو سین کے ساتھ
پڑھتا [illegible] ابن ابی داؤد [illegible] منذر [illegible] عبد بن حمید [illegible] سعید بن منصور اور وکیع اور ابو عبید نے
کہا کہ عمر بن خطاب [illegible]

تفسیر در منثور سیوطی مطبوعہ مصر [illegible] سطر [illegible] ابن ابی داؤد نے اور ابن ابی الدنیا نے اور
ابن الانباری نے کتاب المصاحف میں ام سلمہ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت ملک یوم الدین کو ملک یوم الدین
پڑھا کرتے تھے ۔

تفسیر در منثور سیوطی جلد اول صفحہ [illegible] سطر [illegible] میں ہے کہ [illegible] ترمذی [illegible] انس بن مالک سے روایت کی ہے
کہ آنحضرت اور ابو بکر و عمر و عثمان [illegible] عبد الرحمن بن عوف [illegible] معاذ بن جبل ملک یوم الدین پڑھا کرتے تھے۔

تفسیر در منثور سیوطی جلد [illegible] سطر [illegible] ابو داؤد اور خطیب نے طریق ابن شہاب اور
سعید بن مسیب [illegible] روایت کی ہے کہ آنحضرت [illegible] ابو بکر و عمر ملک یوم الدین [illegible]

تفسیر در منثور سیوطی مطبوعہ مصر جلد [illegible] سطر [illegible] میں ہے کہ عمر بن خطاب صراط الذین
انعمت علیہم کو [illegible] من انعمت علیہم پڑھا کرتا تھا اور ولا الضالین کو غیر
الضالین پڑھا کرتا تھا۔

تفسیر در منثور سیوطی جلد [illegible] سطر [illegible] میں ہے کہ عبد اللہ بن زبیر بھی من انعمت علیہم
اور غیر الضالین پڑھا کرتے تھے ۔

تفسیر در منثور سیوطی مطبوعہ مصر جلد [illegible] سطر [illegible] میں ہے کہ [illegible] عبد الرزاق فریابی اور سعید بن

منصور اور ابن ابی شیبہ اور عبد بن حمید اور ابن جریر اور ابن منذر اور ابن ابی حاتم اور ابن الانباری اور بیہقی نے
ابن عمر سے روایت کی ہے کہ میں نے عمر کو سورہ جمعہ میں فاسعوا الی ذکر اللہ کی بجائے فامضوا الی
ذکر اللہ پڑھتے سنا۔

تفسیر در منثور سیوطی جلد ۶ مطبوعہ مصر صفحہ ۲۱۹ پر ہے کہ ابن مسعود اور ابی بن کعب اور ابن عباس بھی
فامضوا الی ذکر اللہ پڑھتے تھے۔ افادہ منسوخ فی الناسخ والمنسوخ مطبوعہ محمدی لاہور صفحہ ۶۲ سطر ۳ پر ہے
کہ سورہ جمعہ مدنی ہے اور منقول کرتی اور علمائے اہلسنت اس سورہ میں ناسخ اور منسوخ نہیں ہے۔

تفسیر در منثور سیوطی جلد ۶ مطبوعہ مصر صفحہ ۲۳۰ سطر آخری پر ہے کہ سورہ طلاق میں اس وقت
فطلقوهن بعدتهن موجود ہے حالانکہ حضرت فطلقوهن فی قبل عدتهن پڑھا کرتے تھے۔

تفسیر در منثور سیوطی جلد ۶ مطبوعہ مصر صفحہ [illegible] ہے کہ احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی
اور ابن الانباری اور ابن حبان اور حاکم اور ابن مردویہ اور بیہقی نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ آنحضرت
نے مجھے انی انا الرزاق پڑھایا [illegible] سورہ [illegible] ان اللہ هو الرزاق ہے۔

تفسیر در منثور سیوطی مطبوعہ مصر جلد [illegible] اور عبد بن حمید
اور ابو یعلیٰ اور ابن جریر اور ابن الانباری نے مصاحف میں اور بیہقی نے [illegible] عمرو بن رافع سے
روایت کی ہے کہ میں حفصہ کے قرآن لکھا کرتا تھا [illegible] حافظوا علی الصلوات
والصلوٰۃ الوسطیٰ [illegible]
[illegible] حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطیٰ وصلوۃ العصر وقوموا للہ قانتین [illegible]
[illegible] آنحضرت سے [illegible]

تفسیر در منثور سیوطی مطبوعہ مصر جلد [illegible]
اور مالک اور احمد اور عبد بن حمید [illegible] قنوت
والی آیت [illegible]
ہے۔ اور یہ آیت [illegible] سورہ بقرہ کی ہے۔ [illegible]
[illegible] موجود نہیں۔

تفسیر در منثور سیوطی مطبوعہ مصر جلد [illegible] ہے کہ ابن مسعود [illegible] آنحضرت
کے عہد میں [illegible] سورہ مائدہ [illegible] پڑھا کرتے تھے [illegible] بلغ ما انزل الیک
من ربک ان علیا مولی المومنین فان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک من الناس

اور دُرّ المنثور [illegible] مطبوعہ مصری [illegible] سطر [illegible]

میں [illegible] موجود نہیں ہیں۔

تفسیر درمنثور [illegible] مطبوعہ [illegible] جلد [illegible] سطر [illegible]

[illegible] ہے کہ عمر بن خطاب نے خطبہ میں لوگوں سے کہا [illegible] لوگ [illegible] شک نہ کرو

کیونکہ وہ حق ہے [illegible] رجم کیا [illegible]

میں نے ارادہ کیا کہ [illegible] قرآن میں لکھ دوں [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ہیں۔ یعنی [illegible] کی ہر طرف گرم بازاری ہے)

[illegible]

[illegible] کی گئی [illegible] ہے۔

[illegible]

سطر [illegible] میں بھی آیہ رجم کا [illegible] ہے۔

تفسیر اتقان مطبوعہ مصری [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

میں عائشہ کی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ابن حجر [illegible]

[illegible] بھی قرآن [illegible]

نہیں [illegible] تم نے [illegible] لیکن کہیں اس آیت کا پتہ نہ ملا عبد الرحمان سے کہا کہ یہ آیت
بھی [illegible] جو قرآن سے ساقط کی گئی ہیں۔

[illegible] صفحہ ۳ سطر ۹ میں مرقوم ہے کہ ابن ابی مریم نے ابن لہیعہ
[illegible] سے ابی سفیان کلاعی سے روایت کی ہے کہ ایک روز مسلمہ بن مخلد
[illegible] جو مصحف میں مکتوب نہیں ہیں پس کسی
نے [illegible] سعد بن مالک بیٹھا ہوا تھا پس مسلمہ انصاری نے دو
آیتیں [illegible] وہ دونوں قرآن میں نہیں ہیں۔

[illegible] صفحہ ۲۳ سطر ۵ میں سیوطی نے کہا ہے کہ ابو عبیدہ نے کتاب
فضائل القرآن میں [illegible]
[illegible] ان ہذان لساحران [illegible] روایت
[illegible] ان ہذان لساحران کی غلطی کی بابت عائشہ سے سوال
[illegible] کاتبوں کی غلطی ہے جنہوں نے قرآن میں غلط لکھ دیا ہے۔

[illegible] سیوطی مطبوعہ مصر جلد دوم صفحہ ۲۳۶ سطر ۲۲ پر ہے کہ ابی [illegible]
[illegible] مطبوعہ مصر جلد [illegible] سطر [illegible]
[illegible] معالم التنزیل [illegible] مطبوعہ بمبئی [illegible]
سطر [illegible] کے سبب [illegible] گیا [illegible]
[illegible] عرب خود [illegible]

[illegible] صفحہ ۲۳ سطر [illegible] ابن جبیر سے
روایت [illegible] فاصدق واکن
من [illegible]

سیوطی نے [illegible] حسین بن منادی نے ناسخ و منسوخ میں لکھا ہے کہ بعض
سورتیں [illegible] قرآن سے گرا دئے گئے ہیں لیکن [illegible] دلوں سے
نہیں گئی وہ دو سورتیں ہیں جو قنوت وتر میں پڑھی جاتی تھیں اور جنکو سورۃ خلع و سورۃ حفد کہا
[illegible] قرآن میں [illegible] کوئی نشان تک موجود نہیں ہے۔

[illegible] تفسیر حسن عسکری [illegible] مطبوعہ بمبئی صفحہ ۲۰۳ سطر [illegible] ایک [illegible]

موجودہ قرآن میں نہیں ہے جس کا [illegible] کی کتاب میں سورہ نورین [illegible]
بہر حال شیعوں کی کتابوں میں اس سورہ کا ذکر تک نہیں ہے یہ تو سنیوں نے تحریف کی غرض سے بنایا ہے۔

ناظرین! اب وہ حوالہ جات [illegible] جن سے ثابت ہو کہ عثمان نے مکی سورتوں میں مدنی آیات اور مدنی سورتوں میں مکی [illegible] کو داخل [illegible] کہ ترتیب آیت کی ترتیب کا وقوف بھی نہ تھا۔

تفسیر [illegible] سیوطی مطبوعہ مصر جلد [illegible] صفحہ [illegible] سطر [illegible] میں ہے کہ ابن منذر اور ابو الشیخ نے قتادہ سے روایت کی ہے [illegible] سورہ [illegible] مکی [illegible] مگر اس کی صرف ایک آیت ولا یزال الذین کفروا [illegible] مدنی [illegible] کی ہیں۔

تفسیر [illegible] مطبوعہ مصر جلد [illegible] سطر [illegible] میں ہے کہ سورہ [illegible] مکی [illegible] آیت ہیں اور [illegible] ولا یزال [illegible] ومن عندہ علم الکتاب [illegible] [illegible] کا [illegible] ہے۔

تفسیر در منثور سیوطی مطبوعہ مصر جلد [illegible] صفحہ [illegible] سطر [illegible] میں ہے کہ [illegible] نے اپنی تاریخ میں ابن عباس [illegible] روایت کے یعنی الم تر الی الذین [illegible] مکی سورت میں داخل کر دی گئی ہیں۔

تفسیر در منثور سیوطی مطبوعہ مصر جلد [illegible] صفحہ [illegible] سطر [illegible] میں ہے کہ ابن منذر نے قتادہ سے روایت کی کہ سورہ [illegible] مکی [illegible] مدنی [illegible] یعنی [illegible] [illegible] عظیم [illegible] داخل کر دیا ہے۔

تفسیر در منثور سیوطی مطبوعہ مصر جلد [illegible] صفحہ [illegible] سطر [illegible] میں ہے کہ ابن عباس سے روایت کی ہے کہ سورہ شعراء مکی ہے [illegible] مدنی [illegible] آیات [illegible] ہیں یعنی [illegible] والشعراء یتبعھم الغاوون الخ۔

تفسیر کبیر [illegible] مطبوعہ مصر جلد [illegible] صفحہ [illegible] سطر [illegible] میں ہے کہ سورہ شعراء مکی ہے مگر اس میں چار آیات مدنی داخل کر دی گئی ہیں [illegible] والشعراء یتبعھم الغاوون الخ ہیں۔

تفسیر در منثور سیوطی مطبوعہ مصر جلد [illegible] صفحہ [illegible] سطر [illegible] میں ہے کہ نحاس نے اپنی تاریخ میں ابن عباس سے روایت کی ہے کہ سورہ [illegible] مکی ہے [illegible] سوائے تین آیات کے جو مدنی ہیں وہ [illegible] ولوا [illegible] مدنی کا [illegible]

تفسیر کبیر رازی کی مطبوعہ مصر جلد [illegible] سطر [illegible] پر ہے کہ سورہ [illegible] سے ہونے دو
[illegible] سے [illegible] [illegible] ہیں۔

تفسیر کبیر رازی مطبوعہ مصر [illegible] سطر [illegible] سورہ [illegible] [illegible] ہیں [illegible] سورہ کی ہے
مگر [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] تک مگر
[illegible] کی ہیں [illegible] ہے۔

تفسیر [illegible] [illegible] سورہ [illegible] رکوع [illegible] تفسیر ثعلبی کتاب [illegible]
تفسیر در منثور [illegible] سیوطی [illegible] [illegible] کی [illegible] اصفہانی میں ہے کہ ان
[illegible] [illegible] [illegible] ان پڑھ میں ان جاہیے
تھے۔ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] زبانی خود ہی درست
کریں گے۔

تفسیر [illegible] [illegible] [illegible] سے نقل ہے کہ جائز ہے کہ ملائے
اور اجتہاد سے [illegible] قرآن [illegible] کو حرف کو [illegible] شرطیکہ وہ [illegible] سے درست ہو۔
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] قرآن تو ایک
کھیل ہی کا کھلونا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کا [illegible] لکھا ہے
کتاب [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] جس کی جگہ [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] سے نفرت کی ہے
اور [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] حق نہیں۔

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] مطابق ہیں اور
بعض مخالف کہ قرآن [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ہیں [illegible] لیکن اکثر قائل ہیں
کہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] قرآن شریف [illegible] [illegible] سے نزدیک قیاس
سے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] سے [illegible]
[illegible] کا [illegible] [illegible] [illegible] ہے تو نہیں۔

[illegible] [illegible] [illegible] ہے کہ جب عثمان نے دو [illegible] [illegible] کی [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کے گروہ کے [illegible] جاتی ہوں تو ان کا [illegible]

حضرت [illegible] مصحف [illegible] تیری توجہ سے اس کو جمع کر دیا [illegible]
[illegible] صحف [illegible]

[illegible] بن مسعود سے قرآن سے کاٹ دیا [illegible]
[illegible] ابن مسعود [illegible]

[illegible] کرنے قرآن کی [illegible] کر دیا [illegible]
[illegible] پوچھنے کیا [illegible]
اور پھر جمع قرآن کا حکم دیا۔

[illegible] ابن عباس سے روایت ہے
کہ حضرت [illegible] قرآن [illegible]
وہ اس وقت قرآن میں موجود نہیں ہیں)

[illegible] حسب ذیل نقشہ تیار کیا ہے

آیات جو قرآن میں نہیں ہے	غلط ہونے کی [illegible] قرآن میں موجود ہے	غلطی کی اسناد
فی قلوبهم الحمیة حمیة [illegible] [illegible] الحرام [illegible] [illegible] رسول	[illegible] سے اخیر تک [illegible] قرآن نہیں ہے	مستدرک حاکم و در تفسیر و منثور سیوطی بروایت ابی بن کعب
صلو علیہ و سلمو [illegible] او علی الذین یصلون الصفوف [illegible]	[illegible] سے اخیر تک قرآن میں نہیں ہے	اتقان بروایت حمیدہ
[illegible] ذکر [illegible]	[illegible] ذکر [illegible]	موطا امام مالک بروایت عمر بن خطاب
وهو اب لهم وازواجه امهاتهم	وهو اب لهم قرآن میں نہیں ہے۔	حاکم ابن مردویہ بیہقی عبدالرزاق سعید بن منصور وغیرہ بروایت ابن عباس

صحیح آیت جو قرآن میں نہیں ہے	غلط آیت جو قرآن میں موجود ہے	حوالہ کتب
انی انا الرزاق ذو القوۃ المتین	ان اللہ ھو الرزاق	ترمذی بروایت عبد اللہ بن مسعود
ووصی ربک	وقضی ربک	اتقان بروایت ابن عباس
والنہار اذا تجلی والذکر والانثی	والذکر والانثی وان میں نہیں ہے	مسلم و بخاری و ترمذی بروایت ابو درداء
مثل نور اللہ من مشکوۃ	مثل نورہ کمشکوۃ	در منثور بروایت ابن عباس

ازالۃ الخفاء ص۳ میں ہے کہ صحابہ کا ایک گروہ عثمان کے پاس [illegible] مبارک [illegible] سے بہوں [illegible] قرآن کو مٹا [illegible] مرتب کر دیا ہے

ازالۃ الخفاء ص۱۳ میں ہے کہ عمر بن خطاب [illegible] والسابقون الاولون من المہاجرین والانصار والذین اتبعوھم باحسان [illegible] دونوں [illegible] لکھے [illegible] بغیر [illegible] ابی بن کعب سے [illegible] تو تعجب بھی [illegible] کعب نے غصہ سے کہا کہ قسم بخدا [illegible] جبرئیل پر [illegible] نازل [illegible] خطاب کا اجارہ ہے اور نہ اس کے بیٹے کا۔

شیعوں کی معتبر کتاب [illegible] مناقب ابن شہر آشوب [illegible] ایک سنی عالم [illegible] کندی نے کتاب تناقض القرآن لکھنا شروع کی [illegible] حسن عسکری [illegible] کی معرفت اس کو تنبیہ [illegible] مسودہ جلا دیا۔

اتقان جلد دوم صفحہ ۲۵ میں ہے کہ ایک سورت [illegible] سورت [illegible] تھی جو اٹھا لی گئی۔ مگر اس میں سے ایک آیت ان اللہ سیؤید ھذا الدین [illegible] محفوظ رہ گئی۔

تفسیر در منثور جلد ۶ میں ہے کہ [illegible] مصحف عبد اللہ بن مسعود اور مصحف زید بن ثابت میں کوئی ایسا اختلاف نہیں جس کا [illegible] مگر تھوڑا سا البتہ عبد اللہ بن مسعود کے قرآن کی سورۃ حشر [illegible] رطب حرمین فی سبیل اللہ لکھا تھا۔ جو موجودہ قرآن میں نہیں ہے جو زید بن ثابت کا لکھا ہوا ہے

الامامۃ والسیاسۃ ابن قتیبہ جلد ۱ صفحہ [illegible] میں [illegible] نے

اہل مصر خطوط لکھے کہ مدینہ میں بیعت جماعت کی۔ یہ تمام کتب [illegible] میں دی گئی ہے اور سنت رسولؐ میں تغیر کر دیا گیا ہے۔

اعتقاد شیعہ متعلق عدم تحریف قرآن

رسالہ اعتقادات علامہ شیخ صدوق مطبوعہ ایران [illegible] سطر [illegible] کتب شیعہ پر ہے ہم شیعوں کا اعتقاد یہ ہے کہ قرآن جس کو خدا نے اپنے رسول پر نازل کیا وہ وہی ہے جو اس وقت موجود ہے لوگوں کے ہاتھوں میں موجود ہے وہ اس سے زیادہ نہیں ہے۔ اور اس کی سورتیں لوگوں کے نزدیک ایک سو چودہ ہیں لیکن ہم شیعوں کے نزدیک سورہ والضحیٰ اور سورہ الم نشرح ایک سورت ہے اور سورہ لایلاف اور الم ترکیف ایک سورت ہے اور جو شخص ہم شیعوں کی طرف نسبت دیتا ہے کہ ہم کہتے ہیں کہ قرآن موجودہ مقدار سے زیادہ تھا وہ جھوٹا اور کاذب اور مفتری ہے۔

تفسیر مجمع البیان علامہ طبرسی مطبوعہ ایران جلد اول صفحہ [illegible] سطر [illegible] کتب شیعہ ہے کہ قرآن میں زیادتی کا ہونا تو بالاتفاق غلط اور باطل ہے لیکن کمی واقع ہونے میں صرف چند شیعوں اور فرقہ حشویہ نے روایت کی ہے کہ قرآن میں تغیر اور نقص واقع ہوا ہے لیکن ہم شیعوں کا صحیح عقیدہ اس روایت کے خلاف ہے یعنی ہمارا عقیدہ ہے کہ کمی بھی نہیں ہوئی [illegible] جناب علم الہدیٰ سید مرتضیٰ نے بھی یہی فرمایا ہے۔

توضیح الاصول [illegible] مطبوعہ ایران [illegible] صفحہ [illegible] سطر [illegible] کتب شیعہ یہ ہے کہ اس میں اختلاف ہے کہ قرآن میں تحریف اور نقصان ہوا ہے یا نہیں۔ اکثر اخباریوں کے نزدیک تحریف اور زیادتی و کمی قرآن میں واقع ہوئی ہے۔ یہی علامہ کلینی اور علامہ علی بن ابراہیم قمی اور صاحب احتجاج [illegible] کے کلام سے بھی ظاہر ہوتا ہے لیکن علم الہدیٰ سید مرتضیٰ اور علامہ صدوق محمد بن بابویہ و محقق طبرسی محمد بن [illegible] اور دیگر تمام مجتہدین شیعہ قرآن کی عدم تحریف کے قائل ہیں۔

تفسیر منہج الصادقین علامہ ملا فتح اللہ کاشانی مطبوعہ [illegible] جلد اول مقدمہ کتب [illegible] سطر [illegible] کتب شیعہ یہ ہے کہ قرآن زیادتی و کمی سے قطعاً محفوظ ہے [illegible] جمہور علمائے عظام کا ہے۔

تفسیر لوامع التنزیل علامہ [illegible] مطبوعہ [illegible] جلد [illegible] صفحہ [illegible] سطر [illegible] کتب شیعہ یہ ہے کہ موجودہ قرآن ہر قسم کی کمی و بیشی سے بالکل محفوظ [illegible] ہیں۔

کتاب التبیان علامہ شیخ الطائفہ محمد بن الحسن طوسی کتب شیعہ میں ہے کہ قرآن کی زیادتی اور

نقصان میں کلام کرنا کسی طرح مناسب ہی نہیں ہے۔ کیونکہ قرآن کی زیادتی کے بطلان پر تو اجماع قائم ہے، زیادتی کا واقع ہونا۔ پس اس میں بھی ظاہر ہے کہ ہم شیعوں کا مذہب اس کے قطعاً خلاف ہے

توہین الاصول علامہ صدوق مطبوعہ ایران جلد اول ص۳۱۵ سطر ۲۲، کتاب الشیعہ پر ہے کہ ہمارا کلام حضرت علی علیہ السلام کے قرآن کے متعلق یہ ہے کہ احادیث سے ثابت ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے جو قرآن جمع کیا۔ اس میں جو زیادتی ہے اور جو اس کے سوائے کسی قرآن میں نہیں ہے وہ زیادتی نفس قرآن میں نہ تھی۔ بلکہ اس باب حدیث قدسیہ بھی جمع کی گئیں تھیں یعنی وہ تحریر قرآن کی صورت میں موجود تھیں جن کا اصل قرآن سے کوئی تعلق نہ تھا۔

توہین خدام اہلبیت از علماء سنیہ

منہاج السنۃ جلد دوم ص۱۲۱ پر ہے کہ جو علماء علم حدیث میں مشہور ہیں۔ وہ امام حسن عسکری کے زمانہ میں موجود تھے مگر ان علماء میں سے کسی نے بھی امام حسن عسکری سے حدیث نہیں لی۔

درر کامنہ ابن حجر عسقلانی ص۱۵۳، اور دراسات اللبیب مطبوعہ لاہور ص۲۴۳ پر ہے کہ ابن تیمیہ نے حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں کہا ہے کہ انہوں نے سترہ ۱۷ اور میں خطا کی۔ اور کتاب خدا کی مخالفت کی۔ نعوذ باللہ۔

ازالۃ الخفاء ص۲۷۳ پر شاہ ولی اللہ لکھتا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام سے مسائل فقہ میں غلطیاں سرزد ہوئیں اور امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جناب امیر علیہ السلام کے نزدیک خمس میں ذوالقربیٰ کا حصہ تھا مگر حضرت نے نہیں لیا تاکہ لوگ شورش نہ کریں کیونکہ ابوبکر اور عمر نہ دیا کرتے تھے۔

دراسات اللبیب میں ہے کہ ابن ہمام کہتا ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام کی یہ حدیث خلاف واقع ہے۔ یا وہ علیؑ کے مذہب سے ناواقف تھے۔ یا بھول گئے یا علیؑ پر جھوٹ اور افترا باندھا۔

میزان الاعتدال ترجمہ امام علیہ السلام ق ۱۲۷ میں ہے کہ امام رضا اپنے باپ سے عجیب عجیب روایات نقل کرتے ہیں یعنی جھوٹی روایات اور وہم بھی کرتے ہیں اور خطا بھی کرتے ہیں۔

لآلی مصنوعہ علامہ سیوطی میں ہے کہ امام حسن عسکری لا شئے یعنی نکمے ہیں۔

ابن تیمیہ کہتا ہے کہ زفر اور رمادی جو علمائے اہلسنت ہیں۔ امام نقیؑ اور امام حسن عسکریؑ سے بڑھ کر دین کے عالم تھے اور نقی اور عسکری اور ان جیسوں پر واجب تھا کہ زفر اور رمادی میں سے کسی ایک سے تعلیم پاتے۔

انتصار شریعت نمبر ۲ جلد اول ص۲۵ پر ہے کہ بخاری لکھتا ہے کہ مجھے مجالد امام صادق علیہ السلام سے زیادہ پیارا ہے۔ مجھے صادق کی حدیثوں کی طرف سے دل میں شک ہے۔ دارقطنی ابن معین وذہبی وغیرہ نے مجالد کو ضعیف کہا ہے۔

امام ابو محمد یحییٰ بن سعید کہتا ہے کہ امام صادقؑ کی طرف سے میرے دل میں ایک شے (کراہت عداوت) ہے اور مجھ کو امام صادق سے مجالد زیادہ محبوب ہے۔ ابن معین کہتا ہے کہ مجالد قابل احتجاج نہیں۔ امام احمد کہتا ہے کہ مجالد کچھ نہ تھا۔ امام نسائی مجالد کے متعلق لیس بالقوی لکھتا ہے۔ دارقطنی ضعیف بتاتا ہے۔ ابن مہدی اس سے روایت ہی نہیں لیتا۔ طرفہ تر امر یہ ہے کہ خود یحییٰ بھی اس کو بعد ازاں ضعیف بتاتا ہے۔ یہ تمام امور میزان الاعتدال ذہبی میں مرقوم ہیں۔

ابن ہمام کہتا ہے کہ امام حسن علیہ السلام نے اپنی رائے سے نص رسولؐ کی مخالفت کی کیونکہ ابوبکرہ سے حدیث ہے کہ بہت جلد چھینے والے اور بہت خلاف دینے والے پر خدا کی لعنت ہو۔

اعلام الناس محمد حسن مجددی ص۔۔ پر ہے کہ امام زین العابدین علیہ السلام بت پرستوں کی سی باتیں کرتے تھے۔

انتصار الشریعت نمبر ۲ جلد اول ص۷۳ پر ہے کہ ذہبی کہتا ہے کہ امام کاظم علیہ السلام کی حدیثیں غیر محفوظ ہیں۔

اخبار اہلسنت والجماعت امرتسر ۱۰ جمادی الثانی ۱۳۴۲ھ کی اشاعت کے ص۳ کالم ۲ پر لکھا ہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ امرتسری ایسا بدحواس ہو گیا کہ اس نے یزید کی مدح سرائی شروع کر دی اور امام حسینؑ کی توہین پر کمر باندھ لی اور بڑی بے باکی سے کہا کہ یزید حکومت کی صلاحیت و جنگی قابلیت رکھتا تھا اس لئے وہ صالحین میں داخل تھا۔ وچونکہ امام حسین علیہ السلام حکومت کی صلاحیت نہ رکھتے تھے اس لئے آپ صالح نہ تھے۔ پس یزید کو فتح ہوئی اور حسینؑ ناکامیاب رہے۔

مواقع خواجہ نصر اللہ کابلی و کنز العمال ملا علی متقی کتاب العلم میں ہے کہ عبداللہ بن بشیر سے روایت ہے کہ حضرت علی علیہ السلام سے ایک مسئلہ پوچھا گیا۔ تو حضرت نے فرمایا کہ مجھے اس کا علم نہیں ہے۔ تحفہ شاہ عبدالعزیز میں ہے کہ جبکہ ہم کہتے ہیں کہ جناب امیر علیہ السلام کو بھی تمام احکام شریعت کا علم نہیں تھا اور یہ امر انکی قابلیت خلافت کو مانع نہیں ہے۔ ناظرین! ایسی ہی خرافات کی بنا پر شیخ سعدی شیرازی نے بھی بوستان میں لکھ دیا۔ بوستان مترجم تحت اللفظ ص۱۱۱ سطر آخر ملاحظہ ہو۔

کسے مشکلے برد پیش علی — مگر مشکلش را کند منجلی

پسندیدہ از دو شاہ مردان جواب — کہ من بر خطا بودم او بر صواب

کنز العمال منتخب جلد ۲ حدیث فضائل علی کتاب الفضائل بروایت ابو معتمر مسلم بن اوس و کنیز قدامہ السعدی و در فتح الباری شرح بخاری تفسیر سورہ والذاریات کتاب التفسیر میں بروایت ابو الطفیل اور تہذیب التہذیب میں بروایت ابو طفیل ابن سعید بن عبید العزیز مطبوعہ حیدر آباد ۱۳۲۷ھ پر لکھا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام برسر منبر فرمایا کرتے کہ پوچھو مجھ سے جو تم پوچھنا چاہو ارضی و سماوی پیشتر اس کے کہ میں فوت ہو جاؤں۔

شرح مقاصد علامہ تفتازانی و در شرح مطالب میں ہے کہ حضرت علی علیہ السلام اہل تورات کو احکام تورات کے مطابق اور اہل زبور کو احکام زبور کے مطابق اور اہل انجیل کو احکام انجیل کے مطابق اور مسلمانوں کو احکام قرآن کے مطابق حکم دیتے۔ شرح مواقف سید شریف جرجانی میں ہے کہ اس سے یہ مراد ہے کہ حضرت علی علیہ السلام کو جملہ کتب کا علم حاصل تھا۔ یہ نہیں کہ حضرت ان کتابوں کے منسوخ شدہ احکام کے جائز ہونے کا حکم فرماتے۔

ابن مغازلی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ رات جناب امیر علیہ السلام نے بائے بسم اللہ کی تفسیر شروع کی اور صبح تک ختم ہو گئی مگر ابھی تفسیر ختم نہ ہوئی۔

شواہد النبوت ملا جامی میں امام صادق علیہ السلام کا قول درج ہے کہ ہم اہلبیت کو علم ما کان و ما یکون دیا گیا ہے سوائے قیامت کے کہ آنحضرت کو بھی بتلایا گیا کہ قیامت کب قائم ہو گی۔ [illegible] حاصل ہے۔

ناظرین انصاف سے دیکھیں علامہ ابن جوزی نے ایک دفعہ منبر پر کہا۔ سلونی قبل ان تفقدونی۔ یعنی پوچھو مجھ سے جس مسئلہ میں چاہو پیشتر اس کے کہ میں فوت ہو جاؤں۔ ایک عورت اٹھی اور کہا کہ کیا یہ درست ہے کہ حضرت سلمان فارسی مدائن میں فوت ہوئے اور حضرت علی علیہ السلام نے بطور معجزہ مدینہ سے مدائن فی الفور تشریف لے گئے حالانکہ مدینے سے مدائن ایک مہینہ کی راہ ہے اور حضرت نے مرحوم کی تجہیز و تکفین کی۔ ابن جوزی نے کہا ہاں یہ درست ہے۔ پھر اس عورت نے کہا کہ عثمان مدینہ میں قتل ہوا اور اس کی نعش تین دن تک زمین پر بے گور و کفن رہی تین دن نعش پڑی رہی اور حضرت علی علیہ السلام نے اسکی تجہیز و تکفین نہ کی۔ ابن جوزی نے فرط غضب میں کہا اے عورت اگر تو اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر یہاں آئی ہے تو تجھ پر لعنت ہو۔ اور اگر اس نے تجھ کو اس مجمع عام میں آنے کی اجازت دی ہے تو اس پر لعنت ہو۔ عورت نے کہا کہ عائشہ جنگ جمل میں آنحضرت کی اجازت سے گئی تھی یا بلا اجازت۔ ابن جوزی لاجواب ہو گیا۔ اور ازاں بعد تمام عمر سلونی قبل ان تفقدونی نہ کہا۔

ابن سعد امام صادق علیہ السلام کو قابل احتجاج نہیں جانتا اور ضعفاء سے شمار کرتا ہے اور ان کے قول میں تناقض کا قائل ہے یعنی کہتا ہے کہ حضرت کاذب تھے۔

امام رازی نے نہایۃ العقول میں لکھا ہے کہ تعجب ہے کہ شیعہ لوگ امام تقیؑ اور نقیؑ اور عسکریؑ کی نسبت زعم (غلط خیال) رکھتے ہیں کہ وہ جمیع مسائل اصول و فروع کے مجملات و تفصیلات سے آگاہ تھے، حالانکہ یہ تینوں ایسے زمانہ میں تھے کہ علما کا خوض علوم کے اقسام میں تھا۔ بڑا اتحاد اور ان علماء نے تصنیفات کثیر کیں۔ مگر ان تینوں اماموں میں سے ایک سے بھی علم کی کوئی بات ظاہر نہ ہوئی۔ نہ تھوڑی نہ بہت نہ کسی محفل میں شریک ہوئے اور نہ کسی مسئلہ میں مخالف سے کلام کیا۔ اور نہ ان سے کوئی قابل انتفاع تصنیف ہوئی جیسا کہ شافعی و محمد بن حسن وغیرہ سے ہوئیں (یعنی شافعی اور محمد بن حسن تو بجائے خود رہے۔ ان تینوں آئمہ پر عام علما کو بھی ترجیح ہے نعوذ باللہ۔

اقتصار الشریعت نمبر ۳ جلد اول ص۲۔۲ پر ہے کہ ابن تیمیہ کہتا ہے کہ امام علی نقیؑ اور حسن عسکریؑ کی ابن جوزی وغیرہ کو جبری سے علم کا حاصل کرنا واجب تھا۔ منتقد الشریعت نمبر ۳ جلد دوم ص۲۔۲ پر ہے کہ شیخ نے امام حسن عسکری علیہ السلام کو وضاعین اور کذابین کے گروہ میں داخل کیا ہے۔

حاشیہ بخاری مطبوعہ دہلی کتاب مشکل ح ص۲۷ پر بخاری نے آیہ مثنیٰ و ثلٰث و رباع کی تفسیر میں امام عابدؑ کا قول درج کیا ہے جس کی شرح میں ابن حجر عسقلانی لکھتا ہے کہ یہ قول واضعوں کے امام عابدؑ کا ہے جو آپ کی عصمت کا اعتقاد رکھتے ہیں۔

شرح عقائد عضدی دوانی مطبوعہ لکھنؤ ص۔ پر ہے کہ ہم شیعوں کی طرح احادیث کی پیروی نہیں کرتے جن کا اعتقاد ہے کہ آئمہ معصوم ہیں۔ (یعنی آئمہ گنہگار ہیں)

تہذیب التہذیب ابن حجر ترجمہ امام جعفر صادق علیہ السلام میں ہے کہ امام صادق کثیر الحدیث تھے ان کو ضعفاء سے سمجھا جاتا ہے اور ان سے احتجاج نہیں کیا جاتا۔ ایک مرتبہ ان سے پوچھا گیا کہ کیا آپ نے ان احادیث کو اپنے باپ سے سنا ہے۔ آپ نے جواب دیا ہاں سنا ہے۔ لیکن جب دوسری دفعہ یہی پوچھا گیا۔ تو جواب دیا کہ میں نے صرف اپنے باپ کی کتابوں سے ان احادیث کو دیکھا تھا

کتاب الفصل فی الملل والنحل ابن حزم میں ہے کہ بنی مروان کی خلافت صحیح ہے اور جناب امیر علیہ السلام اور ان کی اولاد کی خلافت صحیح نہیں ہے۔ بحر العلوم مولوی عبد العلی میں ہے کہ ہمارے لئے اہلبیت رسولؐ کا اجماع بھی حجت نہیں ہے۔ ازالۃ الخفا اور قرۃ العینین میں ہے کہ اہل تصوف کو حضرت علیؑ اور ان کی اولاد سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔

اصحابِ الامۃ صفحہ مولوی نذیر احمد میں ہے کہ ہمارے ملک میں عورتوں کا ایک طبعی خاصہ بابت
اور تعزیہ پر تیز دکر اور فریب بھی مانا گیا ہے۔ اور یہی بات ہم ذاکرین و روضہ خوانوں میں بھی پاتے ہیں۔

اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۰ مارچ ۱۹۱۵ء مطابق ۱۶ صفر ۱۳۳۳ھ میں مولوی ثناء اللہ وہابی امرتسری نے مندرجہ ذیل الفاظ حضرت علی علیہ السلام کے بارہ میں نقل کئے ہیں۔

بے حیا۔ بزدل۔ کمینہ۔ دیوث۔ بے غیرت۔ اول المدیوثین۔ نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ۔

اخبار اہلحدیث مولوی ثناء اللہ امرتسری کا نمبر ۴ ماہ شوال میں یہ فتویٰ شائع کیا گیا ہے کہ مجالس حسین علیہ السلام میں کسی بھی نسبت سے جانا قرآن و احادیث کے رو سے ناجائز ہے۔

کتاب درر کامنہ شیخ ابن حجر عسقلانی میں حضرت علی علیہ السلام کے بارہ میں معاذ اللہ یہ الفاظ درج ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام بوجہ مخالفت شیخین مخذول ہوئے۔ آپ کا اسلام صحیح نہ تھا۔ آپ نے ثلاثہ کی خلافتوں کے خلاف کوشش کر کے منافقت کا اظہار کیا۔ آپ کا جہاد دیانت پر مبنی نہ تھا بلکہ دنیوی سیاست کی وجہ سے تھا۔ کتاب تشریح اسماء الغبی مولوی ذو النبیین بن وحید میں ہے کہ بخاری نے اپنی صحیح میں بریدہ کی جانب سے روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ نے ہم کو خالد بن ولید کے ساتھ اولاً یمن کی طرف روانہ کیا۔ بعد ازاں جناب امیر علیہ السلام کو بھیجا کہ جو شخص خالد کے ساتھ رہنا چاہے رہنے دینا اور جو واپس آنا چاہے آجائے۔ براء کہتے ہیں کہ میں ان میں سے تھا جو خالد کے پاس رہے اور بہت سا مال غنیمت ہاتھ آیا۔ بریدہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے جناب امیرؑ کو بھیجا کہ جا کر خالد سے مال خمس وصول کریں۔ ہم کو جناب امیرؑ سے بغض تھا۔ وغیرہ وغیرہ۔

ذو النبیین پھر لکھتا ہے کہ اس حدیث کو بخاری نے ناقص روایت کیا ہے جیسا کہ تو دیکھتا ہے اور ایسی احادیث منقبت جناب امیر علیہ السلام کے لکھنے میں کانٹ چھانٹ کرنا اس کی عادت ہے بسبب اس رائے بد کے جو اس کو در بارۂ آل محمدؐ انحراف کرنے میں رکھتا ہے۔ اس حدیث کو احمد بن حنبل نے کامل اور محقق وارد کیا ہے۔ کہ عبداللہ بن بریدہ سے روایت ہے کہ ہم کو علی ابن ابیطالب سے اس قدر بغض تھا کہ کسی سے بغض نہ تھا۔ ہم ایک شخص سے صرف اس وجہ سے محبت رکھتے تھے کہ وہ دشمن علیؑ تھا۔ یہ شخص خالد بن ولید۔ جب وہ لشکر پر بھیجا گیا۔ تو ہم نے صرف اس وجہ سے اس کی کہ وہ دشمن علیؑ ہے۔ اس جنگ میں چند قیدی ہوئے۔ ہم نے آنحضرتؐ کو لکھا کہ تقسیم غنیمت کے لئے کسی کو بھیجئے۔ آنحضرت نے جناب امیر علیہ السلام کو بھیجا۔ ان قیدیوں میں ایک لونڈی تھی جو سب سے بہتر تھی۔ جناب امیر علیہ السلام نے اس طرح کہ غسل کیا ہوا تھا اور پانی سر سے ٹپک رہا تھا ہم نے کہا یہ

کیا حضرت نے فرمایا تم نے اس وقت کو نہیں دیکھا تھا جو فیدیوں میں باقی تھی جو بعد تقسیم خمس میں پڑی
بعد تقسیم خمس میں جب وہی وقت حصہ علی میں آئی۔

[illegible] نصیبین ناصبی ہے کہ بخاری [illegible] حنفی [illegible] حق کی عادت ہے اور یہ ایسی بات ہے جو
اس کی [illegible] خصوصیت [illegible] کو ساقط کر دیا۔

[illegible] شیخ [illegible] حنفیہ نے فتوی صادر کیا کہ نجف اشرف اور کربلائے
معلیٰ کے خزائن اور جواہرات [illegible] جائیں [illegible] شیعیان عالم میں ہیجان پیدا ہوا اور
یہ فتوے [illegible] میں [illegible] عبدالوہاب نجدی کا بھی یہی منشا تھی عبدالوہاب واقعی
نجدی تھا [illegible] شیخ محمد بن عبدالوہاب نجدی کی ولادت
[illegible] میں اور وفات [illegible] میں واقع ہوئی [illegible] تبرکات مشاہد مقدسہ کو اپنے صرف میں لانے
کا خیال شیخ الاسلام کی عبث طبع کا نتیجہ نہ تھا بلکہ سنت عمری کا تتبع تھا۔ بخاری کتاب الحج باب
کسوۃ الکعبہ [illegible] کی [illegible] ہے کہ [illegible] شیبہ [illegible] اس وقت خانہ کعبہ کی کلید بردار
شیبہ کی [illegible] خانہ کعبہ [illegible] بیٹھے [illegible] عمر بن خطاب بیٹھا تھا عمر
بن خطاب نے کہا کہ [illegible] شیبہ نے کہا کہ عمر
تمہارے دونوں صاحب [illegible] کام کو نہیں کیا۔ عمر نے کہا بیشک وہ دونوں مرد اس
قابل تھے کہ [illegible] تمہاری [illegible] کرنے
جس مال کی [illegible] عرب کثیر مال بغرض تعظیم بیت اللہ
خرچ [illegible] تھا اس مال کا جو بطور
قندیل وغیرہ تھا [illegible] کسی طرح بھی جائز نہیں [illegible] جوزی نے کہا کہ
زمانہ جاہلیت [illegible] صاحب فتح الباری عمر
کی ناجائز [illegible] کا مال بجورت سونا
چاندی نکال [illegible] عمر نے پھر یہی ارادہ کیا
اور ابی بن کعب کے [illegible] قصہ عمر اور ابی بن کعب کے درمیان
ہوا اور ابی بن کعب سے [illegible]

[illegible] المختصری [illegible] کہ خانہ کعبہ [illegible] ضرورت ہے [illegible]
آرائشی نہیں ثابت ہوا کہ عمر قندیل وغیرہ بھی نکال لینا چاہتا تھا [illegible] سے مسلمانوں کا لشکر [illegible]۔

کیجئے! عمر نے اس کا قصد کیا اور حضرت علی علیہ السلام سے پوچھا۔ حضرت نے فرمایا: آنحضرت پر قرآن
نازل کیا گیا جس میں مال کی چار قسمیں ہیں۔ ایک مسلمانوں کا مال جسکو فرائض کے مطابق تقسیم کیا
دوسرا مال غنیمت ہے جس کو اس کے مستحقوں پر تقسیم کیا۔ تیسرا خمس جسے خدا نے [illegible] رکھا۔ چوتھے
صدقات جنہیں احکام خدا نے مقرر کئے [illegible] کعبہ کے زیورات تو اس وقت بھی موجود تھے جب
آنحضرت موجود تھے۔ آنحضرت نے ان زیورات کو اپنے حال پر رہنے دیا۔ [illegible] تھا۔ اور
ازراہ [illegible]۔ لہذا خدا و رسول نے جس طرح انکو رہنے دیا۔ اسیطرح تم بھی رہنے دو۔ عمر نے کہا۔ اگر
آپ نہ ہوتے تو ہم ذلیل ہوتے پس اس ارادہ سے باز رہا۔

پھر دوسری دفعہ عمر نے اس خزانہ عظیم کو حاصل کرنا چاہا [illegible] حافظ جلال
الدین سیوطی متوفی [illegible] نعیم بن حماد سے روایت کی ہے کہ ایک دن عمر داخل خانہ کعبہ ہوا اور کہا۔ ہم نہیں
جانتے کہ خزانہ خانہ کعبہ کو جس میں سونا و چاندی ہے [illegible] راہ خدا میں تقسیم کر دیں۔ اس
پر جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا تم اس کے صاحب نہیں ہو۔ اس کا صاحب ہم اہلبیت میں سے وہ
جوان ہے جو آخر الزمان میں ہوگا اور وہی اس کی تقسیم خدا کی راہ میں کریگا۔

تزک تیموری میں ہے کہ امیر تیمور کے عہد سلطنت میں [illegible] علمائے اہلسنت نے
امیر تیمور کے پاس ایک محضر نامہ بھیجا [illegible] سرکاری حکم نافذ فرمایا
جائے کہ ہر مسلمان علی کو اپنا دشمن جانے [illegible] امیر تیمور نے منظور نہ کیا۔ امام احمد حنبل لکھتا ہے کہ ہر مسلمان
پر لازم ہے کہ علی سے بغض رکھے۔ امام غزالی لکھتا ہے کہ بغض [illegible] اہلسنت کا عقیدہ ہے اور محبت علی کا ایک
دل میں جمع ہونا ممکن ہے [illegible] حضرت علی علیہ السلام [illegible]
شاعر مذکور کے حق میں علامہ ابن خلکان کہتے ہے کہ [illegible] کہنا تب جرم ہو سکتا ہے جبکہ اکثر
اہلسنت اس بات کو قبیح خیال کریں اور چونکہ ہر ایک سنی علی کو اپنا دشمن جانتا ہے خواہ کوئی شخص
ظاہرہ اس امر کا اظہار کرے یا خواہ کوئی دل میں پوشیدہ رکھتا ہے۔ جیسے شاعر علی بن جہم کو علی ابن
ابی طالب کی دشنام دہی میں معذور جاننا چاہئے۔

حالانکہ ینابیع المودۃ مطبوعہ قسطنطنیہ [illegible] پر ہے کہ جو شخص حضرت علی علیہ السلام کے اپنے طریق [illegible]
وحدانیہ کا بتلائے یا حقیقی کی پہچان [illegible] ناظرین! مقام حیرت تو یہ ہے کہ ایک طرف
وہ پاک ہستی ہے جسکی عظمت و تقدس میں [illegible] تخلیق موجودات سے پیشتر خدائے
قدوس کی تسبیح و تہلیل میں مشغول ہو ملائکہ کا استاد [illegible] دستگیر ہو [illegible] کے پیٹ میں [illegible] کھڑا ہو کر

آنحضرتؐ کی تعظیم کرے کعبہ کی دیوار اس کی ولادت کے وقت شق ہو جائے۔ استقبال میں اپنے بازو کشادہ کرکے
اس کا پہلا منظر رسول اللہ کا چہرہ ہو۔ پہلی مقدس ترین شے کہ گود اور پہلی خوراک رسول اللہ کا لعاب دہن
ہو۔ اپنی پیدائش کے وقت کتب سماوی تورات زبور پڑھے۔ دس سال کی عمر میں بیس تن اور شجاع جوانان عرب
کے مجمع کثیر میں بالاعلان یہ کہے جو کہ سب کی سر ... رہ میں میرے قدم شجاعت کے نیچے پامال کی
جائیں گی۔ ہر ایک جہاد میں کرار غیر فرار ہو۔ آنحضرتؐ کا حقیقی معنوں میں نفس ہو۔ سرچشمہ معجزات اور
منبع خوارق عادات ہو۔ علوم ارضی و سماوی کا بحر بیکراں ہو۔ گھوڑے کی ایک رکاب میں پاؤں رکھتے ہوئے
قرآن شروع کرے اور دوسری رکاب میں پاؤں رکھنے تک کے قلیل عرصہ میں تمام قرآن ختم کر دے
حضرت فاطمۃ الزہرا کا خاوند و حسنین کا باپ ہو۔ عند اللہ علم اور رسول اللہ اور ملائکہ کو اس کی ذات والا
صفات پر فخر ہو۔ لیکن دوسری طرف وہ افراد ہیں جو چالیس پچاس سال تک شرک سے ملوث اور تمام
عمر قباحات سے مملو اور جہالت کے مخزن ہوں۔ رسول اللہ اور اس کی واجب الاطاعت آل پاک کو
ہر ممکن طریقہ سے ایذا دیں۔ احکام شریعت کو پس پشت ڈال دیں اور تادم مرگ گناہان کبیرہ کے
مرتکب رہیں۔ لیکن نادان سنیوں نور کو چھوڑ کر ظلمت میں پھنستے ہیں۔

قاتلین معصومین علیہم السلام

حوالہ جات لکھ چکا ہوں کہ جناب فاطمہؑ کی شہادت کا باعث سقط محسنؑ ہوا جس کا باعث عمر اور
ابوبکر تھے۔ بعض روایت سے پایا جاتا ہے کہ رسول اللہ کو عائشہ اور حفصہ نے زہر دے کر شہید کیا تھا اور یہی
حضرت علی علیہ السلام اور امام حسن علیہ السلام کو اور یزید نے امام حسین علیہ السلام کو شہید کیا۔
تاریخ اسلام ص … پر ہے کہ ولید بن عبدالملک سنی خلیفہ نے امام زین العابدین علیہ السلام کو
زہر سے شہید کیا۔ تاریخ اسلام ص … اور تاریخ ابن خلدون کتاب ثانی جلد ششم ص … پر ہے کہ اسی ولید نے
حضرت زید بن امام زین العابدین کو قتل کرکے سولی پر لٹکایا جہاں نعش مبارک مدت تک لٹکی رہی
تاریخ اسلام ص … پر ہے کہ ہشام بن عبدالملک مروانی سنی نے امام محمد باقر علیہ السلام کو زہر سے
شہید کیا۔ ص … پر ہے کہ منصور عباسی سنی نے امام جعفر الصادق علیہ السلام کو زہر سے شہید کیا۔
ابوالفدا جلد اول ص … پر ہے کہ ہارون رشید عباسی سنی نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو زہر سے
شہید کیا۔ تاریخ اسلام ص … تاریخ کامل ابن اثیر جلد ششم ص … مروج الذہب مسعودی جلد ۲ ص … حبیب السیر
جزو اول ص … پر ہے کہ مامون رشید عباسی سنی نے امام موسیٰ رضا علیہ السلام کو زہر سے شہید کیا۔

تاریخ اسلام جلد اول ص [illegible] ہے کہ خلیفہ معتصم عباسی نے امام محمد تقی علیہ السلام کو زہر سے شہید کیا اور صواعق [illegible] ہے کہ معتمد باللہ عباسی نے امام علی نقی علیہ السلام کو زہر سے شہید کیا اور صفحہ [illegible] پر ہے کہ خلیفہ معتمد علی اللہ عباسی نے امام حسن عسکری علیہ السلام کو زہر سے شہید کیا۔

اصحاب اخیار

قاضی علامہ نور اللہ شوستری کی کتاب مجالس المومنین میں سے آنحضرت کے چند صحابہ کا نام لکھتا ہوں جن کا انجام بخیر ہوا اور جو بہشت کے درجات عالیہ پر فائز ہوئے

ابو طالب، حمزہ، [illegible] عباس، فضل ابن عباس، عبداللہ بن جعفر، [illegible] عباس بن [illegible] بن عقیل، ابو سفیان بن حارث [illegible] عبد المطلب بن ربیعہ بن حارث، [illegible] علیہ السلام۔

مقداد بن اسود، سلمان فارسی، [illegible] ابوذر [illegible] جناب غفاری، [illegible] حصین [illegible] ابو الہیثم بن مالک بن [illegible] انصاری، خزیمہ بن ثابت [illegible] ابی کعب [illegible] بن عبادۃ الساعدی، قیس بن سعد بن عبادہ [illegible] کندی۔ عدی بن حاتم طائی۔

[illegible] خزرجی۔ بشیر یا براء بن معرور [illegible] حارث بن نعمان بن [illegible] حارث بن [illegible] عبداللہ بن [illegible] بن ورقہ خزاعی [illegible] عمر بن حمق خزاعی سعد بن حصین بن مالک [illegible] بن زید ثابت بن قیس [illegible] حارث [illegible] الانصاری [illegible] الارث عبداللہ بن خباب بن ارت۔

عبدالغفار بن قاسم بن قیس [illegible] بن محمد [illegible] [illegible] بن عجلان

[illegible] سعد بن معاذ انصاری [illegible] [illegible] ام کلثوم

الخدری العامری [illegible] [illegible] عبداللہ بن عمر

بن حزم انصاری۔

ناظرین حضرت نوح کی [illegible] [illegible] پیدا

لائے حضرت علی کی [illegible] سال [illegible] [illegible] [illegible]

کے تمام باشندوں میں سے صرف [illegible] [illegible] ہیں

بسم اللہ اور نماز

تفسیر کبیر جلد اول ۲۴۰ سطر [illegible] [illegible] سے

پڑھا کرتے تھے [illegible] [illegible] سے [illegible] [illegible] [illegible]

تفسیر [illegible] [illegible] [illegible]

حضرت علی علیہ السلام کی مخالفت [illegible] [illegible] [illegible] اور [illegible]

اور سجدہ میں جاتے وقت تکبیر [illegible] [illegible]

نماز میں انہیں تکبیر [illegible] [illegible]

نے عمر بن عبدالعزیز خلیفہ نے [illegible] [illegible] [illegible]

نماز پڑھ رہا تھا [illegible] [illegible] [illegible]

کرنے [illegible] ظہر اور عصر کا [illegible] [illegible] ہے۔

بخاری [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

احمدی لاہور [illegible] ہے [illegible] بن حصین سے حضرت علی علیہ السلام کے [illegible] نماز [illegible]

تو کہا ہم کو حضرت نے [illegible] [illegible] [illegible] کرتے تھے [illegible]

حضرت علی علیہ السلام جب سر [illegible] تب [illegible] [illegible]۔

سنن ابن ماجہ [illegible] جلد [illegible] [illegible] حضرت علی علیہ السلام

کے ساتھ جنگ جمل میں [illegible] [illegible] کلمات کئے۔

السلام فی [illegible] [illegible] ابن ماجہ جلد [illegible] [illegible] جلد [illegible] [illegible] ۲ فی

جلد ششم صفحہ ۳۵ پر ہے کہ امام مالک ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھتا تھا۔ حاشیہ بخاری مولوی وحید الزمان پارہ ۳ صفحہ ۲۵ پر ہے ابن قاسم کہتے ہیں کہ امام مالک ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھتے تھے۔ سبل السلام مترجم جلد اول صفحہ ۱۷۳ اور نیل الاوطار جلد دوم صفحہ ۹۳ پر ہے کہ امام لیث [illegible] جعفری اور ابراہیم اور ابن مسیب اور ابن سیرین اور [illegible] سے ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھنا نقل کیا ہے۔ اور عبداللہ بن زبیر جب نماز پڑھتا تو دونوں ہاتھ کھول کر پڑھتا۔

سبل السلام جلد اول صفحہ ۲۳۳ پر ہے [illegible] محدثین کا اتفاق ہے کہ آنحضرت نماز میں ہر تکبیر کے بعد رفع یدین کرتے۔ صحیح بخاری مترجمہ مولوی وحید الزمان کتاب الاذان باب اتمام التکبیر فی الرکوع پارہ سوم صفحہ ۹۵ پر ہے کہ ابو ہریرہ نماز میں جب جھکتے اور جب کھڑے ہوتا۔ اور سجدہ میں جاتا تو تکبیر کہتا۔

ترجمہ موطا [illegible] سبل السلام جلد اول صفحہ ۲۳۳ اور ۲۹۹ پر ہے کہ سنت کی دعا قنوت یعنی اللھم انا نستعینک ہو تو آنحضرت نے نہیں پڑھی بلکہ حضرت عمر نے بنائی اور لوگوں نے اسکی پیروی کی۔ البلاغ المبین صفحہ ۲۲۵ پر ہے کہ [illegible] حضرت صبح اور مغرب کی نماز میں دعائے قنوت پڑھتے۔ صحیح بخاری مطبوعہ [illegible] پارہ ۵ صفحہ ۸ پر ہے کہ انس بن مالک کہتا ہے کہ آنحضرت کے زمانہ میں دعائے قنوت صبح اور مغرب کی نماز میں پڑھی جاتی۔

وضو

تفسیر درمنثور جلد دوم صفحہ ۲۶۲ پر ابن عباس سے روایت ہے کہ لوگوں نے مسح پا سے انکار کیا اور غسل پا کو ضروری کہا ہے [illegible] کتاب خدا میں نہیں پاتا ہوں مگر مسح پا۔

تفسیر کبیر جلد سوم صفحہ ۳۷۰ پر ہے کہ [illegible] ارجلکم کے لام کو زیر دیکر پڑھو تب بھی حکم مسح ہی ثابت ہوگا کیونکہ کلمہ وامسحو پر ہو سکتا ہے اگرچہ [illegible] ارجلکم نصب میں ہے [illegible] مفعول ہو [illegible] پس [illegible] ارجلکم کو [illegible] کیا [illegible] ہے کہ وہ نصب سے پڑھا جائے پس [illegible] مقصود خدا حکم مسح ہی ہے نہ کہ غسل قدمین۔

تفسیر کبیر صفحہ ۳۷۰ [illegible] کا جواب [illegible] سوائے نہیں ہو سکتا بجز اس کے کہا جائے کہ احادیث غسل قدمین [illegible] کثرت سے [illegible] ہیں۔ تفسیر درمنثور جلد دوم صفحہ ۲۶۲ پر ہے کہ قرآن تو مسح کے ساتھ اترا اور سنت سے غسل جاری ہوا اور صحابہ [illegible] نے غسل قدمین پر اجماع کیا۔

[illegible] پر ہے [illegible] بن زید [illegible] انصاری نے کہا کہ میں نے

[illegible]

مسند امام احمد [illegible] مطبوعہ مصر [illegible] پر ہے کہ عثمان بن عفان مسح پا کیا کرتا تھا [illegible]

[illegible] ہاتھوں کا [illegible] کیا۔ اور عثمان نے کہا کہ رسول اللہ [illegible] بھی کیا کرتے تھے [illegible] پر

[illegible] حضرت علی علیہ السلام نے مسح پا کیا [illegible] پر ہے کہ رسول اللہ

[illegible] پر ہے کہ حضرت علی [illegible] مسح پا کیا [illegible] پر ہے کہ حضرت علی علیہ السلام [illegible]

[illegible] پر ہے کہ حضرت علی [illegible] پر مسح کیا کرتے تھے [illegible] پر ہے۔

[illegible] نے بروایت [illegible] لکھا ہے کہ [illegible] خدمت [illegible]

[illegible] حضرت نے [illegible] اس طرح میں نے وضو کیا۔

[illegible] جب تک وضو درست نہ ہو [illegible]

[illegible] دونوں ہاتھوں کو [illegible] تک [illegible] کا مسح کرتے۔

[illegible] مطبوعہ دہلی [illegible] میں ہے۔

[illegible] عمر بن خطاب نے [illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت علی علیہ السلام

[illegible] مجمع البیان [illegible] میں ہے

[illegible]

[illegible] سنن دارقطنی میں

[illegible] صحابی مسح پا کرتا

[illegible]

[illegible] اور سنن [illegible]

تفسیر کبیر فخرالدین رازی میں امام محمد باقر کا [illegible] تفسیر بغوی و گجراتی میں

[illegible] تفسیر [illegible] کا اور تفسیر ابن کثیر میں [illegible] کا مسح پا کا لکھا ہے

[illegible] مسح پا کا قائل تھا

[illegible] طبری [illegible] کا قائل تھا۔

کتاب دراسات اللبیب [illegible] محمد معین [illegible] میں [illegible] مسح کرنا [illegible] احادیث [illegible] اہلسنت

کے خلاف ہے اور نہ اس کی کوئی سند ہے بعض [illegible] نہیں کرتا [illegible] علاوہ مجد الدین فیروز آبادی میں ہے کہ گردن [illegible] میں کوئی حدیث [illegible] منقول [illegible] حضرت شاہ ولی [illegible] میں ہے کہ فقیہ ابو جعفر گردن پر مسح [illegible] طریقہ [illegible]

غسل میت

مسند احمد حنبل میں ہے کہ آنحضرت کو حضرت علی علیہ السلام نے آب خالص و آب سدر سے غسل دیا۔ اور تین کپڑوں میں کفن دیا گیا۔

نماز جنازہ

کنز العمال [illegible] حضرت علی علیہ السلام [illegible] کہ [illegible] عباس نے آنحضرت کے جنازہ پر [illegible] تکبیریں پڑھیں۔

تاریخ الخلفاء [illegible] فصل [illegible] عمر [illegible] پہلے شخص ہیں جنہوں نے لوگوں کو نماز جنازہ میں چار تکبیروں پر [illegible] حضرت [illegible] مسند [illegible] زید بن ارقم سے روایت ہے کہ وہ پانچ تکبیریں [illegible] اور کہتے [illegible] آنحضرت [illegible] کہ اس نے قسطلانی [illegible] پانچ تکبیریں [illegible] مبسوط حنفیہ میں ہے کہ ابو یوسف پانچ تکبیریں پڑھا کرتا تھا۔ [illegible] سے روایت ہے کہ [illegible] عبد اللہ کے نزدیک [illegible] تکبیروں سے کم اور سات سے زیادہ [illegible] چاہئے [illegible] ابراہیم نخعی سے روایت کی ہے [illegible] پانچ تکبیریں پڑھا کرتے [illegible] عمر نے چار کا حکم دیا۔ تاریخ ابو الفدا میں ہے کہ عمر نے چار تکبیر کا حکم دیا۔

عاشورا

فتح الباری جزو ثامن جلد ۵ صفحہ [illegible] میں ہے کہ عائشہ سے روایت ہے کہ آنحضرت نے عاشورہ کے روزہ کا حکم دیا۔ جب روزہ رمضان [illegible] واجب ہوا تو جس کا جی چاہتا رکھتا اور جس کا جی چاہتا روزہ نہ رکھتا۔ پھر لکھا ہے کہ چونکہ قریش زمانہ جاہلیت میں عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے۔ اس لئے رسول اللہ بھی زمانہ جاہلیت میں روزہ رکھتے تھے جب مدینہ تشریف لائے تو خود بھی روزہ رکھا۔ اور دوسروں کو بھی روزہ

رکھنے کا حکم دیا جب روزہ رمضان فرض ہوا تو وہ روزہ چھوڑ دیا گیا اب جو چاہے رکھے جو چاہے نہ رکھے ۲

بخاری کتاب الصوم صفحہ ۲۶۸ پر حضرت [illegible] سے [illegible] دفعہ یہ روزہ عاشورہ رکھا اور دوسروں کو روزہ رکھنے کا حکم دیا [illegible] جب رمضان کا روزہ فرض ہوا تو اس کو چھوڑ دیا۔ عبداللہ بن عمر [illegible] روز کا روزہ [illegible] عاشورہ کا [illegible] روزہ [illegible] نہیں

[illegible] کہ [illegible] مسلم [illegible] جو [illegible] روزہ عاشورہ رکھا کرتے اہل مدینہ کہتے ہیں [illegible] حضرت [illegible] حضرت نے اس کا روزہ [illegible] پر واجب نہیں [illegible] روزہ [illegible] جس کا جی چاہے افطار کرے۔

[illegible] فیروز [illegible] واقعہ [illegible] جس کو کوئی کہنے کے [illegible] عاشورہ [illegible] جلد ۵ صفحہ ۲۳۷ پر ہے کہ اختلاف [illegible] عاشوری عشر یعنی صحابہ میں اختلاف ہے کہ یوم عاشورہ [illegible] ہے [illegible] قول [illegible] عاشورہ کے روزہ والی حدیث قاتلان امام حسین علیہ السلام نے وضع کی ہے

شیعوں کی کتاب [illegible] مشہور [illegible] کی کتاب ہے، میں ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام [illegible] روزہ [illegible] دریافت کیا گیا۔ حضرت نے فرمایا یہ روزہ متروک ہے [illegible] نزول [illegible] روزہ [illegible] میں [illegible] بدعت ہے۔

[illegible] علامہ ابن الحاج [illegible] عاشورہ کے دن یہ کمال [illegible] جو [illegible] طلیق [illegible] جاتی ہیں اور بچے نکلے [illegible] مہندی [illegible] ہیں [illegible] کی نہیں ہوتا۔

[illegible] صفحہ ۲۳ [illegible] مہندی لگاتا ہے۔ اور جو اس روز مہندی نہ لگائے [illegible] روزہ [illegible] نہیں کیا۔

تفسیر در منثور جلد ۶ صفحہ ۳۴۶ [illegible] کتاب [illegible] ابی عثمان سے روایت کی ہے کہ لوگ تین عشروں کی [illegible] ذو الحجہ اور محرم کا پہلا عشرہ اور رمضان کا آخری عشرہ

[illegible] کتاب [illegible] جیسے دوسری مہینوں کے حساب سے محرم [illegible] کے [illegible] قربانیاں دو اور کھلی

دنیاوی کام نہ کرو [illegible]

مدخل [illegible] جلد سوم صفحہ [illegible] مرتضیٰ علی [illegible]

دو [illegible]

گریہ و بکا

تفسیر حقانی منزل دوم پارہ چھ سورہ مائدہ [illegible] بروایت ابن عباس لکھا ہے کہ حضرت [illegible] سال کے [illegible] اپنی اولاد کو وصیت کی کہ یہی معمول رکھیں

اشعۃ اللمعات جلد چہارم صفحہ [illegible] کہ آنحضرت نے فرمایا قسم اس کی جس کے قبضہ قدرت میں [illegible] جو میں جانتا ہوں تو تم بہت روتے [illegible]

تفسیر در منثور سیوطی جلد [illegible] روز [illegible]

[illegible]

[illegible] تم کو معلوم نہیں [illegible]

[illegible]

مدارج النبوۃ صفحہ [illegible] آنحضرت نے جناب فاطمہ کو [illegible]

[illegible]

مشکوٰۃ جلد دوم صفحہ [illegible] عبدالرحمان بن عوف [illegible] حضرت نے [illegible] مشکوٰۃ جلد دوم صفحہ [illegible] آنحضرت ایک لڑکے کا حال دیکھ کر [illegible] ہے جسے خدا نے اپنے بندوں کے دلوں میں ڈالا ہے خدا اپنے بندوں پر رحم کرتا ہے جو رحیم ہیں مشکوٰۃ

ہیں جب حضرت [illegible] نے [illegible] کہ قوم [illegible] حضرت [illegible] لگے
حضرت نے فرمایا [illegible] ہیں [illegible] نہیں [illegible] ہونے پر
[illegible] جب [illegible] حضرت [illegible] کی موت کی خبر سنی تو سر پر ہاتھ
رکھ کر رونے لگا۔

بخاری جلد اول [illegible] پر روایت [illegible] سعد بن عبادہ کی عیادت
کو تشریف لے گئے [illegible] بخاری [illegible] ہے کہ عمر
بن خطاب [illegible] خطاب [illegible] تھا۔
[illegible] مستقول ہے عمر بن
خطاب [illegible] کا ش! [illegible]
تین [illegible] کیا ہوتا
تذکرۃ الاولیاء [illegible] کے
خوف سے ایک قطرہ بھی [illegible]
[illegible] ہو جاتا اور [illegible] سے
[illegible] آنکھوں میں [illegible]
کی پشت خم ہوگئی۔

[illegible] یہاں تک کہ
اندھے ہوگئے۔

کتاب [illegible] کے دن [illegible] گریہ کیا اور
صف ماتم بچھائی۔ [illegible] شریعت [illegible] حضرت [illegible] خود گریہ
فرمایا۔ اور عورتوں کو رونے سے منع نہ کیا۔

تاریخ اخبار [illegible] حضرت فاطمہ [illegible] رسول کی قبر پر [illegible] اور
آنحضرت کو پکار پکار کر نوحہ کرتیں۔ نیز لکھا [illegible] وفات رسول کے دن [illegible] کہ ہائے
وہ فوت ہوگیا [illegible] درخت [illegible] قبول کیا [illegible] خدا
نے راتوں کو نہ سویا۔

جامع [illegible] میں ہے کہ جب [illegible] نے [illegible] قائم کیا [illegible]

کہ جب عمر کو حجرۂ رسول میں دفن کرنے لگے۔ اور عائشہ نے اجازت دیدی تو عائشہ نے اپنے دونوں ہاتھ سر پر رکھے اور کہا۔ وائے محمدا۔ وائے ابوبکرا۔ آج تمہارا دوست عمر تمہاری زیارت کو آیا ہے اور حجرے میں داخل ہونا چاہتا ہے۔ عائشہ کا یہ کہنا تھا کہ اہل مدینہ سے یک بارگی آواز گریہ بلند ہوئی اور زمین و زمان میں زلزلہ پیدا ہوگیا۔

تنویر الایمان بہدایت شاہ حبیب الرحمان مولفہ مولوی عبد الحکیم ص۱ پر ہے کہ حضرت بلالؓ نے جب نبیؐ کی زیارت کی تو گریہ کیا اور آنحضرتؐ کی قبر پر اپنا ماتھا ٹیکتا تھا۔ اور جناب فاطمہؑ نے جب آنحضرتؐ کو قبر میں رکھا گیا تو قبر سے مٹی میں سے مٹی اٹھائی اور اپنی آنکھوں پر رکھی اور گریہ و بکا کیا۔

استیعاب ص۱۵۱ پر ہے کہ خالد بن ولید بن مغیرہ کی موت پر مغیرہ کی اولاد سے جتنی عورتیں تھیں ان تمام نے اپنے سر کے بال منڈوا کر خالد کی قبر پر چڑھائے۔

مدارج النبوت ص۲۲۷ اور کتاب ماثبت بالسنۃ ص۱ پر ہے کہ رسول اللہ کی وفات پر اہلبیت نے اور صحابہ کرام نے مرثیے نظم کئے اور بعض اصحاب روتے روتے نابینا ہوگئے۔

مدارج النبوت ص۲۲۷ پر ہے کہ ایک عورت نے عائشہ سے کہا کہ رسول اللہ کی قبر مجھے دکھلا دے چنانچہ اس عورت نے چیخ ماری اور روح پرواز ہوگئی۔ الفاروق شبلی میں ہے کہ ایک عورت کے چاروں بیٹے جنگ میں مارے گئے تھے وہ بہت روتی اور پیٹتی۔ عمر نے اس کی تعزیت کی اور ہر ایک کی تنخواہیں اس عورت کے نام جاری کر دیں۔ شرح ابن ابی الحدید جلد ۲ میں تاریخ طبری سے نقل کیا گیا ہے کہ عمر کی وفات پر اس کی عورتیں۔ واعمراہ۔ واعمراہ کہہ کر بلند آواز سے روتی تھیں۔

مدارج النبوۃ میں ہے کہ آنحضرتؐ کی وفات پر عائشہ اور ام سلمہ نے بہت گریہ کیا۔ مدارج النبوۃ ص۔ روضۃ الصفا جلد اول ص۱ تفسیر خازن ص۴۲ پر ہے کہ حضرت آدمؑ حضرت نوحؑ۔ حضرت شعیب اور حضرت ابراہیم گریہ فرمایا کرتے۔

روضۃ الصفا جلد اول و دوم میں ہے کہ آنحضرتؐ نے میر حمزہؑ اور حضرت ابوطالب اور حضرت خدیجہؑ کی وفات پر گریہ فرمایا۔ روضۃ الاحباب ص۵۹ پر ہے کہ آنحضرتؐ کی وفات پر ازواج نبیؐ۔ اہلبیت محمدؐ اور اصحاب رسولؐ نے بہت گریہ کیا۔

تفسیر خازن جزو اول ص۴۳ پر ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے بیٹے ہابیل کی شہادت پر گریہ و بکا فرمایا۔ روضۃ الاحباب جلد اول ص۲۰ پر ہے کہ وفات رسولؐ کے بعد آنحضرتؐ کا موذن بلال ملک شام کو چلا گیا۔ کچھ مدت کے بعد مدینہ آیا اور اذان دی۔ تو اس نے اور دیگر صحابہ نے بشدت گریہ کیا۔

اور صفحہ ۵۶ پر ہے کہ وفات آنحضرتؐ پر ملک الموت نے گریہ کیا۔

[illegible] باب جلد اول صفحہ ۵۵ پر ہے کہ وفات رسولؐ کے وقت آسمان سے رونے کی آواز آئی۔
کتاب ما ثبت بالسنۃ [illegible] مطبوعہ [illegible] شیخ عبدالحق دہلوی صفحہ ۱۰ پر ہے کہ وفات رسول اللہ پر ملائکہ نے گریہ و بکا [illegible] کیا ہے۔

[illegible] کا [illegible] جو [illegible] دیکھتے تو روتے اور جب پانی دیکھتے تو روتے۔ امام صادقؑ کی یہ حالت رہی کہ [illegible] امام حسین علیہ السلام کا ماتم [illegible] تمام روز روتے رہتے گیا رہا امام کاظمؑ علیہ السلام کی یہ حالت تھی [illegible] کا [illegible] روتے رہتے [illegible] امام رضا علیہ السلام [illegible] کا [illegible] ہاں کر مصیبت کو سب بیٹھتے اور روتے روتے غش کھا جاتے۔ [illegible] امام حسین علیہ السلام کی مصیبت پر انبیاء روئے، ملائکہ روئے، جنات روئے، ارض و سماء روئے۔ [illegible] [illegible] ہر سال [illegible] کرتے ہیں اور [illegible] صاحب گولڑہ [illegible] ہر سال خرچ کرتے ہیں۔

روضۃ الشہداء صفحہ ۱۹ پر ہے کہ جب امام حسین علیہ السلام پیدا ہوئے تو حضرت جبرئیلؑ بحکم خدا مبارکباد دینے اور [illegible] آنحضرتؐ پہنچانے آئے۔ جبرئیلؑ نے [illegible] کی حلق پر [illegible] تیغ جفا چلے گی جب [illegible] ہو گئے حضرت علیؑ، امام حسنؑ اور جناب فاطمہؑ اس پر آنحضرتؐ نے حضرت علیؑ اور جناب فاطمہؑ سے [illegible] فرمایا۔ پھر جناب فاطمہؑ نے فرمایا پھر میرے مظلوم اور بیکس بیٹے کی تعزیت کون [illegible] گا۔ [illegible] نے [illegible] کہ امام حسینؑ اس مصیبت کو یاد کیا جاری رکھیں گے۔ تاریخ طبری صفحہ ۲۰ پر ہے کہ حضرت ابن عباسؓ نے [illegible] دلیل عشرہ کی تفسیر میں فرمایا کہ اس سے مراد محرم ہے۔ تفسیر کبیر جلد ۸ صفحہ ۵۵ پر ہے کہ مراد اس سے محرم ہے۔ جس کی قسم خدا نے [illegible] کھائی [illegible] کا [illegible] حدیث میں ہے کہ سب سے بزرگ مہینہ خدا کے نزدیک محرم ہے اور ابن عباس کہتے ہیں کہ [illegible] ماہ محرم کو محترم [illegible]۔

مشکوٰۃ جلد دوم صفحہ ۱۰ پر ہے کہ [illegible] ابوہریرہ سے حدیث ہے کہ آل محمدؐ میں سے کسی کی وفات ہوئی عورتیں جمع ہو کر رونے لگیں تو عمر نے انکو منع کرنا شروع کیا حضرتؐ نے فرمایا اے عمر چھوڑ دے ان کو کیونکہ روتی ہے دل مصیبت زدہ ہے [illegible] قریب ہے۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ جب زینب بنت رسولؐ نے وفات کی تو عورتیں رونے لگیں۔ عمر نے [illegible] اور کوڑے سے مارنا شروع کیا حضرتؐ نے اپنے ہاتھوں سے عمر کو ہٹا دیا۔

شرح مشکوٰۃ ملا علی قاری جلد ۱۰ صفحہ ۳۲۲ میں ہے کہ فرمایا حسین بن علیؑ نے میں وہ شخص ہوں کہ جس مومن کی آنکھ سے آنسو کا ایک قطرہ بھی ہماری مصیبت میں نکلے گا خداوند عالم اس کو جنت عطا کریگا۔

مسلم ... سورۃ دخان پ ۲۵ ... فما بکت علیہم السماء والارض کی تفسیر میں لکھا ہے کہ امام حسین علیہ السلام کی شہادت پر آسمان بھی رویا اور آسمان کا رونا اس کا سرخ ہو جانا ہے ... کی روایت ہے ... صواعق محرقہ میں لکھا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام کا گزر کربلا سے ہوا تو جب قبر حسینؑ کی جگہ پہنچے تو فرمایا یہ ہے ان کے اونٹ بٹھانے اور اسباب رکھنے کی جگہ ہے اور یہی ہے ان کا خون بہنے کی جگہ ... جو اس میدان میں قتل کئے جائینگے جن پر آسمان بھی روئے گا اور زمین بھی روئے گی۔

مشکوٰۃ ... و تفسیر ... صفحہ ۲۳ ... صواعق محرقہ صفحہ ۱۲۳ پر ہے کہ حضرت ام سلمہ زوجہ رسول نے حضرت کو خواب میں دیکھا کہ آپ کی ریش و سر مبارک پر خاک پڑی ہے ام سلمہ نے سبب پوچھا آنحضرت نے فرمایا ابھی میں حسینؑ کا مقتل دیکھ آیا ہوں۔

دلائل النبوۃ بیہقی ... و مشکوٰۃ ... جلد اول صفحہ ۲۳ میں ہے کہ حضرت ابن عباس نے فرمایا میں نے ... خواب میں دیکھا کہ حضرت کے سر کے بال پریشان اور گرد آلودہ ہیں اور آپ کے ہاتھ میں ایک شیشی خون سے بھری ہوئی ہے میں نے سبب دریافت کیا تو حضرت نے فرمایا حسینؑ ... اور ان کے ساتھیوں ... شہیدوں کا ہے

مشکوٰۃ جلد ... صفحہ ۱۳۵ و شرح ... صفحہ ۲۳ میں ... روایت سے منقول ہے کہ امام حسن علیہ السلام کو حضرت ... سبب پوچھا گیا تو فرمایا کہ جبرئیلؑ نے مجھے اطلاع دی ہے کہ میرا بیٹا حسینؑ سرزمین ... شہید ہوگا اور یہ سرخ مٹی جو میرے ہاتھ میں ہے مقتل حسینؑ کی ہے۔

معارج النبوۃ مطبوعہ نولکشور ... صفحہ ... ہے کہ جب ابراہیمؑ حضرت اسمٰعیلؑ کے ذبح کرنے میں کامیاب نہ ہوئے تو خدا کی طرف سے خطاب ہوا کہ اے ابراہیمؑ تو سب سے زیادہ دوست کس کو رکھتا ہے عرض کیا محمد رسول خدا کو خطاب ہوا کہ ... عرش کی طرف دیکھو جب نظر اٹھائی تو دیکھا کہ واقعہ کربلا ہو رہا ہے ابراہیمؑ نے بے اختیار گریہ ... فرمایا خطاب ہوا کہ ... ذبح اسمٰعیلؑ کو ہم نے ذبح حسینؑ کے بدلے بدل دیا۔

صواعق محرقہ مطبوعہ مصر صفحہ ۱۲۳ میں ہے کہ خدا نے رسول اللہ سے فرمایا کہ یحییٰ بن زکریا کے قتل پر میں نے ستر ہزار اشخاص کو قتل کیا اسی طرح تیرے حسینؑ کے قتل پر ستر ہزار کو اور پھر ستر ہزار کو قتل

کروں گا۔ یعنی بے شمار کفار کو قتل کروں گا۔

غنیۃ الطالبین فصل عاشورہ میں ہے کہ قبر حسینؑ پر ستر ہزار فرشتے اترے جو قیامت تک روتے رہیں گے شاہ عبدالعزیز دہلوی نے ام سلمہ اور جابر بن عبداللہ انصاری اور حبیب بن ثابت سے روایت کی ہے کہ ہم نے جنات کو حسینؑ پر نوحے پڑھتے سنا۔ مولوی حسن میاں پھلواڑی حنفی نے رسالہ غم حسینؑ میں لکھا ہے کہ بابا فرید شکر گنج اور مخدوم شیخ شرف الدین احمد یحییٰ منیری اور سید اشرف جہانگیری اور سید محمد بندہ نواز اور شیخ احمد شیبانی اور سید عبدالرزاق بانسوی عزاداری حسینؑ کیا کرتے تھے۔

کافی الکفایت میں ہے کہ امام شافعی خود مرثیہ بنا کر ولولے سے پڑھتا تھا۔ حافظ جمال الدین زرندی مدنی نے کتاب معراج الوصول میں شافعی کا نظم کردہ مرثیہ لکھا ہے جس کے دو شعر درج ذیل ہیں:

تاوّب ہمی والفؤاد کئیب ۔۔۔ وارق نومی فالرقاد غریب
ومما نفی نومی وشیب لمتی ۔۔۔ تصاریف ایام لہن خطوب

فمن مبلغ عنی الحسین رسالۃ ۔۔۔ وان کرہتہا انفس وقلوب
قتیل بلا جرم کان قمیصہ ۔۔۔ صبیغ بماء الارجوان خضیب

مولوی حسن میاں پھلواڑی نے رسالہ غم حسینؑ میں لکھا ہے کہ بابا فرید نے ذکر شہادت حسینؑ کرتے ہوئے اپنا سر پتھر پر دے مارا اور شہید ہو گئے اور ہمیشہ روز عاشورہ ذکر شہادت حسینؑ کرنے والے حسینا کا نعرہ لگاتے اور بیہوش ہو جایا کرتے تھے۔

لطائف اشرفی میں لکھا ہے کہ سید اشرف جہانگیر سمنانی چشتی ہمیشہ رسم عزاداری برپا کیا کرتا۔ اور لباس فاخرہ محرم کے عشرہ میں پہننا ترک کر دیتا اور اسباب عیش و طرب سے باز رہا کرتا۔ علاوہ ازیں شیخ نظام الدین اولیا اور سید محمد بندہ نواز گیسو دراز محرم کے دس روز میں گریہ و بکا کرتے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے ماثبت بالسنۃ میں لکھا ہے کہ شیخ احمد شیبانی اور بزرگان کا معمول تھا کہ روز عاشورہ طعام وغیرہ سادات کے گھروں میں لے جاتے اکثر عزاداری کرتے اور دہلی کے اطراف میں قدیم سے یہ دستور ہے کہ عورتیں سادات کے گھروں میں جمع ہو کر حسین علیہ السلام پر گریہ و بکا کیا کرتی ہیں۔

ینابیع المودۃ ص ۳۰۴ پر ہے کہ زہری نے کہا جب حسن بصری کو قتل حسین علیہ السلام کی خبر پہنچی تو وہ بہت رویا۔

ذکر الشہادتین مولفہ مولوی حیدر خان صوفی ص ۱۳ پر ہے کہ امام زین العابدینؑ حسینؑ پر تمام عمر کثرت سے گریہ فرمایا کرتے تھے۔ ینابیع المودۃ ص ۳۵ پر ہے کہ واقدی کہتا ہے کہ جب اہلبیت حسینؑ مدینہ میں واپس آئے تو تمام اہل مدینہ روتے اور چلاتے باہر نکلے اور اس وقت حضرت زینبؑ نے بال پریشان کیے۔

ہوئے تھے اور واحسینا کا نعرہ فرماتی تھیں۔

ذکر الشہادتین ص۹۷ پر ہے کہ جب اہلبیت رسولؐ وارد دمشق ہوئے تو امام عابدؑ نے منبر مسجد پر بعد حمد خطبہ فرمایا جس میں فضائل اہلبیتؑ اور مصائب کربلا کا ذکر کیا جس سے مسجد میں گریہ و بکا کا کہرام برپا ہو گیا۔

فتاویٰ عزیزیہ مطبوعہ مجتبائی دہلی ص۴۱ پہ شاہ عبدالعزیز دہلوی نے لکھا ہے کہ میرا یہ معمول ہے کہ میں اپنے گھر میں مجالس سید الشہداء بپا کرتا ہوں۔ تقریباً ایک ہزار اشخاص کا ہجوم ہو جاتا ہے میں خود مصائب امام بیان کرتا ہوں۔ کوئی اور خوش الحان شخص سلام یا مرثیہ بھی پڑھتا ہے۔ مجھے رقت طاری ہوتی ہے بعد اختتام مجلس شیرینی تقسیم کیا کرتا ہوں۔

تاریخ کامل جلد چہارم ص۳۹ پہ ہے کہ شہادت حسین علیہ السلام سے تین مہینہ تک جب آفتاب نکلتا تو تمام در و دیوار خون آلودہ ہوتے۔ تاریخ کامل جلد ۴ ص۳۵ پر ہے کہ زجر بن قیس نے یزید کے سامنے واقعہ کربلا بیان کر کے کہا کہ شہداء کے بدن برہنہ ہیں۔ کپڑے خاک آلودہ ہیں۔ رخسار سے خاک میں اٹے ہوئے ہیں۔ آفتاب انکو جلا رہا ہے وغیرہ یہ سنکر یزید کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

امام احمد حنبل نے مسند میں لکھا ہے کہ جو شخص شہادت حسین علیہ السلام پر روئے اور اس کی آنکھ سے ایک آنسو نکلے یا قطرہ ٹپکے۔ تو خدا اس کو جنت میں جگہ دیگا۔

سر الشہادتین شاہ عبدالعزیز دہلوی ص۴۰ صواعق محرقہ ابن حجر ص۱۱۳ حیوۃ الحیوان دمیری مروج الذہب مسعودی ارجح المطالب باب سوم ص۲۹۲ تاریخ الخلفاء علامہ سیوطی میں ہے شہادت حسینؑ پر جنات نے مدینے باہر اور مکہ اور مدینہ کے درمیان اور کوفہ و دمشق کی راہ میں مرثیہ خوانی اور نوحہ خوانی کی۔

مسلم اور کتاب ماثبت بالسنۃ میں ہے کہ شہادت حسینؑ پر آسمان رویا۔

ناسخ التواریخ ص۱۴۹ پر ہے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ میری امت عزاداری حسین علیہ السلام کی ہر سال تجدید کریگی۔ اور جو مومن مصائب حسین علیہ السلام پر رویگا وہ قیامت کے دن شاد و فرحاں محشور ہوگا۔

صواعق محرقہ ص۱۱۵ پہ ہے کہ جبرئیلؑ نے آنحضرتؐ کو وہ خاک دکھائی جس سرزمین پہ امام حسین علیہ السلام کے خبر دی کہ جس میں امام حسینؑ شہید ہوں گے۔ اس وقت یہ مٹی خون ہو جائیگی۔ حضرت ام سلمہ نے فرمایا کہ میں نے اس مٹی کو ایک شیشہ میں رکھا اور وہ مٹی بروز شہادت خون ہو گئی۔ یہی واقعہ مشکوۃ ص۵۷۲ مطبوعہ نولکشور لکھنؤ۔ رسائل جلد ۱ اہمین ص۱۵ معجم امام بغوی۔ معجم کبیر امام طبرانی جذب القلوب

الیٰ دیار محبوب [illegible] محدث دہلوی [illegible] ابن سعد، ترمذی، مسند امام احمد حنبل، سنن امام بیہقی
شہد المنصوب ملا علی [illegible] تذکرہ [illegible] مستدرک امام حاکم، [illegible] شرح قصیدہ
ہمزیہ روضۃ الاحباب [illegible] وغیرہ میں بھی مرقوم ہے۔

[illegible] عبد الرزاق، طبرانی
ابو نعیم [illegible] جوزی، سبکی [illegible] قاضی عیاض، امام غزالی
ابن عربی [illegible] سیوطی، سمہودی، ملا علی متقی
شاہ ولی اللہ، شاہ عبد العزیز [illegible] ابن عباس، انس و
عائشہ و ام سلمہ و زینب [illegible] کو صحیح تسلیم کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ شہادت
بروز عاشورہ [illegible] ہوئی تھی۔

[illegible] ایک عربی جماعت سے خدیفہ
امام حسین علیہ السلام [illegible] آنحضرت نے ان کو پچھاڑ دیا۔ کیا بیٹا اس پر
سواری کرنا چاہتے ہو [illegible] اس وقت گھٹنوں کے بل
چل پھر سکتے تھے [illegible] کو زین ہو رہا ہے آراستہ کیا جب امام
حسین علیہ السلام [illegible] بیٹھ گئے [illegible] اصحاب بہت
بہت خوش ہوئے [illegible] دیکھ رہا ہوں کہ میرا یہی فرزند
کربلا میں [illegible] قریب ہے کہ اسی گھوڑے کی پشت پر سے منہ
کے بل [illegible] تمام اصحاب رو کر رہ گئے۔
[illegible] بعض لوگ معصیت جائز ہوگی۔ مثلاً جناب
فاطمہ [illegible] حضرت یعقوب حضرت یوسف کی شب دیکھ کر گریہ فرماتے
[illegible] حضرت [illegible] آنحضرت حضرت حضرت ابی کی چادر دیکھ
کر گریہ فرماتے [illegible] ہے۔

[illegible] ابراہیم نے نوحہ کیا۔ اور اس کا
مرثیہ پڑھا۔ قرآن شریف [illegible] حضرت یعقوب [illegible] روتے روتے سفید ہو گئیں۔
توراۃ میں ہے [illegible] یوسف [illegible] اور کہا کہ
اس کو جنگلی [illegible] کھا گیا۔ تو یعقوب [illegible] اور مدت

وہ اب تک گریہ و بکا میں مصروف ہے [illegible] دفن [illegible] ہو گا۔

توراۃ سفر تکوین میں ہے کہ یوسفؑ کی رحلت پر [illegible] تیس دن تک میدان مواب میں ماتم کیا۔ توریت سفر [illegible] کی موت پر [illegible] تیس دن تک بنی اسرائیل کے ساتھ ماتم کیا۔ کتاب دوم سیموئیل [illegible] پر [illegible] گیا۔

مدارج النبوت میں ہے کہ آنحضرتؐ نے [illegible] کی شہادت پر گریہ [illegible] تاریخ الخلفا سیوطی [illegible] ہے کہ آنحضرتؐ نے اسیران بدر پر گریہ کیا۔

جرمنی کا علامہ مسٹر [illegible] ماربین کہتا ہے کہ [illegible] کی خلافت [illegible] اسلام کی نشو و نما کا راز شہادت حسینؑ میں مضمر ہے [illegible] کی ہے

شاہ است حسینؑ بادشاہ است حسینؑ　　دین است حسینؑ دین پناہ است حسینؑ

سر داد نداد دست در دست یزید　　حقا کہ بنائے لا الہ است حسینؑ

مرج المطالب باب سوم [illegible] اور [illegible] ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے کربلا سے گذرتے ہوئے امام حسین علیہ السلام پر [illegible] فصول المہمہ [illegible] اور نور العین فی مشہد الحسین [illegible] پر ہے کہ جب امام حسین علیہ السلام نے کوفہ کی طرف [illegible] تو اہالیان مدینہ و مکہ اور ابن عباس و محمد بن حنفیہ و دیگر [illegible]

روضۃ الشہداء [illegible] کی [illegible] تو حلقے رک گئی [illegible] کی جدائی کیا جگہ [illegible] تو عق خون ہو گی۔

مراسیب دو [illegible] میں ہے کہ ایک دن [illegible] علیہ السلام کی مصیبتوں کا ذکر کرتے ہوئے اپنا عمامہ سر سے اتار دیا [illegible] کی لکھا ہے کہ جب ہمارے شاعر نے کربلا [illegible] ایک مرثیہ نظم کر کے [illegible] تو حضرت [illegible] کو خواب میں فرمایا کہ اے ہمارے [illegible] الفت حسینؑ کے باعث [illegible] ہیں۔

مناقب [illegible] ہے کہ [illegible] کے ساتھ جس طرح تشریف لے جاتے تھے کہ [illegible] سے عرض کیا اور پھر ایک خطا بھی الغرض امیر حضرت [illegible] نے اپنے بھائی حضرت ہارونؑ کے انتقال پر گریبان چاک [illegible] کہ اے ابو عوف تیرے بیٹے تیری تکفیر کی جائیگی [illegible] بعد ایسا ہی ہوا

اور ابو عون کو اس کے اپنے بیٹے نے ایک مکان میں بند کر دیا۔ کہ کسی کو اس کے پاس آنے جانے نہ دیتا۔

صواعق محرقہ ابن حجر مکی ص۱۹۲ پر ہے کہ بروز قتل حسینؑ آسمان سیاہ ہو گیا۔ (آسمان نے ماتمی لباس پہن لیا) دن کو ستارے نظر آنے لگے (حضرت کی آنکھ سے غیظ و غضب کے شعلے نکلنے شروع ہو گئے) اگر زمین سے پتھر اٹھایا جاتا تو اس کے نیچے تازہ خون جوش مارتا۔ آفتاب کو گہن لگا۔ لوگوں نے گمان کیا کہ قیامت برپا ہو گئی۔ آسمان سے تازہ خون برسا جس کا اثر کپڑوں پر مدتوں قائم رہا یہاں تک کہ کپڑا پھٹ گیا مگر نشان خون نہ مٹا۔ آسمان سرخی شفق کی صورت میں رہا۔ ابن الجوزی نے لکھا کہ حضرت عباسؓ جو جنگ بدر میں قید ہو کر لشکر اسلام میں لائے گئے۔ تو ان کی آہ و زاری کو سن کر حضرت کو نیند نہ آئی تو امام حسین علیہ السلام کے مصائب کی وجہ سے حضرت کے دل پر کیا گزرا ہوگا۔ حضرت حمزہؓ کا قاتل جب اسلام لایا۔ تو حضرت نے فرمایا کہ مجھ سے اپنا منہ چھپا لے۔ میں اپنے دوستوں کے قاتل کا منہ دیکھنا نہیں چاہتا۔ حالانکہ اسلام نے قبل اسلام کے تمام امور کو مٹا دیا ہے تو پھر کیا حال ہوگا آنحضرتؐ کے دل کا اس شخص کی نسبت جس نے امام حسین علیہ السلام کو ذبح کیا۔ اور ان کے اہل حرم کو اسیر کیا اور ان کو شتران بے کجاوہ عماری پر سوار کیا۔

ابن تیمیہ جیسا عالم بے مثل لکھتا ہے کہ امام حسین علیہ السلام کے اہل حرم کو نہ کسی نے اسیر کیا اور نہ ہی ان کو در بدر پھرایا گیا کیونکہ بنی ہاشم کو مسلمانوں نے کبھی اسیر نہیں کیا اور نہ ہی امت محمدی نے اس بات کو کبھی حلال جانا۔ لیکن یہ محض پردہ پوشی یزید کے لئے کہا گیا ہے۔ کیونکہ آپ کو مندرجہ ذیل حوالوں سے ظاہر ہوگا کہ اہلبیت اسیر کئے گئے۔

مقتل ابی مخنف اور تاریخ طبری ص۲۶۷ پر ہے کہ امام حسین علیہ السلام کے حرم کو اسیر بنا کر ذبح اشقیا کوفہ کو روانہ ہوئی۔ اور علی ابن الحسینؑ اور حسن مثنیٰ اونٹوں پر سوار کئے گئے۔ تن حسین کو کپڑا تک نہ پہنا دہ اور کشتوں کو بو چھی۔ بے پیسے غسل و کفن چھوڑ دیا گیا۔

صواعق محرقہ ابن حجر مکی مطبوعہ مصر ص۱۱۶ پر ہے کہ جب امام حسین علیہ السلام کے اہل حرم کو اسیر کر کے کوفہ کی طرف لے گئے۔ تو اہل کوفہ انکو دیکھ کر رونے لگے۔ امام زین العابدینؑ نے فرمایا۔ یہ لوگ ہمارے لئے روتے ہیں تو پھر ہم کو قتل کس نے کیا ہے۔

تاریخ کامل ابن اثیر جزری جلد دوئم ص۱۶۰ پر ہے۔ کہ عائشہ نے اپنے باپ کا ماتم منعقد کرنا چاہا تو عمر بن خطاب نے منع کیا۔ عائشہ نے نہ مانا۔ تو عمر نے ہشام بن ولید کو حکم دیا۔ کہ اندر گھس کر ابوبکر کی بہن کو پکڑ لاؤ۔ پس ہشام ام فروہ بنت ابی قحافہ کو پکڑ لایا۔ اور چند کوڑے مارے اور رونے والی

عورتیں بھاگ گئیں

انجیل یوحنا باب ۱۶ آیت ۲۰ میں ہے کہ تم روؤ گے اور ماتم کرو گے بلکہ دنیا خوش ہوگی اور تمہارا غم ہی خوشی بن جائیگا۔ ینابیع المودۃ شیخ سلیمان حنفی مطبوعہ قسطنطنیہ ص۳۲۲ میں ہے کہ آسمان اور زمین چالیس دن تک روتا رہا۔ صواعق محرقہ مطبوعہ مصر ص۱۱۶ سطر ۱۰ میں ہے کہ شہادت حسینؑ کی وجہ سے آسمان سے مکانوں پر خون برستا رہا۔

تاریخ الخلفا سیوطی مطبوعہ مصر ص۸۰ مطبع سرکاری پر عربی سطر ۲۶ میں ہے کہ دنیا نے سات روز تک ماتم کیا دیواریں [illegible] آفتاب کی دھوپ زعفرانی ہوگئی ستارے باہم ٹکرانے شروع ہوئے آفتاب کو گہن لگا چھ ماہ تک آسمان کے کنارے سرخ ہو گئے جو پتھر اٹھایا جاتا اس کے نیچے خون جوش مارتا۔ اسی روایت کو امام [illegible] حافظ ابو نعیم [illegible] سعدی [illegible] طبرانی اور ابن سیرین نے بھی لکھا ہے۔

کتب سنیہ میں ہے کہ جب یہ خبر اطراف [illegible] میں پھیل گئی کہ آنحضرت کے رو دامت جنگ میں شہید ہو گئے ہیں تو ازواج [illegible] قلب سے مجبور ہو کر [illegible] نکل دوڑے۔

مدارج النبوۃ رکن چہارم ص۱۶ میں ہے کہ جب ماہ و خبر ملی کہ حضرت نے حفصہ کو طلاق [illegible] دا دہ کیا ہے تو عمر نے اپنے سر [illegible] ڈالی [illegible] اور ص۲۰ میں ہے کہ جب آنحضرت غار کی اذیت سے تنگ آ کر اپنے گھر میں بیٹھ گئے تو عمر [illegible] ہاتھ [illegible] بخاری [illegible] جب جنگ احد میں رسول اللہ کے شہید ہونے کی غلط خبر اڑی [illegible] فاطمہ [illegible] نے اپنے سر پر [illegible] ص۲۳ [illegible] اور مدارج النبوۃ جلد دوم ص۵۵ [illegible]

تاریخ التواریخ میں [illegible] اور مقتل ابو مخنف میں ہے کہ جب [illegible] اہلبیت نے ماتم کیا اور [illegible]

قرآن شریف کی سورۃ [illegible] میں ہے کہ جب حضرت سارہ زوجہ ابراہیم کو اطلاع دی گئی کہ تیرے بطن سے فرزند پیدا ہوگا حالانکہ اس وقت وہ بہت بوڑھی اور بانجھ تھی [illegible] اپنے منہ پر طمانچے مارے۔

سعی مشکور مولوی عبد الحی [illegible] میں ہے کہ حضرت بلال [illegible] دیوانہ [illegible]

[illegible] یعنی مشکوٰۃ مولوی محمد علی ص۱۵ پر ہے کہ حضرت ابو یوسف [illegible]
[illegible] تو ان کو مولوی محمد علی [illegible] پر ہے کہ
[illegible] یعنی مشکوٰۃ مولوی محمد علی [illegible] پر ہے کہ
[illegible] غیر رسول کے [illegible]
[illegible] کا [illegible]
[illegible] جب ملتان سے وہاں سے [illegible]
[illegible] وقت [illegible] جانب [illegible]
[illegible] گیا اور [illegible]
کو [illegible] حضرت عثمان [illegible]

[illegible] غیر رسول کی [illegible]
کی نقل [illegible] کہ جو شخص [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible] کوئی [illegible]
[illegible]
علامہ [illegible]
لکھا ہے کہ [illegible] اگر کوئی [illegible]
[illegible] درست ہے

[illegible]
کی [illegible] تھی [illegible]
کو [illegible] ماہ رمضان میں [illegible] جائی۔

[illegible]
کا [illegible] مجہر کا استعمال بھی
حرام ہوا کیونکہ مجہر بھی ایک حرف ہے

[illegible] ہے کہ جب حضرت عمر جناب ملک شام میں گئے تو معاویہ بن ابی سفیان نے استقبال
[illegible] کیا [illegible] چاندی [illegible] تھے۔ اور خوشبو [illegible] ریشمی لباس
پہنے ہوئے تھے [illegible] حضرت عمر [illegible] معاویہ نے [illegible] اعتراض کا جواب [illegible]
[illegible] وہاں کے [illegible] ہیں۔ اور یہی وجہ ہے ہم کو اپنی
[illegible] دیکھتے ہیں کہ [illegible] ہیں اور
[illegible] تو وہ [illegible] ہیں [illegible]
قرآن میں شعائر اللہ [illegible] کا حکم موجود ہے جیسا کہ [illegible] فرماتا ہے [illegible]
[illegible] کی [illegible] کا یہ فعل دلیل
کی [illegible] فرماتا ہے والبدن جعلناھا لکم من شعائر اللہ یعنی قربانی کے
اونٹوں کو بھی [illegible] شعائر [illegible] پھر فرمایا ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ فمن
حج البیت [illegible] ان یطوف بھما [illegible] کہ صفا اور مروہ شعائر اللہ
[illegible] ان دونوں [illegible] کا طواف
[illegible]
[illegible] جلد [illegible]
[illegible] مقامات [illegible]
[illegible] کو معلوم ہو کہ [illegible]
[illegible]
[illegible] ہیں۔

ترجمہ اسد الغابہ جلد [illegible] انس بن مالک کی انگوٹھی میں ایک بیٹھے ہوئے شیر
کی تصویر تھی۔

[illegible] مسلمانوں کو [illegible]
[illegible] میری تصویر کے ساتھ راضی ہو گئے تو [illegible] بات کو
منظور کرتا ہوں [illegible] کی تصویر بنائی ہوئی تھی
[illegible] دونوں آنکھیں [illegible] ایک شخص آگے [illegible] تصویر
کی [illegible] چھوڑ دی

الفاروق شبلی صفحہ ۲ پر ہے کہ اسلام کا ایک اصول شعائر اللہ کی تعظیم ہے۔ مگر حضرت عمرؓ نے مختلف موقعوں پر بتا دیا کہ حجر اسود ایک پتھر ہے نہ فائدہ پہنچا سکتا ہے اور نہ نقصان۔ اور حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ حجر اسود فائدہ اور نقصان دونوں پہنچا سکتا ہے کیونکہ وہ قیامت میں لوگوں کی نسبت شہادت دیگا۔

مشکوۃ جلد ششم صفحہ ۳ پر ہے کہ بخاری اور مسلم میں بروایت ابن عباس لکھا ہے کہ جاندار اشیا کی تصویر بنانا جائز نہیں ہے اور صفحہ ۳ پر ہے کہ درختوں اور ایسی اشیا کی تصویر جائز ہے جن میں روح نہ ہو۔

سورۃ سبا میں ہے کہ جنات حضرت سلیمانؑ کے لئے قلعے اور مجسمے بنایا کرتے۔ تفسیر معالم التنزیل صفحہ ۲۵۴ پر ہے کہ یہ تصویریں تانبے اور پیتل اور کانچ کی ہوتی تھیں۔ وہ مسجدوں اور [illegible] کی تصاویر بھی ہوتی تھیں بلکہ بعض کا قول ہے انبیا اور فرشتگان اور صالحین کی تصاویر بناتے تاکہ دیکھنے والوں کو عبادت کی ترغیب ہوتی تھی۔

فتح الباری جلد چہارم صفحہ ۵۴۲ پر ہے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے جس گھر میں کتا یا تصویر ہو۔ ملائکہ اس گھر میں داخل نہیں ہوتے پھر صاحب فتح الباری لکھتے ہیں کہ یہ حدیث کیونکر صحیح ہو سکتی ہے جبکہ قرآن شریف کہتا ہے کہ حضرت سلیمانؑ کے لئے تصاویر بنائی جاتی [illegible] روایت کا [illegible] کی ہو [illegible] مزید یہ کہ انبیا اور صلحا کی تصاویر بھی ہوتی تھیں جن کا مقصد عبادت کی ترغیب ہوتا۔ [illegible] غیر ذی روح کی تصویر حرام نہیں ہے۔

فتح الباری جلد [illegible] صفحہ ۵ اور بخاری کتاب الادب اور مشکوۃ باب عشرۃ النساء فصل ثانی صفحہ ۲ [illegible] میں بروایت عائشہ لکھا ہے کہ [illegible] گڑیاں کھیلا کرتی تھیں۔ اس پر ابن حجر لکھتا ہے [illegible] جائز [illegible] پھر لکھتے ہیں کہ [illegible] کی عمر جب گڑیاں کھیلا کرتی [illegible] تھی [illegible] پھر لکھتے ہیں عائشہ کی گڑیوں میں ایک پروں والا گھوڑا بھی تھا جو حضرت سلیمانؑ کے گھوڑے [illegible] اس وقت عائشہ کی عمر تقریباً سترہ سال تھی

مشکوۃ باب مناقب عائشہ فصل ثانی صفحہ ۳۲ [illegible] ہے کہ میری تصویر ریشم کے [illegible] کر حضرت جبرئیل آنحضرتؐ کے پاس لائے اور کہا یہ آپ کی زوجہ ہے دنیا اور آخرت میں۔

کنز العباد شرح [illegible] خزانۃ الروایات مطالب المومنین فتاوی عالمگیری۔ کفایت الشعبی [illegible] ہے کہ ایک سائل نے آنحضرتؐ سے عرض کی کہ یا حضرتؐ میں نے قسم کھائی ہے کہ میں جنت کے دروازے [illegible] کی چوکھٹ پر بوسہ دوں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اپنی ماں کے پاؤں پر اور اپنے باپ کی پیشانی پر

بوسہ دے۔ اس نے عرض کیا کہ میرے ماں باپ دونوں فوت ہو چکے ہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ ان کی قبروں پر بوسہ دے۔ اس نے عرض کیا کہ ان دونوں کی قبریں بھی معلوم نہیں رہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ مٹی کی دو قبریں بنا اور ان پر بوسہ دے۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔

رسالہ تنویر الایمان مولوی احمد علی قصوری ص ۲۳ پر ہے کہ آنحضرت کی قبر شریف کا مرتبہ خانہ کعبہ و سماوات و عرش سے بالاتر ہے۔ ناظرین! یہی روضہ اطہر جس کو عبدالوہاب نجدی صنم اکبر کہتے ہیں کے مقابل ہے موجودہ وہابیوں کا بھی یہی اعتقاد ہے۔ مگر اس بات کا اعلان اظہار نہیں کرتے۔

مدارج النبوۃ میں ہے کہ آنحضرت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ کے اصحاب و خویشوں کی قبور و مسجد کی زیارت کرنا قربت اور درجات کا ذریعہ ہے بلکہ بعض علماء قائل ہیں کہ واجب ہے کیونکہ آنحضرت کا ارشاد ہے کہ جس کسی نے میری قبر کی زیارت کی اس کی شفاعت مجھ پر واجب ہو گئی اور جس نے باوجود صاحب توفیق ہونے کے زیارت نہ کی اس نے مجھ پر جفا کی اور میری قبر کی زیارت ایسی ہے جیسا کہ زندگی میں مجھ کو دیکھ لیا۔

مناہج الطالبین قزوینی۔ روضۃ الشہداء حبیب السیر و مدارج النبوۃ میں ہے کہ حضرت ابراہیم نے ذبح عظیم کو دریافت کیا تو ارشاد ہوا کہ تمہارا فرزند اسمٰعیل خاتم المرسلین سے زیادہ عزیز ہے جس کے بدلے اسمٰعیل کو بچا لیا گیا۔ پھر خداوند عالم نے ابراہیم کی نظروں سے رفع حجاب کر کے محمد و آل محمد کی زیارت سے مشرف کیا۔ اور پوچھا اے ابراہیم تم کو سب سے زیادہ کون پیارا ہے۔ محمد و ابراہیم نے عرض کیا محمد کو اپنی ذات سے عزیز جانتا ہوں پھر کس طرح عرض کیا کہ حسین کو اپنے بیٹے اسمٰعیل سے عزیز جانتا ہوں پھر ارشاد باری ہوا کہ یہی حسین ظلم و ستم سے امت کے ہاتھوں ایک دن شہید ہوگا جس پر آسمان و زمین وحوش و طیور گریہ کریں گے۔ یہ سن کر حضرت ابراہیم نے شدت سے گریہ فرمایا۔ پھر ارشاد ہوا کہ اے ابراہیم مصائب حسین پر رونا اسی ثواب سے زیادہ ہے جو اسمٰعیل کی قربانی سے حاصل ہوتا ہے۔

بخاری جلد ثانی ص ۸۵ پر ہے کہ جو تصویر باعث گریہ ہو وہ جائز ہے۔ تبصرہ الایمان حکیم مولوی برکات علی بہاری مطبوعہ کلکتہ ۱۳۳۶ھ ص ۲۲ پر ہے کہ اس میں شک نہیں کہ باعمل باتھ اور نقل تربت متبرکہ مبارک کا تعمیر ہو چکنے کے بعد قابل تعظیم ہے۔ اس کی تعظیم و ادب ایمان کے شایاں ہے۔

جلالین و کمالین مطبوعہ دہلی پر سپارہ دوم ص ۳۸ پر ہے کہ تابوت سکینہ ایک صندوق تھا جس میں آدم سے آنحضرت تک کی تصاویر تھیں۔ رسالہ صوفی بابت ماہ جون ۱۹۲۰ء ص ۲۲ پر ہے کہ علامہ عینی نے شرح ہدایہ میں لکھا ہے کہ ابوہریرہ کی انگوٹھی پر دو جانوروں کی تصویریں تھیں۔ اسی رسالہ صوفی ۱۹۲۰ء بابت ماہ مارچ میں ہے کہ عمر بن خطاب کے زمانہ میں ایک انگوٹھی دستیاب ہوئی۔

جو حضرت [illegible] کی تھی [illegible] کی مقبول [illegible] نے یہ انگوٹھی اور

[illegible] محمد [illegible] کے گھر میں تھا

[illegible] سے پاس تھیں

[illegible] ہیں۔

[illegible] سے جدا رہ اس کی

[illegible] سلسلہ صوفیا

[illegible] کی [illegible] ہیں

[illegible] جس کے برکات

[illegible] بھر [illegible]

[illegible] بیٹوں سے

[illegible] ہے

[illegible] ہیں

[illegible] تبلیغ

[illegible] اپنی اتفا

[illegible]

[illegible] ہیں

[illegible] ہیں

[illegible] تمام صحابہ

[illegible] رسول اللہ [illegible] ہوا کرتے۔

[illegible] کا بال تھا۔

[illegible] سے بوسہ

[illegible] رسول اللہ کا ہاتھ لگا ہوا۔

[illegible] رکھ دیتے

[illegible] فتاویٰ قاضی خاں

[illegible] سے

مخصوص ہے [illegible]

اور [illegible]

[illegible] سجدہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کا مرتبہ

[illegible] مجلس [illegible]

شیخ [illegible]

[illegible]

حضرت رسول پاک کی [illegible]

[illegible]

مندرجہ بالا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] یہی حالت [illegible]

معقول [illegible]

[illegible]

میں [illegible]

اور عالم [illegible]

[illegible] اس حرکت پر [illegible]

ہم لوگ [illegible]

[illegible]

[illegible] ہیں۔

بھلا ان بھلے مانسوں سے کوئی پوچھے کہ یہ رونا [illegible] بدعت ہے تو کس دلیل سے
ہیں پیغمبر اور چیز ہے اور گریہ و بکا اور فرض کرو کہ ایک شخص پر کوئی حاکم ستمگر بےجا ظلم کرتا ہے اور وہ شخص
رو رو کر جان [illegible] ہو جاتا ہے [illegible] میں [illegible] حاکم کو قتل نہیں کرتا۔ اس کا جوش ہی گریہ کم
کو قتل کر دیا جاتا ہے [illegible] مظلوم تھا [illegible] کر کے آنسو بہانا فطری جذبہ کا تقاضا
ہے جو ہر صورت جاری ہے۔

گریہ و بکا معصومین [illegible] حضرت آدم، حضرت نوح، حضرت یعقوب۔ آنحضرت
جناب فاطمہ، حضرت امام زین العابدین اور دیگر حضرات نے گریہ و بکا فرمائی۔ پس گریہ و بکا صرف
جائز ہی نہیں ہے بلکہ فطرت کے مطابق ضروری ہے۔

کون نہیں جانتا کہ جب امام حسین پیدا ہوئے اور آپ کو آنحضرت کی گود میں لا کر رکھا گیا تو
آنحضرت کی مبارک آنکھوں سے آنسو [illegible] اس وقت رونے کا سبب
پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ مجھے ابھی جبرئیل نے اطلاع دی ہے کہ میرے اس بیٹے کو میدان
کربلا میں بھوکا اور پیاسا شہید کر دیا جائے گا۔ [illegible] کی مفصل کیفیت سے بھی مجھے مطلع
کر دیا گیا ہے۔ اور کربلا کی مٹی بھی مجھے دکھائی گئی ہے۔ اب ناظرین ہی انصاف کریں کہ آیا گریہ
و بکا مستحسن ہے یا نہیں ہے۔

اور [illegible] جب جناب امیر حسین کی جانب [illegible] اور آپ نینوا کے مقام پر
پہنچے تو آپ نے فرمایا [illegible] میرے بیٹے حسین کی قتل گاہ ہے۔ ارشاد فرما کر آپ شدت سے
روئے [illegible] کی شان سے [illegible] حضرت کا اور جناب امیر کا رونا
مصائب امام حسین [illegible] کرتے تھے۔

سیرت [illegible] ہے کہ ایک وقت آنحضرت قبرستان میں
تشریف لے گئے اور [illegible] قبروں [illegible] روئے اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کی
[illegible] آنحضرت [illegible] بھی گریہ فرماتے ہیں جن کی شہادت
محض قتل تھی مگر [illegible] مصیبت [illegible] گزشتہ ہیں کی
شہادت [illegible] ہو سکا۔

مجھے [illegible] سے یہ پوچھنا ہے کہ آنحضرت نے جو مسلمانوں سے [illegible] فرمائے مودت کی تاکید فرمائی
اور اجر رسالت کا [illegible] مودت [illegible] جس کے معنی [illegible] ہیں کہ جو شخص مودت

کے عزاداری کی ادائیگی میں بہ نسبت [illegible] وہ [illegible] کا منکر ضرور ہوگا۔ کیا مودت محبت
غمگساری اور ہمدردی یہی ہے کہ امام حسینؑ کا نام جھوٹی قسم کھانے کو زبان پہ آیا کریں۔
اور کبھی یہ تمام زبانی [illegible] ہو تا مت ہو نگی۔ مودت یہ ہے کہ امام حسینؑ
کی [illegible] میں [illegible] کیا ہے [illegible] کی عظمت شانی پر غور کیا جائے
سید الشہداء کے ان اقوال و افعال پر گہری [illegible] ڈالی جائے جو آپ سے اس واقعہ
وحشت انگیز کے دوران میں وقوع پذیر ہوئے۔ [illegible] خدا کی حفاظت کی غرض سے خاندان
رسولؐ کی حیثیت [illegible] کا نقشہ آنکھوں میں رہا ہے جب ان تمام امور پر غور کیا جائیگا۔
تو مودت کے یہ معنی ظاہر ہونگے۔ کہ [illegible] مخلوق سمجھا جائے۔ اور عزاداری محرم میں
پورا اہتمام کیا جائے۔

اگر [illegible] محرم کو ہر سال [illegible] جائے تو [illegible] بالعموم [illegible] اور مرزائی بالخصوص
بہت [illegible] میں مرزا [illegible] کی طرح [illegible] کہ یہ واقعہ شہادت
فرضی کہانی ہے کیونکہ [illegible] لوگ [illegible] حضرت کے بعد [illegible] تھے۔ آنحضرت
کے بعد [illegible] اس [illegible] کو اسیر کر کے [illegible] شہر بشہر
تشہیر کرتے۔

کبھی یہ [illegible] شہادت پر فائز ہوئے اور شہید بحکم خدا زندہ ہیں
اس لئے امام حسینؑ [illegible] ثابت ہے [illegible] معترض یہ نہیں سمجھتے کہ [illegible]
دیکھ کر [illegible] مصائب کی وجہ سے [illegible] حق اور ابطال باطل کی راہ میں برداشت
فرمائیں۔ اس امر [illegible] بعض [illegible] اور ہر جگہ موجود ہیں۔ صرف
یہی نہیں ہے بلکہ انبیاء و معصومین [illegible] بعض خدا زندہ اور موجود ہیں۔ اور خلق خدا
کے مشکلکشا ہیں۔

جب یہ بات [illegible] زندہ و موجود ہیں۔ تو پھر ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ آپ اپنی
مودت میں کس فریق کو [illegible] لوگوں کو جو پہلے دوست آپ کے دوستوں
کے دوست، آپ کے دشمنوں کے دشمن [illegible] میں شریک اور آپ کے احکام پر سر تسلیم
خم کرنے والے ہیں یا ان لوگوں کو جو [illegible] دوست، آپ کے دوستوں کے [illegible] خیر خواہ
آپ کے دشمنوں کے دوست [illegible] کا [illegible] والے اور آپ کے احکام کو [illegible] خطا

[illegible] طفل حلیم کا [illegible] [illegible] قطعی [illegible] [illegible] جب [illegible]
[illegible] اور [illegible] آپ [illegible] کو [illegible] دیکھ کر
[illegible] ہوگا [illegible] کی شجاعت [illegible] ہونگے۔
[illegible] کس [illegible] کو [illegible]
[illegible] ہمت [illegible]۔

[illegible] چالیس سال زندہ [illegible] چالیس [illegible]
[illegible] کی وفات کے بعد [illegible] زندہ رہیں [illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible] مسلمانوں پر [illegible]۔

[illegible] لوگ [illegible] زندہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ہوئی۔

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] مقتول [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کا مقتل [illegible]
[illegible] کوئی [illegible]
[illegible] نامہ میں [illegible]
[illegible]

اگر [illegible] قتل [illegible] ہو جاتی [illegible] [illegible] حفاظت [illegible]

[illegible] ایک [illegible] لوگوں [illegible] [illegible]

[illegible] نتیجہ [illegible] ہوگا [illegible]

[illegible] لوگوں [illegible] [illegible]

[illegible] وغیرہ۔

[illegible] حضرت [illegible] [illegible]

الفاظ [illegible] شاہ عبد [illegible] دہلوی [illegible]

الفاظ بیعت [illegible]

[illegible] قتل [illegible] حکم

دے یا اس سے روک دے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible] صلح [illegible]

[illegible] صلح [illegible]

اہلبیت بھی اسیر [illegible]

اس [illegible]

صلح [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] باطل [illegible]

وقت [illegible] بیعت نہیں کی [illegible] آنحضرت

کے [illegible] علم [illegible]

[illegible] نقصان [illegible]

اب دیکھنا یہ ہے [illegible] پانچوں

چیزوں میں خوف [illegible] نقصان [illegible] نقصان [illegible]

تدقیق بلند آہنگی سے اور برملا کہے گی کہ وہ ہستی مقدس صرف سید الشہداء ہے دوسرا کوئی شخص نہیں ہو سکتا۔ پس امام حسینؑ کی ذات والا صفات کو تمام سب پر علی الاطلاق فوقیت حاصل ہے۔

امام حسین علیہ السلام کا روز عاشورہ کی شب کو اپنے ہمراہیوں سے ارشاد فرمانا کہ تم میں سے جو کوئی واپس جانا چاہتا ہے چلا جائے میری طرف سے اجازت ہے۔ اس امر کا بین ثبوت ہے کہ آپ کو اپنی شہادت پر پورا وثوق تھا جس کے یہ معنی ہیں کہ آپ توحید و رسالت پر کامل یقین رکھتے تھے معمولی میں شمار شدہ آدمی بالعموم یاد رہے گا۔ کا ستودگی ہوتا ہے لیکن سید الشہداء کی شان اس سے بہت ارفع تھی۔ سچ تو یہ ہے کہ شہادت ان کے آگے آپ کے سامنے ذرہ بے مقدار ہیں۔

پس ہم لوگ ایسے مقرب خدا۔ ایسے بہادر۔ ایسے طیب و طاہر۔ ایسے موحد۔ ایسے محسن اسلام ایسے حافظ شریعت۔ ایسے صبور۔ ایسے خوددار۔ ایسے صاحب جلال۔ ایسے صاحب جمال۔ ایسے شفیع۔ ایسے مختار۔ ایسے سخی۔ ایسے قدردان۔ ایسے ذی اقتدار اور ایسے کامل انسان کے کمترین غلام ہیں اور یہ غلامی ہمیں دنیا کی شہنشاہی سے بدرجہا بہتر ہے۔

اس بیان کو ختم کرنے سے پیشتر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ دشمنان اہلبیت ہم لوگوں کو گریہ و بکا سے منع نہیں کرتے بلکہ دنگا و فساد پر بھی تیار ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ اگر ہم روتے ہیں تو اپنی آنکھوں سے۔ سینہ کوبی کرتے ہیں تو اپنے سینوں کی۔ رقم کثیر خرچ کرتے ہیں۔ تو اپنی جیبوں سے۔ ہمارے گریہ و بکا سے ان لوگوں کو کیا تکلیف اور کیا ضرر پہنچتا ہے۔ ہاں اس کی وجہ یہ ہے کہ عزاداری ان مظالم کا پردہ فاش کر دیتی ہے جو ان کے آباؤ اجداد نے ہمارے آباؤ اجداد پر صدہا سال جائز رکھے۔

اگر اہلبیت رسول پر غیر مسلم مظالم ڈھاتے تو کوئی حیرت انگیز بات نہ تھی لیکن جب ہم دیکھتے ہیں کہ یہ سفاک اور ظالم لوگ اصحاب رسول ہونے کے مدعی اور خلافت و نیابت کے دعویدار ہیں۔ تو حد درجہ تعجب ہوتا ہے۔ یہ امر یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جس طرح وکلاء و بیرسٹروں کو قانون شکنی کی نسبت زیادہ سزا دی جاتی ہے کیونکہ وہ قانون کو خوب سمجھتے ہیں۔ اسی طرح حضرات ثلاثہ کو سخت ترین سزا دی جائے گی۔ کیونکہ انہوں نے کانوں سے سنا تھا اور آنکھوں سے دیکھا تھا کہ آنحضرت کو اپنے اہلبیت سے کس حد تک محبت اور عشق تھا۔

بحث تقیہ

پردہ داری کو تقیہ کہا جاتا ہے۔ وہ ہر انسان کی فطرت میں داخل ہے اور قرآن مجید
اور احادیث تقیہ سے جو بعض [illegible] ماخوذ ہیں۔

سورہ آل عمران میں خدا فرماتا ہے لا یتخذ المومنون الکافرین اولیاء من دون المومنین
ومن یفعل ذالک فلیس من اللہ فی شیء الا ان تتقوا منھم تقٰۃ مومنین کافروں کو دوست نہ
بنائیں سوائے مومنین کے اور جو مومن کافروں کو دوست بنائے گا۔ اس کو خدا سے کچھ سروکار نہ ہوگا مگر
وہ شخص جس نے خوف سے جو ان سے ہو تو رخصت ہے ایسا کرنے پر مجبور ہو

بخاری مطبوعہ مصری جلد ششم باب الاکراہ صفحہ ۹ سطر ۱۰ پر لکھا ہے کہ آیۃ بالا میں لفظ تقیہ سے تقیہ
کرنا مقصود ہے۔

تفسیر کشاف علامہ جار اللہ زمخشری مطبوعہ کلکتہ جلد اول صفحہ ۱۹۵ سطر ۱۰ پر ہے کہ آیہ بالا کے رو سے
مومنوں کو رخصت دی گئی ہے کہ وہ ان سے دوستی کا اظہار کریں جبکہ ان سے ڈرتے ہوں۔

تفسیر کبیر امام فخر الدین رازی جلد دوم مطبوعہ مصر صفحہ ۳۲۳ سطر ۱۴ پر ہے کہ آیہ بالا کی رو سے اس کے
سوا نہیں کہ تقیہ کرنا جائز ہے جبکہ کوئی مومن کافروں کے درمیان پھنس جائے اور اپنی جان اور
مال کا خوف ان سے رکھتا ہو۔ پس ان سے زبانی مدارات کرے یعنی ان کی دشمنی کو زبان سے ظاہر نہ
کرے بلکہ نفس کی جانب سے کافروں کے ساتھ کسی طرح بات چیت کرے جس سے محبت و موالات کی بو آتی
ہو بشرطیکہ ضمیر اور دل میں اس کے مخالف ہو۔ اور جو بات کہے۔ اس سے اعراض کرتا جائے
کیونکہ تقیہ کا اثر ظاہر میں ہوتا ہے نہ کہ دلوں کے اندر۔

تفسیر کبیر جلد دوم صفحہ ۳۲۶ سطر ۲ پر ہے کہ آیت بالا کی رو سے جان کی حفاظت کیلئے تقیہ
کرنا جائز ہے۔ آیا مال کی حفاظت کے لئے بھی جائز ہے یا نہیں۔ اس کے جواز کا بھی احتمال ہو سکتا
ہے جیسا کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ مسلمانوں کے مال کی حرمت اس کے خون کی حرمت کی طرح ہے۔

تفسیر در منثور امام سیوطی مطبوعہ مصر جلد دوم صفحہ ۱۶ سطر ۳ پر ہے کہ قتادہ سے روایت ہے
انہ کان یقرءھا الا ان تتقوا منھم تقیۃ بالیاء یعنی قتادہ اس آیۃ کو الا ان تتقوا منھم
تقیۃ یا کے ساتھ پڑھا کرتا تھا۔

تفسیر در منثور صفحہ ۱۶ سطر ۲۵ پر ابن عباس سے آیۃ بالا کی تفسیر میں یہ لکھا ہے کہ تقیہ زبان سے

ہوتا ہے کوئی شخص اپنی بات کہنے کے لئے مجبور کیا جاوے جو جان کی مصیبت ہو اور وہ ایسا دوسروں سے ظاہر نہ ہو سکے۔ حالانکہ اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو۔ ایسی حالت اس کو ضرر نہیں پہنچا سکتی کیونکہ اس کے سوائے نہیں فقط زبانی بات [illegible] کرتا ہے۔

تفسیر [illegible] سطر ۲۲ [illegible] یعقوب [illegible] میں تقیہ [illegible] الف [illegible] نہیں لکھا

تفسیر معالم التنزیل صفحہ ۲۵۱ سطر ۲۵ پر [illegible] کا مطلب ہے کہ [illegible] مخالفت کی ہے۔

مومنوں کو چھوڑ کر کافروں سے موالات [illegible] چھوڑ دیں مگر اس وقت میں کہ [illegible] مسلمانوں پر غالب ہوں۔ یا جب کہ کوئی کافروں کے درمیان پھنسا ہوا ہو اور ان سے خوف رکھتا ہو تو ایسی حالت میں کفار سے زبانی موالات کر سکتا ہے مگر [illegible] جس میں [illegible] ضرر پہنچے ہو جیسے کسی مومن کا خون کرنا یا مال حرام کو حلال سمجھنا یا کافروں کو عورات مسلمین پر مطلع کر دینا۔

تفسیر بیضاوی [illegible] جلد اول [illegible] سطر [illegible] و تفسیر غرائب القرآن نظام نیشاپوری جلد اول ص ۲۱۳ سطر ۲ پر مضمون بالا مطلب درج ہے۔

تفسیر غرائب القرآن ص ۲۱۳ سطر ۳ میں ہے کہ [illegible] صورت میں جائز ہے جس کا تعلق موالات سے ہو [illegible] مگر ایسی باتوں سے غیر کو ضرر پہنچ سکے جیسے قتل اور زنا اور غصب مال اور جھوٹی شہادت اور قذف محصنات اور کافروں کو عورات مسلمین پر واقف کرنا۔ ان باتوں میں تقیہ جائز نہیں ہے۔

سورہ نحل میں جو فرمایا ہے [illegible] الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان [illegible] یعنی جو شخص ایمان [illegible] سوائے اس شخص کے کہ کلمہ کفر کہنے پر مجبور کیا جاوے حالانکہ اس کا دل ایمان سے مطمئن ہو۔

تفسیر کبیر امام فخر الدین رازی مطبوعہ مصر جلد پنجم ص ۵۲۲ سطر [illegible] پر ہے کہ آیہ بالا کے تحت میں [illegible] جبکہ بیان کیا جاوے کہ [illegible] وجہ سے کلمہ کفر کہنا جائز ہے اس اکراہ سے مراد یہ ہے کہ ایسا سخت عذاب کیا جاوے [illegible] متحمل [illegible] طاقت نہ ہو۔ جیسے قتل یا ضرب شدید کا خوف یا [illegible] تکلیفیں۔

تفسیر کبیر جلد پنجم ص ۵۴۴ سطر [illegible] پر ہے کہ آیہ بالا کی [illegible] جملہ [illegible] کلمہ کفر کہنے کے

وقت [illegible] کرے مشکلات [illegible]
[illegible] ہیں قرآن [illegible]
[illegible]

تفسیر [illegible] تفسیر [illegible]
[illegible]
تفسیر [illegible] تقریر [illegible]
ہیں [illegible] اور نہیں
[illegible] نہیں [illegible]
بعد [illegible]
[illegible]
اس وقت [illegible]

کہہ دینا پس آیہ بالا کا نزول ہوا۔

سورہ مومن میں [illegible]
آل فرعون [illegible]
[illegible]
سے پانچ سو برس تک [illegible]

شرح اربعین [illegible]
[illegible] صورت
[illegible]
بوقت ضرورت [illegible]
[illegible]

آیۃ قرآنی وانفقوا في سبيل الله ولا تلقوا بايديكم الى التهلكة [illegible]
میں خرچ کرو [illegible] ولا تقتلوا انفسكم ان الله
كان بكم رحيما یعنی نہ قتل کرو [illegible] اور آیۃ قرآنی لا
يكلف الله نفسا الا وسعها یعنی اللہ [illegible]

کی اس میں طاقت ہو۔

سورہ الشعراء آیت نمبر ۱۸ قال الم نربک فینا ولیدا ولبثت فینا من عمرک سنین
یعنی فرعون نے حضرت موسیٰ کو کہا ہم نے تمہیں یہاں لڑکپن سے پالا ہے تم ہمارے یہاں رہے ہو کئی سال تم تو
اپنی عمر سے برسوں تک ہم میں رہ چکے ہو۔

تفسیر بیضاوی قال الم نربک مطبوعہ نولکشور جلد دوم صفحہ سطر پر ہے کہ حضرت موسیٰ نے فرعونیوں
میں تقریباً بسر کرتے تیس برس صفحہ پر لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ تیس برس فرعونیوں میں
رہے پھر دس برس مدین کو چلے گئے جہاں حضرت شعیب کے ہاں رہے پھر فرعونیوں
میں آکر تیس برس تک اسلام کی دعوت دیتے رہے اور فرعون کے غرق ہونے کے بعد پچاس سال
تک زندہ رہے لہٰذا ان کی عمر ۱۲۰ برس تھی۔

مشکوٰۃ مطبوعہ محمدی دہلی باب بدء الخلق وذکر الانبیاء فصل اول صفحہ ۴۱۴ سطر ۲۲ پر ہے کہ آنحضرت
نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے صرف تین مرتبہ جھوٹ بولے تھے دو تو خدا کی ذات کے بارے میں بولا فرمایا
ترمذی مطبوعہ احمدی جلد دوم باب تفسیر سورہ انبیاء صفحہ سطر پر ہے کہ حضرت ابراہیم نے
صرف تین جھوٹ بولے تھے۔ ایک یہ بات کہ آپ نہیں گئے کہ تو فرمایا میں بیمار ہوں دوسرے
فرمایا کہ سارہ میری بہن ہے حالانکہ وہ آپ کی زوجہ تھیں تیسرے فرمایا کہ اس بڑے بت نے
چھوٹے بتوں کو توڑ ڈالا ہے۔

سورہ مریم آیت نمبر ۴۲ واذکر فی الکتاب ابراہیم انہ کان صدیقا نبیا۔ یعنی اے رسول
قرآن میں ابراہیم کا تذکرہ لوگوں سے کرو اس میں شک نہیں کہ وہ بڑے سچے نبی تھے۔

تفسیر درمنثور امام سیوطی مطبوعہ مصر جلد چہارم صفحہ ۱۰۲ سطر ۳۴ پر بروایت ابو عبیدہ لکھا ہے کہ ابن
مسعود نے کہا کہ آنحضرتؐ ہمیشہ اپنے امر کو پوشیدہ رکھتے تھے جب تک کہ آیہ فاصدع بما تؤمر یعنی
اے رسول اس امر کو بالاعلان سناؤ جس بات کا تم کو حکم دیا گیا ہے نازل ہوئی اس وقت حضرت
اور آپ کے اصحاب اس کے سننے کو نکل پڑے۔ یہی واقعہ تفسیر امام فخر الدین رازی مطبوعہ مصر جلد
پنجم صفحہ ۴۱۹ سطر ۲۰ اور تفسیر معالم التنزیل امام بغوی مطبوعہ بمبئی صفحہ ۴۹۵ سطر ۱۴ اور تفسیر غرائب القرآن
نظام نیشاپوری جلد دوم صفحہ سطر پر مرقوم ہے۔

تاریخ خمیس امام العلامہ شیخ حسین دیار بکری مطبوعہ مصر جلد اول صفحہ ۳۲۴ سطر ۲۳ پر ہے کہ حدیث
سے ثابت ہے کہ آنحضرتؐ نے تین برس تک نبوت کو مخفی رکھا اور تین برس تک پوشیدہ لوگوں

کو اسلام کی دعوت دیتے۔ [illegible] ابوبکر بن قحافہ بھی اسی طرح پوشیدہ ہی تو صرف جن پر اعتبار اور وثوق رکھتا تھا اسلام کی دعوت دیتے۔ [illegible] ناظرین [illegible] مدینہ قسطلانی اور انسان العیون برہان الدین الحلبی [illegible] بھی حضرت کے تین برس تک تقیہ کرنے کا ذکر مسطور ہے۔

بخاری مطبوعہ [illegible] جلد سوم [illegible] بروایت حسن بصری لکھا ہے کہ تقیہ قیامت تک باقی ہے۔

معارج النبوۃ ملا معین کاشفی مطبوعہ [illegible] رکن سوم باب دوم فصل پنجم وقائع سال ششم از نبوت [illegible] سطر [illegible] واقعہ مشہور و معروف تفصیل سے مذکور ہے جبکہ ابوبکر نے باوجود حضرت [illegible] اور خلاف حکم خدا و رسول خطبہ پڑھنا شروع کر دیا جس پر [illegible] اس قدر [illegible] کی کہ اس کے ناک اور [illegible] علی بھی [illegible] بیہوشی کی حالت میں گھر میں لایا گیا۔

تاریخ طبری جلد دوم [illegible] میں ہے کہ خدا نے آنحضرت کو بعثت سے تین برس بعد حکم دیا کہ پیغام کو ظاہر کریں اور لوگوں کو دعوت اسلام دیں۔ [illegible] تاریخ طبری میں ہے کہ اصحاب رسول جب نماز پڑھتے تو پہاڑوں کے دروں میں چلے جاتے

استیعاب جلد دوم [illegible] میں ہے کہ [illegible] یہود و نصاریٰ [illegible] دی تھی کہ مکہ میں ایک شخص پیدا ہوگا [illegible] یہ شخص اس بات کی تلاش میں کئی دفعہ مکہ آیا اور واپس چلا گیا [illegible] وہ شخص پیدا ہو چکا ہے مگر خوف اعدا مخفی ہے

تہذیب التہذیب ابن حجر عسقلانی جلد [illegible] بتاتا ہے کہ علی بن المدینی جب ہمارے پاس آتا تو مذہب [illegible] اور جب بصرہ میں جاتا تو شیعیت کا اظہار کرتا

اس مقام پر [illegible] اور اس کے شاگرد امام بخاری نے اس سے کیا سلوک کیا۔

تہذیب التہذیب جلد [illegible] امام مسلم [illegible] کہا کہ علی بن المدینی نے کتاب العلل لکھی تھی اور اس [illegible] کتاب کو سب سے پوشیدہ رکھا تھا۔ اتفاقاً وہ کسی کام کے لئے [illegible] گیا [illegible] بخاری نے اس کے لڑکے کو مال کی طمع دے کر یہ کہا کہ

ایک روز کے واسطے کتاب العلل مجھے دیکھنے دو۔ شاگرد نے کتاب ان کو دیدی۔ بخاری نے کتاب لیا جلد کاتبوں کو دیدی اور دو تین دن میں نقل کر کر واپس کر دی۔ بعد ازاں جب علی بن المدینی واپس آیا اور کسی مسئلہ پر گفتگو ہوئی جس کا جواب بخاری نے ان کی کتاب العلل سے دیا تب وہ اس راز کو سمجھ گیا اور بہت غمگین ہوا یہاں تک کہ چند روز میں وفات ہوئی۔ ازیں بعد بخاری کتاب العلل کے ملنے سے بے پرواہ ہو گیا اور داستان [illegible] بخاری تا [illegible] کی جس کی وجہ سے ان کی قدر بلند ہوئی اور اسکا نام مشہور ہوا ناظرین! امام بخاری ۱۳ شوال ۱۹۴ھ میں پیدا ہوا اور [illegible] ۲۵۶ھ میں مرگیا۔ ہاں مولوی عبد العلی بحر العلوم میں لکھا ہے کہ بخاری کی حدیث تیس میں نقص ہیں۔

علامہ عینی جلد اول صفحہ ۱۵ پر لکھتے ہیں کہ مصنف پر واجب ہے کہ تین چیزوں کو ابتدائے کتاب میں درج کرے۔ اول بسم اللہ دوسرے حمد تیسرے صلوٰۃ۔ ناظرین بخاری نے کتاب بخاری میں بسم اللہ کے سوا اور کچھ نہیں لکھا۔

ابن عدی نے جماعت مشائخ سے روایت کی ہے کہ بخاری نے اپنی کتاب کے کل تراجم کو قبر رسول اور منبر کے درمیان لکھا اور ہر ترجمہ سے پہلے دو رکعت نماز پڑھی۔

طبقات شافعیہ جلد دوم میں ہے کہ بخاری [illegible] پھر دو رکعت نماز پڑھتا اور اس نے کتاب بخاری [illegible]

ابن حجر لکھتا ہے کہ بخاری کبھی [illegible]

لسان المیزان ابن حجر عسقلانی میں ہے کہ [illegible] علی بن المدینی [illegible] اور [illegible] نہایت معتبر اور جلیل القدر شخص تھا۔

زاد المعاد علامہ ابن قیم جلد اول صفحہ ۲۹۹ اور ترجمہ [illegible] جلد دوم صفحہ ۲۴۵ [illegible] ہے کہ حجاج بن علاط سلمی بھی مسلمان آیا تھا۔ اور فتح خیبر میں بھی شریک تھا۔ اس کی زوجہ [illegible] پاس حجاج کا کل مال و متاع تھا۔ حجاج بہت مالدار آدمی تھا۔ فتح خیبر کے بعد [illegible] حضرت سے عرض کیا کہ میرا تمام مال میری زوجہ کے پاس ہے [illegible] اگر [illegible] کو میرے اسلام کی اطلاع ہو گئی تو میرا تمام مال جاتا رہیگا۔ لہذا مجھ کو اجازت ہو کہ مکہ جاؤں [illegible] جو چاہوں بیان کروں کہ میری جان اور مال محفوظ رہے۔ حضرت نے اس کو اجازت دیدی وہ مکہ میں آیا اور [illegible] کہا یہاں تک کہ اس نے ان کو پوشیدہ لکھا کہ ہم لوگ غلبہ محمد [illegible] تمام لوگ بھاگ گئے ہیں اور ان کا مال و متاع غنیمت میں آیا ہے۔ محمد قید ہو گیا ہے [illegible] محمد سب جدا ہو گئے ہیں [illegible]

قسم کھائی ہے کہ محمدؐ کو مکہ میں لائیں گے۔ اور اپنے کشتوں کے کلام میں ان کو قتل کر دینگے پس اے زوجہ تو مال جمع کر اور میرے حوالہ بہت جلدی کر دے چنانچہ اس حیلہ و تقیہ سے حجاج نے اپنی عورت سے اپنا تمام مال و متاع جمع کر لیا۔ یہ خبر مکہ میں پھیل گئی مسلمانوں کو غم ہوا۔ اور مشرکین نے خوشی کی۔ اس حدیث سے صاحب زاد المعاد نے نتیجہ نکالا ہے کہ اپنے حق اور غیر کی بھی جھوٹ بولنا جائز ہے۔ جبکہ ایسے جھوٹ سے غیر کو نقصان نہ پہنچے اور اپنا حق مل جائے جیسے حجاج نے جھوٹ بولا اور اس کے ذریعے سے اپنا مال حاصل کر لیا بغیر اس کے کہ کسی کو ضرر پہنچا ہو۔ رہا یہ امر کہ اس جھوٹ سے مسلمانوں کو اذیت پہنچی۔ یہ مفسدہ اس مصلحت کے مقابلہ میں جو اس جھوٹ سے حاصل ہوئی خفیف ہے۔

احیاء العلوم امام غزالی جلد دوم ص ۱۱۸ پر ہے کہ جھوٹ بولنا فی نفسہ حرام نہیں ہے۔ بلکہ چونکہ اس سے مخاطب اور غیر کو ضرر ہوتا ہے۔ اقل درجہ اس کا یہ ہے کہ خبر دینے والا اعتقاد رکھتا ہے کسی شئے کا خلاف واقع۔ پس تو جاہل ہوگا۔ اور کبھی اس سے غیر کو نقصان پہنچتا ہے اور بہت سے جہل ایسے ہیں کہ ان میں مصلحت اور منفعت ہوتی ہے۔ اور جھوٹ بولنا اس کی تحصیل کا ذریعہ ہے تو ماذون فیہ ہوگا۔ میمون بن مہران نے کہا کہ بعض موقعہ پر کذب صدق سے بہتر ہے۔

پھر امام غزالی لکھتے ہیں کہ کلام مقصود کے حاصل کرنے کا وسیلہ ہے پس جو مقصود محمود ہو۔ اگر اس کو صدق اور کذب دونوں سے حاصل کر سکتے ہیں۔ تو اس میں کذب حرام ہے اور اگر صرف کذب سے ہی سے وہ مقصد حاصل ہو سکتا ہے صدق سے حاصل نہیں ہو سکتا۔ تو اگر تحصیل مقصود مباح ہے تو کذب بھی مباح ہوگا۔ اور اگر تحصیل مقصود واجب ہے تو کذب بھی واجب ہوگا۔

پھر لکھتے ہیں کہ ام کلثوم سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے تین قسم کے کذب کی اجازت دی۔ ایک جو بغرض اصلاح ہو۔ دوسرا وہ جو جنگ میں بولا جائے۔ تیسرا وہ جو مرد عورت سے اور عورت مرد سے بغرض اصلاح بولے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ وہ کذب نہیں ہے۔ جو بغرض اصلاح بولا جائے۔

پھر لکھتے ہیں کہ ایک شخص نے اپنی زوجہ کو قسم دی۔ تو مجھ کو دشمن جانتی ہے یا نہیں۔ عورت نے کہا ہاں جانتی ہوں۔ وہ شخص عمر بن خطاب کے پاس آیا اور وہ عورت بھی بلائی گئی۔ عمرؓ نے اس عورت کو کہا کہ تو لوگوں کو بیان کرتی ہے کہ تو اپنے شوہر کو ناپسند کرتی ہے۔ اس عورت نے کہا میں توبہ کرتی ہوں چونکہ میرے خاوند نے مجھے قسم دی لہذا میں نے کذب سے بچنے کے لیے سچ کہدیا اے امیر المومنین کیا ایسے موقع پر جھوٹ بول دیا کروں۔ عمرؓ نے کہا ہاں جھوٹ بولا کر۔

پھر شیخ یہ لکھتے ہیں کہ تو بعض سلف کا قول ہے کہ کذب جتنا ہے وہ سب گناہ ہے مگر وہ کذب جائز ہے جس

سے کسی مسلمان کو نفع پہنچے یا اس سے کوئی ضرر دفع ہو۔

تاریخ خمیس جلد اول ص۳۳۶ پر ہے کہ جب آنحضرتؐ اور ابوبکر اونٹ پر سوار جا رہے تھے۔ تو ابوبکر سے ایک شخص نے پوچھا یہ کون ہے۔ ابوبکر نے کہا یہ رہنما ہے جس سے سائل یہ سمجھا کہ یہ شخص ابوبکر کو رستہ بتا رہا ہے۔ لیکن ابوبکر کا مطلب یہ تھا کہ یہ شخص میرے دین کا رہنما ہے۔

صواعق محرقہ ابن حجر ص۳۶ پر ہے ابوبکر نے اس لئے اس وقت تقیہ کیا کیونکہ آنحضرتؐ کا ارشاد تھا۔ کہ لوگوں کو ہماری شناخت سے روکو۔

تاریخ خمیس جلد اول ص۳۳۵ پر ہے۔ غار کی طرف جاتے ہوئے اگر ابوبکر نے کسی سائل کے سوال ... مقام کرنے پر جواب دیا کہ ہم دو میں سے ایک ہادی ہے اور دوسرا باغی ہے۔

تاریخ خمیس ص۳۳۵ اور تفسیر معالم التنزیل ص۲۰۷ پر ہے کہ جب جناب علیؑ نے انکار کیا۔ کہ ہم نہیں جانتے کہ رسول اللہ کدھر چلے گئے ہیں اور اس وقت کہاں ہیں حالانکہ حضرت جانتے تھے تو انہوں نے حضرت کو تھوڑی دیر تک قید رکھا پھر چھوڑ دیا۔ اور آنحضرتؐ کی تلاش میں روانہ ہوگئے۔

فردوس الاخبار دیلمی میں ہے جو کوئی کسی کا علم مسائل پوچھنے کے لئے جائے اور وہ شخص جانتا رہا ہیں موافق شرح جواب دونگا۔ تو مجھے ضرر پہنچے گا۔ تو حضرت نہ بولے۔ سوائے اس وقت کہ جب کہ اس کو جان کا خوف ہو یا عصمت تلف ہونے یا مال کے ضائع ہونے کا ڈر ہو۔

احیاء العلوم غزالی میں لکھا ہے کہ ایک دن حجاج نے خطبائے بصرہ و کوفہ کو مجلس میں بلایا حسن بصری بھی آگیا۔ حجاج نے جناب امیرؑ کی مذمت کی دوسروں نے بھی اس کے تقرب کی خاطر اور اس کے خوف سے حضرت کی مذمت کی حسن بصری نے بھی انگلی دانتوں سے کاٹتا تھا اور خاموش تھا۔

مشکوٰۃ باب الصلوٰۃ فی السفر ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ منیٰ میں دو رکعت نماز پڑھا کرتے تھے ابوبکر اور عمر بھی پڑھتے رہے اور عثمان بھی اپنے عہد خلافت کے شروع میں دو رکعت پڑھتا رہا لیکن پھر عثمان نے چار رکعت پڑھنی شروع کر دی۔ عبداللہ بن عمر کا دستور تھا کہ جب ہیں امام کے ساتھ پڑھتے تو چار رکعت پڑھتا اور جب اکیلا پڑھتا تو دو رکعت پڑھتا۔

تفسیر کشاف میں ہے کہ ابوحنیفہ لوگوں کو پوشیدہ فتویٰ دیتا تھا۔ کہ زید بن علی کی امداد و مدد کرو سب مال اس کی طرف لے جاؤ اور اس کی طرف ہو کر خروج کرو۔

[illegible] ہوئے خلاف رائے رکھتا تھا مگر اس نے فتنہ سے ڈر کر معاویہ اور یزید کی بیعت کر لی۔

وفیات الاعیان ابن خلکان میں ہے کہ جب قتیبہ بن مسلم حاکم عراق تھا اور ولید بن عبد الملک کے وقت خراسان بھی اس کے سپرد تھا، تو ابن ہبیرہ اور شعبی نے ولید بن عبد الملک کی خلافت کو صحیح تسلیم کر لینے میں تقیہ سے کام لیا۔

سیرۃ حلبی اور تاریخ خمیس میں ہے کہ آنحضرت مشرکوں سے ڈر کر زید بن ارقم کے گھر میں چھپ کر نماز پڑھا کرتے تھے۔

شرح اربعین امام نووی اور فتح الباری اور جمع بین الصحیحین حمیدی میں بحوالہ بخاری و مسلم لکھا ہے کہ فرمایا آنحضرت نے اے عائشہ اگر تیری قوم کفر اور شرک سے تازہ عہد نہ ہوتی اور مجھے ان کے انکار کا خوف نہ ہوتا تو میں بیت اللہ کو گرا دینے کا حکم دیتا، وہ اس میں وہ چیز بھی داخل کرتا جو اس سے نکال دی گئی ہے، اور اس کو بنائے ابراہیم کے مطابق بناتا۔

الغرض آنحضرت کا مشرکین سے تقیہ کرنا اور مصلحت وقت سے لفظ رسول اللہ مٹا دینا۔ آنحضرت کا منافقین سے قتال نہ کرنا اور حضرت علی علیہ السلام کا معاویہ سے صلح کرنا اور لفظ امیر المومنین کا مٹا دینا اور آنحضرت کا حذیفہ کو منافقین کے نام بطور راز بتانا یہ سب امور تقیہ ہیں۔

یحییٰ برمکی نے ہارون رشید کے روبرو ہشام بن حکم سے جو امام صادق علیہ السلام کے اصحاب مخصوصین میں سے تھے پوچھا کہ تم علی اور عباس میں سے کس کو حق پر قرار دیتے ہو جب کہ وہ میراث کے متعلق جھگڑے تھے۔ ہشام نے سوچا اگر علی کو حق پر قرار دیتا ہوں تو جان کا خطرہ ہے۔ اور اگر عباس کو سچا کہتا ہوں تو کفر ہے۔ پس اس نے جواب دیا وہ دونوں حق پر تھے جس طرح کہ وہ فرشتے جھگڑتے ہوئے حضرت داؤد کے پاس آئے تھے ان کا مطلب صرف داؤد کو ان کے حکم کی غلطی سے آگاہ کرنا تھا۔

بخاری حصہ اول ص ۴۹ پر ہے کہ [illegible] کی طرف جب [illegible] اس وجہ سے ابن عمر نے اصل مقصد بیان نہ کیا اور کہا کہ [illegible] (درہم [illegible] کو جاتے ہیں) کیونکہ وہ کافر تھا۔ ابن حجر کہتا ہے کہ [illegible] کہتے ہیں کہ کوئی شخص بلا تعیین مقام جہاں قیام کرنا منظور ہو نکلے۔

شرح بخاری ابن حجر عسقلانی جلد ۵ صفحہ ۲۰۳ پر ہے کہ صلح حدیبیہ کی ایک شرط یہ بھی تھی کہ اگر کوئی مشرک مسلمان ہو کر مدینہ چلا آئے تو وہ کفار کو واپس دے دیا جائے یعنی کوئی کافر مسلمان نہ لا سکے اور اگر کوئی مسلمان مکہ چلا جائے اور وہاں جا کر مرتد ہو جائے اور نصرانیت یا مذہب اختیار کرے تو مسلمانوں کا کوئی حق نہ ہوگا کہ اس کو واپس لے سکیں۔ صلح نامہ لکھنے والا سہیل بن عمرو مشرک تھا۔ اس کا بیٹا ابو جندل مسلمان ہو چکا تھا

اور آنحضرت کی پناہ میں تھا۔ اس صلح نامہ کی رو سے ابو جندل واپس کے باپ سہیل بن عمرو کے
حوالہ کر دیا گیا۔ خواہ وہ سب قتل کر دیا جائے۔ اس پر ابن حجر کہتے ہیں کہ چونکہ خدا نے مسلمانوں کیلئے
تقیہ مباح کر دیا ہے اس لئے ابو جندل تقیہ کر کے اپنی جان محفوظ رکھ سکتا تھا۔

تاریخ خمیس جلد اول صفحہ ۳۰۳ پر ہے کہ عائشہ سے روایت ہے کہ اسلام نے حضرت زینب اور اس
کے شوہر ابو العاص میں جدائی ڈال دی مگر رسول اللہ اس پر قادر نہ تھے۔ یہ دونوں کو جدا کر سکیں
کیونکہ مکہ میں مغلوب تھے۔

بخاری جلد دوم صفحہ ۱۳۲ پر ہے کہ رسول اللہ نے عائشہ سے کہا کہ اگر تیری قوم تازہ عہد نہ ہوتی
اور ان کے ارتداد کا خوف نہ ہوتا۔ تو میں ضرور خانہ کعبہ کو گرا کر اصلی شکل میں تعمیر کرتا۔

ترجمہ اسد الغابہ مولوی عبد الشکور جلد اول صفحہ ۲۵۵ پر ہے کہ بشیر بن حنظلہ صحابی کے ساتھ
ابو وائل جا رہا تھا۔ ابو وائل کے دشمنوں نے دیکھا اور کہا یہی ابو وائل ہے اس کو پکڑو تو قتل کر دو۔ اس پر
بشیر بن حنظلہ نے قسم کھا کر کہا کہ یہ تو میرا بھائی ہے وہ میرے ماں باپ کا بیٹا ہے (ابو وائل کوئی اور شخص ہے)
ناظرین! تقیہ کا موقعہ انسان کو شاذ و نادر ملتا ہے مگر سنیوں نے تو جھوٹ اور کذب کو بھی
مباح کر دیا ہے جو سراسر خدا اور رسول کے حکم کے خلاف ہے۔ احیاء العلوم امام غزالی صفحہ ۱۳۷ پر ہے کہ
جھوٹ بولنا بنفسہ حرام نہیں ہے بلکہ جب کسی کو ضرر پہنچتا ہو تو اکثر اوقات کذب واجب ہو جاتا ہے اور بہت
سے مواقع پر صدق سے کذب بہتر ہے اور بعض جگہ کذب مباح ہے اور ایسا جھوٹ مرد اپنی عورت سے
اور عورت اپنے خاوند سے بولیں وہ جھوٹ ہی نہیں ہے۔ ایک عورت نے عمر بن خطاب سے پوچھا
کہ کیا میں جھوٹ بولوں تو کہا ہاں بول۔ مجمع میں ہے کہ آنحضرت کی حدیث ہے کہ مرد عورت سے جھوٹ
بول سکتا ہے آدمی کو چاہئے کہ اپنی جان اور مال کی حفاظت کیلئے جھوٹ بولے اور اگر شراب پئے
اور زنا کرے تو اس سے انکار کرے یہاں تک کہ بعض کا گمان ہے کہ فضائل اعمال اور تشدید معاصی
کی خاطر جھوٹی حدیث بنانا جائز ہے کیونکہ اس کی غرض درست ہے۔

مقدمہ ابن الصلاح صفحہ ۳ و صفحہ ۱۵۳ پر ہے کہ سب سے زیادہ ضرر مسلمانوں کو اس قوم سے پہنچا ہے
جو زاہد کہے جاتے تھے۔ انہوں نے کار ثواب سمجھ کر وضعی احادیث بنائیں اور لوگوں نے ان پر
اس وجہ سے اعتبار کر لیا کہ وہ بڑے متقی اور قابل اعتبار ہیں۔ امام سمعانی کہتا ہے کہ بعض کرامیہ
قائل ہیں کہ ترغیب اور ترہیب کی خاطر وضعی حدیثیں بنانا جائز ہے۔ ابن جوزی کہتا ہے کہ وضعی احادیث
بنانے والوں کی یہ اقسام تھیں۔ اول وہ جو اپنے مذہب کی حمایت میں بناتے تھے مثلاً خطابیہ اور سالمیہ دوسرے
وہ خلفاء امراء کی خوشامد میں بناتے تھے۔ تیسرے وہ جو روزی کمانے کی خاطر بناتے تھے۔ چوتھے وہ جو اپنی

ولایت اہل البیت کے بیان میں ... پانچویں وہ ہیں جو غزوں اور جہاد کی تائید میں بنائے گئے

جو ترغیب اور ترہیب کی خاطر بنائے گئے۔ مشکوٰۃ جلد چہارم صفحہ ۲۵۳ پر ہے کہ ابوبکر کے فضائل اور مناقب میں بہت احادیث ایسی ہیں جن پر بعض محدثین کا اتفاق ہے کہ سب وضعی ہیں۔

تفسیر کبیر امام فخر الدین رازی جلد اول صفحہ ۳۱۶ پر ہے کہ والی امر صرف وہی شخص ہو سکتے ہیں جو ابتدائے عمر سے انتہائے عمر تک معصوم ہوں یعنی ان کے متعلق صغیرہ یا کبیرہ گناہ کا گمان بھی نہ ہو سکے پس بقول رازی فاسق امام نہیں ہو سکتا۔ مگر رازی کے مقلدین یعنی اہلسنت کا اعتقاد یہ ہے "الامام لا ینعزل بالفسق" یعنی امام فسق و فجور کی وجہ سے امامت سے معزول نہیں ہو سکتا۔

بغیۃ الرائد شرح عقائد نواب صدیق حسن خان ص ۹۲ اور مسلم میں ہے کہ جس کسی نے امام وقت کو نہیں پہچانا۔ وہ جاہلیت کی موت مرا اور نیز لکھا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

صواعق محرقہ ابن حجر عسقلانی ... صفحہ ... آیہ نمبر ۲۳۔ "وقفوہم انہم مسئولون" کی تفسیر میں لکھا ہے کہ ابن عباس نے ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ روز قیامت اہل محشر سے علی ابن ابیطالب کی ولایت کا سوال کیا جائیگا۔ علامہ واحدی اس آیہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ حضرت علی اور اہلبیت کے بارہ میں سوال کیا جائیگا کیونکہ خدا نے اجر رسالت کو مودت اہلبیت میں محدود کر دیا تھا۔ پس لوگوں سے پوچھا جائیگا کہ آیا تم لوگوں نے ان لوگوں کی ولایت کو مانا یا نہیں [illegible]

تفسیر خلاصۃ المنہج مطبوعہ تہران جلد سوم صفحہ ۲۷۶ پر سورہ زخرف آیہ نمبر ۴۴ "واسئل من ارسلنا من قبلک" کی تفسیر میں بروایت ابن عباس و ابن مسعود لکھا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا شب معراج میرے پاس ایک فرشتہ آیا۔ اس نے کہا کہ اپنے قبل کے پیغمبروں سے پوچھئے کہ وہ کس بات پر پیغمبر بنا کر بھیجے گئے تھے۔ آنحضرت فرماتے ہیں کہ میرے پوچھنے پر تمام نے جواب دیا کہ آپ کی رسالت اور علی ابن ابیطالب کی ولایت پر۔

ناظرین! اہلسنت کا امام ملاحظہ ہو۔ ... ترجمہ ... مطبع صدیقی ص ۲۵۳ پر ہے کہ افضل امام وہ ہے جس کی زوجہ دوسرے اماموں کی ازواج سے زیادہ خوبصورت ہو۔ اگر خوبصورتی میں تمام ازواج برابر ہوں۔ تو افضل امام وہ ہے جو زیادہ دولت رکھتا ہو۔ گر دولت میں بھی تمام امام برابر ہوں تو افضل امام وہ ہے جو صاحب لقب ہو۔ اگر لقب کے لحاظ سے بھی کسی امام کو دوسرے امام پر ترجیح نہ ہو تو افضل امام وہ ہے جس کا لباس زیادہ قیمتی ہو۔ اگر لباس کی حیثیت سے بھی تمام امام ایک جیسے

ہوں تو افضل امام وہ ہے جس کا سر بڑا ہو۔ گر سر کی بڑائی میں بھی کسی امام کو دوسرے امام پر فوقیت نہ ہو تو افضل امام وہ ہے جس کا آلہ تناسل چھوٹا ہو۔ مگر شیعوں نے اس آخری شرط کی تحقیق کا طریقہ نہیں بتایا۔ کیا یہی امامت کرانے کیلئے آلہ تناسل دیکھا جائے گا کسی اور جگہ مسئلہ امامت کا عجیب حل ہے۔ اس اصول کے مطابق تو مخنثوں کو مقدم ہونا چاہیے

کتاب علل ... جلد چہارم صفحہ ... بہت دلچسپ ہے۔ جس کا اطلاق ہے کہ ہر فاسق و فاجر کے پیچھے جائز ہے بلکہ ... نماز ... اسلام میں بھی شبہ تھا۔

بخاری کتاب الاذان باب امامۃ المفتون والمبتدع میں ہے کہ بدعتی ... امام ہو سکتا ہے۔

تقیہ وہ چیز ہے جس کا حکم ... دونوں سے ثابت ہے۔ مگر بعض جاہل لوگ اس پر اعتراض کرتے رہتے ہیں۔ اگر غور و فکر کی نگاہ سے دیکھیں تو دنیا کا ہر شخص تقیہ پر عمل کرتا ہے۔ یعنی تقیہ وہ مرکب دوائی ہے جو فطرت، عقل، نقل اور شریعت پر شامل ہے۔ نہایت اختصار سے عرض کرتا ہوں۔

(۱) جب آنحضرتؐ نے حضرت علیؑ کو حکم دیا کہ وہ ان کے بستر پر کپڑا اوڑھ کر سو جائیں۔ تو اس سے مقصود یہی تھا کہ کفار آنحضرتؐ کو گھر ہی میں خیال کریں۔ کیا یہ تقیہ نہ تھا۔

(۲) جب ابوبکر نے بوقت مرگ عمر کے کہنے پر خلافت اس کے نام لکھ دی اور نوشتہ کو لفافہ میں بند کر دیا تو عمر اس لفافہ پر بیعت لیتے رہے۔ ہم نہیں جانتے کہ اس لفافہ میں کس شخص کا نام خلافت کے لئے لکھا گیا ہے ... کیا تقیہ کسی اور چیز کو کہتے ہیں۔

(۳) عائشہ نے خود قتل عثمان کا فتویٰ دیا۔ وہ فتویٰ دے کر مکہ چلی گئی (یہی تقیہ ہے) تاکہ قتل عثمان اس کی غیر حاضری میں وقوع پذیر ہو۔ لیکن جب عثمان قتل ہو چکا اور اس کی امید کے خلاف حضرت علیؑ خلیفہ بنا لئے گئے تو قتل عثمان میں حضرت علیؑ کو ملزم گردان کر آپ سے جنگ کرنے کو آمادہ ہو گئی۔ کیا یہ تقیہ نہ تھا۔

(۴) باپ لڑکے کو تعلیم کے لئے مدرسہ میں بھیجتا ہے۔ لڑکا مارے خوف کے روتا ہوا چلا جاتا ہے۔ باپ اسے پیار اور شفقت سے کہتا ہے بیٹا مدرسہ میں استاد تمہیں لڈو اور مٹھائی کھلائیں گے اور تم بہت خوش رہو گے۔ پھر اپنی گرہ سے خریدی ہوئی مٹھائی تمام جماعت میں تقسیم کرتا ہے۔

ایسی دانشمندانہ فعل کو تقیہ کہتے ہیں۔

(۵) مخالف حاکم یا بادشاہ بھی جوابدہ گاہ بدلتے۔ جیسے آپ بھی فرزانہ دور عاقبت اندیش بادشاہ کا نام تقیہ کہلاتا ہے

(۶) گزشتہ زمانہ میں جب چوروں ڈاکوؤں سے قیمت بربادی ہوتی تھی امیر لوگ اپنا زر و مال زمین میں دفن کر دیا کرتے تھے۔ ورنہ جیب کا سارا مال رکھتے تھے۔ اس صورت سے صرف ان کا مال ہی محفوظ رہتا تھا۔ بندوں کی جان میں ورنہ یہودی مضمون بھی بس ثابت ہوا کہ تقیہ کی مخالف ورزی حماقت اور خودکشی ہے۔

(۷) آپ اپنے دوسالہ بچے کے سامنے جیب سے چاقو نکال اور قلم بنانا چاہا بچہ چاقو کی خوبصورتی پر فریفتہ ہو کر بھی چاقو مانگتا ہے۔ وہ ضد کرتا ہے۔ آپ چاقو کو جیب میں ڈال کر بچے سے کہیں گے دیکھو وہ چیل چاقو اٹھا کر لے گئی ہے۔ اسی فرزانگی کو تقیہ کہتے ہیں۔

(۸) اگر آپ کے باپ کو ان کے دشمن بوقت شب قتل کرنے کے لئے آپ کے گھر میں گھس آئیں اور آپ کا باپ جو ان قاتلوں کی آمد سے آگاہی رکھتا ہو کسی رشتہ دار کے ہاں سویا ہوا ہو۔ کیا آپ ان کو اپنے باپ کی خوابگاہ کا پتہ دے دیں گے۔ ہرگز نہیں دیں گے پھر آپ تقیہ سے کیوں متنفر ہیں۔

(۹) اہلسنت کی مستند کتاب اکسیر ہدایت ترجمہ کیمیائے سعادت صفحہ ۳۱۲ پر مرقوم ہے۔ اے عزیز جان تو کہ جھوٹ بولنا اس سبب سے حرام ہے کہ دل پر اثر کرتا ہے۔ اور صورت دل کو ناراست اور تاریک کرتا ہے لیکن جھوٹ بولنے کی ضرورت پڑے اور آدمی مصلحتاً جھوٹ بات کہے وہ دروغ مصلحت آمیز درست ہے۔ مگر دل میں اس سے کراہت رکھنا چاہیئے اور اس سبب سے کہ وہ جھوٹ حرام نہیں ہے اس واسطے کہ جب اس سے کارہ رہیگا تو دل اثر قبول نہ کریگا اور خراب نہ ہوگا اور جب خیر کے ارادے سے جھوٹ بولیگا تو دل تاریک نہ ہوگا۔ اور اس میں شک نہیں کہ اگر کوئی مسلمان کسی ظالم کے ظلم سے بھاگ جائے تو سچ بولنا نہ چاہیئے کہ وہاں ہے بلکہ یہاں جھوٹ بولنا واجب ہے اور حقیقت یہ ہے کہ جھوٹ ناگفتنی ہے لیکن اگر سچ بولنے سے بھی کوئی شر پیدا ہو جو ممنوع ہے تو عدل و انصاف کے ترازو میں تولنا چاہیئے اگر اس بات کا نہ ہونا جھوٹ کے ہونے سے شرع میں زیادہ مقصود ہے مثلاً لوگوں میں لڑائی جھگڑا اور خصم میں بگاڑ۔ مال ضائع ہونا۔ بھید کھل جانا گناہ کے سبب سے فضیحت ہونا تو اس وقت جھوٹ بولنا مباح ہے اس واسطے کہ شرع میں ان باتوں کا شر جھوٹ کے شر

[illegible] سے مراد [illegible] ہو تو ان [illegible] کے واسطے
[illegible] سے زیادہ ضروری ہے منقد [illegible] عبارت
[illegible] قرار دیا ہے۔

(۲) [illegible] سے منصوبہ تھا۔
[illegible] سپاہیوں کو ڈاڑھیوں پر خضاب لگانے کا حکم
ہوا تھا [illegible] سے تقیہ کے بانی ہیں
جہاں تک سرخیوں سے [illegible] جزوی و صحیح و ثابت ہو چکا ہے۔ مگر ان دلائل کی
موجودگی میں بھی کوئی بے شعور ذی تقیہ کو جائز تسلیم نہ کرے تو اس کی اپنی مرضی۔

حدیث ساز

میزان الاعتدال میں ہے کہ [illegible] نے ایک ہزار حدیثوں سے زیادہ وضعی حدیثیں بنائیں۔

میزان [illegible] ہے کہ [illegible] محمد بن [illegible] نے پانچ سو (۵۰۰) وضعی حدیثیں بنائیں

میزان [illegible] ہے کہ [illegible] نے [illegible] (۳۰۰) سے زیادہ وضعی حدیثیں بنائیں

میزان [illegible] ہے کہ [illegible] مصعب [illegible] ابن حبان دس ہزار (۱۰۰۰۰) سے زیادہ وضعی حدیثیں بنائیں۔

میزان جلد دوم [illegible] محمد بن حمید رازی کہتا ہے کہ [illegible] کیونکہ وہ مرد فاسق تھا۔

میزان [illegible] نے پانچسو (۵۰۰) سے زیادہ وضعی حدیثیں بنائیں

میزان [illegible] ہے کہ [illegible] کے پاس پچیس ہزار (۲۵۰۰۰) وضعی حدیثیں تھیں جو نکل گئیں۔

میزان [illegible] ہے کہ [illegible] ستر ہزار (۷۰۰۰۰) حدیثیں [illegible] گئیں۔

میزان [illegible] ہے کہ محمد بن حمید رازی حافظ متوفی ۲۴۸ھ کی پچاس ہزار (۵۰۰۰۰) حدیثیں

حدیثیں جو روایت نہیں کی جاتیں۔

میزان ج۳ ص۲۳ میں ہے کہ محمد بن عمر بن واقد واقدی (جو مشہور مورخ ہے) تیس ہزار (۳۰۰۰۰) وضعی حدیثوں کا راوی ہے۔

عقیدۂ سنیہ متعلق عصمتِ انبیاء علیہم السلام

مواقف اور اس کی شرح میں لکھا ہے ہمارے اہل سنت کے اکثر اصحاب اور معتزلہ کی ایک جماعت کہتے ہیں کہ وحی سے پہلے انبیاء سے گناہ کبیرہ کا صادر ہونا ممتنع نہیں ہے کیونکہ نہ تو اس پر معجزہ کی کوئی دلالت ہے [illegible] اور نہ کوئی بات نقلی ہے جس سے ثابت ہو کہ وحی آنے سے پہلے [illegible] ہو سکے [illegible] معتزلہ [illegible] کہتے ہیں کہ [illegible] کبیرہ [illegible] معجزہ [illegible] ہے کہ لوگ ان سے نفرت کرنے لگ جاتے ہیں۔

تحفہ باب [illegible] شاہ عبدالعزیز [illegible] ہے کہ انبیاء [illegible] سے صاف ظاہر ہے کہ انبیاء سے لغزشیں ہوئیں جن پر عتاب الٰہی نازل ہوا۔

ابن حزم [illegible] ایسے شخص کو پیغمبر بنائے جو [illegible]

[illegible] الفصل [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

فقہا اور متکلمین اور محدثین نے کہا ہے کہ انبیاء سے صغیرہ گناہ واقع ہوتے ہیں۔ بخلاف اس کے رافضی (یعنے شیعہ) کہتے ہیں کہ انبیاء سب گناہوں سے معصوم ہیں۔

تحفہ کے باب چہارم میں ہے کہ اہلسنت کا عقیدہ ہے کہ انبیاء مبعوث ہونے کے بعد کبیرہ گناہ عمداً اور سہواً نہیں کرتے۔ لیکن گناہ صغیرہ سہواً کرتے ہیں۔

تحفہ باب ہفتم میں ہے کہ حضرت آدم نبوت سے پہلے امام و خلیفۂ زمین تھے اور اس پر اہلسنت کا اجماع ہے کہ ان سے گناہ صادر ہوا جب کہ خدا نے فرمایا ہے کہ "عصےٰ آدم ربہ فغوےٰ"۔

بخاری کتاب الغسل باب من اغتسل عریاناً وحدہ فی الخلوۃ میں بروایت ابوہریرہ لکھا ہے کہ بنی اسرائیل اکٹھے ایک جگہ ننگے نہایا کرتے تھے اور ایک دوسرے کو ننگا دیکھتے تھے۔ مگر حضرت موسےٰ علیحدہ نہایا کرتے اس لئے بنی اسرائیل کو شک ہوا کہ حضرت کے خصیے بڑھے ہوئے ہیں۔ ایک دن حضرت موسےٰ نہانے لگے اور ایک پتھر پر کپڑے رکھے تو پتھر کپڑے لے کر بھاگ گیا۔ حضرت اسی حالت میں پیچھے پیچھے بھاگے اور پتھر کو خوب زدوکوب کیا۔ بنی اسرائیل نے حضرت کو دیکھ کر کہا ہمارا خیال غلط تھا حضرت کو کوئی مرض نہیں ہے۔ ابوہریرہ نے پھر کہا کہ خدا کی قسم اس پتھر پر اب تک موسےٰ کی ضربوں کے نشانات موجود ہیں۔

تفسیر کبیر جلد ہشتم زیر آیہ ووجدک ضالاً فہدےٰ میں ہے کہ بعض مفسر کہتے ہیں کہ آنحضرتؐ پہلے کافر تھے کلبی کہتا ہے کہ وجدک ضالاً سے مراد یہ ہے کہ آنحضرتؐ کافر تھے۔ سدی کہتا ہے کہ آنحضرتؐ پہلے اپنی قوم کے مذہب پر تھے۔ مجاہد کہتا ہے کہ آنحضرتؐ ہدایت سے گمراہ تھے اور خود امام رازی کا اپنا قول ہے کہ جمہور علما کا اتفاق ہے کہ آنحضرتؐ نے ایک لحظہ کیلئے بھی کفر نہیں کیا

ناظرین اضلال کے معنی لغت کے رو سے کئی ہیں جن میں سے یہاں صرف "پوشیدہ" "چھپا" ہو سکتے ہیں۔ پس معنے یہ ہوئے کہ محمدؐ تیرے کمالات پہلے اس قوم میں مخفی تھے۔ اب ہم نے ظاہر کر دیئے۔ اور یہ مطلوب ہو گئے مثل ضل الماء فی اللبن اذ صار مغلوباً۔"

ترجمہ بخاری پارہ تیرھواں کتاب ... مطبوعہ احمدی پریس ص... میں ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے مجھکو موسےٰ پر فضیلت مت دو کیونکہ قیامت کے دن سب لوگ بیہوش ہو جائیں گے تو مجھے ہوش سب سے پہلے آئیگا میں دیکھونگا کہ موسےٰ عرش کا کونا تھامے ہوئے ہیں۔ اب معلوم نہیں کہ وہ بیہوش ہو کر مجھ سے بھی پہلے ہوش میں آ جاوینگے یا ان لوگوں میں ہونگے جنکو اللہ نے مستثنےٰ کیا ہے یعنی وہ بیہوش نہیں ہونگے۔

تحفہ شاہ عبدالعزیز نے طعن قرطاس کا جواب دیتے ہوئے لکھا ہے کہ انبیاء کی ہر ایک بات

درج ہوتی ہے اور نہ اس کا ماننا ضروری ہے۔

تفسیر درمنثور علامہ جلال الدین سیوطی میں ہے کہ بزار اور طبرانی اور ابن مردویہ اور ضیائے مقدسی نے کتاب مختارہ میں روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے پڑھا افرایتم اللات والعزی ومنات الثالثۃ الاخریٰ جیسے لیا ... اور ... کے آپ نے تیسرے بت مناف کو دیکھا بعد ازیں آنحضرت نے پڑھا تلک الغرانیق العلیٰ وان شفاعتھن لترتجیٰ یعنی یہ بزرگ بت ہیں اور درحقیقت ان کی شفاعت کی امید کی جاتی ہے پس جبرئیل نے کہا کہ میں تو آپ کے پاس یہ نہیں لایا تھا۔ یہ الفاظ شیطان کے ہیں پس خدا نے یہ آیہ نازل فرمائی کہ تجھ سے پہلے جس کسی رسول یا نبی کو بھیجا۔ اور جب کبھی اس نے تمنا کی تو شیطان نے اس کی تمنا میں دراندازی کر دی۔

ابن جریر اور ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے صحیح سند کے ساتھ سعید بن جبیر سے بعینہ روایت بالا درج کی ہے۔ اور اس پر اضافہ کیا ہے کہ آنحضرت نے اس وقت سجدہ تو بھی کیا۔

کتاب مواہب لدنیہ شرح شہاب الدین قسطلانی میں ابن ابی حاتم اور طبری اور ابن منذر اور ابن مردویہ اور بزار اور ابن اسحاق اور حافظ ابن کثیر اور واقدی و دیگر بہت سی روایات سے وہی واقعہ بالا درج ہے۔

تفسیر معالم التنزیل ... ابن عباس اور محمد بن کعب قرظی سے روایت ہے کہ جب آنحضرت نے اپنی قوم کی روگردانی کو دیکھا تو یہ امر حضرت پر ناگوار ہوا۔ اور دل میں تمنا کی کہ کوئی بات ایسی ہو تی کہ جس سے ہم قوم کے قریب ہو جاتے ... ہر ایک ہی کفر اور شرک سے بھرا ہوا پس ایک روز حضرت مجلس قریش میں بیٹھے تھے کہ سورہ نجم کا نزول ہوا جسکو حضرت نے پڑھا جب آیہ افرایتم اللات والعزیٰ ومناۃ الثالثۃ الاخریٰ کی تلاوت کی تو شیطان نے حضرت کی زبان پر وہ بات ڈالدی کہ حضرت کو تمنا تھی ایسی شیطان کو کوئی ... بلکہ حضرت کی تمنا ہی مجسم شیطان بنتی نعوذ باللہ یعنی تلک الغرانیق العلیٰ وان شفاعتھن لترتجیٰ یعنی یہ بلند درجے کے صنم ہیں اور ان کی شفاعت کی امید کی جاتی ہے جب قریش نے سنا تو خوش ہوئے اور حضرت نے سورہ پڑھ کر سجدہ کیا تو کفار نے بھی سجدہ کیا۔

تفسیر ... جلد ... صفحہ ... کہ جب کوئی نبی یا رسول کتاب پڑھتا ہے یا تلاوت کرتا ہے یا حدیث بیان کرتا ہے بالعموم کل ... شیطان اس میں دراندازی کر دیتا ہے تو خدا اس القائے شیطانی کو منسوخ کر دیتا ہے ناظرین۔ کیا نبی یا رسول کا ہر ایک فعل درقول غیر محفوظ ہے؟

بخاری جلد دوم صفحہ ... پر ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ کوئی شخص میرے بارہ میں یہ نہ کہے کہ میں

یونس بن متی سے بہتر ہوں۔ فتح الباری جلد [illegible] صفحہ ۳۲۲ پر ہے کہ کسی نبی کو مناسب نہیں کہ وہ کہے کہ میں افضل ہوں

بخاری [illegible] جلد سوم صفحہ ۵۵ پر ایک یہودی اور مسلمان کا جھگڑا مرقوم ہے جس پر آنحضرت نے فرمایا مجھے موسیٰ سے بہتر نہ کہو۔

[illegible] ہو سکتا ہے کہ آنحضرت کے بعض افعال اور اقوال [illegible] رائے اور اجتہاد سے ہوں جیسا حضرت عمر کا [illegible] قرطاس [illegible] اسامہ و اخراج مروان ایسے امور کی مخالفت [illegible] صفحہ ۱۵۵ پر ہے [illegible] بات نہ مانو جو یہ کہے کہ [illegible] احکام میں [illegible] نہیں کر سکتے [illegible] اہل بدعت مثل روافض وغیرہ کا بیت اہل حق [illegible] جاتے ہیں۔

بخاری کتاب المناقب [illegible] پر ہے کہ قبل بعثت آنحضرت زید بن عمرو بن نفیل کو [illegible] آنحضرت کے سامنے دسترخوان بچھایا گیا مگر زید نے وہ کھانا کھانے سے انکار کر دیا [illegible] کا گوشت [illegible] نہیں کھاتا جن کو تم لوگ تھانوں پر کاٹتے ہو [illegible] یعنی بقول اہلسنت آنحضرت حرام گوشت [illegible]۔

ترجمہ بخاری کتاب [illegible] صفحہ ۵۵ پر ہے کہ آنحضرت بروز قیامت بیہوش ہو جائیں گے

بخاری کتاب [illegible] ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں نہیں جانتا کہ قیامت کے دن میرے ساتھ کیا حال ہوگا۔

ترجمہ بخاری مولوی [illegible] صفحہ ۵۵ پر ہے کہ سکندر نے ایک مری ہوئی عظیم الجثہ مچھلی [illegible] پندرہ دن تک کھاتے رہے اس کی ایک ہڈی [illegible] جب آنحضرت اور اصحاب مدینہ [illegible] آنحضرت [illegible] باقی کا بچا ہوا گوشت سکندر کے سامنے [illegible] آنحضرت [illegible] کتاب [illegible] پارہ [illegible] پر ہے کہ ابن عباس کی خالہ ام حفید نے آنحضرت کو پنیر و گھی اور گوہ [illegible] کے لئے بھیجے آنحضرت نے گوہ کا گوشت نہ کھایا لیکن دوسرے اصحاب نے کھایا اور آنحضرت نے ان کو کھانے سے منع نہ کیا

تھے۔ ان کو اس سہو کے جتانے کی جرأت نہ ہوئی لیکن ذوالیدین کے کہنے پر آنحضرت نے بقایا دو رکعتیں پڑھائیں اور سجدہ سہو ادا کیے۔

بخاری کتاب المغازی باب قصہ غزوہ بدر آیہ ولقد نصرکم اللہ کے ذکر میں عبداللہ بن کعب بن مالک سے روایت ہے کہ آنحضرت بدر میں لڑنے کی نیت سے نہیں بلکہ لوٹ مار کی غرض سے لٹیروں کی طرح گئے تھے۔

ابن ماجہ مطبوعہ نظامی دہلی باب فیمن یغتسل من جمیع نسائہ غسلاً واحداً میں ہے کہ آنحضرت ایک غسل سے اپنی تمام ازواج سے مباشرت کرتے تھے۔ یہی حدیث بخاری میں بھی ہے

بخاری کتاب النکاح باب البناء فی السفر میں انس سے روایت ہے کہ واپسی خیبر کے وقت مکہ اور مدینہ کے درمیان آنحضرت اپنی زوجہ صفیہ سے تین دن تک خلوت کرتے رہے اور میں نے طعام ولیمہ کے لیے مسلمانوں کو بلایا۔

ابن ماجہ جلد دوم کتاب النکاح باب المرأۃ تہب یومہا لصاحبتہا میں عائشہ سے منقول ہے کہ جب سودہ بنت زمعہ زوجہ رسول بوڑھی ہو گئی تو آنحضرت نے اس کو طلاق دینی چاہی مگر اس نے عرض کیا کہ مجھے طلاق نہ دیجئے مجھے مرد کی ضرورت نہیں ہے اور پھر سودہ نے اپنی باری کی رات مجھے بخش دی اور اسی صفحہ پر عائشہ سے منقول ہے کہ آنحضرت اپنی زوجہ صفیہ بنت حی سے ناراض ہو گئے میں نے دونوں کی صلح کرا دی اور صفیہ سے اس کی باری کی ایک رات انعام میں حاصل کی۔

بخاری باب اول کیف کان بدء الوحی میں عائشہ سے منقول ہے (ابھی عائشہ پیدا بھی نہ ہوئی تھی) کہ وحی کی ابتداء رویائے صادقہ سے ہوئی پھر آنحضرت خلوت پسند ہونے لگے۔ غار حرا میں ایک فرشتہ (فرشتہ کا نام مذکور نہیں) آیا۔ اس نے کہا اے محمد پڑھ حضرت نے فرمایا میں پڑھا ہوا نہیں ہوں اس پر فرشتے نے حضرت کو اس قدر زور سے بھینچا کہ آپ کو ایذا پہنچی۔ پھر فرشتے نے حضرت سے کہا۔ پڑھ۔ حضرت نے پھر وہی جواب دیا حضرت گھر میں اس حالت سے گئے کہ آپ پر خوف و ہراس مستولی تھا۔ اور جاتے ہی کہا مجھے کمبل اڑھاؤ۔ مجھے کمبل اڑھاؤ۔ جب ہوش درست ہوئے تو حضرت نے سارا ماجرا خدیجہ سے بیان کیا اور فرمایا مجھے خوف جان ہے۔ خدیجہ نے تسلی دی اور حضرت کو اپنے چچیرے بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئی۔ جو نصرانی تھا اور اب نابینا تھا جب ورقہ نے تمام بات سنی تو کہا۔ یہ وہی فرشتہ ہے جو موسیٰ کے پاس آیا تھا۔ وغیرہ ناظرین! یہ روایت عائشہ سے ہے جو ابتداء وحی کے وقت پیدا بھی نہ ہوئی تھی۔ اس سے سنیوں نے یہ فریب کیا ہے کہ فرشتہ مرتبہ نبوت اور تہذیب سے جاہل تھا۔

اور کہ حضرتؐ چالیس سال جاہل مطلق تھے فرشتے نے حضرتؐ کو سخت ایذا دی حضرتؐ پر دہشت طاری ہو گئی۔ گویا ابھی تک حضرتؐ کو فرشتے کے وجود و ماہیت نبوت کا ذرہ بھر علم نہ تھا۔ موت سے خائف بہت ایک بندہ نعوذ باللہ حضرتؐ سے زیادہ عالم اور عارف تھا۔ نعوذ باللہ۔

بخاری کتاب القدر، باب وحرام قریۃ، اھلکنٰھا میں ابو ہریرہ سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ خدا نے ہر ایک کی قسمت میں زنا کا جو حصہ لکھ دیا ہے۔ وہ اس میں خواہی نخواہی مبتلا ہوگا۔

بخاری کتاب بدء الخلق باب ذکر الملائکہ میں ہے کہ شب معراج موسیٰ نے آنحضرتؐ کو دیکھا تو کہا اے خدا کیا اس لڑکے کی امت جو میرے بعد نبی ہوا ہے میری امت سے شمار میں زیادہ داخل جنت ہوگی۔

بخاری کتاب مناقب باب المعراج میں مالک بن صعصعہ سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا۔ کہ جب میں موسیٰ سے ملاقات کر کے آگے بڑھا تو موسیٰ رو پڑے۔ وجہ پوچھی گئی تو کہا، خدایا، اس لڑکے کی امت جو میرے بعد نبی ہوا ہے۔ میری امت سے شمار میں زیادہ داخل جنت ہوگی۔

بخاری کتاب الغسل باب من اغتسل عریاناً وحدہ فی الخلوۃ میں ابو ہریرہ سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ حضرت ایوبؑ ننگے نہا رہے تھے کہ ان پر سونے کی ٹڈیاں آسمان سے گرنے لگیں اور انہوں نے ان کو کپڑے سے پکڑنا شروع کر دیا۔

بخاری کتاب بدء الخلق باب خیر مال المسلم میں ابو ہریرہ سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں سے کچھ لوگ غائب ہو گئے تھے۔ نہ معلوم۔ ان سے کیا خطا سرزد ہوئی۔ میرا گمان ہے۔ کہ وہ چوہے بن گئے ہوں گے۔

ابو ہریرہ

امام یافعی نے مراۃ الجنان میں لکھا ہے کہ ابو ہریرہ نے معاویہ کی طرف سے امارت مدینہ قبول کر لی تھی۔ صاحب مشکوٰۃ نے ترمذی سے بروایت ابو ہریرہ حدیث نقل کی ہے کہ آنحضرتؐ نے مجھ سے پوچھا کہ تو کس قبیلے سے ہے میں نے عرض کیا کہ قبیلہ دوس سے ہوں حضرتؐ نے فرمایا کہ میں تو قبیلہ دوس میں سے کسی کو بھی نہیں جانتا جس میں نیکی ہو۔

شرح ابن ابی الحدید میں بحوالہ کتاب مصنف ابن قتیبہ لکھا ہے کہ عمر بن خطاب نے ابو ہریرہ کو کاذب احادیث وضع کرنے پر درے لگائے اور کہا کہ تو جھوٹا ہے اور رسول اللہ کی طرف جھوٹی احادیث منسوب کرتا ہے پھر بروایت سفیان ثوری منصور بن ابراہیم لکھا ہے کہ اصحاب رسولؐ ابو ہریرہ

سے کوئی حدیث نہ لیتے تھے۔ سوائے ان حدیثوں کے جن میں بہشت یا دوزخ کا ذکر ہو۔ جناب امیر کا ارشاد ہے۔ کہ رسول اللہ پر سب سے زیادہ جھوٹ باندھنے والا ابوہریرہ ہے۔ اور ابو یوسف نے ہدایت ابوحنیفہ لکھا ہے کہ اس نے کہا کہ اصحاب رسول تمام عادل ہیں سوائے چند اشخاص کے جن میں ابوہریرہ اور انس بن مالک شامل ہیں۔ پھر لکھا ہے کہ رسول اللہ سے جو حدیث بیان کرتے ہیں ابوہریرہ معتبر نہیں ہے۔ حضرت علی علیہ السلام اکثر اور عائشہ اس کی روایت میں توقف کرتے تھے۔ اور اس کو متہم کرتے اور قدح کرتے۔ پھر لکھا ہے کہ عمر نے ابوہریرہ کو خدا کا دشمن اور قرآن کا دشمن کہا اور اس پر چوری کا الزام لگایا اور اس کے سر پر درہ مارا اور دو ہزار درہم تاوان لیا۔

کتاب مستطاب مستقصاء الافہام شبہ اثنا عشری جلد ثانی ص۹۳ پر ہے کہ عائشہ نے اپنے بھانجے سے کہا کہ کیا تم کو ابوہریرہ کی کثرت حدیث پر عجب نہیں ہے۔ حالانکہ حضرت نے جو احادیث فرمائی ہیں۔ اگر کوئی چاہے تو ان کو گن سکتا ہے۔

کتاب الرد علی من قال بتناقض احادیث علامہ ابن قتیبہ میں ہے کہ جناب امیر علیہ السلام ابوہریرہ کی احادیث کو جھوٹا کہتے تھے کیونکہ وہ صرف تین برس آنحضرت کی خدمت میں رہا مگر بے شمار احادیث بیان کیں۔ اور عائشہ اور ام سلمہ کی وفات کے بعد ایسی احادیث بیان کیں جو بزرگ اصحاب میں سے کسی ایک سے بھی منقول نہیں ہیں۔

جمع بین الصحیحین میں مسلم کی حدیث درج ہے کہ ایک روز ابوہریرہ باہر آیا اور اپنی پیشانی پر ہاتھ مار کر کہا تم لوگ باہم چرچا کرتے ہو کہ میں جھوٹی حدیث بیان کرتا ہوں۔

تاریخ ابن کثیر شامی میں ہے کہ عمر بن خطاب نے ابوہریرہ سے کہا کہ رسول اللہ سے حدیث بیان کرنا چھوڑ دو ورنہ میں تم کو تمہارے وطن دوس میں واپس بھیج دونگا۔

عین الاصابہ سیوطی میں بہت احادیث لکھی ہیں جن میں عائشہ نے ابوہریرہ کی تکذیب کی ہے۔

تاریخ ابن کثیر میں ہے کہ شعبہ کہتا ہے کہ ابوہریرہ حدیث میں تدلیس کرتا ہے۔

تذکرۃ الحفاظ، احمد بن محمد ذہبی فصل الطبقۃ الاولی مشاہیر الصحابہ ترجمہ ابوہریرہ میں ہے کہ ابوہریرہ اصحاب صفہ میں سے تھے کئی روز فاقوں کا مزہ چکھتے ہوئے تھے۔ پھر آنحضرت کی وفات کے بعد اس کی حالت بہتر ہوگئی اور اس نے بہت مال جمع کیا اور معاویہ کی طرف سے کئی بار والئی مدینہ ہوا اور اسی طرح زمانہ مروان میں ہوا۔ جب بازار میں نکلتا تو اس کے سر پر بوجھ ہوتا لکڑیوں۔ گٹھر گھاس وغیرہ کا) سبحان اللہ سنیوں کے تمام پیشواؤں کو لکڑیں۔ گٹھر گھاس گٹھڑیوں نجاست۔ بزازی

دلالی۔ گدھوں وغیرہ ہی سے واسطہ رہا ہے۔

استیعاب ابن عبدالبر باب الباء ص۲۲ میں ہے کہ ابوہریرہ فتح خیبر کے دن مسلمان ہوا اور پیٹ بھر کھانے سے راضی رہتا۔ سیرۃ حلبیہ علی بن برہان الدین حلبی شافعی میں ہے کہ ابوہریرہ نماز جناب امیر علیہ السلام کے پیچھے پڑھتا اور کھانا معاویہ کے دسترخوان پر کھاتا۔ اور جنگ صفین کے وقت ایک بلند ٹیلہ پر جنگ کا تماشہ دیکھتا

عقد الفرید و معجم الادباء اور معجم البلدان میں ہے کہ ابوہریرہ نے اپنی امارت بحرین میں بیت المال کا غبن کر لیا۔ اس پر عمر نے اس کو کہا کہ اے دشمن خدا اور دشمن قرآن تو نے مال چرایا ہے۔

بخاری کتاب النفقات باب وجوب صدقہ میں ہے۔ کہ ابوہریرہ نے کہا کہ آنحضرتؐ کا ارشاد ہے کہ بہتر صدقہ وہ ہے جو مال کھول کر دیا جائے۔ لوگوں نے کہا اے ابوہریرہ کیا آنحضرتؐ نے ان ہی الفاظ سے کہا ہے۔ ابوہریرہ نے کہا نہیں۔ مصرح میں ہے کہ جب ابوہریرہ نے یہ حدیث وضع کی کہ جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا وہ داخل جنتی ہے عمر نے اس کو مارا۔ مسئلہ از ابن عباس مولوی عبدالحی لکھنوی میں ہے کہ عمر نے ابوہریرہ کو کہا کہ رسول اللہ سے حدیث بیان کرنا چھوڑ دو۔ ورنہ تم کو جلاوطن کر دوں گا۔

شرح ابن ابی الحدید میں ہے کہ ابوہریرہ اور سمرہ ابن جندب صحابی کو معاویہ کی طرف سے احادیث و مثالب کی منقبت اور اہلبیت کی مذمت کے صلہ میں۔ وضع کرنے میں انعام و اکرام ملا کرتا۔ از اں قبیل یہ حدیث ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہا جس کی وجہ سے جناب فاطمہؑ اور آنحضرتؐ کو ناگوار ہوئی اور نیز ایک دفعہ حضرت علی علیہ السلام نے آنحضرتؐ کو نماز تہجد کے لیے عرض کیا مگر آنحضرتؐ نے ادا کرنے سے انکار کر دیا۔ ابوہریرہ ۷ھ میں مسلمان ہوا تھا۔

میزان الاعتدال امام ذہبی ص۲۱ میں ہے کہ علامہ عثمان جعفر بیری نے ابوہریرہ کو کاذب لکھا ہے۔

اعلام الاخیار لکھنوی میں ہے کہ ابو حنیفہ نے کہا کہ صحابہ کے سب قول حجت ہیں میں قول چھوڑ دوں گا ابوہریرہ اور انس بن مالک اور سمرہ بن جندب کے مقابلہ میں میں ہرگز قول ترک نہ کرتا۔ ابو جعفر سندوانی کہتا ہے کہ ابو حنیفہ کا یہ قول اس وجہ سے ہے۔ کہ یہ تینوں اصحاب کذب سے مطعون تھے۔

کتاب الاصول شمس الائمہ سرخسی میں ہے کہ عمر نے ابوہریرہ کو کہا کہ اگر تو نے حدیث رسول اللہ کا بیان کرنا ترک نہ کیا۔ تو میں تجھ کو قردہ کی زمین میں بھیج دوں گا۔

عقد فرید ابن عبد ربہ اور کتاب لطائف اور معجم البلدان اور مستدرک حاکم میں ہے کہ ابوہریرہ نے کہا کہ جب عمر نے مجھ کو بحرین سے معزول کیا تو کہا اے دشمن خدا و کتاب۔ تو نے مال میں چوری کی۔

میں نے کہا، میں خدا اور کتاب کا دشمن نہیں ہوں۔ بلکہ ان دونوں کے دشمن کا دشمن ہوں۔

روضۃ العلماء میں ہے کہ عیسیٰ ابن ہان کہتا ہے کہ میں سب صحابہ کی تقلید کرتا ہوں۔ ان کے اقوال میں سوائے ابوہریرہ و وابصہ بن معبد و ابو سنابل بن بعکک کے۔

عقد الفرید مطبوعہ مصر جلد اول صفحہ پر ہے کہ ابوہریرہ اہل عرب کے اونٹ چرایا کرتا تھا۔ سنہ ۷ میں اسلام لایا۔ اور اصحاب صفہ میں داخل کیا گیا۔ جو بوجہ تنگی دو سرے اصحاب رسول اللہ سے نان و نفقہ حاصل کرتے۔

تاریخ حافظ ابن اثیر ص ۶ میں بروایت بشر بن سعد لکھا ہے کہ خدا کی قسم ابوہریرہ آنحضرتؐ کے قول کو کعب احبار کے قول میں اور کعب احبار کے قول کو آنحضرتؐ کے قول میں غلط ملط کر دیتا ہے۔ یعنی کعب احبار یہودی کے من گھڑت ورفہ قرآن اقوال کو احادیث رسولؐ سے منسوب کر کے لوگوں کو دھوکا دیتا ہے۔ ناظرین! یہ کعب یہودی عالم تھا ابوبکر کی خلافت میں مسلمان ہوا۔ آنحضرتؐ اس کی ملاقات تک نہیں ہوئی۔ عمر بن خطاب نے مسلمین سے بڑا کر اپنا مشیر خاص بنایا۔ لعدیہاں علاوہ دیگر لوگوں کو تورات کی تعلیم دیا کرتا۔ معاویہ کو حضرت علی علیہ السلام کے خلاف ابھارنے میں ہر طرح کوشش کی

خواجہ حسن بصری

سیرۃ النعمان شبلی ص ۱ میں ہے کہ اسلام کے قریب قریب زمانہ میں اکثر لوگ حدیث اور روایت کے امام تسلیم کئے گئے ہیں جن پر غلامی کا اطلاق ہو چکا تھا مثلاً حسن بصری اور ابن سیرین اور طاؤس عطا بن یسار اور نافع عکرمہ مکحول جو اپنے زمانہ کے مقتدا امام تھے۔ یہ لوگ یا خود ان کے باپ دادا غلام رہ چکے تھے۔

رجال مشکوٰۃ ص ۳۴ پر ہے کہ علی بن عبد عادان کہتا ہے کہ حسن بصری اکثر احادیث بیان کرتا جب ہم پوچھتے کہ کس سے سنی ہیں تو کہا کرتا کہ ہم نہیں جانتے مگر اس قدر جانتے ہیں کہ وہ راوی ثقہ تھا۔

شرح مسلم ص ۳ پر ہے کہ حسن بصری نماز فجر میں پڑھ لیا کرتا۔ ناظرین! یہی عقیدہ ابوحنیفہ کا بھی ہے۔

کتاب غارات میں بروایت حماد بن مسلم لکھا ہے کہ جب حضرت علی علیہ السلام خلیفہ ہوئے۔ تو حسن بصری نے کہا۔ کہ علی مدینہ میں نان خشک کھاتے۔ تو ان کے لئے بہتر تھا جس میں وہ اب داخل ہوئے ہیں ملعون نیز لوگوں کو حضرت علی علیہ السلام کے خلاف ترغیب دیتا۔

بخاری

ایک شاعر کا مندرجہ ذیل قصیدہ بتاتا ہے کہ بخاری کو خاندان اہلبیتؑ سے کسقدر کراہت اور دشمنان اہلبیتؑ سے کہاں تک الفت اور عقیدت تھی۔

قضیۃ اشبہ بالمرزئہ   هذا البخاری امام الفئۃ
بالصادق الصدیق ما احتج فی   صحیحہ واحتج بالمرجئہ
مثل عمران بن حطان او   مروان وابن المرأۃ المخطئہ
مشکلۃ ذات عوار الی   حیرۃ ارباب النہی ملجئہ
وحق بیت یممتہ الوری   مغذۃ فی السیر او مبطئہ
ان الامام الصادق المجتبی   بفضلہ الآی اتت منبئہ
اجل من فی عصرہ رتبۃ   لم یقترف فی عمرہ سیئہ
قلامۃ من ظفر ابہامہ   تعدل من مثل البخاری مئہ

یعنی اس قضیہ سے بڑھ کر کون مصیبت خیز واقعہ ہو سکتا ہے کہ بخاری نے جو اس فرقہ کا امام ہے امام صادق علیہ السلام سے اپنی صحیح میں روایت نہیں کی حالانکہ اس نے مرجیوں سے اپنی صحیح کو بھر دیا ہے مثل عمران ابن حطان، مروان، عمرو بن عثمان ابن بکال کا ذخیرہ کیونکر ہو سکتا ہے اور اس جرأت کا کیا علاج ہے۔ امام صادقؑ کے فضل و کمال پر صدہا آیات دلالت کرتی ہیں آپ اپنے زمانے میں ایسے بے مثل تھے کہ کبھی کسی خطا کے مرتکب نہیں ہوئے اور ایک بخاری نہیں بلکہ صدہا بخاری ان کے ناخن پر نثار ہو سکتے ہیں۔

اخبار اہلحدیث نمبر ۳۰ مورخہ ۲ ذوالحجہ میں ہے کہ بخاری امیر المحدثین اور اصدق الصادقین ہے ناظرین! اصدق الصادقین صرف خدا و رسول کی ذات پاک ہے پس بخاری خدا ہوا۔ حالانکہ وہ کذاب ہے اور مفتری علی خدا و رسول ہے۔

کتاب شرح اسماء النبی علامہ ابن دحیہ ذو النسبین میں ہے کہ بخاری کی عادت تھی کہ فضائل علیؑ کو روایت سے نکال ڈالتا۔

عبدالوہاب نجدی

عبدالوہاب نجد میں ۱۱۱۱ھ میں پیدا ہوا۔ اس کو اہلبیت محمدؐ سے دلی بغض اور عداوت تھی۔ اس کا مقولہ تھا کہ تمام مقامات مقدسہ مثلاً کربلا و نجف و کاظمین و مشہد و سامرہ بت ہیں اور انکے زائرین بت پرست ہیں اور روضہ رسول اللہ سب سے بڑا بت ہے جس کا گرا دینا ہر مسلمان پر واجب ہے۔ اس نے کربلا اور نجف اشرف کی بے حرمتی کی۔ اور کعبہ کی چھت بھی کھود دی۔ یہ شخص رسول اللہ کو عام انسانوں کی طرح خطا کار سمجھتا تھا۔ اور کہتا کہ آنحضرت خدا کی طرف سے ایک چٹھی رساں تھے۔ اور بس جو شان اور علو مرتبت ہم مسلمان آنحضرت کا سمجھتے ہیں۔ اس کا عشر عشیر بھی اس کے دل اور زبان پر نہ تھا۔ اسی شخص کے پیرو وہابی ہیں۔ جو بظاہر عوام الناس کو چھپانے کیلئے رسول اللہ کی شان میں سبحان اللہ کہہ دیتے ہیں۔ مگر انکے عقائد میں رسول اللہ ہماری تمہاری طرح انسان تھے۔ جو کھڑے ہو کر پیشاب کرتے۔ شراب پیتے۔ کعبہ کی طرف منہ کر کے پاخانہ کرتے۔ نماز بحالت جنب پڑھتے۔ نماز میں بھول جایا کرتے۔ بحالت روزہ ازواج سے مجامعت کرتے اور بوسہ بازی کرتے۔ ازواج کو ناچ دکھلاتے اور ان سے کبڈی کھیلتے اور شیطان ان کی وحی میں مداخلت کرتا وغیرہ وغیرہ خدا کی قسم مصنف کا تجربہ ہے کہ یہ وہابی فرقہ اہلبیت محمدؐ کا ویسا ہی دشمن ہے۔ جیسے شیعہ دشمنان اہلبیت علیہم السلام کو مگر چونکہ بے علم اور کم عقل عوام الناس کو فطری طور پر محبت اہلبیت کی کشش ہوتی ہے۔ وہابی لوگ علی الاعلان اپنے دلی عقیدہ کو ظاہر نہیں کرسکتے۔ ۱۲۰۶ھ میں عبدالوہاب مرگیا۔

ابجد العلوم نواب صدیق حسن خاں ص۸۷۹ پر ہے کہ شیخ محمد بن عبدالوہاب متوطن نجد تھا جس کے نام پر وہابی فرقہ منسوب ہے۔

وفاء الوفا جلد دوم ص۹۱ پر ہے کہ متوکل نے ایک شخص زیرج نامی کو انعام و اکرام کے لالچ پر حکم دیا کہ امام حسین علیہ السلام کی قبر کھود کر تباہ کر دے چنانچہ اس نے پھاوڑا لیا اور اس کام پر مستعد ہوا۔ پھر دوسرے عوام الناس نے بھی اسکی اقتدا کی۔ اور جب وہ کھودتے کھودتے موضع لحد تک پہنچے تو وہاں کوئی اثر نعش نہ پایا۔ اور قبر حسین کی یہ حالت اس وقت تک قائم رہی کہ خلیفہ مستنصر خلافت پر بیٹھا۔ ناظرین! جب جناب فاطمہؑ دفن ہو چکیں۔ و ابوبکر و عمر وغیرہ معصومہ کی وصیت کے مطابق شریک جنازہ نہ کئے گئے۔ تو دوسرے دن کی صبح کو ابوبکر و عمر نے کہا کہ چند عورتیں لاؤ۔ جو قبر معصومہ کو کھودیں اور نعش اطہر کو باہر نکالیں۔ اور ہم اس پر جنازہ پڑھیں۔ مگر حضرت علی علیہ السلام کی پر جوش

مزاحمت کی وجہ سے اظہار نہ کر سکے۔

کتاب درر سنیہ میں علامہ سید احمد زینی دحلان مفتی مکہ نے لکھا ہے کہ محمد بن عبدالوہاب (نجدی) نے اپنے مریدوں اور چیلوں کو اجازت دے دی تھی کہ اپنی سمجھ کے مطابق قرآن کی تفسیر کر لیا کرو یہاں تک کہ گنوار سے گنوار کو اس بات کی اجازت تھی اور وہ لوگ اپنی تفسیر کو کتب علم اور نصوص علماء پر ترجیح دیتے نیز اسی کتاب میں مرقوم ہے کہ محمد بن عبدالوہاب معترض کے سوالات کا کچھ جواب نہ دے سکا اور کیوں دے سکتا جب کہ رسول اللہؐ نے ہم کو ان خوارج (وہابیہ) سے آگاہی دی ہوئی ہے۔

شیخ الاسلام سید احمد بن زینی دحلان نے کتاب خلاصۃ الکلام فی بیان امراء البلد الحرام میں لکھا ہے کہ محمد بن عبدالوہاب اپنے اوائل زمانہ میں ان لوگوں کے حالات کو بہت دیکھا کرتا تھا۔ جنہوں نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا مثلاً مسیلمہ کذاب و سجاح و اسود عنسی و طلیحہ اسدی وغیرہ۔ لوگوں سے بیعت لیتا اور ان کو جا کر کہتا جس نے حج کیا ہو اس کو دوبارہ حج کرنے کو کہتا۔ اور کہتا کہ تم پہلے مشرک تھے۔ بیعت لیتے وقت مرید سے ذیل کے الفاظ کہنے کا حکم دیتا کہ میں گواہی دیتا ہوں اپنے نفس پر کہ میں پہلے کافر تھا اور میرے والدین کافر تھے اور کافر ہی مرے اور فلاں فلاں اکابر علماء کافر تھے (کیوں کہ وہ مقامات مقدسہ مکہ، مدینہ، روضہ رسولؐ، کربلا، نجف وغیرہ کی عزت کیا کرتے) رسول اللہؐ کی احادیث کی تنقیص کیا اور آنحضرتؐ کو طارش یعنی ایک چٹھی رساں کہتا اکثر کہا کرتا کہ قصہ حدیبیہ میں غور کیا جائے تو اس میں فلاں فلاں امور جھوٹے ہیں۔ اگر کوئی شخص اقوال رسول اللہؐ کی تضحیک کرتا تو نہایت خوش ہوتا اس کے مرید کہا کرتے کہ ہمارا یہ عصا رسولؐ سے بہتر ہے اس لئے کہ اس سے سانپ مارا جاتا ہے اور اس میں دیگر کئی فوائد ہیں جبکہ محمد مر گئے۔ ان میں کوئی نفع باقی نہیں ہے۔ رسول اللہؐ پر درود بھیجنا مکروہ جانتا۔ اس نے ایک مؤذن کو درود پڑھنے سے منع کیا جب اس نے نہ مانا اس کو قتل کرادیا۔ اور کہا کرتا کہ زانیہ عورت کے گھر میں رباب سننا کم گناہ ہے بہ نسبت اسکے کہ نبی پر مینار میں بلند آوازی سے درود پڑھا جائے جن جن کتابوں میں درود کے فضائل مرقوم تھے انہیں جلا دیں۔

نواب صدیق حسن خاں نے کتاب ابجد العلوم بذیل تذکرہ محمد اسمٰعیل بن صلاح الامیر الصنعانی الیمنی لکھا ہے کہ خارج ہوا شیخ عبدالوہاب نجدی جس کی طرف گروہ وہابیہ منسوب ہے۔ یہ لکھتا ہے۔ کہ خروج کیا عبدالوہاب نے اور تسلط پایا حرمین پر وہ مذہب حنبلی رکھتا اور اپنے غیر معتقد کو مشرک کہتا اور ان کے خون کو مباح جانتا اور علمائے اسلام کے قتل کو جائز سمجھتا۔ یہاں تک کہ خدا نے اس کی شوکت کو زائل کیا اور لشکر اسلام نے اس کو شکست دی۔ ثابت ہوا کہ وہ مسلمان نہ تھا

مولوی وکیل احمد صاحب سکندر پوری نے لکھا ہے ... بیان میں لکھتے ہیں کہ عبدالعزیز عبدالوہاب نے عرب کے اکثر گاؤں پر قبضہ کیا۔ لیکن ۱۲۱۸ھ میں مارا گیا پھر اس کا بیٹا سعود جو سرگرم وہابی تھا۔ ملک عرب میں ... ہوگیا ... ۱۲۲۰ھ میں مدینہ کو فتح کیا۔

رسول اللہ کی اولاد اور اصحاب کے مزارات پر جو گنبد تھے توڑ ڈالے۔ یہاں تک کہ حضرت خدیجہ کے گنبد کو توڑ پھوڑ دیا۔ اور حرم محترم کے خزانے کو لوٹ لیا۔

قصص علماء میں وہابیوں کے متعلق ... لکھتے ہیں ... فاجرہ ... باغیہ مالکہ ... طائفہ وہابیہ خذلہم اللہ تعالیٰ ... [illegible]

اخبار اہلحدیث مورخہ ۹ جون ۱۹۰۸ء میں فتاوی شامی جلد سوم ص ۳۰۹ کی مندرجہ ذیل عبارت درج کی گئی ہے۔ ۱۲۳۳ھ میں خارجیوں کا ایک فرقہ عبدالوہاب نجدی کا تابع تھا جو اپنے آپ کو حنبلی ظاہر کرتا تھا مگر اس کا عقیدہ یہ تھا کہ اس کے اہل مذہب کے سوائے تمام مسلمان مشرک ہیں اور مسلمانوں کے علما کو قتل کرنا جائز جانتے تھے جنہوں نے بیشمار مسلمان قتل کیے اور مکہ و مدینہ پر قبضہ کیا۔ آخرکار خدا نے مسلمانوں کو اس پر فتح دی ... ثابت ہو ... اہل اسلام ... ان کے شہر ویران کر دیئے گئے۔ ناظرین وہابیوں کے کان کاٹ کر بوریوں میں بند کیے گئے ... بطور ... تحفہ دارالسلطنت میں بھیجے گئے۔

کتاب ترجمان الوہابیہ ص ... پر لکھا ہے کہ ... سعود کی ... مکہ و مدینہ منورہ و نجف اشرف و کربلا معلٰی کے ساتھ کی گئی۔ ... عبدالوہاب ... وہابیوں کے ... بعض نے لکھا ہے کہ وہابیوں نے وہاں کے سردار ... کو قتل کیا اور کعبہ کو ... اور لوگوں کو دعوت وہابیت قبول کرنے پر مجبور کیا ... لوگوں پر ... تمام مسلمان کافر ہیں ... [illegible] ... چلا گیا بعض کا قول ہے ... رسول اللہ کو منہدم کرنا چاہا۔

پھر عبدالعزیز وہابی نے ... کی طرف لشکر ... خود ... لشکر ... قتل و غارت کا بازار گرم کیا اور تبرکات لوٹ لئے ... کی ... کر دی۔

پھر سعود وہابی نے حکم دیا کہ رسول اللہ کے مرقد کا گنبد توڑ دیا جائے مگر ایسا نہ ہو سکا۔ وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ حضور رسول اللہ کے توسل سے دعا مانگنا شرک ہے اور تمام مقامات مقدسہ کا گرا دینا جائز ہے جو مسجدیں شہداء کے مدفنوں کے قریب ہیں ان کا منہدم کر دینا واجب ہے۔

چنانچہ عبدالوہاب نے کئی ایسی مسجدیں گرائیں۔ جمعہ کے دن اور رات میں زائد اور نیز کسی بھی وقت رسول اللہ پر درود بھیجنا بدعت اور گمراہی ہے۔

کتب بحوف بارہ مولوی خیر شاہ امرتسری میں ہے کہ قبر پر سبزی اور پھول چڑھانا جائز ہے۔ فتاوٰے عالمگیری مطبوعہ خادم پنجاب امرتسر میں ہے کہ قبروں پر پھول گلاب اور خوشبودار سبز گھاس چڑھانا بہتر ہے۔ ناظرین! اور ایسی مسلمان نذر ماننا بھی بدعت ہے حالانکہ قرآن شریف میں "وما انفقتم من نفقة او نذرتم من نذر" "ثم لیقضوا تفثهم ولیوفوا نذورهم" جا بجا نذر کا ذکر ہے نیز امام حسین علیہ السلام کے بیمار ہونے پر رسول اللہ کے حکم سے حضرت علی و فاطمہ و فضہ و حسن و حسین نے تین تین روزے رکھنے کی نذر مانی اور نذر کے پورا ہونے پر آیہ "یوفون بالنذر" کا نزول ہوا۔ حضرت مریم کی والدہ نے نذر مانی تھی کہ میں اپنے بیٹے کو تیرے نذر کروں گی چنانچہ اسی بارہ میں "رب انی نذرت لک ما فی بطنی" ہے اور روزہ کی نذر کا اس طرح ذکر ہے "فقولی انی نذرت للرحمان صوما"۔

تبرا

مشکوۃ فصل ثالث باب الحب فی اللہ میں ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ جانتے ہو کہ کونسا عمل بہتر ہے کہ کسی سے اللہ کی خاطر محبت ہو اور اللہ کی خاطر بغض رکھا جاوے (یعنی تولا و تبرا)

فتح الباری مطبوعہ دہلی "باب کتاب الایمان میں صفحہ اول ۴۶ پر ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ خالص ایمان یہ ہے کہ کسی سے اللہ کی خاطر محبت ہو اور اللہ کی خاطر دشمنی کی جاوے۔

عمدۃ القاری میں ہے کہ حضرت نے حکم ابن ابی العاص اور اس کی نسل پر لعنت کی۔ نیز تاریخ طبری صفحہ ۵۷ میں ہے کہ آنحضرت نے عبداللہ بن ابی سرح پر لعنت کی۔ تاریخ طبری ۲۴۸ میں ہے کہ آنحضرت نے بنی امیہ اور ان کے غلاموں پر لعنت کی۔

"قال فاخرج منها فانک رجیم وان علیک لعنتی الی یوم الدین" یعنی خدا نے شیطان سے کہا کہ اے ابلیس نکل جا کہ تو رجیم ہے اور تجھ پر قیامت تک میری لعنت ہے۔

"ولکن لعنهم اللہ بکفرهم فلا یؤمنون الا قلیلا" یعنی خدا نے ان کے کفر کی وجہ سے ان پر لعنت کی ہیں وہ بہت کم ایمان لائیں گے۔

"اولئک الذین لعنهم اللہ ومن یلعن اللہ فلن تجد له نصیرا" یعنی وہ لوگ ہیں جن پر

خدا نے لعنت کی ہے۔ اور جس پر خدا نے لعنت کی ہرگز کسی کو اس کا مددگار نہ پائے گا۔

"یا ایہا الذین اوتوا الکتاب آمنوا بما نزلنا مصدقا لما معکم من قبل ان نطمس وجوھا فنردھا علی ادبارھا او نلعنھم کما لعنا اصحاب السبت" یعنی سرکش اہل کتاب پر اصحاب سبت کی طرح لعنت کی گئی ہے۔

"فبما نقضھم میثاقھم لعناھم" یعنی ان کے نقض عہد کی وجہ سے ہم نے ان پر لعنت کی۔

ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والآخرۃ" یعنی جو لوگ خدا اور رسول کو ایذا دیتے ہیں۔ ان پر دنیا اور آخرت میں خدا نے لعنت کی ہے۔

ملعونین اینما ثقفوا اخذوا وقتلوا تقتیلا" منافقین ملعون ہیں، جہاں کہیں پائے جائیں اور پکڑے جائیں، قتل کر دیے جائیں۔

"قل ھل انبئکم بشر من ذالک مثوبۃ عند اللہ من لعنہ اللہ وغضب علیہ" یعنی خدا کی لعنت اور غضب کا اظہار ہے۔

"فلعنۃ اللہ علی الکافرین" خدا کی لعنت ہے کفار پر۔

ان الذین کفروا وماتوا وھم کفار علیہم لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین" یعنی جو لوگ کافر رہے اور حالت کفر میں مر گئے ان پر خدا اور اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔

اولئک یلعنھم اللہ ویلعنھم اللاعنون" یعنی یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ کی اور تمام لعنت کرنے والوں کی لعنت ہے۔

لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل علی لسان داؤد وعیسی ابن مریم ذالک بما عصوا وکانوا یعتدون" بنی اسرائیل میں سے جو لوگ کافر تھے ان پر داؤد اور عیسیٰ ابن مریم نے لعنت کی کیونکہ وہ حد سے بڑھ گئے۔

"تاریخ الخلفاء ۳۳" پر ہے کہ آنحضرتؐ نے مروان اور مروان کے باپ پر لعنت کی جبکہ ابھی مروان صلب پدر میں تھا۔ بخاری کتاب المغازی میں ہے کہ آنحضرتؐ نماز فجر کی آخری رکعت سے سر اٹھاتے تو فرماتے کہ خدایا لعنت ہو فلاں اور فلاں اور فلاں پر۔ ملل و نحل، شرح مواقف۔ رسالہ عقائد ملا باقر، کتاب سقیفہ ابو بکر جوہری میں ہے۔ کہ آنحضرتؐ نے جیش اسامہ سے تخلف کرنے والوں پر لعنت کی۔

تبرا کے لغوی معنی کسی چیز سے بیزار ہونا ہیں جیسے کسی شراب خوار نے شراب پینا چھوڑ دیا تو اس نے شراب سے تبرا کر دیا۔

آپ کسی ناگوار چیز کو دیکھ کر اس سے نفرت کرتے ہیں۔ گویا آپ اس سے فطرتاً بیزار ہیں۔

آپ نماز میں لا الٰہ الا اللہ پڑھتے ہیں جس کا مطلب صرف یہ ہے کہ آپ جھوٹے معبودوں سے بیزار ہیں۔

آپ نماز کا آغاز اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم سے کرتے ہیں۔ یعنی آپ شیطان سے بیزاری کا اظہار کرتے ہیں۔

جب آپ سورہ فاتحہ میں غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پڑھتے ہیں یعنی آپ مغضوب و گمراہ لوگوں سے بیزاری ظاہر کرتے ہیں

یعنی دشمن سے بیزاری کا مفہوم [illegible] توحید و عبادت میں داخل ہے۔

سورہ توبہ میں ہے "براءۃ من اللہ ورسولہ الی الذین عاہدتم من المشرکین" یعنی اے مسلمانو جن مشرکوں سے تم نے معاہدہ کیا تھا۔ اب خدا اور رسول کی طرف سے ان سے بیزاری کا حکم ہے

پس ثابت ہوا کہ تبرا کرنا بھی واجب ہے

واضح رہے کہ [illegible] تبرا [illegible] کا [illegible] قرآن پاک اور احادیث اس کے جواز کی شہادت دے رہے ہیں۔

جن لوگوں نے اہلبیت علیہم السلام پر مظالم ڈھائے۔ اب وہ مر چکے ہیں۔ ان سے اظہار بیزاری کرنا اصولاً ایسا ہی ہے جیسے کہ ان کی موجودگی میں ان سے کیا [illegible] اعتبار کر کے اہلبیت کی حمایت کرنا ہیں۔ دشمنان اہلبیت پر تبرا اور لعنت کرنا ہمیں انہی درجات عالیہ کا مستحق بنا دیتا ہے۔ جن کے حضرت سلمان فارسی، حضرت مقداد، حضرت ابوذر غفاری، حضرت عمار وغیرہ مستحق ہوئے۔

لہذا محبان اہلبیت کی نسبت [illegible] اصول پر [illegible] تبرا پر مجبور ہیں۔ اور تبرا کو تولا سے بہتر مانتے ہیں معقولیت بھی یہی حکم دیتی ہے کہ محبوب کے دشمنوں سے دشمنی رکھنا ہی محبوب سے دوستی رکھنے کا ثبوت ہے۔ محبوب کو دوست رکھنا اور اس کے دشمنوں سے بھی دوستی رکھنا درحقیقت محبوب سے ہنسی کرنا ہے۔ یہ ذلیل و منافقانہ روش ہمارے دشمنوں کو مبارک ہو۔ ہم تو اس بیہودہ طریقے سے دل سے بیزار ہیں۔

نجاست مشرکین

تفسیر سیف [illegible] جلد دوم صفحہ ۲ و تفسیر کشف [illegible] جلد دوم صفحہ ۲۹ میں بروایت ابن عباس لکھا ہے کہ سورہ توبہ آیہ نمبر ۲۸ [illegible] مشرکوں نجس کے رو سے مشرکین کتے اور سور کی طرح نجس العین ہیں۔ اور یہی [illegible] جلد سوم [illegible] ارشاد ہے۔

بندریا کا قصہ

بخاری کتاب المناقب باب ایام جاہلیت [illegible] عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ میں نے زمانہ جاہلیت میں ایک بندریا دیکھی جس کے گرد بہت بندر جمع تھے کیونکہ وہ بندریا زنا کی مرتکب ہوئی تھی۔ اور ان بندروں نے اس بندریا کو سنگسار کر دیا۔ اور میں نے بھی اس سنگساری میں حصہ لیا۔ مؤلف کا خیال ہے کہ عمرو بن میمون کا بندریا سے [illegible] کسی نسبی تعلق کی رشتہ دار عورت سے ہوگا جو بار بار [illegible] اور [illegible] قصور ہوگا۔ [illegible] سے [illegible] اور عورت نے زنا کیا ہوگا جسکو اس کے بحیثیت قریب [illegible] ہوگا۔ [illegible] کے مشورہ میں یہ بھی شریک ہوگا

ناظرین بخاری کی ہر لیاقت کا [illegible] کا عقیدہ ہے کہ بخاری کی تلاوت سے تلاوت قرآن کی طرح [illegible] ہو جاتے ہیں۔ قحط، وبا، امساک باراں اور امراض کا حقیقی علاج ہے [illegible] ہو جاتی ہے۔ [illegible] اگر کوئی شخص کہے کہ واللہ میرے گھر رسول اللہ تشریف رکھتے ہیں [illegible] گنہ گار نہ ہوگا۔ شاید ایسے ہی بیہودہ اعتقاد کی بنا پر بخاری کو [illegible] تقسیم کیا گیا ہے [illegible] قرآن معلوم ہو۔ نیز یہ امر بھی حیرت انگیز ہے کہ امام بخاری نے رسول اللہ کی [illegible] مقامات پر صرف رجل کا لفظ استعمال کیا ہے جو تعلیم عمر بن خطاب کے تقاضا سے ہے جب اس نے کہا کہ یہ شخص ہذیان کی حالت میں ہے گرو اور چیلے ایک ہی نمونہ کے ہیں۔

توثیق علمائے کرام اہل سنت

سید علی ہمدانی شافعی سنی۔ [illegible] کتاب ینابیع [illegible] میں لکھا ہے کہ سید علی ہمدانی اہلسنت کے علمائے عظام میں سے تھے۔ [illegible] کی کتاب مودۃ القربیٰ قابل تعریف اور توصیف

اور ماہر فنون سب جانتے ہیں۔ ملا جامی نے نفحات [illegible] میں لکھا ہے کہ سید علی ہمدانی اولیائے کبار اور علمائے نحریر سے تھا اور اس نے ایک ہزار چار سو اولیائے کی صحبت خاص کی، علوم ظاہری اور باطنی سے آگاہ [illegible] شقائق [illegible] وتفسیر کا [illegible] وقطب [illegible] شیوخ زمان تھا۔

جمال الدین محدث [illegible] صاحب تحفہ نے شیخ [illegible] سے ہے جیسا کہ اس نے رسالہ اصول حدیث میں بیان کیا ہے اور [illegible] کتب [illegible] لکھی گئی ہیں ان میں نسخہ صحیحہ روضۃ الاحباب [illegible] ملا علی قاری نے [illegible] اور شاہ ولی اللہ نے ازالۃ الخفا میں روضۃ الاحباب سے [illegible] ملا علی قاری [illegible] شرح مشکوٰۃ میں نقل کی ہے کہ جمال الدین مشائخ کبار سے تھا [illegible] سلک [illegible] اس کو اہل بیت کے اکابر محدثین سے لکھا ہے۔ جیسا کہ شرح بخاری [illegible] اور رجال مشکوٰۃ میں روضۃ الاحباب سے روایات نقل کی گئی ہیں [illegible] تخریج کیا گیا ہے اور مستند اور معتبر مانا گیا ہے۔

ابن صباغ مالکی سنی [illegible] ابن حجر عسقلانی نے [illegible] سخاوی نے کتاب ضوء اللامع میں اور عمر بن [illegible] نے اتحاف الورٰی میں [illegible] ذخیرۃ المال میں اور فاضل رشید نے ایضاح میں اور [illegible] سمہودی نے جواہر العقدین میں لکھا ہے کہ ابن صباغ فقیہ اور محدث تھا۔ اور صاحب فضائل و مناقب تھا وغیرہ۔

فخر الدین رازی [illegible] وفیات الاعیان اور طبقات الکبرٰی سبکی اور طبقات [illegible] فخر الدین [illegible] کو امام العلماء اور صاحب تصانیف مشہور آفاق اور ماہر علوم و فنون وغیرہ لکھا ہے۔

امام جار اللہ زمخشری [illegible] وفیات الاعیان [illegible] اور طبقات سنیہ مسمٰی بجواہر مضیہ اور [illegible] فی علم الاوائل [illegible] جلبی اور اعلام الاخیار کفوی اور بغیۃ الوعاۃ اور مفتاح [illegible] انساب سمعانی میں زمخشری کی غایت درجہ تعریف وتوصیف کی گئی ہے [illegible] لکھا ہے کہ زمخشری حنفی علوم حدیث و تفسیر و ادب میں یگانہ آفاق [illegible] کا فخر ہو گیا اور بیشک و شبہ اپنے زمانہ کا امام اور فقیہ اور متکلم اور محدث [illegible] مجتہد تھا۔ علوم میں [illegible] کسی کے ایسے اساتذ نہیں۔ خاص کر تفسیر کشاف بے مثل تصنیف ہے اگر [illegible] تو اس کی ملازمت کرنی چاہئے

عمر بن عادل حنبلی سنی [illegible] شعرانی میں عمر بن عادل کو ثقہ اور علم مسلم کیا گیا ہے۔

ملا علی قاری۔ ملا عبدالحلیم نے رسالہ تعلیقات میں ملا علی قاری کو کبار محدثین سے لکھا ہے۔
کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون میں فقہ اکبر کی شرحوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ
ایک شرح ملا علی قاری کی بھی ہے جس کا نام منح الروض الازہر ہے۔

جمال الدین مزی۔ کشف الظنون میں ہے کہ جمال الدین مزی کی تصنیف تہذیب الکمال
فی اسماء الرجال تیرہ جلدوں میں ہے۔ وہ اپنی نظیر و عدیل نہیں رکھتی۔ امام ذہبی نے اسی تہذیب الکمال
کا اختصار کیا ہے۔

محب طبری۔ شاہ صاحب نے جواب طعن فدک میں تسلیم کیا ہے کہ محب طبری کی کتاب ریاض
النضرہ معتبر اور مشہور ہے۔ شاہ ولی اللہ نے ازالۃ الخفا میں اس کی روایات کو درج کیا ہے۔ فاضل
رشید نے شوکت عمریہ میں ریاض النضرہ کو کتب معتبرہ اہلسنت سے شمار کیا ہے۔ امام المحدثین ذہبی اپنی
کتاب معجم مختص میں اس کو جلیل القدر عالم و عارف فقیہ لکھتا ہے۔ تقی الدین نے عقد الثمین میں
اس کی بہت حمد و ثنا کی ہے۔ ابن سبکی طبقات شافعیہ میں اس کی تعریف میں رطب اللسان ہے
المنتقی میں لکھا ہے کہ محب طبری حافظ اور متقی اور عالم در رجال و عارف و فقیہ و شیخ الحرام اور
زاہد اور محدث تھا۔ مکہ میں شافعی کے بعد ایسا عالم کوئی نہیں ہوا۔

یاقوت حموی۔ تاریخ ابن خلکان میں یاقوت حموی کے فضائل علمیہ و محامد حسامیہ
لکھنے کے بعد یہ بھی لکھا ہے کہ عالم، مصنف کے متعصب ترین علماء میں سے تھا۔

ابن حزم۔ ابن حزم اندلسی مصنف جمع بین الصحیحین کا استاد تھا۔ تحفہ کے باب امامت
میں شاہ صاحب نے لکھا ہے۔ ابن حزم علمائے اہلسنت سے ہے۔ ابن تیمیہ نے منہاج
میں اور ابن القیم نے زاد المعاد میں۔ ابن حجر عسقلانی نے ... میں کتاب محلی سے استفادہ کیا ہے۔
خلاصۃ الاعیان میں ابن حجر مکی میں ہے کہ ابن حزم ظاہری شیخ امام علامہ یکتائے زمانہ کے اور صاحب
تصانیف عالیہ ہے۔ اعاظم علماء ماہرین حدیث و فقہ اور ناقدین میں سے تھا۔ اور زمانہ کے کل علما
سے سب سے زیادہ حافظ اور ثقہ اور پرہیزگار تھا۔ بڑے بڑے محدثین اور فقہا اسکے شاگرد تھے سپین
میں ایسا جامع علوم کوئی عالم نہیں ہوا۔

سید سمہودی۔ جذب القلوب شیخ عبد الحق میں ہے کہ سید نور الدین سمہودی بن سید شریف
عفیف الدین عبداللہ بن احمد حسینی مدنی مصنف وفاء الوفا سید۔ عالم کامل یکتائے اعلام۔ عالم مدینہ
خیر الانام ہے اس پر خدا کی وہ رحمت ہو جو نیکوکاروں پر ہوتی ہے خدا اسکو دار القرار جنت میں جگہ دے۔

عمر ابن شیبہ۔ منتہی الکلام مولوی حیدر علی میں ہے کہ عمر بن شیبہ حافظ حدیث اور آئمہ امجاد میں سے ہے۔

ملا محمد ابن خاوند شاہ۔ روضۃ الصفا مصنفہ ملا محمد بن خاوند شاہ اہلسنت کے ہاں نہایت معتبر اور مستند کتاب ہے یہ کتاب محدثین عظام مثل ابن اسحاق و بیہقی و ذہبی کی تصانیف سے جمع کی گئی ہے۔ تحفہ نے اس کتاب سے جا بجا استفادہ کیا ہے۔

غیاث الدین۔ حبیب السیر۔ تیار کردہ مصنفہ غیاث الدین بن ہمام الدین المعروف خاوند امیر ہے غیاث الدین نے اس کتاب کو اپنے نانا کی تاریخ روضۃ الصفا سے خلاصہ کرکے لکھا ہے۔ اور اپنی طرف سے لطیف اضافہ بھی کیا ہے۔ صاحب تحفہ نے اس کتاب کو طعن سوم و چہارم و یازدہم میں تاریخ معتبرہ میں سے تسلیم کیا ہے۔

ملا معین ہروی۔ معارج النبوۃ سیر ملا معین ہروی بھی اس کو کہا جاتا ہے، مصنفہ ملا معین ہروی نہایت پایہ اور مستند کتاب تسلیم کی گئی ہے شیخ عبدالحق محدث دہلوی اپنی کتاب مدارج النبوۃ میں بکثرت معارج النبوۃ سے سند لیتے ہیں مزید براں خود مصنف معارج النبوۃ اس کے دیباچہ میں رقمطراز ہے کہ میں نے یہ کتاب چہار صد معتبر کتب سے منتخب روایات واسانید معتبرہ جمع کی ہے۔

کتاب نہج البلاغۃ۔ علامہ تفتازانی نے شرح مقاصد میں۔ قوشجی نے شرح تجرید میں۔ گاذرونی نے مفتاح الفتوح میں فاضل قوام الدین یوسف بن حسن بغدادی نے اپنی شرح میں۔ ابن خلکان نے وفیات الاعیان میں۔ علامہ یافعی نے مرآۃ الجنان میں۔ نواب صدیق حسن خان نے ابجد العلوم میں ابن ابی الحدید نے اپنی شرح میں۔ و شیخ محمد عبدہ مصری نے اپنی شرح میں تسلیم کیا ہے کہ نہج البلاغۃ جناب امیر علیہ السلام کا اپنا کلام ہے۔

ابن قتیبہ۔ تاریخ خطیب و ابن خلکان و مرآۃ الجنان و انساب سمعانی اور جامع الاصول اور تہذیب الاسماء نووی و طبقات ابن قاضی و سیوطی و طبقات شافعیہ و ذہبی و لسان المیزان عسقلانی اور ازالۃ الغین مولوی حیدر علی میں ابو محمد عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ کے فضائل اور محامد کی بہت تعریف کی گئی ہے۔ وفیات الاعیان میں ہے کہ ابن قتیبہ فاضل اور ثقہ تھے۔ و لسان المیزان میں ہے کہ ابن قتیبہ اہلسنت کا فاضل اور ثقہ عالم ہے۔ اور صاحب تصانیف مشہور سے معروف تھا۔

امام بیہقی۔ وفیات الاعیان اور مرآۃ الجنان اور فیض القدیر و مصباح۔ کشف الظنون اور طبقات سبکی میں امام بیہقی کی صد درجہ تعریف و توصیف کی گئی ہے۔ شاہ عبدالعزیز نے بستان المحدثین

میں لکھا ہے کہ خدا نے امام بیہقی کے علم میں عظیم برکت دی۔ وہ قوت حفظ کو کمال مرتبہ تک پہنچا ہوا۔ اس کی تصنیف مجوزہ روزگار ہیں جنکی مثل سابقین سے نہیں ہو سکتی۔ امام الحرمین کہتا ہے کہ امام بیہقی جیسا عالم مجھے کوئی نہیں معلوم ہوا۔ اور سبکی کہتا ہے کہ اس کی تصانیف میں سے دلائل النبوت اور شعب الایمان اور کتاب الاعتقاد اور کتاب مناقب شافعی اور کتاب مدخل بے نظیر ہیں۔ عبد العزیز مروزی فقیہ کہتا ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک صندوق زمین سے آسمان کی طرف جا رہا ہے جس کے گردا گرد نور ہی نور ہے میں نے پوچھا یہ کیا چیز ہے فرشتوں نے کہا کہ یہ امام بیہقی کی تصنیفات ہیں جو بارگاہ کبریا میں مقبول ہو گئی ہیں۔ امام بیہقی ۴۵۸ھ میں فوت ہوا۔

حاکم تہذیب الاسماء نووی اور رجال مشکوۃ شیخ عبد الحق اور مرآۃ الجنان یافعی اور کتاب الامتاع ذہبی اور وفیات الاعیان ابن خلکان میں امام حاکم کی جلالت علم اور رفعت فضل کا تذکرہ موجود ہے۔ فیض القدیر مناوی میں ہے کہ سبکی کہتا ہے کہ اس امر پر تمام علما متفق ہیں کہ امام حاکم ان سب سے بڑا امام ہے جنکی ذات نے مذہب دین کو محفوظ رکھا ہے۔ جامع الاصول ابن اثیر میں ہے کہ امام حاکم فن حدیث کا عالم اور اسکے غوامض اور اسرار سے آگاہ اور عارف تھا۔ رسالہ ترجیح مذہب شافعی امام فخر الدین رازی میں ہے کہ حاکم علم اور تحقیقات میں سب سے بڑھ کر تھا ۴۰۵ھ میں فوت ہوا۔

ابو الشکور شیخ احمد فاروقی سرہندی نے جس کو ملت مجدد الف ثانی کہتے ہیں اپنے مکاتیب میں لکھا ہے کہ ابو الشکور محمد بن عبد السعید کابر علمائے حنفیہ سے ہے۔

عبد الکریم۔ طبقات ابن جماعہ میں عبد الکریم سمعانی کی بہت صفت و ثنا کی ہے۔

ابو بکر انباری۔ انساب سمعانی میں ابو بکر انباری کی بے مثل قابلیت اور عظیم المرتبہ علم کو تسلیم کیا گیا ہے۔ ۳۲۸ھ میں فوت ہو گیا۔

شیخ عبد الحق۔ کتاب اخبار الاخیار محمد ... میں ہے کہ شیخ عبد الحق کمال باطنی و ظاہری سے آراستہ اور جمال نبوی کا عاشق صادق تھا۔ وہ قطب زمان اور اولیائے کبار کی صحبت میں رہا۔ اس نے کنز العمال کے مصنف علی متقی کے شاگرد شیخ عبد الوہاب متقی کی شاگردی کی۔ وہ مشاہیر علمائے ہند سے تھا۔ اس نے حدیث میں کتب معتبرہ تصنیف کیں جن کو علمائے زمان نے دستور العمل بنایا۔ العینی ج فاضل رشید میں ہے کہ اس کے علوم و فنون کا درجہ کمال سے برتر تھا۔ اور علمائے اہلسنت نے اس کی تصانیف کو مسلم المعتبرات تسلیم کیا ہے۔

ابن حجر مکی خفاجی نے ریحانۃ الالباء میں ابن حجر کی کو صاحب فضل و کمال تسلیم کیا ہے۔ شیخ

عبدالحق نے ماثبت بالسنہ میں اس کو شیخ الطریقت والمحدثین لکھا ہے اور کشف الظنون میں اس امام کو حافظ لکھا گیا ہے۔ [illegible]ھ میں فوت ہوا۔

امام یافعی ۔ درر کامنہ عسقلانی، شذرات الذہب، مرآۃ الجنان، تاریخ ابن رافع، طبقات فقہائے شافعیہ اسنوی، طبقات الخواص وغیرہ میں ہے کہ وہ [illegible] سال کی عمر میں بالغ ہو گیا تھا۔ اور علوم و نقل میں مشہور زمانہ تھا۔ اس کے اوصاف و مناقب بیان سے مستغنی ہیں۔ اس کی تصانیف مفیدہ مختلف فنون میں ہیں۔ اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت بھی ہوئی اور آنحضرت نے اس کی شفاعت کا وعدہ فرمایا۔

ابو محمد سفیان ۔ لواقح الانوار فی طبقات الاخیار امام عبدالوہاب شعرانی اور شرح بخاری کرمانی میں ہے کہ ابو محمد سفیان بن عیینہ تابعین علمائے اخیار میں سے ہے۔ چار برس کی عمر میں قرآن حفظ کر لیا اور سات برس کی عمر میں حدیث کی کتابیں تصنیف کیں۔

عبدالوہاب شعرانی ۔ صاحب منتہی الکلام نے مسلک اول میں امام عبدالوہاب شعرانی کی قابلیت پر فخر و مباہات کیا ہے۔ رسالہ انتباہ فی سلاسل اولیاء شاہ ولی اللہ میں ہے کہ شعرانی عارف باللہ اور صاحب تصانیف تھا۔

ابو یحییٰ ۔ لواقح الانوار فی طبقات الاخیار شعرانی میں ہے کہ فتح الباقی تصنیف ہے شیخ الاسلام ابو یحییٰ زکریا انصاری شافعی کی۔ اور ابو یحییٰ کے متعلق سیدنا و مولانا شیخ الاسلام لکھا ہے۔

خطیب ۔ مدینۃ العلوم میں ہے کہ خطیب بغدادی حفاظ اور ماہرین حدیث اور ثقہ اور عالم تھا۔ مصعدی اس کو فن حدیث کا امام کہتا ہے اور اس کو یحییٰ بن معین اور علی بن المدینی اور ابی خیثمہ کا ہم پایہ بتاتا ہے۔

ابن الصلاح ۔ وفیات الاعیان میں ابن الصلاح کے متعلق لکھا ہے کہ یہ تفسیر حدیث فقہ وغیرہ میں فاضل عصر تھا۔ [illegible]ھ میں فوت ہوگیا۔

ابن القیم ۔ سیوطی نے بغیۃ الوعاۃ میں لکھا ہے کہ ابن القیم تفسیر حدیث اور اصول وغیرہ میں اہلسنت کے ائمہ کبار اور مجتہدین میں سے تھا۔

ابن عبدالبر ۔ انساب سمعانی اور استیعاب اور تراجم الحفاظ بدخشانی اور مرآۃ الجنان اور تبیان ابن ناصر الدین میں استیعاب کے مصنف علامہ ابن عبدالبر کے بہت فضائل اور مناقب لکھے ہیں کہ عبدالبر حفظ اور اتقان میں اپنے زمانے کا سردار تھا۔ سپین میں اس جیسا محدث کوئی نہیں ہوا وہ سب

اہلِ مغرب سے بڑھ کر حافظ حدیث تھے۔ اس کی تصنیفات بے مثل ہیں۔ صحابہ کے حالات میں استیعاب جیسی اور کوئی کتاب نہیں ہے۔

ابن عربی۔ رئیس المحققین مولوی محمد علی صاحب منتہی الکلام اور مفتاح کنز الدرایہ میں ہے کہ ابن عربی خاتم علمائے اندلس اور آخر حفاظ تھے۔ کریم النفس، شریف الاخلاق اور علوم کا [illegible] علوم اور ثاقب الذہن تھے۔ اس کی تصنیفات مطالب علمی سے مالا مال ہیں۔ اس کی مدح و ثنا اور فضائل و محامد بکثرت ہیں۔ اس کی تفسیر کبیر مشہور و معروف ہے۔

ابن عربی۔ ملا علی قاری نے تاریخ اسلام سے نقل کیا ہے کہ ہمارے شیخ محقق علامہ حافظ مفتی مصنف ابو زرعہ احمد سے جو ہمارے شیخ حافظ عراقی شافعی کا بیٹا ہے ابن عربی کے متعلق پوچھا گیا۔ اس نے جواب دیا کہ بے تحقیق ابن عربی کی مشہور کتب فصوص الحکم اور فتوحات مکیہ میں کفریات ہیں جو صاف صاف اور بلا شک و شبہ ہیں۔ پھر لکھتے ہیں کہ ابن کثیر شیخ عماد الدین نے بیان کیا کہ وہ حافظ جمال الدین مزی کے ہمراہ امام قونوی کے پاس گیا۔ پس ابن عربی کی فصوص الحکم کا ذکر کیا تو امام قونوی نے کہا کہ اس میں کفر ہی کفر ہے۔

مناوی۔ علامہ مناوی بہت بڑے [illegible] تصانیف [illegible] فیض القدیر شرح جامع صغیر اور شرح شمائل ترمذی مشہور ہیں جس کی تعریف کفایۃ [illegible] اور کشف الظنون میں بہت کی گئی ہے۔

ابن مردویہ۔ معجم البلدان یاقوت حموی میں ہے کہ ابو بکر احمد بن موسیٰ بن مردویہ ثقہ اور معتبر محدث تھا۔ علامہ سیوطی نے اس کی روایات سے استفادہ کیا ہے۔ صاحب کشف [illegible] میں لکھتے ہیں اس کی اور دیلمی اور ابن جریر کی تفاسیر کو [illegible] بہتر شمار کیا ہے۔ خطیب خوارزمی لکھتا ہے کہ ابن مردویہ امام اور حافظ حدیث اور فخر زمانہ محدثین تھے۔ سمعانی نے انساب اور ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ میں جا بجا ابن مردویہ سے استفادہ کیا ہے۔

حافظ ضیاء الدین۔ کشف الظنون جلد دوم ص ۲۹۵ میں ہے کہ کتاب المختارہ حافظ ضیاء الدین بن عبد الواحد مقدسی حنبلی کی تصنیف [illegible] جس کی وفات ۶۴۳ھ میں ہوئی۔ اس میں التزام کیا ہے صحت کا اور ان حدیثوں کی تخریج کی جن کے قبل کوئی سابق نہ تھا۔ ابن کثیر نے کہا کہ یہ کتاب ناتمام رہی۔ ہمارے بعض مشائخ اسے مستدرک حاکم پر ترجیح دیتے ہیں۔ تدریب الراوی میں علامہ سیوطی ۹۱۱ھ لکھتے ہیں کہ منجملہ [illegible] ضیاء المقدسی نے ایک کتاب جمع کی ہے جس کا نام مختارہ ہے

اس میں التزام کیا ہے صحت کا اور ایسی حدیثیں اس میں ذکر کی ہیں جن پر کسی نے سبقت نہیں کی کتاب استفید الا لیفصح [illegible] زین الدین عراقی علامہ سخاوی شرح مشکوٰۃ عبد الحق دہلوی۔ اتحاف النبلاء مولوی صدیق حسن خاں، وغیرہ میں تصریح موجود ہے اور حسن [illegible] میں بھی یہ زور الفاظ درج ہیں۔ کہ کتاب مختارہ ضیاء الدین مقدسی نہایت معتبر اور صحیح احادیث کا مجموعہ ہے۔

ابن ابی حاتم۔ قاضی [illegible] سیوطی شاہد ہے کہ ابن حاتم نے اپنی تفسیر میں اس کا التزام کیا ہے کہ صحیح ترین روایات کو وارد کرے اور کسی موضوع حدیث کو اس نے نہیں لکھا۔ تفسیر اتقان سیوطی حصہ دوم صفحہ ۱۹۰ میں ہے کہ ابن ابی حاتم نے اس کا التزام کیا ہے کہ اس حدیث کو داخل تفسیر کرے جو اصح ہو

شیخ احمد بن عبد القادر بن بکری العجیمی۔ علامہ مولوی صدیق امیر المؤمنین اہلحدیث نے لکھا ہے کہ شیخ احمد بن عبد القادر بن بکری عجیلی سے علوم کو بہت اکابر نے حاصل کیا ہے جو تعداد میں کثیر ہیں۔ ان کی تصنیفات سے بہت رسائل و مسائل ہیں جن میں ایک نحو قدسیہ ہے۔ دوسرا عقد جواہر اللآل فی مدح آل رسول ہے جس کی شرح بھی لکھی [illegible] ان کے مناقب کثیر ہیں اور فضائل بے شمار ہیں [illegible] تصنیف [illegible] میں سرگرم رہے یہاں تک کہ گوشہ نشین ہو گئے

علی الخواص۔ وقت کے اولیاء میں سے تھے علی خواص اپنے عہد میں صاحب کرامات تھا۔ شعرانی کہتا ہے کہ علی خواص بڑا شیخ [illegible] کامل اور [illegible] ولی تھا قرآن اور حدیث کے معنوں میں نفیس کلام [illegible] وہ لوگ کہ جس میں [illegible] نہیں ہوتا

قاضی عضد الدین۔ کتاب مواقف مصنف ہے قاضی عضد الدین کی اس کتاب کی شرح سید شریف جرجانی نے کی ہے [illegible] میں ہے کہ حافظ شمس الدین محمد عبد الرحمان سخاوی نے ایک رسالہ قاضی عضد الدین کے حالات میں لکھا ہے جس میں مرقوم ہے کہ قاضی موصوف علامہ اور محقق [illegible] کا باپ رکن الدین [illegible] عبد الغفار بن احمد تھا جو قاضی القضاۃ تھا۔ اس کا نشوونما [illegible] علوم حاصل کئے اور شیخ زین الدین ہنگی کی [illegible] حاصل کی اور شیخ زین الدین قاضی بیضاوی کا شاگرد تھا۔ قاضی عضد الدین معقولات میں [illegible] بڑی مہارت رکھتا تھا۔ دیگر علوم میں سے بہت دسترس تھی۔ اس سے بڑے بڑے فضلا نے فیض حاصل کئے جیسے شمس کرمانی اور ابہری وغیرہ نے اور نیز سعد الدین تفتازانی نے بھی [illegible] مواقف و مختصر مواقف وغیرہ اس کی تصنیفات ہیں۔ نیز ابن حجر عسقلانی نے درر کامنہ میں قاضی موصوف کی بہت تعریف کی ہے۔

امام بغوی۔ سنیوں کا شیخ الاسلام اور علامۃ الزمان ابن تیمیہ اپنی کتاب منہاج السنت میں لکھتا ہے کہ بغوی نے اپنی تفسیر میں ایک بھی موضوع حدیث نہیں لکھی۔ ازالۃ الخفا ولی اللہ اور وفیات الاعیان ابن خلکان اور مرآۃ الجنان یافعی اور وافی بالوفیات صفدی اور میزان ذہبی اور طبقات ابن جماعۃ اور بغیۃ الوعاۃ سیوطی میں ہے کہ تفسیر ثعلبی نہایت معتبر اور بڑے پایہ کی تفسیر ہے اور صاحب تفسیر صالح آدمی ہے۔ ایسے ہی اہلسنت کی کتب کثیرہ میں وارد ہے کہ بغوی فاضل اور ثقہ تھا۔ اور واحدی بھی تفسیر ثعلبی کی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملاتا ہے۔

ابو اللیث۔ اعلام اخیار کفوی میں ابو اللیث کے متعلق لکھا ہے کہ یہ شخص شیخ الامام اور مقتدی الانام اور فقیہ ہے۔

ابو القاسم المعروف بہ ابن عساکر۔ وفیات الاعیان ابن خلکان میں ابن عساکر کی نہایت درجہ تعریف و ثنا کی گئی ہے۔

ملا علی متقی۔ اخبار الاخیار شیخ عبد الحق دہلوی میں ملا علی متقی کی تعریف و توصیف کی گئی ہے جس کا ماحصل یہ ہے کہ اس کے آباء کرام جونپور سے آ کر مکہ میں مقیم ہوئے۔ ملا علی نے دنیا کو اپنے علوم و فنون دینی اور مجاہدات اور عرفان سے منور کر دیا۔

امام طبری۔ طبقات فقہائے شافعیہ سبکی۔ تہذیب الاسماء امام نووی۔ طبقات ابن جماعہ۔ انساب سمعانی۔ تاریخ خطیب۔ مدینۃ العلوم۔ وفیات الاعیان میں لکھا ہے کہ طبری امام جلیل اور مجتہد مطلق اور دنیا کے اماموں سے تھا۔ وہ علوم دین میں یگانہ تھا اور حدیث و تاریخ و تفسیر و فقہ کا امام تھا۔ اس کی تاریخ اصح التواریخ ہے۔ وہ ترمذی اور نسائی کا ہم پایہ تھا۔ اس نے بخاری اور مسلم کے استادوں سے احادیث حاصل کیں۔ اور اس کی تصنیفات کو اس کا کوئی اہل زمانہ نہیں پہنچا۔ تحفہ کے باب دوم کید پنجاہ و دوم میں تسلیم کیا گیا ہے کہ کتاب محمد بن جریر الطبری شافعی اصح التواریخ ہے۔ صواعق نصر اللہ کابلی میں بھی تاریخ طبری کو اصح التواریخ مانا گیا ہے۔

ابن خلکان۔ طبقات ابن جماعہ۔ تاریخ یافعی۔ تاریخ صلاح الدین فزاری۔ طبقات اسنوی۔ حسن المحاضرۃ سیوطی۔ مدینۃ العلوم اور مصنفات ذہبی میں ہے کہ ابن خلکان عالم بارع اور امام فقیہ فاضل مذہب اور سدید الفتاویٰ اور معروف تواریخ تھا۔ اور اس کی تاریخ اپنے فن میں احسن ہے۔

سبط ابن جوزی۔ روض المناظر ابن شحنہ۔ کتاب المطلع تاج الدین۔ مدینۃ العلوم۔ مسند خوارزمی اور کشف الظنون میں ہے کہ سبط ابن جوزی اکابر ائمہ اہلسنت اور ان کے معتبرین اور مستندین

ہیں ہے اور صاحب محامد و فضائل کثیرہ ہے۔

حسین بن محمد بن حسن الدیار بکری - انسان العیون علی بن برہان الدین حلبی نے تاریخ خمیس بکری سے استناد و احتجاج کیا ہے صاحب تاریخ خمیس دیباچہ کتاب میں خود لکھتا ہے کہ میں نے یہ تاریخ تفسیر کبیر و تفسیر کشاف و تفسیر معالم التنزیل وغیرہ کتب معتبرہ سے جمع کی ہے۔ دیگر مورخین اہلسنت نے اس تاریخ کو معتبر تسلیم کیا ہے۔

امام واقدی - شیخ عبد الحق نے شرح مشکوۃ میں لکھا ہے کہ واقدی امام بخاری اور مسلم کی طرح اکابر محدثین میں سے تھا۔ اور ابو حنیفہ و نعمان میں سے تھا۔ اس نے طلب احادیث میں اطراف بلاد اور سیر امصار کیا۔ مصعب زبیری کہتا ہے کہ خدا کی قسم ہم نے کبھی واقدی کی نظیر نہیں دیکھی۔ دراوردی اسکو امیر المومنین فی الحدیث تسلیم کرتا ہے۔ ابن اسحاق صغانی کہا کرتا کہ اس کی تعریف اس سے زیادہ ہے کہ میں بیان کرسکوں۔ امام رازی نے نہایۃ العقول میں اور علامہ تفتازانی نے شرح مقاصد میں اور علامہ قوشجی نے شرح تجرید میں واقدی کی جلالت و عظمت اس پایہ کی سمجھی ہے کہ اس کا حدیث فدک کو۔ جیسا کہ یہ حدیث فدک کے جواب قدح میں شمار کیا ہے اور اس کو بخاری اور مسلم کا ہم پایہ مانتے ہیں۔ ابراہیم حربی اس کو امین الناس فی الاسلام اور دانا ترین مردم بہ اسلام مانتا ہے۔ امام ذہبی نے تذکرہ میں اسکے محامد و فضائل اور متبحر علوم و فنون ہونے اور اسلام کے قابل بیان کئے ہیں۔

علی بن برہان الدین - اہلسنت کے علمائے ثقات و فضلائے اثبات سے ہے یہ شخص ابو عبد اللہ محمد فخر الاسلام بکری صدیقی کا شاگرد تھا۔ نور الدین سرمسی نے حاشیہ مواہب لدنیہ میں اس کو شیخ حلبی کا لقب دیا ہے۔ انسان العیون سے استفادہ کیا ہے۔ انسان العیون خلاصہ ہے عیون الاثر حافظ ابو الفتح بن سید الناس اور سیرت محمد بن یوسف شامی مسمی بہ سبل الہدی و الرشاد فی ہدی خیر العباد کا جیسا کہ علی بن برہان الدین نے تاریخ مرکی شرح خطبہ میں ذکر کی ہے۔

ابن اثیر جزری - روضۃ الصفا اور تاریخ یافعی اور طبقات ابن جماعہ میں ابن اثیر جزری مصنف تاریخ کامل فاسد ۔ صحابہ کے فضائل عظیمہ و مناقب جلیلہ کا تذکرہ شرح و بسط سے لکھا ہے۔ ابن اثیر جزری بھائی ہے صاحب جامع الاصول کا۔ مرآۃ الجنان میں ہے کہ ابو الحسن علی جزری امام حافظ حدیث متکلم کثیر تصانیف و عالم تواریخ و انساب ادیب نبیل صاحب حشمت تھا۔ اسکا گھر مجمع فضلا تھا۔ اس نے تاریخ کامل کو دس جلدوں میں تصنیف کیا اور انساب سمعانی

مشکوٰۃ و بخاری [illegible] فصل اول [illegible] ہے کہ [illegible] آنحضرتؐ کا دل جبرائیل [illegible] آب زمزم سے دھو کر اس میں ایمان بھر دیا۔ بخاری باب [illegible] القرآن [illegible] ہے کہ آنحضرتؐ نے ایک شخص کو [illegible] قرآن [illegible] [illegible] سورتیں یاد کرائیں

بخاری میں ہے [illegible] نبی [illegible] کا خطبہ [illegible] نہیں کہ جس میں دو باتیں شامل [illegible] وہ جو نیکی کی طرف [illegible] دوسرے [illegible]۔

بخاری میں ہے [illegible] آنحضرتؐ [illegible] کھڑے ہو کر نماز شروع کرنی چاہی تو یاد آگیا کہ آپ [illegible] آنحضرتؐ نے غسل کر کے نماز پڑھائی۔

بخاری میں ہے کہ آنحضرتؐ نے [illegible] نماز [illegible] اصحاب نے آگاہی دی تو سجدہ سہو ادا کیا [illegible] جب میں بھول جایا کروں تو اطلاع دے دیا کرو۔ پھر لکھا ہے کہ آنحضرتؐ نے [illegible] پانچ رکعتیں پڑھا دیں پھر لکھا ہے کہ اگر کوئی بھولے سے قبلہ کے سوا دوسری طرف [illegible] پڑھ لے تو اس نماز کا اعادہ واجب نہیں کیونکہ آنحضرتؐ نے نماز ظہر میں دو رکعت کے بعد سلام پھیر دیا [illegible] نمازیوں کی طرف منہ کیا اور پھر بقایا نماز قبلہ کی طرف منہ کر کے ادا کی۔

بخاری میں ہے کہ آنحضرتؐ [illegible] سفر میں تھے [illegible] آنحضرتؐ سو رہے۔ یہاں تک کہ سورج طلوع ہوا۔ اصحاب نے [illegible] تکبیر [illegible] تب حضرتؐ بیدار ہوئے اور بغیر نماز ادا کئے کوچ کا حکم دیدیا۔ کچھ فاصلہ طے کرنے کے بعد آنحضرتؐ سواری سے اترے اور نماز قضا پڑھائی

تذکرۃ الحفاظ [illegible] ہے کہ عبد اللہ بن سلام [illegible] یہودی [illegible] مسلمان ہو گیا تھا) آنحضرتؐ سے عرض کیا کہ یا حضرتؐ ہم [illegible] قرآن بھی پڑھتے ہیں اور توریت بھی۔ حضرتؐ نے فرمایا ایک رات قرآن پڑھا کرو اور دوسری رات توریت۔

روض الانف سہیلی معارف ابن قتیبہ [illegible] کتاب الکنی [illegible] سلیمان بن سالم کلاعی میں ہے کہ کنانہ نے اپنے باپ خزیمہ کی زوجہ پر تصرف کیا جس سے نضر بن کنانہ پیدا ہوا [illegible] نضر رسول اللہ کے اجداد میں سے تھا۔ ناظرین پس بقول اہلسنت آنحضرتؐ پر بھی معاویہ اور عمرو عاص کی طرح نسبی داغ لگا دیا گیا ہے جس کی وجہ محض حمایت دشمنان اہلبیت ہے۔

شیخ احمد سرہندی سرگروہ صوفیاں نے اپنی مثنوی میں لکھا ہے:

ما [illegible] در پنجہ احمد دارم   من چہ پرواے مصطفےٰ دارم

کتاب فردوس آسیہ جلد پنجم مصباح زینت فی مناقب اہلبیت باب حسودن فقسہ، فکہ عائشہ ۲۹۶ پر ہے کہ خداوند عالم نے رسول اللہ کو پہلے ہی آسمان و زمین کے پیدا کرنے سے بہت پہلے پیدا کیا اور حضرت کو اس طریقت اپنا شیدا بنا دیا۔ پھر یکدم اس پردے کو بیچ میں سے اٹھا دیا اور رسول اللہ کو اپنی ذات کا عاشق بنا لیا۔ اور صفحہ ۳۵۵ پر ہے کہ عائشہ نے کہا جمع کیا اللہ نے میرا لعاب دہن آنحضرت کے لعاب دہن کے ساتھ دل دنیا سے رخصت ہونے اور آخرت میں داخل ہونے کے۔

مدارج النبوت ج۱ مواہب لدنیہ ج۲ مؤلف شیخ عبدالحق محدث دہلوی میں ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ میں نے بہشت میں عائشہ کی سفیدی اس کے رخسار کی دیکھی ہے جس سے مجھ پر موت کی تکلیف آسان ہو گئی۔ اور نیز لکھا ہے کہ عائشہ نے کہا کہ جب آنحضرت میرے گھر تشریف لاتے تو دونوں ہاتھ میرے دونوں زانوں پر رکھتے اور دونوں ہاتھ میرے شانوں پر رکھتے اور مجھ پر اوندھے ہو جاتے اور حضرت کو سانس چڑھ جاتی (فردوس آسیہ مصباح زینت فی مناقب اہلبیت فضیلت مسواک صفحہ ۲۵۲ و صفحہ ۲۵۶)

ابن ماجہ مترجمہ نواب وقار نواز جنگ باب تلقیح النخل صفحہ ۲۳۲ پر طلحہ بن عبیداللہ سے روایت ہے کہ لوگ نر کھجور کا عصارہ مادہ کھجوروں پر ڈال دیتے تھے تاکہ پھل زیادہ ہو۔ آنحضرت نے فرمایا میری رائے میں یہ فضول کام ہے۔ تو لوگوں نے اس عمل کو ترک کر دیا۔ اس سال کھجوروں نے بہت کم پھل دیا۔ جس پر آنحضرت نے فرمایا یہ محض میرا اپنا گمان تھا۔ اگر یہ کام مفید ہے تو کرو میں بھی تم جیسا انسان ہوں اور میرے گمان میں بھی غلطی ہو سکتی ہے۔ اور کبھی صواب۔ لیکن جب میں یہ کہوں کہ اللہ نے ایسا فرمایا ہے۔ تو میں اس وقت ہرگز جھوٹ نہیں بولتا۔

بخاری کتاب الصلوۃ باب کراہیۃ التعری فی الصلوۃ میں جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت ہے کہ کعبہ کی تعمیر میں آنحضرت بھی قریش کے ساتھ پتھر اٹھانے میں شریک ہوئے۔ حضرت عباس نے فرمایا آپ بھی اپنا ازار اتار کر اپنے کندھے پر پتھروں کے نیچے رکھ لیں (جیسے کہ ہم نے رکھا ہوا ہے اور ہم قریبا ننگے ہیں)

پس جب آنحضرت نے بھی ایسا کیا تو شرم کی وجہ سے غش کھا کر زمین پر گر پڑے اور بالکل برہنہ ہو گئے۔ مگر بعد ازاں کبھی ننگے نہیں ہوئے۔ ناظرین! اس وقت آنحضرت کی عمر ۳۵ سال کی تھی۔

بخاری کتاب الایمان والنذور اور بخاری کتاب الادب باب ما یجوز من ذکر الناس نحو قولہم الطویل والقصیر میں بروایت ابوہریرہ لکھا ہے کہ آنحضرت نے دو رکعتیں پڑھا کر (نماز ظہر کے سوائے کسی اور نماز میں) سلام پھیر دیا اور ایک لکڑی کی طرف دیکھنے چلے گئے ابوبکر اور عمر بھی نماز میں موجود

کا اختصار کیا اور صفت ذہبی کی۔ ابو نعیم ابن عبد البر اور ابو موسیٰ وغیرہ کی کتب معتبرہ سے اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابہ کو جمع کیا۔

ابن کثیر۔ ابن حجر نے طبقات میں لکھا ہے کہ اسمعیل ابن کثیر اپنے زمانہ میں سب سے بڑھ کر احادیث کے متن کا حافظ اور ان کے رجال و مخرج و صحیح و سقیم کا عارف اور ثاقب الذہن جید الفہم تھا۔

قاضی عیاض۔ ابن خلکان نے وفیات الاعیان میں لکھا ہے کہ قاضی عیاض حدیث اور کل علوم متعلقہ حدیث و نحو و لغت و کلام عرب و تاریخ و انساب میں اپنے وقت کا امام بارع و متقن و متفنن اور علم حدیث کا عارف اصول حدیث و فقہ و صاحب فہم ثاقب تھا۔

امام نووی۔ امام یافعی نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ شیخ الاسلام امام نووی مفتی امام محقق و مدقق فاضل و مرتب دین و مہذب و مجاہد و زاہد و عابد یگانہ و صاحب کرامات و مالک مقامات عالی و ناصر سنت و مشہور نزدیک و دور و معمور اوقات ساتھ طاعات رب تھا۔

قوشجی۔ ملا علاء الدین علی بن محمد قوشجی شارح تجرید اہلسنت کے افاضل محققین اور حکماء مدققین سے ہے حضرت خواجہ نصیر الدین محقق طوسی کا شاگرد ہے۔ اس کی کتاب شرح تجرید تمام دنیا میں مشہور ہے اور طلباء کے درس میں پڑھائی جاتی ہے۔

کتاب غنیۃ الطالبین۔ شاہ ولی اللہ نے تفضیل شیخین میں اور ملا علی قاری نے منح ازہر شرح فقہ اکبر میں اور مولوی عبد الحکیم سیالکوٹی نے اس کے ترجمہ میں اور مولوی عصمت اللہ نے جس کا حاشیہ شرح جامی مشہور ہے رسالہ ترکیب باب معروف و منکر میں اور رسالہ رد الفضا میں تسلیم کیا ہے کہ کتاب غنیۃ الطالبین تصنیف ہے شیخ عبد القادر جیلانی کی۔ صاحب تحفہ نے باب ہفتم میں تسلیم کیا ہے کہ غنیۃ الطالبین شیخ جیلانی کی تصنیف ہے اور اس سے عبارات نقل کی ہیں۔ اور شیخ کی مدح و ثنا بہت کی ہے۔ نیز واضح ہو کہ شیخ کی تعریف میں بہجۃ الاسرار اور اخبار الاخیار اور مراۃ الجنان کے مصنفین رطب اللسان ہیں۔ مفصل خروش حیدری مصنفہ جناب مستند الاماثل والا فاضل مولانا مرزا احمد علی صاحب قبلہ ادام اللہ ظلہ میں ملاحظہ کریں۔

دمیری۔ مولوی تقی الدین نے عقد منظوم میں لکھا ہے کہ محمد بن موسیٰ بن عیسیٰ بن علی العلامۃ المتفنن کمال الدین المعروف دمیری مصری شافعی مکہ میں ۷۴۲ھ میں پیدا ہوا مظفر الدین عطار سے جامع ترمذی کا درس لیا اور قاہرہ میں عبد الرحمن بن علی بن محمد بن ہارون ثعلبی اور محمد بن علی سے احادیث حاصل کیں اور بہت سے شیوخ سے احادیث پڑھیں۔ مکہ میں صحیح ابن حبان اور سنن ابن ماجہ اور

مسند طیالسی اور مسند شافعی اور معجم ابن قانع اور سب سے بڑی وعدی اور مقامات حریری کا درس لیا اور علم کثیر حاصل کیا۔ اور تقی الدین سبکی سے فنون شیوخ سے اور بہاؤ الدین سبکی اور جمال الدین اسنوی سے فقہ حاصل کی نیز برہان الدین قیراطی سے ادب پڑھا اور تفسیر و احادیث و فقہ و اصول و عربیت و ادب میں عالی پایہ حاصل کیا۔ یہ بڑا بھاری عابد اور بحر تھا۔ اس کی تالیفات سے دیباچہ شرح ابن ماجہ شرح منہاج نووی اور حیات الحیوان مشہور کتابیں ہیں۔

عینی۔ جلال الدین سیوطی بغیۃ الوعاۃ میں لکھتا ہے کہ محمود عینی حافظ قاضی القضاۃ بدرالدین عینی فنون علمی میں ماہر اور امام علوم و معارف تھا۔ شرح بخاری اور شرح شواہد اسکی تصنیفات ہیں۔

تاج الدین سبکی۔ ابن حجر عسقلانی نے درر کامنہ میں لکھا ہے کہ تاج الدین سبکی نے ابن شحنہ اور یونس اور ابن سید الناس سے اجازہ لیا۔ سنہ ۷۲۷ھ میں پیدا ہوا۔ سنہ ۷۳۹ھ میں دمشق میں آیا۔ وہاں زینب بنت کمال اور ابن ابی الیسر سے حدیث پڑھی۔ دمزی سے درس لیا۔ اور ذہبی کی ملازمت کی اور طلب حدیث میں امعان کیا۔ اور فقہ و اصول و عربیت میں ماہر ہوا۔ اس کی تصانیف اس کی زندگی میں مشہور و معروف ہو گئیں۔ جو کہ اس نافع ہیں اس کی تصنیفات طبقات الکبریٰ و الوسطیٰ و الصغریٰ ہیں۔

علامہ جلال الدین سیوطی۔ علامہ شعرانی نے لواقح الانوار میں لکھا ہے کہ سیوطی صرف عالم اور مجتہد ہی نہیں تھا بلکہ صاحب کشف و کرامات بھی تھا۔ مفتاح کنز الدرایہ میں ہے کہ اسکے ایک شاگرد زکریا بن محمد نے کہا کہ میں نے سیوطی کے ہاتھ کا لکھا ہوا ایک نوشتہ دیکھا۔ جس میں یہ لکھا تھا کہ میں نے بحالت بیداری آنحضرتؐ کی زیارت کی ہے۔ اور خواب میں بھی آنحضرتؐ کو دیکھا ہے۔ اور جب میں نے جمع الجوامع شروع کی تو میں نے آنحضرتؐ سے پڑھنے کی اجازت مانگی۔ آنحضرتؐ نے فرمایا اے حدیث کے شیخ ہاں پڑھو۔ سیوطی کہتا ہے کہ یہ بشارت میرے لئے تمام دنیا اور اس کے اموال سے بڑھکر تھی۔

امام غزالی۔ علامہ دمیری لکھتا ہے کہ رسول اللہ کو ابو الحسن شاذلی نے جو اولیائے کرام سے تھا۔ خواب میں دیکھا کہ آنحضرتؐ حضرت موسیٰ اور عیسیٰ کے سامنے امام غزالی کی تعریف و تحسین کر رہے ہیں اور اس پر فخر کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ آپ دونوں کی امتوں میں بھی کوئی ایسا قابل شخص ہوا ہے۔ اور تاریخ یافعی میں ہے کہ امام غزالی سرور کائنات کے لئے باعث فخر و مباہات ہے اور صاحب مقامات عالیہ و کرامات سامیہ و مجاہدات عظیمہ و جلیلہ و ریاضات شاقہ جمیلہ و قطب وجود و برکت عامہ برائے ہر موجود و عارف حقیقت و عالم شریعت و حجت الاسلام ہے اور جس طرح رسول پاک سید الانبیاء تھے۔ اسی طرح غزالی سید المصنفین ہے اور غزالی سے بغض رکھنے والا ملحد اور زندیق ہے۔ ناظرین!

غزالی کی طرح سرائی میں غلو اس لئے کیا جاتا ہے کہ اس نے یزید کی حرمت کعبہ سے بڑھ کر کی ہے اور یزید پر لعنت کرنے سے مسلمانوں کو روکا ہے بلکہ یزید کے حق میں دعائے مغفرت کرنے کا تاکیدی حکم دیا ہے۔

تفتازانی۔ ... در شرح کنز ... بغیۃ الوعاۃ میں ہے کہ تفتازانی امام و علامہ مشہور زماں مدقق و محقق بے نظیر تھا۔ اس جیسا اس مثل شخصوں نے نہیں دیکھا۔ سید شریف جرجانی بھی تصنیفات میں اس کا خوشہ چیں ہے۔

بلاذری۔ شاہ ولی اللہ نے مکتوبات مسلسلات ... قرۃ العینین میں بلاذری کو حافظ زمانہ لکھا ہے۔ مرزا معتمد خان بدخشانی نے تراجم الحفاظ میں لکھا ہے کہ امام ذہبی اور جلال الدین نے طبقات الحفاظ میں بلاذری کو رجال حفاظ سے ... لکھا ہے ... بغدادی ... تھا اور ہیم اور عارف شاہ واسماد متقن و احادیث تھا ... وہ محفوظ ... میں اپنے زمانہ میں یگانہ تھا۔

ابن ابی الحدید۔ مجمع الآداب فی معجم الالقاب کمال الدین عبدالرزاق بن ابی المعالی شیبانی اور وفیات الاعیان ابن خلکان فوات الوفیات شیخ صلاح الدین محمد بن شاکر بن احمد ... میں ہے کہ ابن ابی الحدید اعیان علمائے اصول و احکام اور ... تھا اور وہ حکیم اور فاضل اور عارف اصول کلام تھا۔ شرح نہج البلاغۃ بیس جلدوں میں لکھی جس میں وہ مضامین عالیہ ہیں جو کسی دوسری شرح میں نہیں۔ یہ معتزلی اور سادات کو ماننے والا تھا۔

شہرستانی۔ ... علوم میں ... ابوالفتح محمد عبدالکریم بن ابی بکر احمد شہرستانی ان علما میں سے ہے جس نے دنیا کے کل مذاہب کے فرقوں کا حال ملل و نحل میں لکھا ہے۔ وہ اہلسنت کا متکلم اور امام اور اصول اور فقیہ ہے۔ علامہ سمعانی اس کا ... کثیر المحفوظ اور حسن المحاورہ تھا۔ اور علی بن محمد مدنی محدث اہلسنت کا شاگرد تھا۔ تاریخ ابن خلکان میں ہے کہ اس نے احمد خوافی سے فقہ ابوالقاسم انصاری سے علم کلام حاصل کیا۔ کتاب نہایۃ الاقدام فی علم الکلام اور کتاب ملل و نحل اور تلخیص الاقسام لمذاہب الانام اس کی تصنیفات سے ہیں ۵۴۸ھ میں شہرستان میں فوت ہوا۔

ابن حجر عسقلانی۔ شاہ ولی اللہ نے قرۃ العینین میں ... سیوطی نے اعلیٰ مرتبہ لکھا ہے حسن المحاضرہ در مدینۃ العلوم میں ہے کہ عسقلانی ... اپنے زمانہ کے حفاظ حدیث کا امام تھا۔

قسطلانی۔ کنز اللغات میں ہے کہ قسطلانی محدث ... بے نظیر واعظ تھا۔ اسکی تصنیفات اسکی زندگی میں ہی اطراف و جوانب میں مشہور ہو گئیں۔ تفسیر، مواہب لدنیہ، شرح بخاری بے مثل کتاب ہے۔

ابو بکر بیہقی [illegible] ابو بکر جوہری [illegible] کثیر [illegible] ثقہ اور پرہیزگار تھا۔
محدثوں سے [illegible] منقول ہے۔

قرطبی [illegible] یافعی [illegible] میں [illegible] قرطبی کی وفات [illegible] تھا۔

ابن اسحاق [illegible] ابن جوزی [illegible] امام احمد حنبل [illegible] لکھا ہے۔ کہ محمد ابن اسحاق
مقبول القول [illegible] جماعت علما [illegible] معتمد [illegible] امام یافعی نے لکھا ہے۔ کہ
وہ [illegible] مغازی میں [illegible] کوئی مغازی میں مہارت کا ارادہ کرے
وہ [illegible] محتاج ہوگا [illegible] امیر المومنین فی الحدیث لکھا ہے۔

ابن جوزی [illegible] تمام [illegible] مسلم [illegible] ابن جوزی کی مصنفات
[illegible] کہا ہے [illegible]
حافظ [illegible] امام وقت لکھا ہے۔
[illegible] سے تسلیم کیا ہے
اور اس کی بہت حمد و ثنا کی ہے۔

[illegible] طبقات فقہائے شافعیہ میں
امام [illegible] اور فقہائے متقدمین
[illegible] متبحرین میں سے مانا ہے۔

[illegible] سیوطی [illegible] میں خوارزمی کی جلالت شان
اور علوم [illegible] جامع مسانید میں ہے کہ وہ
[illegible]

اسمٰعیل [illegible] ملا علی قاری نے شرح مشکوٰۃ میں تصریح کی ہے کہ اسمٰعیل [illegible] مشائخ کبار سے
[illegible]

تقی الدین۔ محمد بن [illegible] علی بن محمد بن محمد بن عبد الرحمن ملقب بہ تقی الدین فاسی مکی مالکی
کتاب [illegible] شیخ [illegible] ابن حجر عسقلانی میں ہے کہ میں اس [illegible]
[illegible] ان کی تصنیف شدہ کتب سے فائق
[illegible] محقق کرتا ہوں۔ تقی الدین سعید اور امام
[illegible] اور پرہیزگار تھا۔

دیلمی - کتاب تذکرۃ الحفاظ ذہبی و سیر [illegible] ذہبی و عبر ذہبی [illegible] طبقات سبکی و طبقات اسنوی و طبقات [illegible] تمہید قاضی [illegible] حافظ سیوطی و فیض القدیر مناوی و [illegible] شیخ [illegible] وغیرہ میں دیلمی کے مناقب و فضائل کثرت سے مرقوم ہیں۔ اور اس کو شیخ و حافظ و ثقہ و امام و علامہ و حجۃ المحدثین و قدوۃ المحققین لکھا ہے [illegible] اور مسند [illegible] وغیرہ کا [illegible]۔

ثعلبی - تاریخ ابن خلکان و [illegible] مراۃ الجنان و وافی بالوفیات و کتاب [illegible] و سیاق تاریخ نیشاپوری و [illegible] و طبقات [illegible] سیوطی و معجم الادباء حموی و [illegible] واحدی و [illegible] وغیرہ میں ثعلبی کی جلالت شان درج ہے۔ شاہ ولی اللہ کہتا ہے کہ ثعلبی [illegible] سے [illegible] سب کی گردن پر ہے [illegible] ابو منصور [illegible] گروہ حنفیہ [illegible] ثعلبی [illegible] کی تفسیر سلف سے ماخوذ ہے [illegible] ابن خلکان و طبقات [illegible] مراۃ الجنان و وافی بالوفیات و شذرات الذہب میں ابو القاسم قشیری کی سند سے لکھا ہے کہ میں نے خدا کو خواب میں دیکھا کہ میں اس سے باتیں کر رہا ہوں [illegible] خدا نے فرمایا کہ ایک مرد صالح آتا ہے میں نے دیکھا تو وہ امام ثعلبی [illegible] ہے کہ ثعلبی کی تفسیر [illegible] نظیر نہیں رکھتی

ابونعیم کتاب [illegible] شافعی [illegible] ابن خلکان و [illegible] ابن تیمیہ و زاد المعاد ابن قیم و اسماء رجال [illegible] [illegible] خبر ذہبی و طبقات سبکی و طبقات اسنوی و طبقات [illegible] سیوطی [illegible] بالوفیات مراۃ الجنان یافعی و اسماء الرجال مشکوٰۃ ولی الدین خطیب [illegible] و تاریخ خمیس دیار بکری [illegible]

[illegible] میں ابونعیم کے [illegible] و مناقب لکھے ہیں۔ ابن خلکان کہتا ہے کہ وہ اعلام محدثین اور اکابر حفاظ ثقات سے تھے [illegible] علوم کیا اور ان سے اکابر نے علوم اخذ کئے اور ان کی کتاب حلیۃ الاولیاء بہترین کتب [illegible] اور [illegible] اعلام محدثین و اکابر حفاظ [illegible] لکھا ہے۔ اور کہتا ہے کہ حفاظ ان کے زمانے [illegible] ان کے علم و حفظ و علو اسانید [illegible] رہتے تھے اور اس کو کبار علماء [illegible] سب سے زیادہ [illegible] خطیب بغدادی [illegible] کہ حافظ صرف دو ہوئے ہیں یعنی ابونعیم اور ابو حازم عبدوی سلفی کہتا ہے کہ حلیۃ الاولیاء جیسی

کتاب تصنیف کی ہیں جن کی ابن مردویہ کہتا ہے کہ کسی زمانہ میں بھی ابو نعیم سے بڑھ کر حافظ مستند نہیں ہوا۔ وہ کل دنیا میں ایک حافظ ہوئے ہیں۔

ابن حبان سمعانی کتاب الانساب میں لکھتا ہے کہ حافظ ابن مندہ اور حافظ ابن البیع جیسے جلیل القدر علماء ابن حبان کے شاگرد تھے۔ اور اس کی تصانیف کی مثال نہیں ملتی۔ شیخ عبدالحق نے مشکوٰۃ میں لکھا ہے کہ وہ ثقہ اور فاضل تھا۔ سبکی نے طبقات میں لکھا ہے کہ وہ حافظ جلیل اور امام نبیل تھا۔ ابو سعید نے لکھا ہے کہ وہ فقہ، لغت، حدیث اور حفاظ آثار میں سے تھا۔ مناوی نے فیض القدیر میں اس کو حافظ مشہور اور رئیس محدثین و عالم نحو و کلام لکھا ہے۔ یافعی نے مرآۃ الجنان میں اس کو علامہ و محدث حافظ و ماہر علم فقہ و حدیث و لغت و وعظ و کلام لکھا ہے۔

ذہبی صاحب تذکرۃ الحفاظ ... میں ... لکھا ہے کہ امام المحدثین شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد دمشقی ذہبی ... طبقات شافعیہ ... جماعت میں سے ہے کہ ذہبی امام و علامہ و خاتم الحفاظ و شیخ الاسناد و محدث عصر و ... اپنے زمانہ اور اہل سنت کا علمبردار تھا۔ علماء نے اس کو اپنا استاد اور شیخ و مورخ حدیث تسلیم کیا۔

ابو یعلی بستان المحدثین شاہ عبد العزیز دہلوی میں ہے کہ حافظ اسمٰعیل بن محمد بن فضل کہتا ہے کہ میں نے بہت سے مسانید مثل مسند عدنی و مسند ابن منیع وغیرہ کو پڑھا لیکن ان مسانید کو نہروں کی طرح پایا اور مسند ابو یعلی کو بحر زخار کی مانند پایا۔ ابو یعلی شاگرد ہے یحییٰ بن معین اور کئی قابل محدثین کا۔ اور ابن حبان، ابو حاتم ... اسمٰعیلی ... کے شاگرد ہیں۔ لوگوں کو اس کی امانت و دیانت و صدق و علم و تقویٰ ... ہے۔ علم کی تصنیف و تاریخ میں صاحب تصنیف ملک تھا۔ ... حدیث میں مشغول رہتا تھا۔

محمد بن یوسف گنجی ابن صباغ نے فصول المہمہ میں اور مصطفیٰ بن عبد اللہ قسطنطینی نے اس کو امام اور حافظ تسلیم کیا ہے۔ ... فصول میں ہے کہ وہ شیخ اور حافظ ہے۔ ریاض النضرہ میں اس کو شیخ لکھا گیا ہے ... حافظ ایسے ... حدیث کو کہتے ہیں جس کو لاکھ احادیث کے اسناد اور متون یاد ہوں۔ اور شیخ استاد کامل کو کہا جاتا ہے۔

ابن شحنہ حلبی سخاوی لکھتا ہے کہ ابن ... حلبی علامہ و ادیب و امام فقیہ تھا۔ جمیع علوم میں ید طولیٰ رکھتا تھا۔ ... صاحب تصانیف ... تھا۔

راغب فاضل ... ہیں۔ ... نے ... الکلام میں ابو القاسم مفضل

بن محمد المعروف راغب کو امام لکھا ہے۔ فخر رازی کہتا ہے کہ راغب ائمہ اہلسنت سے ہے اور امام غزالی کا ہم پایہ ہے۔ مدحیہ اسعدوم میں ان کی جبت مدحت وستقبت لکھی ہے۔

زبیر بن بکار - تاریخ خطیب اور تاریخ ابن خلکان اور تاریخ ذہبی اور تہذیب الکمال مزی اور تذہیب التہذیب وکاشف ذہبی اور انساب سمعانی و رجیان ابن ناصر الدین اور تقریب عسقلانی میں زبیر ابن بکار کو ثقہ کبار و اعلام عالی تبار و مشائخ والا نبار و ثقات جلیل المقدار سے تسلیم کیا گیا ہے۔

زرندی - مولوی سلامت اللہ نے معرکۃ الآرا میں اور احمد بن فضل بن محمد باکثیر نے وسیلۃ المآل میں اور شہاب الدین احمد نے توضیح الدلائل میں اور سید سمہودی نے جواہر العقدین میں اور محمد بن یوسف شامی نے سبل الہدیٰ میں اور ابن صباغ نے فصول مہمہ میں اس کی روایات سے تمسک کیا ہے اور لکھا ہے ابو محمد عبداللہ بن یوسف بن حسن بن محمد بن محمود بن حسن زرندی اہلسنت کے علمائے معتمدین اور فضلائے مستندین سے تھا اور یہ ثقہ اور صاحب تصانیف و منصفات تھا۔ اور مذہب سے حنفی تھا۔

ابن تیمیہ - فوات الوفیات اور تاریخ عینی اور در رکامنہ اور تتمہ مختصر ذہبی میں ابن تیمیہ کو حجۃ اللہ و آیۃ اللہ و محدث و فقیہ و مفسر و متکلم و زاہد و عارف تسلیم کیا گیا ہے۔

شبراملسی - احمد نخلی استاد ابو طاہر استاد شاہ ولی اللہ نے رسالہ اجازہ میں شیخ نور الدین علی الشبراملسی الشافعی کو شیخ اور محقق کہا ہے۔ اور شیخ سالم بن عبداللہ بصری شافعی نے جس کی ثقاہت و نبالت کتاب ارشاد ولی اللہ اور سبحۃ المرجان بلگرامی سے واضح ہے کتاب امداد بمعرفۃ علو الاسناد میں لکھا ہے کہ شبراملسی امام متقن اور فہامۃ المحقق تھا۔ اور حاشیہ مواہب مسمیٰ بہ تیسیر المطالب میں شبراملسی کو سیدنا و مولانا و شیخنا و شیخ مشائخ الاسلام ملک العلماء الاعلام العلامہ والعمدۃ الفہامہ علامۃ الزمان امام المحققین خاتمۃ المحققین ذی التحقیق والتدقیق بحر العلوم والمعارف والصفات الحمیدہ وغیرہ لکھا ہے۔

زرکشی - مفتاح کنز مدریہ میں ہے کہ محمد بن بہادر بن عبداللہ زرکشی محدث و فقیہ و صاحب تصانیف کثیرہ و شارح کتب احادیث شریفہ و معتمدین جماعت المحدثین و مقبول علماء و فضلاء تھا۔

ابن جزلہ - وفیات الاعیان ابن خلکان اور مرآۃ الزمان سبط ابن جوزی اور کتاب البستان الجامع التواریخ الزمان اور تاریخ ابن نجار میں لکھا ہے کہ ابن جزلہ پہلے نصرانی تھا۔ اور قاضی ابو الولید

کی ہدایت سے [illegible] اور [illegible] سے اسلام کی حقانیت اور اثبات نبوت محمدی
[illegible] میں [illegible] ہے کی۔

ابن روزبہان۔ [illegible] محمد [illegible] فضل اللہ بن محمد بن اسمعیل بن
علی الاصفہانی [illegible] تصنیفات [illegible] سے اخذ و سماع حدیث امام سخاوی
[illegible] سے خود شرح شمائل ترمذی
میں لکھتے [illegible] سے علامہ [illegible] ایک کتاب لکھی جس کا نام ابطال الباطل ہے
اور اس ابطال الباطل کا جواب [illegible] شوستری نے لکھا جس کا نام احقاق الحق ہے

عبداللہ بن احمد حنبل۔ [illegible] اور تذکرۃ الحفاظ ذہبی اور تہذیب
التہذیب ابن حجر عسقلانی اور [illegible] طبقات الحفاظ سیوطی میں ہے کہ وہ ثقہ
ثبت [illegible] حافظ حدیث و امام الحافظ الحجۃ تھا۔

ابن ابی شیبہ [illegible] کا استاد تھا۔ کاشف ذہبی اور
تقریب [illegible] کے [illegible] مناقب کا تفصیل سے تذکرہ ہے

ابو الشیخ [illegible] بن جعفر بن حیان الاصبہانی
[illegible]

عبدالرزاق [illegible] طبقات حفاظ میں اس کو
[illegible] عبدالرزاق سے کہا گیا
کہ کسی شخص [illegible] میری عورت کو طلاق ہو تو
اس [illegible]

محمد ابن بشار [illegible] ابن ماجہ میں احادیث روایت
کی گئی ہیں [illegible] ہے۔

کواشی یعنی [illegible] الامام موفق الدین الکواشی الموصلی کو
مفسر [illegible] ہے۔

بدخشانی۔ [illegible] سے سنتی اسلام میں اسکو معتبر
جلیل [illegible] ہے۔

ابو عبداللہ محمد بن سعد بن منیع الزہری [illegible] میں ہے کہ ابو عبداللہ فاضل یکتا

وہ طالب بے ہمتا تھا۔ [illegible] کی کتاب [illegible] وہ صدوق اور ثقہ اور کثیر العلم اور غزیر الحدیث
اور صاحب عدالت صدق ہے۔

ترمذی شیخ فرید الدین عطار [illegible] میں لکھتے ہیں کہ محمد بن علی ترمذی [illegible] در علم حقیقت و مجتہد [illegible] و منفرد [illegible] ہیں۔

نظام الدین بن محمد [illegible] میں نظام الدین [illegible] قطب الدین کو [illegible] فاضل [illegible] کا لقب کیا گیا ہے۔

ابراہیم کتاب الکشف اور ذخیرۃ المال [illegible] صاحب [illegible] عقد [illegible] میں ہے کہ ابراہیم بن عبد اللہ الوصابی الیمنی الشافعی [illegible] اور [illegible] سے تھے۔ ابن حجر [illegible] سیوطی اور [illegible] اور ملا علی [illegible] کا ہم پایہ تھا وہ ایسا متعصب سنی تھا کہ [illegible] حنفیہ سے [illegible] پر ہمیشہ تبرّا کیا کرتا تھا۔

محمد پارسا [illegible] میں [illegible] خواجہ محمد پارسا کے صاحب فوائد [illegible] تسلیم [illegible] ہے۔

خطبہ جناب امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام الموسوم بہ شقشقیہ [illegible] ابن جوزی اور کتاب مجمع الامثال ابو الفضل [illegible] اور [illegible] ابو ہلال عسکری اور کتاب [illegible] شقشقیہ اور نہایہ ابن اثیر اور مجمع البحار محمد طاہر گجراتی اور شرح مقاصد [illegible] شرح [illegible] الکلام ملا یعقوب لاہوری [illegible] مفتی [illegible] تسلیم کیا گیا ہے کہ خطبہ شقشقیہ حضرت علی علیہ السلام [illegible] ہے۔

خطبہ جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا الموسوم بہ لمّہ [illegible] ابوبکر جوہری اور [illegible] فی معرفۃ الائمہ سبط ابن جوزی اور کتاب [illegible] سیوطی اور کتاب مختصر تنزیہ [illegible] شیخ [illegible] طاہر [illegible] کتاب [illegible] بن ابی طاہر اور مروج الذہب مسعودی [illegible] خطبہ مذکور کو کلام جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا [illegible] ہے۔

شیخ رحمت اللہ و شیخ عبد اللہ شیخ عبد الحق نے [illegible] میں لکھا ہے کہ شیخ رحمت اللہ اور شیخ عبد اللہ [illegible] مدنی مدینہ منورہ کے فضلائے صوفیہ سے تھے یہاں آئے اور علم حدیث کا افادہ کیا یہاں کے طلبا [illegible] دونوں شیخ کے تعصب سے [illegible] کرتے تھے۔ یہ دونوں علم و تقویٰ و ورع میں بے مثل تھے [illegible] شیخ علی متقی [illegible] تھے۔

قرہ کمال: علامہ ابو حنیفہ کفوی اسمٰعیل القرمانی المعروف بہ قرہ کمال کو عالم متبحر فاضل مشہور مانا گیا ہے۔

یحییٰ بن معین: امام نووی نے تہذیب الاسماء میں، اور شیخ عبدالحق نے رجال مشکوٰۃ میں لکھا ہے کہ یحییٰ موصوف امام و ثقہ و حافظ و جلیل القدر اور فخر علماء اہلسنت تھا۔ اس کی مثال اس فن میں کوئی نہیں وہ امام ربانی و عالم و معتمد و متقن تھا۔ خدا نے اس کے شان کا پیدا نہیں کیا۔ اس کی تحقیق سے کذابوں کا جھوٹ ظاہر ہوتا ہے اور جو حدیث اس کے نزدیک معروف نہ ہو وہ حدیث ہی نہیں ہے۔

امام زیلعی: کفوی نے اعلام الاخیار میں لکھا ہے کہ زیلعی شیخ اور امام اور علامہ اور عارف فقہ و نحو اور زاہد اور پرہیزگار اور پاک دامن اور متواضع تھا۔ درس و تدریس اور فتوے سے مفید ہو گیا۔ اور احادیث کا نقاد اور صحیح و سقیم کا جانچنے والا اور معتمد اور منصف اور ناشر فقہ تھا۔ ایک جماعت علما نے اس سے فقہ حاصل کی۔

عباد بن یعقوب رواجنی: رواجنی امام بخاری کا شیخ ہے۔ اس سے مشاہیر ائمہ اہلسنت مثل ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری نے روایت کی ہے کہ بخاری نے اس سے کتاب التوحید میں روایت کی ہے کہ کتاب کمال فی معرفۃ الرجال میں ہے کہ رواجنی بخاری کا شیخ تھا۔ اور ترمذی اور ابن ماجہ اور ابن اسحاق اور ابوحاتم حسین بن اسحاق اور عمر بن محمد ملک فراری نے اس سے حدیث روایت کی ہے کہ ابن حجر عسقلانی نے تہذیب التہذیب میں ان لوگوں کو اس کے شاگردوں میں لکھا ہے جیسے ابوبکر بزار، علی بن سعید بن بشیر، محمد بن علی حکیم ترمذی، صالح بن محمد جزرہ، ابن خزیمہ، ابن صاعد، ابن ابی داؤد، قاسم بن زکریا مطرز، ابن عمرے مع ساری میں لکھا ہے کہ عباد بن یعقوب رواجنی سچا راوی تھا۔ اور ابوحاتم نے اس کو ثقہ کہا ہے۔

ابو الحسن مدائنی: سمعانی نے کتاب انساب میں لکھا ہے کہ حارث بن اسامہ نے کہا کہ ابو الحسن مدائنی بصرہ میں پیدا ہوا، اور وہیں نشوونما پائی۔ کچھ مدت کے بعد وہ مدائن کو گیا اور وہاں سے بغداد کو آیا اور وہاں رہائش اختیار کی حتیٰ کہ ماہ ذیقعدہ ۲۲۵ھ میں فوت ہوا۔ وہ تاریخ الناس اور اخبار عرب اور ان کے انساب سے واقف تھا۔ فتوح و مغازی و روایت و شعر کا مصدق اور ثقہ تھا۔

ابن عبد ربہ: ابو العباس احمد بن محمد المقری نے کتاب نفح الطیب میں لکھا ہے کہ ابو عمر ابن عبد ربہ ایسا عالم تھا جس نے بسبب علم کے لوگوں کی سرداری حاصل کر لی تھی۔ اور دولت علم کی وجہ سے بہت بڑے حصہ کا مالک ہو گیا تھا۔ اندلس میں اس کی اتنی شہرت ہوئی کہ ممالک مشرقیہ تک اس کا

ذکر کیجیے۔ اس کی دیانت اس حد تک تھی کہ اس کی توثیق [illegible] وہ اس نے
علم پر لوگوں کا [illegible] اسی طرح اس کی [illegible] مستفید ہوتی ہیں۔ علم حدیث میں امام
[illegible] مشہور کتب [illegible] کی تعریف اور حفاظ سے
محفوظ ہے [illegible] ہر عیب و نقص
سے پاک رکھا ہے۔

نسائی طبقات شافعیہ جلد دوم ص[illegible] و شجعات [illegible] امام [illegible]
مواہب لدنیہ اور [illegible] ہے کہ امام نسائی مسلم کی نسبت زیادہ حافظ تھا۔ طبقات
الشافعیہ امام سبکی جلد چہارم ص[illegible] پر ہے کہ ابن طاہر مقدسی نے سعد بن علی زنجانی سے [illegible] راوی
کا حال پوچھا سعد نے کہا کہ وہ ثقہ راوی ہے۔ ابن طاہر نے کہا مگر نسائی نے تو اسے ضعیف قرار دیا
ہے سعد نے کہا نسائی کے شرائط رجال [illegible] زیادہ سخت ہیں [illegible] بخاری اور مسلم کے شرائط سے
تدریب الراوی علامہ سیوطی ص۳۰ پر ہے کہ ابن طاہر نے لکھا کہ بخاری اور مسلم کی [illegible] ہے کہ [illegible]
روایت کریں جن کے رجال کے ثقہ ہونے پر [illegible] اتفاق ہو [illegible] لیکن نسائی
نے بہت سے ایسے راویوں کو ضعیف قرار دیا ہے

علامہ ذوالنورین۔ [illegible] امام ابوالخطاب عمر بن حسن اندلسی تھا۔ ذہبی [illegible] ابن
خلکان ص۳۰۲ پر ہے کہ وہ [illegible] علماء [illegible] سے تھا [illegible] ماہر اور علم
حدیث میں کامل تھا۔ طلب علم حدیث میں [illegible] کی سیاحت کی [illegible] سے ملا۔ پھر وہ
مراکش، افریقہ، مصر، شام، مشرق، عراق، بغداد، عجم، خراسان اور مازندران کا سفر طلب حدیث
کی غرض سے کیا۔ بغیۃ الوعاۃ [illegible] سیوطی [illegible] درجہ تعریف و توصیف کی گئی ہے

امام اوزاعی امام ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ جلد اول ص[illegible] پر لکھا ہے کہ امام [illegible] عالم امت
افضل اہل زمانہ اور [illegible] ہیں۔ گر امت کو اختیار دیا جاتا تو انکو خلیفہ کرتی۔ جو فرشتے انکو
خدا کے پاس لے گئے۔ خدا سے ہم کلام ہوئے۔ اور خدا نے ان کی تعریف کی۔ امام عصر ہیں۔

سفیان ثوری۔ امام ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ جلد اول ص۱۹۰ پر لکھا ہے کہ سفیان ثوری امام
شیخ الاسلام و سید حفاظ ہے۔ شعبہ اور یحییٰ بن معین اور ایک جماعت علماء قائل ہیں کہ یہ حدیث
کا امیر المومنین ہے۔ ابن المبارک کہتا ہے کہ میں نے گیارہ سو شیوخ سے حدیثیں لکھیں مگر ان میں کوئی
بھی سفیان سے افضل نہ تھا۔ شعبہ کہتا ہے کہ سفیان ہم سے زیادہ حافظ تھا۔ ورقاء کہتا ہے کہ خود سفیان

[illegible]

اعلان

اس کتاب کے جملہ حقوق مؤلف صاحب نے خاکسار کو دیدیے ہیں لہٰذا کوئی صاحب قصد طبع نہ فرمائے۔ ورنہ بجائے فائدہ کے نقصان اُٹھائے گا۔ اور جس قدر جلدیں درکار ہوں مندرجہ ذیل پتہ سے طلب فرماویں۔

المشتہر: کربلائی غلام علی شہید مالک کتب خانہ حسینیہ حلقہ ۵۲
لاہور (پاکستان)

ثبوت خلافت حصہ اول و دوم

[illegible]

زمانہ گواہ ہے دنیا جانتی ہے اور تاریخ اسلام شاہد ہے کہ شروع ہی سے جھگڑا خلافت و امامت چلا آ رہا ہے [illegible] خلافت نے اسلام کے دو فرقوں کو ہمیشہ علیحدہ رکھا۔ اور بعض وقت جنگ و جدل ہو کر جوانوں کی جانیں جانے لگیں۔ دونوں طرفین میں [illegible] کسی زمانہ میں اتفاق نہ ہو سکا۔ [illegible] .... [illegible] عدل [illegible] . . . . [illegible] اپنے فرائض مذہبی [illegible] حقیقی اسلام [illegible] صداقت [illegible] اسلام [illegible] پھیلنے لگے جس کو فروغ ہوا باطل چھپتا رہا اور لوگ جوق در جوق مذہب اسلام حقیقی میں داخل ہونے شروع ہوئے [illegible] حق دیکھ [illegible] آل محمد علیہم السلام کی عزت دنیا میں [illegible] شروع کر دیں اور رسالہ بازی اشتہار بازی [illegible] رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت خلافت بلا فصل کی تردید [illegible] مسلمانوں کو [illegible] جانتے ہیں توہین سادات کرام کرنے لگے [illegible] محمد رسول اللہ صلعم کو [illegible] آخر الزمان [illegible] امت کہلا کر حضور انور صلعم کی اولاد [illegible] مذہب [illegible] حنفی اور اہلحدیث اور مرزائی [illegible] خلافت چہارم جناب امیر المومنین امام المتقین سیدنا مولانا علی مرتضی علیہ السلام کی خلافت و فضائل کو مٹانے لگے [illegible] افضل الناس بعد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غلط عقیدہ خلاف کتاب اللہ و سنت بلا ثبوت و دلیل شرعی سنی مسلمانوں میں بیان کر کے جاہل ناواقف مسلمانوں کو بہکانے لگے لوگوں کو راہ حق و صراط مستقیم سے ہٹانے لگے اس حالت زار اور اسلام کی خستہ حالت اور مسلمانوں کی گمراہی و ضلالت کو دیکھ کر جناب [illegible] حکیم و ڈاکٹر نور حسین صاحب صابر جعفری کربلائی [illegible] مذہب [illegible] اسلام [illegible] مسلمانوں کو راہ ہدایت و راہ نجات اور حقیقی [illegible] علیہم السلام کتاب لاجواب ثبوت خلافت [illegible]

ڈاکٹر صاحب کے مصنف افسانہ نگار ہیں آپکی اسد اللہ خرخیز تحریر اور صحیح روایات حوالجات اور دلچسپ ڈھنگ مناظرہ و زور قلم سے تمام اخبار دنیا آشنا ہے ہم نے ڈاکٹر صاحب موصوف سے ثبوت خلافت کے ہر دو حصے بعد اخذ تالیف شائع کر دیئے گئے ہیں۔

ثبوت خلافت حصہ اول [illegible] — جناب امیرالمومنین سیدنا و مولانا علی المرتضیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاک مقدس سوانح عمری

معیار خلافت و امامت، بنی امیہ و عباس کے مظالم، جناب امیر علیہ السلام کا جہاد فی سبیل اللہ، خدمات اسلامی، تمام غزوات میں بہادری و جاں نثاری، فضائل و مناقب و خلافت بلافصل کا ثبوت آیات بینات اور احادیث سرور کائنات مصدقہ اہلسنت الجماعت دیا گیا ہے اور واقعات خم غدیر پر مفصل و مدلل و مشرح بحث ڈالی گئی ہے۔ قیمت تین روپیہ آٹھ آنہ صرف۔

ثبوت خلافت حصہ دوم — طبع بار اول میں معیار خلافت الٰہیہ حضرات اصحاب ثلاثہ کی خلافت کیسی ہوئی حالات سقیفہ بنی ساعدہ خلافت اجماعی اور حالات خلافت اصحاب ثلاثہ اور خلفائے ثلاثہ کی خلافت پر ریمارکس اور ریویو یورپین مورخین کے خیالات خطبہ شقشقیہ اہلبیت رسالت کی ناراضگی و دعاوی و براہین صاحبہ اور باغ فدک کا مفصل بیان لکھا گیا ہے۔ بارہ آئمہ اطہار کی امامت و خلافت بلافصل اور سوانح عمری مناقب و فضائل کا اہلسنت و سواد اعظم کے بارہ خلیفوں کے ساتھ مقابلہ و موازنہ کیا گیا ہے غرض چودھویں صدی میں شیعی دنیا میں ایسی سلیس اور مدلل و مفصل کوئی کتاب ثبوت خلافت میں نہیں چھپی۔ ہر ایک مخالف و معاند نے اس کے آگے سر جھکا دیا ہے ہیں اپنی تلواریں نیام میں کر دی ہیں اور بغلیں جھانکنے لگ گئی ہیں یہ اس کتاب کی معجزانہ کرامت ہے کہ جس شخص مخالف خارجی و ناصبی نے اس کے تردید و جواب میں قلم اٹھائی اللہ نے اس کی رگ حیات کاٹ ڈالی اور وہ اس جہان سے نامراد و ابتر ہو کر چلا گیا۔ اس میں مخالفین کے اعتراضات کے دندان شکن جواب دیئے گئے ہیں کہ قیامت تک سر نہیں اٹھا سکتے۔ یہ کتاب ہر ایک مومن کے لئے نور ایمان ضیائے چشم و حرز جان اور مخالفین کے لئے راہبر کامل اور ہادی صراط جاں ہے کیونکہ یہ پاک و مقدس سوانح عمری شاہ مرداں علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے۔ ہر ایک شیعہ مومن کے گھر اس کتاب کا ہونا ضروری ہے۔

الحمد للہ ہر آں چیز کہ خاطر میخواست — آخر آمد ز پس پردۂ تقدیر پدید

قیمت حصہ دوم دو روپیہ آٹھ آنہ صرف

المشتہر

کربلائی شیخ غلام علی شہید مہر محمد کتب خانہ جسیہ ۵۲ موچی گیٹ لاہور

کلید عملیات

مؤلفہ سید برکت علیشاہ صاحب گوشہ نشین وزیر آبادی جس میں تمام دینی و دنیاوی مشکلات کو آسان کرنے کے لئے اعمال اور قریباً تمام بیماریوں کے رفع کرنے کیلئے تعویذات درج کئے گئے ہیں لہذا مؤلف صاحب نے تشنگان قرب الٰہی اور حاجتمندان بارگاہ ایزدی کو دوسری تمام کتب عملیات سے ہمیشہ کے لئے مستغنی کر دیا ہے اور یہ کتاب اسرار مکنونہ اور رموز مکتومہ کا بے پایاں سمندر ہے **قیمت فی جلد**

لہذا تصدیق کے لئے علمائے کرام کی دو تقریظات درج کیجاتی ہیں

تقریظات

از عالیجناب رئیس الشیعہ مدار الشریعہ حجۃ الاسلام والمسلمین محی الملت والدین صدر المفسرین فیاض دھر حکیم الامت النجیبہ مرکز دائرہ الشریعہ الحقہ قبلہ و کعبہ علامہ السید علی الحائری مجتہد العصر والزمان مد ظلہ العالی

باسمہ سبحانہ الحمد للہ وکفی والصلوٰۃ علی محمد المصطفیٰ والہ البررۃ الاتقیاء اما بعد اس رسالہ شریفہ موسوم بہ **کلید عملیات** مرتبہ حمید الصفات جمیل المناقب جناب مولوی سید برکت علی شاہ صاحب حصہ اللہ بعطایا الوہاب کو حقیر نے بعض مقامات سے ملاحظہ کیا۔ ماشاء اللہ حسن تنظیم و ترتیب نیز تہذیب و تبویب مکمل ہے مومنین کے لئے ایک حد تک اس رسالہ کے ارود ہونے کی وجہ تحصیل فیوض و برکات دینیہ و دنیویہ میں بہت کچھ سہولت اور آسانی حاصل ہوگی مومنین اس رسالہ پر عمل کرنے کے لئے میری طرف سے مجاز ہیں علی اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ دعائے الیہ ترجع الامور

منہ خادم الشریعۃ المطہرہ علی الحائری بقلم محلہ شیعان لاہور

از جناب فضائل مآب فاضل اجل محقق بے بدیل کاسر اعناق الملحدین مرغم انوف الشیاطین استاذ المناظرین مولانا مولوی مرزا **احمد علی** صاحب کربلائی امرتسری

باسمہ سبحانہ میں نے کلید عملیات کو چند مقامات سے دیکھا اور ایک نظر سے تمام عنوانات کو ملاحظہ کیا جناب مؤلف صاحب نے بڑی جانکاہی کی ہے اور نہایت ہی محنت و جانفشانی سے اس مجموعہ کو تیار کیا ہے اعمال تمام پاکیزہ و طہارت قلبی کو بڑھانے والے ہیں عاملین کو اس گوہر بے بہا کی قدر کرنی چاہئیے۔ (احمد علی عفی عنہ)

ملنے کا پتہ کتب خانہ حسینیہ حلقہ نمبر ۵۲ اندرون موچی دروازہ۔ لاہور

مذہب شیعہ

مصنفہ جناب حاجی ڈاکٹر نور حسین صاحب صابر جعفری کربلائی جھنگ سیالوی اسابق کی، جس میں اسلام کی اصلیت، شان توحید و معرفت الوہیت و ربوبیت و انوار آفتاب رسالت و تنویر قمر امامت خاندان نبوت و اہلبیت رسالت کی منقبت و فضیلت و ولایت اور اصلی نماز محمدی و صلوات احمدی کی حقیقت اور مذہب شیعہ امامیہ اثنا عشریہ کے مابہ الامتیاز مسائل کی کتاب اللہ و سنت سے مطابقت حقیقت و صداقت جناب سید الشہداء سیدنا امام حسین علیہ السلام روحی لہ الفداء کی فضیلت و جواز تعزیت پر کتاب اللہ اور احادیث صحیحہ و اقوال آئمہ الہدیٰ سے محققانہ بحث کی گئی ہے۔ یک مذہب شیعہ کا نچوڑ اور لب لباب نکال کر پبلک کے سامنے پیش کیا گیا ہے۔ تاکہ محقق اور منصف مزاج مسلمان اس کو نظر غور اور انصاف سے پڑھ کر شیعہ اور سنی کے آئے دن کے جھگڑے فتنہ و فساد اور شرارت سے باز رہیں۔ لکھائی چھپائی دیدہ زیب حجم چار صد صفحات۔ قیمت ۳ روپے ۸ آنے

تین روپے آٹھ آنے

آئینہ مرزائیت

فرقہ مرزائیہ نے کچھ عرصہ سے فریب کا دام بچھا کر ہزارہا بھولے بھالے مسلمانوں کو چاہ ظلمت میں گرانے کا ٹھیکہ لیا ہوا ہے۔ اس نو ایجاد فرقہ کی شتری غول بیابانی کی طرح مضافات میں گرد اوری کر کے سادہ لوح مسلمانوں کو قعر ضلالت میں گرا رہی ہیں اور مبلغ رسالت ختمی مرتبت کے احکام کی اعلانیہ مخالفت کر کے اپنے کاذب پیر و مرشد مرزا غلام احمد قادیانی کے بناوٹی اور جھوٹے الہامات کی لوگوں کو تعلیم دے رہے ہیں جس سے نہ صرف مسلمانوں کے ایمان کو نقصان پہنچ رہا ہے بلکہ اسلام بھی انکی عیاری اور مکاری سے محفوظ نہیں۔ قیمت ۸ /

تحفہ قادیان

جسکی ضرورت آج مذاہب عالم محسوس کر رہے تھے اور جس فتنہ عظیم نے مخلوق خدا کو بے چین کر رکھا تھا آخر قادر مطلق نے ایک سید نوجوان کو جو ایسٹ کو توفیق دی کر وہ اپنے ہفدہ سال کے ایسٹرج ورک اور مذاہب عالم کے مطالعہ کے نتائج سے دنیا کو مستفیض کرے۔ تاکہ انسان اس قادیانی بیماری کا شکار نہ ہو۔ قیمت ۱۲ /

ملنے کا پتہ

کتب خانہ حسینیہ حلقہ نمبر ۵۲ لاہور

مظلومیت کی داستان

یعنے

سیرت امام حسینؑ

ناظرین! یہ کتاب جس کا اشتہار آپ کے زیر مطالعہ ہے۔ اسلام کے اس سچے ہیرو کی زندگی کی تاریخ ہے۔ جس نے حق و صداقت کے رستے میں محض اللہ تعالےٰ کی رضا جوئی کی خاطر نہایت صبر و استقلال کے ساتھ اپنے عزیزو انصار خویش و اقارب مال و املاک حتیٰ کہ اپنی گراں بہا متاع حیات کو بھی قربان کر دیا۔ لیکن خدا کے فرستادہ آخری پیغام یعنی دین اسلام کو فنا ہونے سے ایسے نازک وقت میں بچا لیا جب کہ معاندین نے ان کے مٹا دینے میں کوئی کسر نہ چھوڑی تھی۔ علامہ اقبال فرماتے ہیں ؎

ہر حق درخاک و خوں غلطیدہ است ... پس بنائے لا الہٰ گردیدہ است

تاریخ شاہد ہے کہ اگر نواسۂ رسول مختار جگر گوشہ حیدر کرار حضرت امام حسینؑ جام شہادت نوش نہ فرماتے تو اسلام کا نام و نشان صفحہ ہستی سے حرف غلط کی طرح مٹ جاتا۔ مگر اس پیکر تسلیم و رضا نے خود فنا ہو کر اسلام کو زندہ جاوید بنا دیا ؎

ہرگز نمیرد آں کہ دلش زندہ شد بعشق ... ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

اس لئے اس شہید اعظم کے حالات سے واقف ہونا اور اس کے اسوۂ حسنہ پر عامل ہونے کیلئے ہر وقت تیار رہنا ہر ایک مسلمان گھرانے کا مذہبی فرض ہے۔ پس کتاب مذکورہ میں تمام واقعات از ولادت تا شہادت نہایت شرح و بسط کے ساتھ نہایت معتبر اور مستند تواریخ سے اخذ کر کے صاف اور شستہ زبان میں قلمبند کئے گئے ہیں۔ جسمیں امام مظلوم کی لائف پر پوری پوری روشنی ڈالی گئی ہے اور شہادت کے خونچکاں مناظر ایسے درد انگیز پیرائے میں بیان کئے گئے ہیں کہ سنگدل سے سنگدل بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ نثر اور نظم کا لاجواب مجموعہ ہے اس میں تین عدد فوٹو۔ مکہ معظمہ۔ مدینہ منورہ۔ کربلائے معلےٰ ایک رنگ کے اور ایک سہ رنگا بلاک ذوالجناح کا کتاب کی شان کو بڑھا رہے ہیں۔ باوجود ان تمام خوبیوں کے قیمت صرف عہ

ملنے کا پتہ:- کتب خانہ حسینیہ حلقہ نمبر ۵۲ - لاہور